



اِنَّ الْاٰمِنِيْنَ لَفِيْ ذِكْرِىۡ
وَكَاٰلَا اَسِيْءُوْا لَكُمْ مِنْهُمْ شَيْءٌ

مذہبِ شیعہ

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین صاحب مدظلہ العالی

تحفہ حسینیہ

جلد اول

مقدّمات، کلمات، محاورات، اشعار، سیاقی

ایڈیشن: پہلی شیعہ پریس، لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	نقطہ حسینیہ (جلد اول)
مصنف	اشرف العلماء علامہ سید اشرف پانی
ترجمہ و احکام	محمد امجدانی
اشاعت اولی	نومبر 2007ء
اشاعت ہاردم	جون 2009ء
فہرست	560 صفحات
تعداد	1100
قیمت	

ناشر

اہل السنۃ پہلی کھینچ

گلی شہرہ بکریہ محلہ کھاروہ (جہلم)

0321-7641098, 0333-5833360

پانچواں ایڈیشن شیخ الاسلام کانٹریڈاکٹر گودھا

0483-724685

فہرست مضامین تختہ حسینہ جلد اول

13	تحریر: محمد امجد
16	رسالہ: سب شیعہ اور تہذیب مضامین
22	ظہار: جو مسیحی یا عیسائی امت میں مغربی ماسکوں کی سلاطہ موسم
24, 25	تقریر: حسینہ کی وجہ تالیف اور مقصد
26, 27	انتخاب: مختلف اور تقریر حسینہ کا سبب بیان
30	رسالہ: سب شیعہ میں عقلی تفسیر کا بیان
35	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
38	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
38	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
38	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
39	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
40	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
44	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
44	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
45	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
48	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
50	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
51	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
53	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
56	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
57	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
58	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام
60	عقلی عالم کی حقیقت کا بیان، عقلی تفسیر اور اسلام

- 61 تیرے کا بھائی بھائی نے کھانا کھا لیا
62 تیرے کا بھائی بھائی نے کھانا کھا لیا
63 حضرت ابراہیمؑ کے کمال کا پتہ چلتا ہے
64 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
65 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
66 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
67 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
68 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
69 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
70 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
71 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
72 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
74 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
75 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
76 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
81 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
81 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
82 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
83 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
84 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
85 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
91 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
92 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
94 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
95,96 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
97 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے
98 عسرا عسرا صاحب کی شریعت کا پتہ چلتا ہے

- 100 ہم اہل سنت کا حق اور شہر کا حق
- 103 بعض مفسرین حرج طاعن اہل سنت کا فرد حق
- 103 یہی حق کوئی حق فرد نہیں کر سکتا
- 104 شہر نہ آپ کے گھر کا آپ نہ اسی کے علی اور اہل سنت و جماعت کا حصہ نہ حکومت آپ
- 106 فضیل قرطبہ کی شہریت اور اہل سنت کی شہریت
- 112 ظیلہ اول کے ترک قرطبہ کا کوئی خاص انجام نہ ہے
- 112 ظیلہ اول کی حق کوئی اور اسے سمجھتی ہے جتنی
- 114 فضیل قرطبہ کی حقیقت شہر کی رہی
- 114 شہر قرطبہ کی قدامت
- 115 شہر قرطبہ میں اس کے حلقے کا نتیجہ ہے
- 122 حضرت علی کا راجع سودا عظیم کدو میں تھا
- 123 سودا عظیم صرف اہل سنت و جماعت ہی
- 125 شہر کا حق کہ اہل سنت و جماعت کا شہر ہی
- 126 فضیل قرطبہ کی شہریت اور اہل سنت کی قدامت
- 129 اہل سنت کا حصہ مہم جوئے کرنے کی وجہ
- 131 دیگر مساب کی لڑائی مطلق
- 135 شہر کے ترک قرآن میں قرطبہ کے وہاں
- 139 ترک بیت قرطبہ قرآن
- 158 قرطبہ قرآن کے حلقے مثلاً شہر کا عقیدہ
- 158 روایات قرطبہ کا مستحکم و مستحکم
- 158 روایات قرطبہ کا کتاب مستحکم و مستحکم
- 158 عقیدہ قرطبہ شہر نہ آپ کی ضرورت ہے
- 160 شہر کے وہاں قرآن کا قرطبہ سے ماہر و ماہر ہے
- 162 شہر کے ترک قرطبہ نام کے لئے اصلی قرآن کا راجع کرنا نہیں ہے

- 163 اہل تبلیغ اور قریب قرآن پر اصرار، اہل
- 165 اہل قرآن کے اعلیٰ درجہ والے کہ قرآن اور روایات انہوں سے عقیدہ
- 166 عقیدہ قرآنی کی صورت اور روایات انہوں سے مستفاد قرآن کی تکمیل کو حق
- 173 عقلی حکم کے احکام کی تصریحات
- 173 عقلی حکم جس صورت سے ذرا کہ عرصہ تک عقیدہ قرآنی پر عقیدہ ہے
- 177 تین صورتوں کے بعد جن علماء نے قرآن کا ذکر کیا ہے، عقلی حکم کی تہد
- 179 عاصراً حکماً سب کا بھی قرآن کا اثری حکم ہوا کریں
- 181 اہل شیعہ اہل مختلف درجہ عقلی حکم کے طرف حقیقت
- 182 اہل عقلی حکم کے طرف کی حقیقت
- 184 عرصہ عقلی طرف منسوب صحت کی حقیقت
- 185 عقلی حکم کے بعد اہل عقیدہ صحت قرآنی کی حقیقت
- 189 یہاں کی طرف سے عقلی حکم، قرآن
- 190 قرآن کے بعد اہل عقیدہ، قرآن
- 191 شیعہ اہل قرآن کو اپنے عقیدہ اور عقیدہ کے لیے ہیں
- 192 شیعہ کے قرآن کو اپنے عقیدہ کے لیے حقیقت
- 193 کہ قرآن کا عرصہ صحت قرآنی ہے؟ عقلی حکم کا جواب
- 195 روایت صحت قرآن کے لیے عقیدہ
- 196 قرآن پر اہل روایت کی عقیدہ صحت میں یہ قرآن کی
- 202 عقلی حکم کے لیے عقیدہ صحت قرآن کی عقیدہ
- 203 عقلی حکم کا جواب، عقلی حکم کا عقیدہ
- 208 عرصہ صحت قرآن کو، عقیدہ صحت قرآن کی عقیدہ
- 209 قرآن صحت قرآن کی عقیدہ صحت
- 220 آیات قرآن کی صورت میں عقیدہ صحت کی عقیدہ
- 221 عقیدہ صحت قرآن کی عقیدہ صحت

- 232 صحابہ کے انکسار پر شہادت محمد نور
- 234 اعدائے صحابہ قورسے قرآن مجید
- 237 اصحاب بدر کے حقیقی شہادت قرآن
- 239 اصحاب بدر اور شہادت قرآن
- 232 فرس و مشرق اور شہادت قرآن
- 232 صحابہ صحیحہ اور شہادت قرآن
- 234 فرس و مشرق اور شہادت قرآن
- 236 فرس و مشرق اور شہادت قرآن
- 237 انکسار صحابہ پر توہمات نبوی کی شہادت
- 238 بدری صحابہ کے حقیقی نبوی اور شہادت شہادت
- 242 اہل حق کے حقیقی نبوی شہادت
- 243 کیا صحابہ صحابہ سے ماننے میں غلط تھے
- 243 فطرت اسلام کا روئی خطاب
- 245 جو کہ صحابہ کے اسلام ماننے کا عملی ترک
- 246 فطرت اسلام کا روئی خطاب
- 250 اسلام عربی حقیقت
- 250 حضرت عمر کا انکسار اور نبی کا انکسار اور نبی کا انکسار
- 256 اسلام عربی حقیقت
- 257 اعدائے صحابہ اور فطرت اسلام کا روئی خطاب
- 274 کیا قول نبوی حقیقی صحابہ انکسار و انکسار کے بعد حقیقی فطرت ہو گئے تھے
- 275 قورسے قرآن و حقیقی نبوی حقیقت اور انکسار
- 285 اعدائے صحابہ کا حقیقی نبوی قرآن مجید اور انکسار اور انکسار
- 285 فطرت اسلام کا روئی خطاب
- 290 شہادت اسلام اور شہادت اسلام کے فطرت اسلام کا انکسار

- 291 انصاف کی نظر نگاہوں کی طاقت کرنے کی ضرورت
- 292 آخر انصاف کی کیا چیز ہے اور محنت و طاقت کا سودا
- 293 وہ انصاف کی قدر کو لانا مقرب ہے
- 294 شہر حضرت کی طرف سے دو شاندار سوال پر جوابات اور علی صوفی قرین
- 304 کام حضرت مدنی کے لئے تیار ہو گئے ہیں جن کا وہ ہم پر
- 305 قریب کرنے والوں کی وجہ سے کامیاب مدنی کا مضراب
- 307 سید صاحب سے صداقت کتاب ختم ہے وہ سلسلہ جہاں کے سوانح ہیں
- 309 عدل و انصاف کے تعلق پرانے
- 310 علامہ سکندر صوفی امیر فریادہ کا ماضی سے انصاف
- 313 خدا کی رحمت کی پہلی گنجائش اور قرآن جاننے والے
- 316 حق و انصاف کی گنجائش اور جاننے والے قرآن
- 327 شیخین کی تعلیمات اور تفسیر
- 331 خدا کی تعلیمات و انصاف کی تلاش میں علی شفیق کا مضراب
- حضرت علیؓ نے انصاف کی صداقت حاصل کرنے اور اپنی حکمت کے کھلنے
- 332 کے لئے وہ شیخین فرمائی
- 333 علمی حیرت کی صورت میں انصاف اور شہادت علیؓ کی رہائی میں
- 342 حضرت شیخین کی باتوں میں اور بہانوں کی غریبیت کا بیان
- 354 صاحب کتب مضر کا علمی و تحقیقی اور انصاف پر ایمان
- 357 شیخ مضر کا کتب مضر کے حوالہ جات پر تھمنا
- 358 صاحب کتب مضر کا طرز فکر و تحقیق کے آئینہ نما
- 361 خدا کی رحمت پر ایمان اور ایمان پر ایمان پر ایمان پر ایمان
- 363 علمی و ایمان کی تلاش و تامل کا مضراب
- 367 خدا کی رحمت پر ایمان اور ایمان پر ایمان پر ایمان پر ایمان
- 371 حضرت خدیجی شیخین کے لئے نہ ایمان اور ایمان پر ایمان پر ایمان

- 507 حضرت عائشہؓ حضرت عمرؓ کے ساتھ بیعت
- 508 حضرت عائشہؓ حضرت عثمانؓ کے ساتھ بیعت
- 509 علقمہؓ کے ساتھ بیعت نبوت اور باج علیہ
- 514 فاطمہؓ علیہ بیعت ہر شخص کی جانب اگر کہہ لیا کسی صحابہ کرام
- 516 حقیقہ ہر شخص اور ساتھ صحابہ کا پاسی قبول
- 517 جھڑپ ہر شخص حضرت سلمانؓ علیہ السلام اور ابوہریرہؓ علیہ السلام
- 524 طرفدار تھے کے بعد کی کا بیان نہ ہی علی ہر شخصہ شخصی طور سے
- 525 حضرت علیؓ ہر شخص کی ذاتی فوج و طاقت کا پاس
- 530 دینا چھوٹے نہ ہی علی ہر شخص کا خلاف آداب
- 535 ہر شخص کی مہارت چھوٹے کی طاقت و طاقت نہیں کر سکتے تھے
- 537 حضرت علیؓ ہر شخص کی طرف سے چھوٹے کی کہ لڑائی اور نہ چھوٹے
- 538 اقبال شہر آخر علیؓ بیعت کے چھوٹے کی طاقت کی طاقت
- 539 شخص علیؓ کے کہ طاقت و طاقت کی طاقت
- 541 غیر چھوٹے کے کہ طاقت کا کہ غیر چھوٹے کی طاقت
- 545 نظریہ علیؓ کے کہ طاقت و طاقت کی طاقت
- 551 شہر کا مسلم شہر کی طاقت و طاقت سے فراموش چھوٹے کی طاقت
- 552 مسلم شہر کی طاقت و طاقت کی طاقت و طاقت کی طاقت
- 554 ابوہریرہؓ حضرت عباسؓ کی طاقت و طاقت کی طاقت
- 555 مسلم شہر کی طاقت و طاقت کی طاقت و طاقت کی طاقت
- 556 شہر کی طاقت و طاقت کی طاقت و طاقت کی طاقت
- 561 اصولی طاقت کے مطابق دینا علیؓ کی طاقت کی طاقت
- 562 کیا حضرت عباسؓ اپنی طاقت کے آزاد و طاقت کی طاقت کی طاقت
- 562 "طاقت کی طاقت کے ہر طاقت ہے"



کلمۃ تقدیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و صحبہ اجمعین .
 اما بعد !

فاحمدو یا اللہ من الشیطان الرجیم - جمعا للہ الرحمن الرحیم -
 رسول کریم نبی رحمت من لدنہ یکسر منہ سے دنیا سے نکلے گاں سے علم و دانی
 کی طرف منتقل فرمائے کہ وہ اپنے تمام کلمے کے لئے ماہِ اہانت و کجی اور بڑے عقیم
 اور طریق دشمن بن گیا کرتے ہوئے لکھا۔

انی تارک فیکم ما لان تمسک تقربہ لمن تغفلوا بعدی احدھا
 اعظم من الآخر کتاب اللہ حیل صمد و د من الصعاب یلی
 الاارض و عترتی اهل بیعتی و لمن یتغیر قاضی یرد اعلیٰ الموض
 فنا نظر و اکیف تھانوی فیہما۔

اگر میں اپنے ہاتھ پر دست جھڑاں گا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ پر
 میرا نہیں دے دیگا جو کچھ میں نے چھوڑا ہے اور کہ جب تک تم میرے ساتھ رہو
 میرے لئے ہرگز گناہ نہیں ہوگا اور میں سے ایک سو سے سے عظیم تر ہے کلمہ و توفیق
 کی کتاب جو اس سے بڑی کی طرف نکلتی ہوئی رہی دیکھو اس سے اور دوسرا
 قیمتی نامہ میری حرکت اور اہم دست ہے۔ اور وہ دونوں ہم گز جو میں ہیں گئے۔
 یہاں تک کہ اگر پروردگار است اور وہ ہوں گے۔ پس بڑی دیکھنا کہ تم میری دونوں میں
 کس طرح میرا حق نیابت و خلافت اور گنتے ہو۔

یہ دوسرا حصہ اللہ کے ساتھ میری اور تمہارے اختلاف کے باوجود

توبیت القرآن

میدرہا نیست اور ہم ان سادات کے لئے کہ عرض کیا ہا چکا ہے فقیر کی ۔ یعنی
کتاب اللہ اور جوہر دلی عالی رتبت انسان کی تعلیمات میں نمایاں اور دلچسپ ترین ہے ۔
مستوف کیوں اور شریعت کی تفسیر اور قرآن کا تفسیر کیا ہے سوئی ہر شخص کو سکھانے
اور کیا ہیں ہا ہے ۔ اس لئے مشیر و مہمان کو کو لایا اور چھوٹے سے بڑے کی صورت
تھوڑی کی کہ میرا قرآن کے تفسیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھانے کا حکم دیا تھا ۔ وہ قرآن
ہم آتی نہ لایا اور صاحب رحمت علیہ السلام نے اس میں بدل گئی کہ بعد جلد اور
تفسیر و تفسیر سے کام لیا اور اس دورانی کے ابتدائی میں پہلی حدیث پر ہی لکھی اور صاحب
فصل الکتاب بعد جوہر سے زائد روایات اور تفسیر لکھی گئیں ۔ اور یہ فکر و تلاش ہی بہت
سے مستوفوں کو مشورہ روایات سے مستوف ہونے کا دعویٰ کر دیا گیا اور بعض نے
فصلت لکھ کر دے دی تھی اور ان تفسیر میں اس پر مشورہ کا باراع لکھ کیا اور بعض نے ملک
مرفوع میں شریف جو کہ مستوف کیا اور ان کے حسن نگاہی اور انہوں نے لکھ تفسیر مرفوع
زبان اندو نے لکھ کیا ہے جو کہ مستوفوں کو مستوفین ذکر نہیں کیوں کہ اس کو
دوست تسلیم نہیں کرتے تو اس کی نگاہ میں غصہ کیوں کرتے ہو اور اس سے احکام کا
استنباط لکھیں کرتے ہو ورنہ جو حقیقت وہ ہیں تفسیر کے قائل ہیں اور خود انہوں
نے اپنی کتابوں میں تفسیر لکھی ہے اور ان کے مخالف روایات لکھ کر ہیں ۔

على صحتها والتصديق بها ، نعم قد خالف فيها
 المرتضى والصديق والشيعه الطبرسي وحكوا بأن
 ما بين وثق هذا المصنف هو القرآن السفل
 لا غير (إلى) والنظا هو انه هذا القول انما صدقهم
 لاجل مصالح كثيرة ، منها سد باب النطق عليها
 بانه اذا حاز هذا في القرآن فكيف حاز العمل
 بقواعد والحكامه مع جواز حقوق القرابين لها
 وسيا في الجواب عن هذا كيف وهو لا بد من اعلام
 ردوا الى مؤلفاتهما فيها را كثير لا تشغل على قوم
 تلك الامور في القرآن وان الآية هكذا انزلت لم تغير
 الى هذا . (انوار عاشر جلد ثانی ص ۲۵۴)

اور جو نہایت علم و صاحب نے خود اس کا کمال کامل یہ نظر کیا کہ میں قرآن کے
 کلام پر شک حکم شرک کے قریب اس سے کام چوستے کہ اجازت سے و سبب ان قرآن
 عام ہو گیا تو اس کو ظاہر کیا جائے گا اور اس پر عمل نہیں کرنا چاہئے گا۔

فان قلت كيف حاز القرآن في هذا القرآن مع
 ما حققه من التفسير قلت قد روي في الاخبار انهم
 عليه السلام اسروا شيعة فهو بقراءة آلهذا لا يجوز
 من القرآن في الصلوة وغيره والعسل ما حكامه حق
 يظهر صولا ناصدا صعب الزمان غير كذا في القرآن من
 ايدي الناس الى السماء على جبال التي الذي الفه امير
 المؤمنين عليه السلام بانما سمعوا من جبال تلك

القرآن من تبيين فيه شيء فكل من قرأ القرآن كان له اجر واجب على جميع
 الناس كما يار صدق عار داریت تسمیہ کرتے سے انکار کر دیا اور اس طرح انکار

کی اجنبی حد پہنچ کر بری از مراد قرار دے لیا، اس خاصیت نے حضرت شیخ الاسلام نے بہت ترین کوششوں اور لڑائیوں کے بعد اس کی خوریت سے بھگانے کے اندر صحاح شمس پر شک و شبہ سے اس کے بھگانے پر زیادہ زور دیا۔

نظرہ تحقیق کی ایجاد

جب اہل تشیع نے دیکھا کہ بہت سے قرآن مجید کی الامتدادیات اس سے غلامی اور غلامی کی جو صورت نکلتی ہے وہ بالکل بے سود اور غیر مندرجہ ہے کیونکہ اہل بیت کا لارہہ ملک و ملک کے ارشادات اور بیانات اس سے تاج سے ملحق ہیں اور ان کے بہت سے ہمارے ہمارے الٹے وچھوڑے کردار شامت ملحق نہیں ہے تو اس کامل الٹے صورت میں مثال دیا گیا کہ اہل بیت کرام اور انہوں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما زہد و عبادت کی وجہ سے علی نظرہ حقیقہ اور یہی ہے نہیں دیکھتے تھے اور حشرہ تجزیہ علی پر اس بہت بڑا بڑا حضرت میر سے پہنچے حدیث سے بڑھ کر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے جو فضائل نامور و نامور تھے وہ بھی اسی نظریہ پر مبنی تھے اور اپنے حقیقی ملکی کو چھپانے کے لیے ان کو خلیفہ کو حقیقی فکر آتے کہ آپ چھپنے پر نظر میں اور غرضی پیدا کرنے اور اسے آپ سے جدا کرنے اور آپ کے کھانا اور پیوا اور دعا اور دعا میں سے اس وقت دن کے اس لیے ہیں کہ اس قسم کے خطبات اور ارشادات کا ارشادات کا اقلیٰ کوئی شمار نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سیاسی پالیسی یا بدیہی پالیسی کی کوشش ہے۔ اس لیے حضرت شیخ الاسلام اخدس سونے اس نظریہ کو بھی یہاں فرمایا اور شیعہ مابہان کے وہ انہیں سے حدیث کا جائز ہونا کہ جس کی غرض یہ ہے کہ ان کے خلاف سب کے خلاف ان کے حضرت امام حسین شہید کرام اور شہیدانہ وقت کے ملحق سے اس سے متاثر و غرض کے اپنے اور دیگر ملک و ریٹ ملک اس ملک میں ان کی دیگر ملک و ریٹ اور اہل بیت کے ملحق و اس سے اس کے دوبارہ فکر و غایت و حاسہ کو مداف کر دیا۔

بعض فروعی مسائل

یہاں فروعی حیثیت و اہمیت واضح ہو گئی اور اس طرح قرین کمال شہر کا حق ما
ہرگز نہ سمجھو کہ مسائل جو درجہ اولیٰ کے مشق کا کام دیتے ہیں، اسے قصہ اور قرین
اور حد کے بعد یہاں غلامی کے ذریعہ ہی آتے تھے ان کو یہاں فرما کر رسالہ کو
ختم فرمایا۔

+ علامہ محمد حسین ندوی

۱۹۵۹ء میں تصنیف ہونے والے اس مقدمے میں مقدمہ کا جواب لکھا گیا ہے۔
مقدمہ پر پیرامیرہ کے نام سے علامہ محمد حسین ندوی صاحب کی حکمت متخلیصہ پر پیرامیرہ کی
تصنیف کا ایسا ہی سہارا مل کر پڑا ہے۔ یہاں شاکر احمد معروف نے خوب دلائل و قرین
دی ہوئے ہیں اور حضرت شیخ ابوالکلام کے ہر قول کو پیرامیرہ کی تصنیف میں جو سہارا ملتا ہے اس کو
اس دوسرے کا سہارا کر کے قرین و دلیل ہر امر کو سب ثابت ہوا اور چونکہ اس وقت کے پیرامیرہ
ہونے اور مقصد اس پر ہونے کا بیان ملتا ہے اس لیے اس پر بھی جواب لکھا گیا۔

- ۱۔ حضرت شیخ ابوالکلام قدس سرہ نے اس کی پیش کش کر دی کہ اس کو پیرامیرہ نہ لکھا۔
- ۲۔ علامہ صاحب اس کی شہادت اور اس کے حوالہ دیکھ کر یہاں اس کی طرح اس کو پیرامیرہ
کا کتاب دیا۔

۳۔ بعض سربراہان کے اختلاف واضح ہونے اور کتاب کے اسی مضمون پر مبنی ہونے
کے باوجود وہی یہ بھی ہے کہ اس کے حوالہ دینا غلط اور نہ علامہ کو پیرامیرہ
مورد نگاہ نہیں بلکہ دوسرے مشہور مصنفات میں یہاں اس سے گراں کا سراغ
دے گا۔

۴۔ پیرامیرہ تصنیف و توفیق یہاں کہنے کی بجائے ایک جگہ پیرامیرہ کا یہ سربراہ
میں یہاں غلط و غلط لکھ کر دیا ہے جس کو دوسری مشہور کتاب کی عبادات لکھ

شرح فی البدیہ میں دو مامبہ دورہ نہیں ہے بلکہ شرح فی البدیہ میں خود شقیہ کے تحت
شرح فی البدیہ کا باب اختلاف الہدایہ ہے۔

أما المنكر وفي لوقته هذا السطر منه عليه
السلام فيه حتمل انكاره وهو وجهين احدهما
ان يقصد وانها لفي قوطية الدعوا متكين
خواطره وهو عن اثار القاتن والتعصبات الفاسدة
ليستقيم امر الدين ويكون الشكل على نهج واحد
فيظهر والهم انه لم يكن بين الصعوبة الذين هو
اشراف المسلمين وسائرهم خلافا ولا تمازا فيكتان
بالحكم من بعد ذلك وهذا مقصد حسن ونظر لطيف
لوقصد (شرح ابن ميمون جلد اول ص ۱۰۰) و درۃ نجف ص ۱۰۰

یہاں میں دو گروں نے اس کام کو خود بخود شقیہ کے تحت ہی لکھا اور اس سے صادر
اور مزید ہے کہ انکار کیا ہے تو اس کا انکار و ردی کا احتمال رکھتا ہے اور اس کا
مقصد وہاں کو نظر میں کہ اس کے دونوں ہی ممکن ہیں کہ اس میں اختلاف ہے اور
قصہ ہے خاصہ سے باز رکھتا ہے بلکہ اس میں درست اور استقامت پذیر ہوا اور سب کا
ایک ماہر گمانی ہوں اس سے اس کے سامنے یہ نہ بکھڑا ہوتا ہے بلکہ اس کا عظیم الزام
جو اس کے سرور میں اس میں سے اختلاف ہی میں یا ہی اختلاف و تراز میں تھا کہ
کشتہ اس میں اس کا انکار ہوا تھا اگر یہ اور یہاں مقصد الطبع نظر اس پر ملاحظہ
ہو گا اس میں اس کا انکار کیا ہوا ہے

ایک لڑائی میں اس کا برسر سے اختلاف و تراز کو رد کرتے اور اس کے
دو میں سے خود خداوند تعالیٰ اس کو رد کرتے کے لیے جملہ احوال و احوال کو رد
بہت ظہور میں یہ اختلاف کے انکار کو مقصد میں اور نظر لطیف قرار دے دے ہیں
جو موجب اختلاف است ہوا اور یا صحت تراز و انکار اگر دوری میں ہو گا تو مناسب

اس کے صاحب بارود بھیج کہ اہل حق امتحان لڑاتے ہیں یہ ایک ضرورت شیخ کا کام نہیں سرور،
 لیکن اس سے اتفاق کیا ایک دور و دراز تھا کہ وہ بھی شیخ کا دور و دراز سے اس کو بھی جواب
 لکھا پھر تحقیق قرار دیتے اور میرے دوستوں کے کہتے اور شیخ نے خود بھیج دیے کام اپنے
 پیر میں رہا نہ سب شیخ کی تحقیق و تائید کی جوتہ کام میں ہی تھا جو شیخ کا حضور شیخ کا کام
 دے تے ہاتھ تھے اور میں لکھا ہوا تھا جب کہ وہ معلوم فرما، جس کا کام اس کی طبیعت ایک
 باب علم و عرفا اس لیے میں نے اپنا حق خدمت و بارہ اور کرنے کے لیے اور غور و آج
 کے حال اور لکھے اس کام میں کہ اور میری تحقیق و مشائخ میں کہ اور ساتھ کہ ان کی تو بہت
 تجزیہ حقیقت صرف ہوا کہ شیخ کی تحقیق و تائید میں، جس کا کام لکھا کہ اور شیخ کا کام
 اندر شیخ کے کہ وہ کہ لکھا، یہی طبیعت تھی کہ وہی اور علم و عرفا کی شوق میں اور
 تحقیق کی حقیقت اور قدر اس کے ہادی کی طبیعت ناظرین کے سامنے علم و عرفا کی طرح
 واضح کہ کتاب ہے اور اس کتاب نصف انسان کی بات ہے میں واضح کر دیتے کہ ان کا کام
 کا تحقیق نہ سب اس سے اپنی اس کام کے تو قر کے ساتھ ثابت ہے اور میں پر مشتمل ایک
 قرآن مجید شاہ و موقوف اور طبعی ناظرین ہے وہ صرف اور صرف اپنی طبیعت و اہل سمیت
 کا وہ سب و عقیدہ ہی ہے جو کہ حضرت شیخ کا کام لکھ دے نہ سب عقیدہ کا تحقیق
 مفصل اور اہل مدعا کا تہذیب و عرفا میں انہی علم و عرفا کی تہذیب و عرفا کی ہر بات مفصل
 کرنے کے لیے یہی کہتے ہیں یہ علم و عرفا سب سے خیر و خیر کا کام

وجہ تسمیہ

جو کہ عقیدہ و اہل حق کو قرآن اور قرآن کا سامان ہے یعنی اپنا مدعا و مفصل اور تہذیب
 عقیدہ و اہل حق میں ہے اور حضور و اہل حق کا مدعا و عرفا میں ہے اور یہی مدعا و عرفا
 اہل قرآن آپ نے تائید فرمایا اگر صحابہ نے اس کو قبول کیا تو آپ نے اس کو کتاب
 کہ دیا اور میری مدعا و عرفا میں ہی وہ تہذیب و عرفا کا سامان ہے اور اس کی قرآن و عرفا میں ہے۔

اور اپنے خیر کی آرزو مند کہ سکے اور غنا کا شکار نہ ہو اور میرے ہر عمل کی کسک و کشت
 گذارنے میں طاقت بکریں۔ اہم میں رضی اللہ عنہ جس نے یہ دعا کرے میں غریب و افغان و مسکین
 بہ سہولت ملے۔ ابھک و بیکس کی خدمت و قوت ناموں کی شہادت اور بقا و نظام کے قتل
 پر جانے جسے ہرگز نہ بگاڑ دے۔ نے جانے سحر کو دیکھتے ہوئے بھی قہر نہ کرے اور
 نہ از ساری سے کام نہ لے کہ اور بڑی قوت کے ساتھ سر تسلیم خم نہ کرے شہر خدا
 پر خدا کر دے اس اخراج و ستارہ کو بچاؤ کی کوک سے شکوہ کیا اور یہ دعا کر دیا کہ میں حق
 کی خاطر کشت تو کشتے ہیں اگر اہل کے ساتھ نہ جنگ سکتے ہیں اور یہی ان کا زمانہ و ساری
 باطن کے مستور و گہری اور ذرا وقت کا کر سکتے ہیں اور یہی جہنم آپ نے اہل اسلام کو
 میدان کچ میں پہنچنے دی ہے۔ اہم کہ انٹ قریب سے دیکھ جائیں انھیں بدلے دار ہو کہ
 اور قہر بڑا کرے اور دوسرے ساتھ کلمہ جب سے اور نہ کلمہ جب سے ۔ اور
 انکی انٹ و بڑی میرے قانون کے بغیر اور میں کسی سے اوپر کسی میں ہوں گے میری کسک
 میرے ساتھ خدا سے میرے دین اور گناہ نہ ہو کہ مسکرائی کیوں نہ اوپر اس میں ہوئی
 کے کلمہ کہوں نے میں سو ساری بڑی گہری کی گزرتی دیکھ اور نہ از ساری سے کام نہ
 لے اور آپ کو اہل و عیال کے ساتھیوں کو اہل کفار و شر خدا و شر خدا و شر خدا و شر خدا
 اور جس کے مذہب و مسلک اور نظریہ و عقیدہ کی تفسیر و تفسیر اور یہی ہم اہل امت
 کلمہ جب سے ۔ اہم اس میں نہ اپنی اس کتاب کو خلاصہ کتب کے نام سے معلوم کرنے
 کی سعادت حاصل کی ہے اور میں نسبت و قوت کی شہید کر دے اہم میں نے کہ اور دوسری
 کا پڑھ کر دیا ہے اگر اہل کے کتب و کتب میں کہیں جتنے ہی دعا اور حق و حق و حق و حق
 تو وہ ظاہر و آشکار ہو جائے و ما لا اله الا الله علی الله بعد یزید ۔ ان تارید ۔ الا
 الاصلہ و ما لا یوفی فی الا بال الله علیہ ثمر کلمت و ایہ انویس ۔

اختصار مؤلف

محمد و سکون صاحب کے دلائل و دلائل اور میرا ان اختصار قریب کے باوجود و بندہ

حق بقدر اس قسم کے انکار و تنقید کرنے سے گریز کیا ہے اور وہی سخت و سنجیدگی کا
 دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑے گا اور جو یہ بھی حق کے خلاف ہے اجتماع کی مقصود
 ہر رنگ کی ہے لیکن پھر بھی اگر کیں شدت و جہالت سے خود کوئی نقصان پہنچا تو اس
 پر اگرچہ تو قریح و صوفت سے حضرت امام و اولیاء عمر میر سے غیر اس کا کلام ہی
 ہے کہ نہ است اس سنا کہ وہ شخص کو ان مقام کی شکا پہنچے نہ ہر وقت ہر وقت ہے۔ کیونکہ
 صحابہ کرام اور انھوں نے خدا و ملائکہ کی انکار و کلام میں یکجہت و اتفاق کیا ہے اور وہ یہ کہ
 ان میں سے کسی نے اس میں کوئی شک نہیں دیکھا ہے بلکہ یہ کہ ان میں سے کسی نے اس میں
 دعوہ و بیانی میں کجی و حقیقت پر اس میں کسی نے شک نہیں کیا ہے بلکہ یہ کہ ان میں سے کسی نے
 ایمان سے کسی نے شک نہیں کیا ہے بلکہ یہ کہ ان میں سے کسی نے شک نہیں کیا ہے بلکہ یہ کہ
 پاس سے یہ سونے جہولوں کے ہر پارہ ہی کیا ہے۔ فاقہ حق، امری لای اللہ
 واللہ بصیر بالعباد !

تحقیق کا اسلوب بیان

سب سے پہلے حروف تہجی کا اسماء الفہم سے مراد کے سامنے کا استفادہ صحت و یقین
 نقل کیا گیا ہے کہ اگر ممکن و سہل ہو اس قسم میں شامل ہو کر اس میں ضرورت و یکت کا موجب
 ہو پھر وہی ضرورت اس میں ہوئی ہے اس لئے کہ اس سے بطور تکرار و تکرار و تکرار و تکرار
 اور اولیاء و دین میں ذکر کے لیے بھی یہاں سے اس سے ذکر و تکرار و تکرار و تکرار
 کہ اس سے اس میں اس کے الفاظ میں نقل کیا ہے مگر استفادہ کے ساتھ اور یہاں سے اس کا
 حق وادارہ کے یہاں سے اس میں اس کے الفاظ میں نقل کیا ہے مگر استفادہ کے ساتھ اور یہاں سے اس کا
 کی تکرار و تکرار میں اس میں اس کے الفاظ میں نقل کیا ہے مگر استفادہ کے ساتھ اور یہاں سے اس کا
 کس وقت۔

آملہ اشک

میں بھیا دلت حضرت آج میری فکر کم شام صاحب ہندو انا کی اس سے ہی شکر گزار ہوں
 جنوں نے فیضانِ کائنات کی ایک شہرہ آفاق شاخ اور مفید ترین شاخ قائم کر کے اہل سنت
 پر عظیم احسان فرمایا اگر جب تک کوئی صاحبِ فکر کوئی کتاب اور رسالہ دیکھتا تو تعجب نہ کرتا ہے
 تو اسے اس ملک کی برکت، ایمان و ایمان و ایمان کے یہ غرض ہونے کا تھا مگر ان کی ضرورت
 نہیں رہتی جو یہ دیکھ لے اور اس کے آگے اس کی بدگوری سے اس قلم کو کہہ سکتا ہوں کہ یہ
 بڑا بڑا اس کی کاوش اور محنت کو اپنے سسر (جام) سے پار پڑا لگا لگا دیکھ کر حیران رہ جاتا
 ہر ایک میں نے آتے ہیں۔ ان کی تالیف اس دودھ کے پانی اور سرچ سے کوئی فرق نہ پڑتا
 اور ان کے فیوضِ عظیم کا نام و نشان نہ ملے اور اس دودھ کو بھی ملے وہ گنت بات چرگن
 ترقی دیکھ کر اپنے اور اس کے ساتھ ہیں، اور کہیں اور وہ آج کے لئے میں دیکھتا ہوں جہاں ملتا
 فرماتے۔ آمین

www.KitaboSunnat.com

WWW.USSESLAM.COM

رسالہ مذہبِ شیعہ از حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ الرحمن الرحیم

تَحْسَنُوا قُلُوبَكُمْ لِقَاءَ رَبِّكُمْ سَمِعْتُ الْمُتَسَيِّمِينَ يُحَسِّنُونَ قُلُوبَهُمْ
أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ لَيُبَيِّنُونَ مَا بَيْنَهُ

آج کل خلفائے دہشتیہ، جنہاں اللہ علیہم السلام کی مخالفتِ شیعہ کے خلاف میں
جس شہداء و شہداء کے مندرجہ کے بارے میں اور ان کے درجہ کی اہمیت تباہ کرنے
اور اس دنیا میں ان کے خلاف دشمنی اور نفرت و قتل کی راہ میں مشغول کرنے میں جو جنگ ہے ہر
کے بارے میں اور اس تمام ہتھیار و فتنہ و شر و گھبرائی پر یہ ہتھیار لگانے کے لیے ہمت و
توفیق الہیہ بیتِ عصمت و جنتِ علیہم السلام کی دعوت کی کیا جانتے ہیں اور ان کے سامنے
جنہاں اللہ علیہم السلام کی اقتداء و اندامِ نبوی کا دم بھرا جاتا ہے اگر ان کی بصیرت و فہم الہیہ
کے نظریات کا بغور مطالعہ کریں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
و سلم کے احکام و کلام اور مفسرین کے ایمانی جذبات اور ان کی عظیم عقلی و علمی و فہمی
کی انجام دہی اور ان کی عقل و دل کے ساتھ فرقہ واریتوں میں مطالعہ کریں تو یہ حضرت
خداوندِ مہدی کے ساتھ بغاوت و کفر کے جیسے کمالِ شیعہ کا نظریہ اور شریعتِ اسلام کے
وہ جانِ کامل کا سنت اور ممانعت کی نسبت ہے کہ ان کا دعویٰ ہمت الہیہ بیتِ کرام
سورہ اہل سے مذہبِ شیعہ کا ابتداء کیجئے ہوئی ایک ہوئی تو اس کے معلق و متعلقہ
خلافی آئندہ سطوات میں عرض کیا جائے گا۔

سورہ یہ گذشتہ کرنا ہے کمالِ شیعہ نے اپنے مخصوص مذہب کی بنیاد میں دعا کی
ہوئی ہے جو ان کا درجہ و درجہ ہے کہ ان کے مہدی شاعرانہ و علمی و فہمی و جہانِ شیعہ
اجمین میں ان کی عقائد و افکار عالم کی نگاہ سے نہ ٹھہرا سکے کہ یہ ہے ان کے مہدی شاعرانہ و علمی کے

باقی تمام کلام عالم خیر اسلام مفتی محمد علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والوں کی تعداد اس کم نہیں بتاتے تو اس قسم کے علماء میں سے صرف چار سو پانچ آدمی کی ہدایت قابل تسلیم ہے۔ باقی تمام کے تمام علماء کرام و مصلحین و علمائے دین کی ہدایت قابل تسلیم نہیں کرتے ہیں۔

دوسرے جن اصحاب سے علماء کراموں سے واقفیت میں ہمارا تعلق ہے ان کے حقوق
اس معنوی حقوق کا دعویٰ کرتے ہیں کہ تقدیر اور کتب، بیانیہ اور کلامی اور ایسی کتب
(معاذ اللہ) (معاذ اللہ)

۲۔ من ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام انتخبہ
من دین اللہ و علی من دین اللہ و قالی اللہ علی من دین اللہ۔

یعنی ابو بصیر جو امام علی بن ابی طالب کا بیٹا تھا
اور روایت میں ابی بصیر کا ذکر ہے کہ اس نے کہا ہے :

کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو اللہ کا دین ہے
میں نے عرض کیا کہ اللہ کا دین ہے ؟ تو امام صاحب نے فرمایا، اللہ کا دین
اللہ تعالیٰ کا دین ہے ۔

۳۔ من عبد اللہ ابن ابی بصیر من ابی عبد اللہ علیہ السلام
قال انتخبنا علی دین اللہ و احببوا بالحق ما لا یامان لہ
لا نقیۃ لہ ۔

یعنی ابن ابی بصیر جو امام علی بن ابی طالب کا بیٹا تھا
میں نے کہا ہے کہ :

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اپنے مذہب پر غور
و فکر کرو اس کو ہمیشہ جھوٹ اور فتنہ کے ساتھ چھپانے و کھونچنے کو جو فتنہ
میں کرتا اس کا کوئی پیمانہ نہیں ۔

اور صفحہ ۳۴ کی روایات میں سے بھی ایک حدیث وائتیں پیش کرتا ہوں
۴۔ من عبد اللہ ابن ابی بصیر قال انتخبنا علی دین اللہ

من دین اللہ و احببوا بالحق ما لا یامان لہ
لا نقیۃ لہ ۔

یعنی حضرت امام حسن علی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام علیہ السلام میں
کہ میں نے امام حسن علی کاظم رضی اللہ عنہ سے پرسنا ہے کہ کیا اللہ کے
پیروں اور مومنوں کے مستقبل کے بارے میں کوئی پیمانہ ہے یا نہیں ؟
تو آپ نے فرمایا کہ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ :

میرا مذہب سچا اور سیرے کا باخدا جہل کا دین ہے (معاذ اللہ ثم خدا قسم)
اور تم فقیر نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

اسی طرح اسی صفر پر محمد بن مروان اور ابن شہاب زہری کی دعا میں بھی تعلق ہے
میں تعلق بنا لیتا اس صفر ۶۴۴ھ، ۶۴۵ھ اور ۶۴۶ھ تمام کے تمام یہ صغیرات تھیہ و کثر
اور کذب یا فانی پر مشتمل روایات سے ملو گی۔

۵۔ رمضان ۶۴۴ھ پر علی بن فضال کی ایک روایت بھی یاد رکھیں، وہ کہتے ہیں،

عن علي بن فضال قال قال ابو عبد الله عليه السلام يا علي
احسبوا اننا ملائكة نمرقنا من كنفه ان نزلنا من ربه
امن الله به في الدنيا وجعله فردا بين عبيده في الآخرة
تقومه الى الجنة يا علي من الناس ان نزلنا من ربه ان الله
به في الدنيا ونزل فردا من بين عبيده في الآخرة وجعله
عقبة تقومه الى الناس يا علي ان التقية من دغج ودجج
آتاني والله من لا تقية له

یعنی امام جعفر صادق صاحب کاشغیر خاص اور امام صاحب موصوف سے کثیر
روایات علی بن فضال سے کہ،

امام صاحب نے مجھے فرمایا کہ ہماری باتوں کو چھپاؤ انسان کو دست ظہر
کو کہو کہ جو شخص ہمارے دین کو چھپائے اس کو اس کوئی سزا نہیں ملے گی
اللہ تعالیٰ چھپانے کے سبب سے اس کو دنیا میں حیرت دے گا، اور
قیامت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرد ہمارے گاجر
سید جہنت کی طرف اس کو لے جائے گا۔ اے علی! جو شخص ہماری
باتوں کو غائب کرے گا اور ان کو نہ چھپائے گا تو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس سبب
سے اس کو دنیا میں کبے گا اور عورت میں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
سے نکلے گا اور اس کے بوائے عورت اور حیرت دے گا۔

ہم اس کو جب تک طرف سے بانے لگائے، عقلی ترقی کر سیرا دیں، جہاں تک
ایمان اور کلمہ کہیں سے جو ترقی نہیں کرتا دوسے دن سے۔

غرضیکہ ایک سے ایک ٹرچر جو کر دیا جیسی جی کسی کسی کو گھیس اور اہل تشیع کی جس کتاب کو دیکھی تو اسی معلوم ہوتا ہے کہ ان مولانا نے معصومین کی طرف حق کو چھپانے اور تہذیب و تمدن و ملت کو ہلکانے کی غرض سے یہ کتاب تصنیف فرمائی تھی ہے۔ چنانچہ کتاب کافی تکفیر اہل تشیع کی نام کتابوں کا منبع اور ماخذ ہے اور تمام کتابوں سے ان کے سرکوب اخبار و مجلے جیسے جی کاس کتاب کے شروع میں ملتی ہیں۔

قال امامنا العجيز وحجة الله المنتظر عليه السلام رحمه

أنتك الأكبر في حقه هذه كانت النتيجة =

یعنی اس کتاب کے متعلق امام جلال الدین سیوطی مدنی نے فرمایا ہے کہ ہمارے شیعوں کے چلے ہی کتاب کو کافی ہے قرآنی چلے اس ضروری مسئلہ تفسیر کتاب حق کے ثبوت میں اسی کو کافی کی روایات کو کافی سمجھنا سوں چل تو بھی چاہتا ہے کہ ہر ایک کتاب سے بطور نمونہ ایک ایک روایت پیش کریں مگر طلبات کے خوف سے اسی پر اکتفا کرنا ہوں۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ میں اصحاب سے دعا کرتا ہوں کہ ان کی تبلیغ جواز رکھتے ہیں یا
ناتے ہیں۔ ان کے متعلق کہتے ہیں کہ تقیہ اور گمان حق ان کا حلیہ، غناپ اس کا تہذیب
ظاہر ہے۔ کیا یہ انتہاء و جہل اور عبور و تسلیم جو حق ان حضرات سے کوئی حدیث
سے نکالو کہ کسی امر کا اخبار اسلام کر گیا اس کے لیے بدعتیں کرنا منظور ہی ہے کہ صحیح اور حق
بات تھوڑا سا غلط سے نروائی جی نہیں جو بھی ان سے دعا یہت کی گئی ہے سزاوارتہ حقیقت
اور واقعات کے خلاف ہے اور نفس نامہ کے معاکس، وہ بھلا اپنا اولاد اپنے باقی اولاد کا
عالم کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ ان کے وہ عناصر وراثت اور ذات و فہم ان کے صورت گنہار و نہت
کو چھوڑ کر جنم کا راستہ کیسے اختیار کر سکتے ہیں تو یہ اور جو وہ بات بھی ابلی تبلیغ کی کہ وہ جس

کبھی گنجی ہی اور طبرستان اور غصوں میں بلکہ آنکھوں کو لگاؤ مسچیکروں کے لیے جتنا جگہ کے ماحولیات کی جاتی ہیں سحر کرکند اور واقعات کے غلبہ کی کوئی نسبت ابلیست اور کون شیوا آخر ظاہرین کے سر پر واضح اور غیر سبب کی ہر ایک طرف ہندی کرتے سمجھتے ہیں وہ ایمان اور غنی اور ذلیل جتنا پسند کرتے گا۔ اس مقدس کمال ہجر کے خود کو ان کے سپرد کرتے ہیں اور گدارش و کرتا ہوں گزایا ان غریب نصیب نے اصل اور حقیقت پر جتنی دین اسلام کو تسلیم کرتے اور شریعت مقدسہ کو کلیتہً قتل کر دینے کے لیے یہ سب ہی چاہتے ہیں۔

کون شخص یہ نہیں سمجھتا کہ خداوندی مکی شہر علیہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کے تابع ہیں اس طرح واسطہ ہی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت عطا نے والی ماری اُخت کے وہاں خداوندی شہر علیہ وسلم کے ساتھ کریم و خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی واسطہ ہی اسی مقدس لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے کام کی تفسیر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور اسی مقدس لوگوں نے مسیح اور عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذیتوں کو اسی واسطہ اور اعلیٰ مایہ اور سیرت مقدسہ کی حالت کو براہ راست صحت و صحت سے حاصل کیا جس کو ان کے شاگردوں یعنی تابعین نے ان سے حاصل کیا۔ علیٰ ذلک القیاس اللہ تعالیٰ شریعت ہی جس کے سبب بلکہ ابتدائی واسطہ یعنی صلہ کرام کی حالت خداوندی صفات ہی کو قابل استقامت تسلیم نہ کیا جائے۔ یعنی حق چاہے بغیر ظاہری مخالفت کی چاہے قابل اعتبار نہ ہو اور یہ حق چاہے بارہا وہ انتہائی دشواری و سختی کے تحت ناقابل استقامت بہت کچھ چاہی کہ جس کی حالت میں ہی فیضانِ لطف اور غلبہ و امداد کی طرف رہنمائی کریں گی اور خود ان ہستیوں نے ہی تفسیر و تفسیر لطف اور غلبہ و امداد قرار دیا اور ان کے بعد ان خدمت گزارانِ شیعوں نے یہ عقیدہ آخر کتب بھرتا اور غلبہ و امداد روایت کردی اور صورتِ حق و حاکمیت کو کچھ نہ لایا ہی ہے تو ان کو سب سے پہلی پر واضح درپیش پیش کرنا ہے۔

مختصر بیہ الامامیہ
 ترجمہ محمد حسین دہلوی
 باب اول _____ فصل اول

مسئلہ تقیہ اور اسلام

پیر سید امجدی نے اپنے اسلاف کی تعلیم و فاضلہ میں سب سے پہلے مسئلہ تقیہ پر طبع آزمائی فرمائی ہے اور اپنے ندر اعمال کی طرح دین کے قریب آؤ مغفرت و سیوا کروائے ہیں۔ اصل حقائق کو سچ کہہ کے خود کو ذمہ داری کے بیڑ میں لیا ہے۔ مذہب حق کے خلاف دل کھول کر ہر گناہ ہے مگر ضروری کام کی کوئی تکلیف بات بھی نہیں کی (ص: ۱۰)

تحفہ حسینیہ _____ محمد اشرف سید امجدی
 دعوہ صاحب و جرائد زریحہ ہونگے انصاف و دین پر
 اترائے ہیں اور ہر کسی کتاب میں ان کے جواب کا انداز دیا ہی کوئی گونچ پر ہی ہے اور
 بقول سید امجدی سید امجدی سے

اگر انہیں ان مسائل طائل نہ آئے
 جوابات سے عاجز اگر گزری نہ رہیں سے اس کی رو کو تاجی کو در کہنے کی کوشش
 کی ہے۔

مقطع خود ہے کہ روایات اہل تشیع کی کتاب حق کی جیسے یہ نام سنگری تاجی
 تصدیق اور اس کے شیعہ کے لیے کافی ہونے کا مشروہ ہاں خیر اور اس سے متعلق روایات

اگر کرام کی طرف منسوب پھر ایک عنوان قائم کر کے ان کو درجہ کی لکھا جس سے صاف ظاہر ہو کہ یہ عنوان دعویٰ ہے اور اس کے تحت مندرجہ ادبیات اس پہ دلائل اور ثبوت ہیں خود یہ محنت اگر ادبیات پہ لازم نہ آئے اس بات پر جس قدر حدیث کی گنجین میں موجود تھی غائب ہے مسلک اور عقیدہ تکریم میں غفلت پیدا نہیں ہو سکتا مگر دوسرے دلائل کی طرف رجوع کر لیا جائے گا کیونکہ مسلم کا قول ہے کہ ایک دلیل کے بظاہر سے دوسری کا بطلان لازم نہیں آتا۔ لہذا ڈاکٹر صاحب کا دوسری کہہ کر اپنے تراجم کی طرح اصولی سیدہ کے تراجم کی کوئی ایک بات بھی پیش نہیں کی۔ مگر حسینہ زہری ہے مگر منہ زہری۔ اورانی ادبیات کا مذاق اٹانے کے مترادف یہ نہ کہ گروہ صحیح اور کسی کا غیر ہم مثل قول ان کا ذکر کا نہ بات حق اور موجب ذمہ داریت نہ کہ تراجم احوال کو یہ کہہ دینے کے مترادف بلکہ اگر صرف کھنڈہ والا اور دعویٰ بیوقوف مال کی طرف توجہ دینے کے لیے اس تراجم کا افکار ہو جائے تو پھر اس پر عمل پیرا لوگوں کے تراجم اور عربی روایت کی ساری کاپیاں غلط کیا جاسکتا ہے۔

مترجم یہ الامامیہ علامہ محمد حسین ڈاکٹر صاحب

فصل دوم

تقیہ و نفاق کا باہمی فرق..... محکم دلائل

فاضل مخالف نے تقیہ کو ”ممانعت سے تعبیر کر کے کسی ایسی حالت یا بنیت کا منظر پیش نہیں کیا۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ وہاں کو تقیہ اور نفاق کے درمیان ہم نمایاں فرق ہے۔ وہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس کی اسلامی بنیاد پر جس قدر کھنڈہ والے حضرات پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ تقیہ ”الہان ایمان و اخلاص و خوف ایمان“ یعنی دل میں ایمان کو چھپھیدہ رکھ کر خدا جل جلالہ سے خوف ایمان بات کے ظاہر کرنے کا دوسرا نام ہے اور نفاق اس کے برعکس ہے۔

مقلی علیہم، بطریق مستقیم اور شرعاً قدیم کا یہ عقلی فیصلہ ہے کہ جب انسان کے لیے
دور رس و محدود ہیں انسان میں سے ایک کام بداشت کرنا ناگزیر ہو تو بداشت ضرورتاً پہلے
کے لیے ضرورتاً ضروری کہ بداشت کرنا چاہیے اور وہ شرعیہ ہے جو جو انسانی عقل کی بندی
کے پیش نظر بیان چاہئے کی خاطر جو کہ سے مشعل عدل و قرب ترک آدمی کے لیے ضروری اور
خیر کے گوشت کو بقدر ضرورت و سدائی جائز قرار دیتی ہے

لَسِيْ اَسْخَرُ قَلْبًا بِاَنْ يَّذُوْا مَا ذُوُوْا فَكَرِهُوْا عَلَيْهِمْ اِنَّا اِلٰهُ عَظِيْمٌ

ترجمہ: پس (پھر) میں بھڑکاؤں (۵)

جو ناچار ہو جائے جو جس سے بڑھ جانے والا نہ ہو تو اس پر (ان چیزوں میں سے کچھ چیز
کے لیے) کیا ہے کہ ایسی (گناہ) میں ہے شک نہ ہو کہ وہ خدا اور مہربان ہے۔

(ترجمہ: قرآن قدیم)

کی وہی شرعیہ و مفہوم اس بات کو گوارا کر سکتی ہے کہ انسان کی اگر نقد جان
وقت ہو جائے مگر خلاف واقع بات کا منہ سے اظہار کرے گا

بشرط عقل و بصیرت کو ایسی چاہیے ہی است

یا تو انسان اس قدر عقلی نیست جو کہ اس کی بقا کی خاطر علم الغیب کر لے گا تاہم
یا اس قدر ہے جس سے وہ اس بات کو اس کے متعلق کے لیے خلاف واقع بات کا
اظہار ہی کر لے گا کہ اس طرح ضروری دیکھا اس سے لگے، غافل عقل و عقل کی شرعیہ
مفہوم ہی ہو کہ وہ تضاد و تضاد میں ہو سکتا (ص ۱۲، ۱۳)

تقیہ یا نفاق

مغالطہ آفرینی اور فریب کاری کا بدترین نمونہ

حکومتِ مہم نے ٹری نیلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام کو اسلامی مبادیات سے بے خبر کچھ کی جہالت کی وجہ اور تقیہ اور نفاق میں فرق سمجھ نہ سکی اس کی مثال کی سکرہ بچنے کی بات صرف اتنی ہے کہ اگر ایک ٹری نیلی پر حملہ کرے کہ بظاہر قول و فعل میں شیخی کی موافقت کرتا ہے اور اپنی جان اور مال کے تحفظ کے لیے یہ حربہ اختیار کرے۔ دیکھو تو حکومتِ مہم اس کو کیا کہیں گے؟ اگر یہ نفاق ہوگا اور اگر فریب یا تقیہ اور مبالغہ یا ایمان و اطمینان کا فریب اگر یہ حکومتِ مہم کے مذہب میں تقیہ نہیں اور نہ مبالغہ یا ایمان تو ہم حضرت شیخ الاسلام کی منہ کے مذہب، مسلک کی رو سے شیعیہ ایمان کی یہ کلاس سناں میں مبالغہ یا ایمان نہیں ہیں بلکہ نفاق کا بدترین نمونہ اور فریب کاری اور دھوکہ دہی کی گھڑیاں۔

لہذا شیخ الاسلام کی غریب کاری سے ڈر کر میں لوگوں نے ”کہ لا اَقْرَبُ الْاِسْتِغْنَاءِ عَنْكَ اَنْ تَكُنْ اَكْبَرَ اَنْتَ شَاہِکَا وَخِرَیْوَنَالِیَا“ اور حقیقت اپنے آپ کو اعلانِ اسلام کے مذہب بدل، ایمان سے غریبیت سے اور خارجِ اہلِ مذہب کیا ان کا یہ طریقہ بھی تقیہ کہہ سکتے ہو۔ علامہ کہہ رہے دھرم کی دُک سے دل میں ایمان چھپاتے ہوئے حق اور کفر کو ظاہر کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کام میں ان کو کہیں ”مَعَاضِیْہُ بِشَیْءٍ یَّجِیْزٍ“ فرمایا کہ کہیں ”اِنَّ اَنْتَ اَعْلَمُ الْاَشْیَاءِ اِنْ کُنْتَ مِنْهُمْ“ سے تعبیر فرمایا اور ان کے اس غلط کو قطعاً قبول نہ کیا کہ ہم نے تو اپنے دھرم کی دُک سے دل میں ایمان چھپایا ہوا ہے اور کفر کا

بظاہر ظہار اور نکاح کیا ہے تو پھر شیخ الاسلام قدس سرہ کے نزدیک مستحب
صاحبان کا یہ مذکور کیوں کر خود امتداد اور قابل اسقاط ہو سکتا ہے۔

تقریب کی تعریف میں غلطی

الحکوم صاحب نے تقریب کا معنی بیان کیا ہے ”ایمان ایمان و اطاعت و اطاعت ایمان“
ایمان کو چھ شے ہر کتا ادا اس کے خلاف کو ظاہر کرنا یہ تقریب بھی حدیث نہیں کہ نہ
یہ صرف عقائد میں تقریب کرنے پر تو سچی آسکتی ہے اہل اہل میں دوسرے لوگوں کی موافقت
پر بھی نہیں آسکتی مثلاً دوسریوں کی طہارت کرنا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج میں شرکت
باجامعت اور کرنا، تین طلاق کو قرآن مجید، متحرک سے اجتناب کرنا اور طہر و زکوٰۃ کو شیعوں پر ایمان
نے آفر مسیحیوں کی طرف ان امور میں بھی سوا اہل اہل کی موافقت اور مطابقت
کے باوجود حقیقت میں ان امور سے جزا اور خلاف ثابت کہ نہ کسی کوشش کی ہے
لہذا یہ تقریب بھی سرسراقتضیٰ ہونا تمام سب اور اہل شیعی کے منہ پر ناسور اور عقبر۔

محل نزاع

الحکوم صاحب نے اس میں اور ناگاہی اسکوئی مسکو میں خود خود تہمیں اور اشتباہ
پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور جو وہ حق پرستی سپاہ کرتے ہیں گئے ہیں۔
اور محل نزاع بیان کرنے سے اسی طور پر گریزا اور اجتناب سے کام لیا ہے لہذا ہم چتے
اس مسکو میں اہل سنت و جماعت اور شیعہ صاحبان کے درمیان کلی نزاع بیان کرتے
ہیں تاہم ہر مذہب و شیعہ میں شیخ الاسلام قدس سرہ اور ان کی طرف سے ان کی عقل کردہ
دعا یا است میں خود مکرر ادا ان کے مقام مدبر مگر مخالفوں کی طرف اہل نگاہ اور باب دشمن
کو قہر دلائل ہیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تحفۃ الثماریہ میں اور مکرر مسیحا
ابوہی مغل ایڈی نے تفسیر روح المعانی میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

ہم سروسٹ علامہ کو کسی کی تحقیق کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی سادت حاصل کرتے ہیں جبکہ انہوں نے حضرت کی تحقیق کا حاصل بالکل ٹھیک ہے۔ فرماتے ہیں:

الاشیئة حدائقہ انفس امار العزیز اذہا سال من سقر اشدہ
یعنی بقیہ نام سے نفس، عزت و اہلی کو شرعاً عداوت سے محفوظ کرنے کا اور اعداء
جو قسم کی ملک قسم وہ جن کی عداوت سے تکلیف دین مذہب پر مبنی ہو چھینکنا اور انہیں
اسلام سے دور کرنا قسم وہ ہے جن کی عداوت مذہبی اعراس و مقاصد پر مبنی ہو مثلاً مال و عداوت
کا حاصل کرنا یا ملک اور عداوت کا حاصل کرنا۔

اما انفسہ الاقل۔ فالعقل الشریعہ اذہا کل عاقل و قسم
محل اذ یکن الہ ان یظہر بہ حینہ لقرص النور العین و عجب طریقہ
الحدیثۃ الخ محل ہندسہ عین علی الخیا و عینہ و لا یجوز تہلہ اسلاف
آت و بقی حنائ و الخیا و عینہ و یشتد علی عبادہ الا مستعدوا ف
دن ازہا الخ و اسعدہ۔

قسم اول کا حکم شرعی ہے کہ جو سون میں ایسی جگہ موجود ہو جہاں فی الدین کے
تفریق اور مجیزہ جہاں کی وجہ سے اپنے دین کا اظہار کر سکتا ہو قرآن پہلیسے مقام کی طرف
ہجرت کرنا فرض و واجب ہے جہاں وہ اپنے دین کو ظاہر کر سکے اور علی الامان اسس پر
عمل کرے جو اسکے اور اس کے لیے یہ بالکل جائز نہیں کہ وہیں قیام نہ کرے اسے اور اپنے دین
مذہب کو چھپانے کے لیے اور ضعف و کوتاہی کو مخدجہائے رکھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
کی زمین دیکھیں ہے۔

شرعی مخدجہ

اں ہے جو ملک ہجرت میں اردو کے شرع شریف مخدجہ میں اس حکم سے مستثنیٰ
ہوں گے۔ مثلاً نہ ملک، نہ زمین، نہ مال و نہ عین و نہ مال کو ہجرت اور ملک و مال
کی صورت میں عاقلین کی طرف سے کھل کر دھکی دی گئی ہو اور گناہ غالب میں بھی نہ ہو

وہ اس جنگ کو اہل ہند پر ہانے سے گریز نہیں کریں گے خواہ اس میں اس کے جنگ کی جنگ جو یا اس کی طاقت و باہر اہلیت کے جنگ کی اور یا اس کی مدد دی و بیو ہند کے اس کو قید میں ڈال دیتے کہ جنگ دی گئی ہو بیو تو اس شہرت میں منافقین کے ان قیام اور ان کی موافقت بقدر ضرورت جائز ہے لیکن اس پر واجب و لازم ہے کہ وہ حیا گئے اور اپنے دین کو محفوظ کرنے کے لیے ہر وقت تدبیریں کرتا رہے۔ اور کہ سسٹین ہونے کا راز اس ہے۔

لیکن اگرچہ اہل ہند جنگ دی گئی ہے جس میں اہل مخالفت سے محروم ہو جائے یا قابل ہر داشت مخالفت سے وہ چار ہوتا ہے مگر ایسی قیام اور جس میں میں سخت اور مدد دی ہو یا ہندی نہ ہو یا اتحاد مدد ہیٹ میں سے ہلکت اور تباہی لازم آتی ہو تو پھر انکی موافقت جائز نہیں اور جس شہرت میں موافقت جائز ہے تو وہ ایسی مخالفت کے درجہ میں ہے اور اپنے دین و مذہب کا اہل مخالفت سے ہے لہذا اگر بصیرت و طلبہ اہل جان سے انکو دھونس دے لی تو وہ اہل ہند کا شہید ہوگا۔ مذکورہ دلائل سے محروم۔

فصل ان کان لہو عدلہ شرعی فی ترک الہجرۃ کا بیان
والمشایخ فی سورۃ النور ایضا امور الفتنہ وخصۃ و اظہار
مدحہ عنہ و یقولونکف لکم لذلک فادعہ علیہ قطعاً
مسئلہ کتاب نے دو مسلمانوں کو کچھ لیا اور اپنی رسالت کی گواہی دیتے کا مطالبہ کیا تو ایک نے جوابی انکار کر لیا اور دوسرے نے انکار کر دیا تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

اما هذا المقتول فقد مضى على سنته وبقیہ و اخذ
بسننہ و بقاء لہ و اما الاخر فقد خصہ اللہ تعالیٰ فلا تتعلیہ
اس مقتول نے اپنے مدنی و دینی پر گامزن رہنا اختیار کیا اور اہل قرین
سنت اختیار کیا میں وہ جہاد کا مستحق ہے چار دوسرے نے دست پر
عمل کیا لہذا اس پر مواظفہ اور مراقب و غلب نہیں ہے۔

اما القسم الثاني فقد اختلف العلماء في وجوب التهجير وعمله
فيه فقال بعضهم يجب فعله لانه تعالى قال فاعفوا لهم ذنبهم الى التوبة
وبلبل الذين من اشارة المبالغة قال فاعفوا لهم ذنبهم اذا لم يهتدوا
عن فاعفوا المقام مصطلحه من المعالجات الدوائية ولا يصح
من تركها نقصان في التكوين لا لقواد الخلفه وعدوه العنصرية
للمن لا يتغير حق له بالسوء من حيث هو مؤمن وقال بعضهم
المن ان التهجير فاعفوا عنه توجب ايضا

(روايت المعالي جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

لیکن دوسری قسم میں علماء کا اختلاف ہے کہ اگر اسی شخص پر جبریت واجب و
لازم ہے یا نہیں، بعض نے وجوب و لازم کا قول کیا کہ لگتا ہے کہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ
اقتضاب کو طاقت میں نہ آؤ نیز اس لیے کہ اس کو مانع کرنا شرعاً ممنوع ہے اور علماء اسلام
کی ایک ہامت کا نظریہ یہ ہے کہ اس مقام سے جبریت نہ دے شرع واجب و لازم
نہیں ہے کیونکہ جبریت کا مفہوم فقط و بنوی معانی میں منحصر ہے جس کے ترک سے دنیوی
عقوبات تو ہو سکتی ہیں لیکن دینی ارتقا سے کوئی نقصان لازم نہیں آتا کیونکہ سب علت
میں اختلاف ہے اور علین قوی و توانا بھی مگر وہ اس کے ساتھ اللہ کے دوسرے جہان کے
قرعین اور پیش رو نہیں کرتا لیکن علماء اسلام اسلام کی ایک ہامت نے فرمایا کہ حق اور
یحییٰ ہی ہے کہ ان حالات میں جبر اور طاقت جبریت واجب و لازم ہو جاتی ہے جبکہ اپنی
۴۷ کا خطوط و پیش رو اتار سب کی جان کا یا جنگ عدوت و غربت کا لیکن اس صورت
میں اس پر قتال مقرر نہیں ہوگا۔

شیخی روایات نقاضائے مشرع اور حقائق و واقعات کے خلاف ہیں
مذہب اناستینی کو سامنے رکھیں اور جبران شیخ عدالت پر خود بخود یہ قاتل کو یہ
حقیقت تسلیم کیے بغیر کوئی بار خاطر نہیں آئیگا کہ الی سنت عقل سلیم، طبع مستقیم اور شرع عظیم

نیوہ کو تسلیم کرتے ہیں لیکن شیرو ماہیان نے اس میں امر فرما دیا ہے کہ ایسا ہے اور
 میں رخصت کو میں تسلیم کرتا ہوں لیکن ہاں یہ شرط ہے کہ کسی ایک نئی ہر نئی چیز
 ہے اور وہ عقائد اور واقعات کے ہیں نظر میں اس کی صحت اور کسٹگی تسلیم کی جاسکتی
 ہے۔ شعیہ مذہب کا لب لباب یہ ہے کہ نوے فیصد دین تقیہ میں ہے بلکہ جو تقیہ نہ
 کرے سرے سے وہ دوسری ہی نہیں بلکہ شرعی طور پر رخصت ہے بعض اوقات حمل نہ
 کر ہی تو زیادہ سے زیادہ تکلیف حرام اور مشق تو کہ ازماں سکتا ہے نہ کہ نوے فیصد دین
 ختم ہو جائے اور بالکل ایمان ہی رخصت ہو جائے۔ مثلاً صبرک سے جہنم لبیب معتبر
 خصوصیت فخر پر یا مشورہ کا گوشہ نکالنے تو حرام فعل کا مرتبہ حضور کا لیکن کا فرق تو نہیں
 ہوگا یا بعض بعض فضائل میں یا تکلیف حرام بھی لازم نہیں آتا۔ مثلاً سافر کے لیے از روئے
 قرآن روزہ فرض نہیں لیکن حکم لے لوگ اگر بھی نہیں ہوگا اور یہ تو ہے دین کی سہولت کا
 معاملہ لیکن جہاں تک عقیدہ و نظریہ تکلف اور جہاد دین و ایمان پر ثابت ہے اور اس کا اعتدال
 قاس کا معاملہ ہی سرے سے مختلف ہے۔

حضرت علیؓ کے دار گزاری اور والدہ ماجدہ کو اس شخصیت الہی سے قتل کیا گیا
 اور کس قدر غم و تشوہ کا نشانہ بنایا گیا لیکن انھوں نے کبھی شکوہ نہ کیا نہ ہلا نہ گوارا نہ کیا
 تو کیا ان کا نوے فیصد دین ختم ہو گیا اور ایمان بالکل نازل ہو گیا اور تعوف اللہ حضرت
 امام حسینؓ نے والدہ کو کھنڈ کئے لیے میدانِ کربلا میں لڑ کر بغیر حصولِ شہد باقی
 پیشی کر دی اور یہی دوسری قوتوں کی مواضعت کو دانت کی قواں پر کیا فتویٰ لگا دیا جائے گا۔
 الغرض ان شعیہ روایات کو۔ حق سلیم اور علیہ علیہ مستقیم کے تصدیقوں سے ہمراہ ہنگ
 قرار دیا جائے کہ کتاب جہاد ہی خیر قریم کے فیوض کے مطابق اہل سنت کی کتابوں سے
 جہاد مت پیشی کر کے ان روایات کو درست یا ایسے فقہ کو شرعاً جائز اور مسلم عین الغرض ہے
 قرار دیا سراسر نہیں۔ جہاد فریب کاری و دھوکہ دہی کی پوری مثال۔

بیش قیمت انسان

ہمسکرماسب نے ایمان و اسلام کے تحفظ پر قربان ہونے والی جان کی قیمت کو جھک مارتے انسان اور خنزیر و مردہ کا کرچی بنگلے لائیں پر بیش اس کیا ہے اسے کون بتائے کہ مومن اور ہندو بنگلے کی قدرہ قیمت اس وقت بخوبی ہے جیسا اپنی جان کا اندازہ اندر لگائی کی راہ میں پیش کردہ صلہ بتا دلا رہے ۔

مرد واد نماز و دست و دست پرید

حق کہ بتائے لا الہ الا انت حسین

انسان مرد اور خنزیر بہت مغرور لیتی ہے لیکن اسلام و ایمان اور اللہ پر کھڑی حق سے قریبی نہیں جیسا اسی سے اس کی قیمت بخوبی ہے اور جی حق میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں نے دیا ہے اللہ سید الشہداء و امام حسین اعدان کے ہاتھ لڑائی کی قربانیوں نے سے

بنا کر دہ خوش رسمے بنگ و خون غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

کیا خنزیر کا گوشت کھانا ترقی و درجات کھانا ہے ۔

ہمسکرماسب نے کہا ہے

بہوشت مثل ذرہ است کراہی چہ ہوا حییت

یا تو انسان اس قدر بیش قیمت ہو کہ اس کی جہان کی خاطر ہم خنزیر و مردہ کا

گیارہ یا اس قدر بہ قیمت اور اہل ہم جہانے کہ اس کے تحفظ کے لیے غائب

واقعہ بات کا اظہار بھی ملتا ہو (ص ۱۳۱)

مگر سوال یہ ہے کہ آپ کا مذہب و فقیہ کو دین کا جو جھٹکا فتنہ ضرار

دیتا ہے ۔ کیا ہم کوں مرتد ہی بقدر ضرورت ہم خنزیر کا کرچی فیصدی ہو کر لڑا ہے

مائل کر سکتا ہے، چنانچہ قوتِ فیہدِ حقّی و دولتِ اس کو حاصل ہو تو میرا خوار و خوار
اور منہدی کا کیا بھار ہے؟ امرِ خداوندی کی طرف آئیں بعد اس کا ثبوت بہم
پہنچائیں۔

کیا فرقہ ہونے کے یہ علمِ مختصر یہ رہا ہے؟

بظاہر شیعوہ و اہلِ حق کے ہزاروں جواہرِ کلام و سطوح و جہات کا نتیجہ قرار
دیتے ہیں اور مختصر کے گوشت کی مانند مگر عملی طور پر وہ اس کو حسبِ منقبتِ اداہم
مکمل و مناسب پہنچا کر ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اہلِ اُلفت کے حسب
میں دھن اندازی کے لیے گویا علمِ مختصر کو فرقہ ہونے کے لیے استعمال کرتے ہیں اس
ضمن میں ایک دوسری نکتہ نمودار خود اس کے طور پر یا غرضت سے وہ حقیقت میں
کہتے ہی ایسے قسمیں انہیں کے شاہکار اس مذہب نے پیدا کیے جنہوں نے اہلِ اسلام
کو تفرقہ و فساد کی آگ میں بھیج دیا۔

قاضی نور اللہ خوسروی نے مغلِ اعظم شہنشاہِ اکبر کے دربار حکومت میں ہر مختصر
ہا کہ ہند میں بھی تفرقہ کے لیے ہوتے پر قاضی القضاۃ کا منصب سنبھالا اور بد مذہب سے
کہا جو کہ میں خود مختصر ہیں لہذا اہلِ سنت کے آثار و امور میں سے کسی ایک کا پابند نہیں
رہوں گا لہذا ان کے اقوال میں سے جو بھی حذری معلوم ہو گا میں اس کے مطابق غصیلوں
گا چنانچہ بد مذہب نے اس فقرہ کو منظرِ گرد کیا۔ لیکن خوسروی صاحب نے شیعوہ صاحب کے
مطابق فیصلے صادر کرنے اور حقّی جاری کرنے شروع کر دیے جب ان کے خلاف
احتجاج کیا گیا اور کہا ہاں کہ سازش کے تحت شیعوہ مذہب کا ہر چار سو رات سے نو سو ترقی
صاحب کسی مذہبی طرح مذہب کے تہذیب کا قول چن کر دیتے اور اسے شیعہ غلطی کا حوالہ
دے کر اس آواز کو دہرا دیتے۔ یہ خدشاہ نور الدین جہانگیر کا دور کیا تو بھی قاضی
صاحب اس صاحب سے چلتے رہے اور ہر باطل و باطل صوابت چھوڑ کر اپنا مذہب نام
اہلِ سنت اس کی کتاب پائس المؤمنین کا بھی نسخہ حاصل کرتے ہیں کہ یہ اب ہو گئے۔

اور بادشاہ کو کھلا کر صدمتِ حالِ واقعی کا مشاہدہ کروا کر بادشاہ نے اس ہمیں ہمیں
 اور عرب کا یہی دشمنی کا سخت زخم بولنے سمجھنے لے صدمتِ تک سزاوتے کر کھل
 کروا۔ مجلسِ المؤمنین کے مختصر میں مستی اور بد حالی نے اس فریب کاری کا جو کج
 کرتے ہوئے کیا۔

سید علی شاہ نے ہمیشہ مذہبِ احمدی ازناطین یعنی سید احمد و طریقِ نقیہ کے مذہب
 آپ کو کام خود بود علی چہ وہ وہاں خلیفہ مذہبِ احمدی اہل تسنن اور اہل امام داشت
 بہ نسبتِ سلطانِ کبر شاہ و سایر مردم خدا را در عداد علماء و فہما و اہل سخن میں مقصد
 (۱) مئی وین تو قضاوت میں سرور و نہائی مشغول تالیف و تصنیف اور کتابت کے
 سلطانِ کبر شاہ و وہ جہالت گفت پس سخن جدا گھر شاہ بولے داشت و یہ چہاں
 مذہبِ قضاوت یعنی خود تا انکو بعض علماء و فہما یعنی کہ خود را تہذیب مراد و قول آقا
 علی سلطانِ سرور بود متعلق تشیع او شدہ بنای سعادت و انکاد نہ احتساب و ترجیح
 میر خود ہا یکہ او خود اعزیم بگی از مذہبِ احمدی فیلسفہ و تمام مراد و طریق یعنی از
 مذہبِ کبار و نفی امامیہ طبری مینامی حکم میکند (۲) کتاب موجود را وسیعہ اشاعت
 تشیع میں خود گفتنای اجراء حاکم سلطانِ خوض، جدا گھر شاہ امر اور او اکثر با خدا خود
 کی ناکسین میر و مضربان یا ذاری و آورده و شہید خود۔ و گوند با چہب قاضی
 انقدر بلادہ کہ پیش مطہر قلہ شد۔

فرستہ می صاحب نے اپنے متعلق اشعار کہتے ہوئے خود کہا

(مجلسِ المؤمنین جلد اول صفحہ ۳۵۷)

مؤلف گو کہ اس چہارے مسکین زیرِ لبی جہاں میرِ بشارِ جہم و باغیہ نقیہ و علما
 می نمود ہاں صبری ہی ترسیم و اشرافِ پد میرِ سیدم جس سیم ہاں چین لی صبری
 ایکتاب را در ملک فکر یک شمیم۔

یہاں واضح ہو گیا کہ اس شعر پر کو بقا و بدن کے لیے ہندو جہوت استعمال نہیں
 کیا جاتا بلکہ اہلِ امت کے مذہب و مسلک پر کامی ضرب لگانے کے لیے اور عوام

اہل اہلسنت میں مذہبی انتشار اور فتنہ پھیلانے کے لیے جیسے ہم اس سید کی سختی بظاہر
عیسائی مذہب اختیار کیا اور اندری انداز میں مذہب کو یہودیوں جیسا کر دکھا دیا۔
اور عیسائیوں کو گمراہی کے بحر میں غرق کر دیا۔

پھر مذہم فرائض اس فتنہ سے فتنہ فریاد و جہالت میں حاصل کیے جاتے ہیں
اور دنیا میں بھی مزے لوٹے جاتے ہیں کیونکہ ہمیں جسے اسلام کی بھی گناہ منی ہے
کوئی حق مسلم اور طبع مستقیم کا ملک اس اسلام کو خدا کا آخری دین اور تمام مذاہب
و ادیان کا ناسخ تصور کر سکتا ہے ؟

بہوشت عقل ز میرت کہ ایہ چہ ہوا عیسیست
خارج عقل و عقائد کی شریعت مقدسہ پر گزیر گزرا اس نہیں اور مکہ مذہب کی
امانت نہیں دے سکتی ۔

تقریر محمد الامام حسین

فصل سوم _____ دھوکہ و ماحب

تقیہ کا جواز قرآن کریم کی روشنی میں

یہ سب ہوئی ہے تقیہ کو شریعت کے مخالف قرار دے کر علوم شرعیہ سے اپنی
عین دامن کا ثبوت دیا ہے۔ معمولی بصیرت رکھنے والوں پر یہ حقیقت عینی نہیں ہے کہ
قرآن کریم اور احادیثِ تنبیہ لبر علیہ میں جواز تقیہ کے ناقابل انکار و تاویل قطعی نصوص موجود
میں اور کتبِ سیر و تواتر میں نہ صرف صاف صاف بیان کیا گیا ہے بلکہ مسلمانوں اور ائمہ
جسٹ ائمہ دین کے تقیہ پر عمل نہ کرنے کے متعدد واقعات مذکور ہیں۔

ارشادِ حضرت سید :

پہلی آیت : من کفر باقلیہ من بعد ایمانہ او من کفر
و ظلم مظلوم یا لایمیان و لکن من مخرج بالکفر بعد
تعلیم و غضب من اللہ و کفر بعد ایمان مظلوم

(پہ ۱۴ سورہ مملک ۲۰)

جو شخص (کفر پر) مجبور کیا جائے مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن
ہو (اس سے کچھ برا نہ ہوگا) لیکن جو شخص ایمان لائے ہوئے پیچھے خدا
کے ساتھ کفر کرے اور کفر ہی کیسے قبول کھول کر تیسے لوگوں پر خدا کا
غضب اعلان کیجیے بڑا سخت عذاب ہے (ترجمہ نذیری)

تہ امتداد کہ جیو اللہ کے وقت لکھ کر لکھنے کے عہد کی غلطی ذیل ہے
 قنبر و اجین ابیان، انجیل اور عالم انجیل میں اس نیت کے ذیلی میں لکھا ہے
 مہر و گمراہ کے وقت لکھ کر لکھنے کے عہد پر پوری دست ملنا اہل حجاز
 دکنائی تفسیر فتح ابیان و تفسیر ان کا تشریح و ترجمان (مترجم)

ان حقائق کی روشنی میں کہ اگر کسی مسلمان کو تائید کے عہد میں کام نہیں
 ہو سکتا کسی قدر حقیقت کا مقام ہے کہ صحابہ رسول اللہ پر عمل کریں، رسول اللہ جنہوں ان کو
 کامل ایمان ہو سکتا ہے مطلقاً اور انہیں اور انہوں نے منہج و ہدایت لکھ کر لکھنے کا حکم دیا
 خداوند عالم اس کے عہد پر امتداد ملنے والے عہد میں امتداد اس کے عہد پر پوری
 امت و عہد کا جائزہ کا دعویٰ کریں اور تمام لوگ جو امت و عہد اس پر عمل کریں
 مگر نہ صرف شیخ ابی حنیفہ اور ان کے شاگردوں کی ہدایت کے "تائید باز" ہیں۔

(صفحہ ۱۳ + ۱۵ + ۱۶)

تفسیر حسین

محمد اشرف ایبہوی

جہان چھٹا اور ان میں اس مسئلہ کے متعلق اہل سنت
 والجماعت کا موقف واضح کر دیا ہے لہذا اس کے متعلق تفسیر حسین و حکم صاحب کو امتداد
 خلافت کی ضرورت کیا تھی یہ بیان کرنا چاہیے تھا کہ جنہوں نے تائید نہیں کیا ان کا
 حکم امتداد نے غصب شیعہ کیا ہے، ہر دور و حکم علی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ و شریعت کی ذمہ داری
 برداشت کرنا اور امتدادی قواعد و ضوابط سے باز آنا، صحابہ کرام کا پر حقیقت اور تکلیف
 کو سینہ سے لگا کر امتداد ایمان و اسلام کو اپنی زندگی میں کسی طرف ہجرت کرنا اور
 کبھی عہد و عہد کی طرف ہجرت کرنا اور صحنہ اس حکم و شریعت کی وجہ سے جان بقی سہاوا
 لچے حقائق ہیں جن کا کوئی کافر بھی انکار نہیں کر سکتا اور یہاں تک کہ باقی پنداشتہ اور
 دین و مقدس انسان کے جائزہ و تحقیق کے عہد و امتداد امتداد ایمان کی خاطر ہے مثال
 قرآن مجید کا ایماننا کا اپنی ضرورت و حجت و دلیل ہیں جن کا کوئی منافی اور کا دسب بھی

انکار نہیں کر سکتے۔

اسی صفت میں شیخ رشید کا فرض ہے کہ وہ اس غلطی تفسیر کا ہلکا بہت کریں اور اس میں واسطہ میں جان ثابت کریں اور ان روایات کو جو ہر شاہ کتب دیالی کا وہ ترین خود تسلیم کریں۔ پھر انھیں ہر شاہ کتب سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ اہل سنت اس کو خطرو جان طریقہ کی صفت میں بیان کھتے ہیں مگر دوق میں جان دیتے طے کر شیخ اعظم کھتے ہیں اور جان ہی ہمیشہ کے لیے نہیں مگر خودی طرہ بہ طرہ اس شخص پر لازم اور خودی کھتے ہیں اور وہ دقت کے نہ کرنے پر تاک فرض خود صحت جرم و گناہ کار کھتے ہیں لیکن میں فقیر پر شیخ نے اپنے دین و منصب کی صفت فقیر کی ہے اس میں نہ ہیرویت لازم نہ جان نہ دنیا بیان بکدات میں اسی تیز کر فائدہ سمجھنا چاہئے کے اور جو تو سے فی حدیث جات لیکن واسطہ میں طرف قرنی کی مخالفت میں نتیجہ میں کیا ہے ہمارا حکم اس کے خلاف عدم ہمارا ہے سر اپنی کہ اس کی کوئی دلیل و ثبوت پیش کریں لیکن محکمہ صاحب نے ملل ملل میں اپنی اصل تھو داغی کا ثبوت لازم کیا ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ شیر خوار رضی اللہ عنہ کے ارشادات اور کلمی تفسیر

شیخ بلوری نے اس نظریہ کو جاری کر کے واسطہ لازم کے لیے باہم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے باہم صوفی خلفاء کا شاہد علی اہل سنت کے ساتھ موافقت و موافقت اور الفت و جہانی چارہ کی توضیح پیش کرتی چاہی ہے اور ان کے اندک جہر کے عمل کو اپنے محبت و نظریہ کے جہر کا ہی تصور کرتے ہیں نے فقہ کا لازم اس کی اہمیت اور اہم و ثواب اور فقیر ذکر نے پر وہی و خطاب کی روایات پیش کریں تاکہ اہل سنت کے لیے ان آذکار میں اور میرا نے صوفی و صفا اور شیعہ ان جہر و وفا کے طریقہ عمل سے مستعمل اور تنگ کی کوئی وجہ باقی نہیں ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس مفروضہ کی انصاف کے ارشادات اور اصل کی روشنی میں جانچ پڑتال کی جائے۔

۱۔ اَللّٰہُ لَا یُغَیِّرُ مَا وَضَعُوا مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ غَیَّارٌ لَّیِّنٌ یَّأْتِ بِالسَّاعِۃِ بِالْغَیْبِ وَهُوَ عَلَیۡمٌ مُّبِیۡنٌ
 ۲۔ اَللّٰہُ لَا یُغَیِّرُ مَا وَضَعُوا مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ غَیَّارٌ لَّیِّنٌ یَّأْتِ بِالسَّاعِۃِ بِالْغَیْبِ وَهُوَ عَلَیۡمٌ مُّبِیۡنٌ
 ۳۔ اَللّٰہُ لَا یُغَیِّرُ مَا وَضَعُوا مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ غَیَّارٌ لَّیِّنٌ یَّأْتِ بِالسَّاعِۃِ بِالْغَیْبِ وَهُوَ عَلَیۡمٌ مُّبِیۡنٌ

(تجوید: البلاغۃ معمر بن جلیثمی ص ۱۵۸)

ترجمہ:۔ ایک میں کھڑا اگر ان کے ساتھ ایک میدان کا نذر میں ملے گا
 کہوں اور وہ تمام ہند کے زمین پر پھیلے ہوں تو مجھے قطعاً پرواہ نہیں
 ہوگی اور نہ میری رشتہ و گھبرائش اور میں یقیناً ان کی مصلحت اور
 بے ماسروئی کے بارے میں جس میں وہ ہیں اور اس جاہلیت اور مصلحت
 عقانیت کے متعلق جس میں کہ میں ہوں بہت اپنے طور پر بصیرت اور فہم تواری
 کی طرف سے نہیں پر ہوں اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کی طاقت اور اس کے
 لیے خوب کا منتظر ہوں اور امیدوار۔

۴۔ اَللّٰہُ لَا یُغَیِّرُ مَا وَضَعُوا مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ غَیَّارٌ لَّیِّنٌ یَّأْتِ بِالسَّاعِۃِ بِالْغَیْبِ وَهُوَ عَلَیۡمٌ مُّبِیۡنٌ
 ۵۔ اَللّٰہُ لَا یُغَیِّرُ مَا وَضَعُوا مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ غَیَّارٌ لَّیِّنٌ یَّأْتِ بِالسَّاعِۃِ بِالْغَیْبِ وَهُوَ عَلَیۡمٌ مُّبِیۡنٌ

(تجوید: محمد بن جلیثمی ص ۱۶۱)

ترجمہ:۔ اگر تمام عرب میرے ساتھ حرب و قتال اور جنگ و جدال پر باجم
 متفق ہو جائیں اور ایک دوسرے کے مخالف و مددگار تو میں ان سے
 قطعاً بیخبر نہیں ہوں گا اور اگر فرستے تو ان کی گزشتہ کامٹ
 ڈالنے اور سونے کو تھوں سے جدا کرنے میں اور میری تاخیر سے وہا
 نہیں رکھوں گا۔

۶۔ اَللّٰہُ لَا یُغَیِّرُ مَا وَضَعُوا مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ غَیَّارٌ لَّیِّنٌ یَّأْتِ بِالسَّاعِۃِ بِالْغَیْبِ وَهُوَ عَلَیۡمٌ مُّبِیۡنٌ

(تجوید: محمد بن جلیثمی ص ۱۶۱)

ترجمہ:۔ اگر تمام عرب میرے ساتھ حرب و قتال اور جدال میں ہیں۔

۴۔ دائرہ لعلی بن ابی طالب آئیں بالوقت من الطفیل
 جلدی آمد (شیخ الحداد جلد اول ص ۴۷)
 بخلافی بن ابی طالب موت کے ساتھ اس سے زیادہ مالک سے پہنچیں
 قورشر غار پھر اپنی ماں کے ہستان سے مالک سے پہنچے۔

۵۔ دائرہ ما ابالی آہ غلت الی الموت اور خرج الموت الی
 (شیخ الحداد جلد اول ص ۱۲۲)
 خدا بے کوئی پردہ نہیں ہے کہ میں موت کی طرف شکل پہنچا
 یا موت میری طرف بڑھی ہے۔

۶۔ لعمری ما علی من قتال من خالف الحق و خالف الحق
 من اذعن و افلا یجلی (شیخ الحداد جلد اول ص ۷۲)
 بھائی دشمنی کی قسم میرے لیے ہر اس شخص کے خلاف طے ہے
 کسی قسم کی دوستی اور صلہ کو کسی یا منف و مخالفی پہنچیں نہیں
 اسکی جو حق کے خلاف ہو یا گمراہی اسبے دوسری میں میری دگرگول
 ان چند باتوں کو جو شیخ الحداد میں معتبر ترین اور انتہائی مستند کتاب میں
 نقل ہیں مگر تاثر نہیں اور میں کہ اگرچہ ان کا ترجمہ لی حدیث نقیہ اور حافظین کے
 ساتھ ملا گئی اور وہ اذعن میں ہے اور صحبت و یزدین و ایمان سے یہ لغز و حزن
 چسپے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اولی الامر بعدی میں اس حدیث کی مخالفت
 اور مخالفت کی خاطر بیان پر عمل جانے کے لیے گئے ہوتے نظر کرتے ہی اس حدیث میں
 کہا اور علی بن ابی طالب نہ ملانی اور اہل زمان کی مخالفت و مخالفت سے ہر راستہ و
 چیز ایک کیوں ظاہر ہوا ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیعی تفسیر

میں کہ میں آپ کی بظاہر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کی تفسیر تھی

اپنی قوم کے ساتھ میل جول شہادت کی طرف جھک کر لوگوں کی شہادت بھی
 تقاضے سے مل سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے نفس کو فریاد
 چنانچہ آپ نے اس وصیت کے مطابق عمل کیا۔

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
 اور شیعی تفسیر

پھر کتاب وصیت حضرت امام محمد باقرؑ کی تفسیر میں ائمہ نے اپنی وصیت کی بھر
 جوا کے اس کو دیکھا تو اس میں یہ مرقوم تھا،

حدثنا الناس ما شئتم وانشر علوم اہل بیتك وصديق
 اباہك الصالحین ولا تخافن احدا الا الله تعالى فانہ
 لا یجوز لاجد علیہ

لوگوں کو اعلیٰ حد تک، قوت سے علم فروزا اور اہل بیت کے علوم
 کو عام کر دینا ہے۔ اہل صالحین کی تقدیر کرو (اصل کا قائل ہے) ا
 اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا کیونکہ کوئی بھی آپ پر دسترس نہ رہے
 نہیں دکت۔

لہذا اس کتاب وصیت امام جعفر صادقؑ کی پہلی کتاب کی وصیت یوں تھی ۱۔
 حدثنا الناس ما شئتم ولا تخافن الا الله ولا تنشر علوم اہل
 بیتك وصديق اباہك الصالحین فانك تعلم انہ لا یجوز لاجد فی فعل
 اس عبارت کا مفہوم اسی ہے جو اوپر والی کتاب سے اور محاذ سے امام ابو جعفرؑ
 جعفر صادقؑ سے جو عبارت نقل کی ہے اس کے ساتھ یوں ہے۔

لکھا الحق فی الامن والحرث ولا تقصروا فی الله

امن و خوف میری وصیت میں حق بات زبان پر نہ لے کر اور اللہ تعالیٰ
 کے علم کو کسی سے غور فرود نہ لے کر۔

اس روایت سے بھی صاف ظاہر کہ ان قدسی لغزوں نے تکیہ نہیں کیا تو پھر اسی مقام کے قتل و قتل میں لٹخا دلوں میں ہدایت میں تھکا دیا بھی لازم آتا ہے اور ان کی بیان کردہ روایات کے مطابق فرستے فیصدہ میں کا اختتام ہو گھٹیتہ وینح ایلیان سے محروم ہونا بھی ان کے حق میں لازم آتا ہے شیعیان کے متعلق یہ کہنا صحیح ہے کہ یہ تھکا دیا تھا بلکہ ان تھکا دیاں لغزوں کی قدسیہ کے حق میں لازم آئے ہیں اس معنی میں کہ وہ اب دینا چاہتے تھکا دیا حرا و حرکی نہ تھکنے سے تو بات بھی نظر نہیں آتی ۔

شیعی اصول و قواعد اور تکیہ

شیعی اصول اور قواعد و خصوصیات کی رو سے تکیہ قطعاً ہائز ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ تکیہ صرف خوف کی صورت میں ہائز ہے اور خوف دو قسم کا ہوتا ہے ایک جان کا خوف خطر اور دوسرا مشقت و محنت اور تکالیف و مشاغل کا خوف ۔

پہلی صورت میں تکیہ کا ہونا اس لیے نہیں ہو سکتا کیونکہ اپنی موت و حیات کے متعلق ہونے والی ہوائی مرضی اور اولاد کے بغیر ان پر موت وارد نہیں ہو سکتی جیسے کہ اصول کافی میں مذکور ہے اور یہ کہ شیعی نے بھی عنوان قائم کر کے اس کے تحت احکام و روایات جمع کی ہیں ۔

باب ان الاثمۃ علیہما السلام یصلون منی بموثرات و انھم

لا یصلون الا باحق اس منھم (اصول ص ۵۶ تا ۶۰) ۱

غیر ہوائی موت کے اوقات کو بھی تحقیق جانتے ہیں اور قرآن و حدیث کی کینایات کو بھی جیسے کہ باب سابق سے بھی ظاہر و واضح ہے اور ایک باب سے بھی ۔

باب ان الاثمۃ یصلون علیہما کما کان دھابکون و انھم لا یصلون

علیہما کما کان دھابکون شیخ

اس باب کے تحت لکھی ہے چھ روایات بطور استفادہ و استدلال حدیث کی

ہیں ۔ (اصول کافی ص ۲۶۰ تا ۲۶۲)

ہر سہ ماہ اپنے اللہ تعالیٰ کے سچے ہوئے احکام کی تبلیغ کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ملتے ہیں اور سوائے اس کے دوسرے کسی شخص سے نہیں ملتے اور اللہ تعالیٰ کافی سے غائب کرنے والا۔

وہ سید المرسلین اور سرور انبیاء و صلوات اللہ علیہ وسلم کو فرستادیا اور پکارا یہاں الرسول بلغ ما أنزلناک من ربک وان لم یسمع من الناس فاعص ما أمروا به وعلو ما نهوا عنہ

(شکوہ نمبر ۶۰)

اے میرے رسول! جو کچھ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا اس کی تبلیغ کرو اور اگر تم نے یہاں تک کیا تو تم نے اللہ تعالیٰ کی درستی میں اور کیا اور اللہ تعالیٰ کا نون سے محفوظ رکھے گا۔

۱-۲۔ ذهب الی غرض من انہ طعن فی قولہ فلو لیت الخلفاء یملکون

اور انھوں نے غرض بیان کی انھوں نے اختلاف ان یضرب علینا امان یطعن

قال لا یحکمنا انفسہ معکمما اجمع ولہی (شکوہ نمبر ۶۱) فلو لیت الخلفاء

تہذیب فرمیں کی طرف جڑ بیگ اس نے سرکشی سے کام لیا ہے

اور اسے فرما کر فرمایا کہتا ہو سکتا ہے کہ وہ نصیب حاصل کرے یا

خود فرما کر جائے۔ ان دونوں نے کہا اے رب ہمارے بیگ ہم

نہیں ہیں اس لیے کہ ہم پہنچا دے اور ملایا دے اور سرکشی نہ کرنا ہو

نیک سے فرمایا تم دونوں بالکل نہ روکتیا میں تمھارے ساتھ ہوں میرا

مہل اور دیکھتا ہوں۔

۳۔ عام الی اسلام کو خطب کرتے ہوئے فرمایا:-

اے اللہ کے ظالموں! ظلم کرو اور ظلم کرو اور ظلم کرو اور ظلم کرو

علیکم (شکوہ نمبر ۶۲)

مگر لوگ مجھوں نے ظلم کیا پس ان ظالموں سے ڈرو اور بچو۔

لھتا کر میں تم پر اپنی نعمت کا ان کھوں ۔

۵۔ کشت خنہ خیراً مفاخر جنت ہناس تأملون بالمعروف
والتقوی عن المنکر۔

تم بہترین نعمت جو مرد لوگوں کی منفعت اور صلاحی کے لیے پیدا کی
گئی ہے تم ان کی کا جھگ ویسے ہوا اور برائی سے منع کرتے ہو۔

شیوہ صاحبان نے کہا کہ یہاں است کا لفظ نہیں بلکہ ان کا لفظ واحد ہے تو
اس صحت میں عرب العوف بھی ان کی شان ہوتی تو صحیح تھیں کیا مطلب !

ان آیات مفسرین اسلام میں قسم کی دوسری ہے خلافت است سے واضح ہو گیا کہ
یہ طبر بن اسلام طہیم مصلوۃ دانستہ سے ہے کہ علامہ کلام جگر علامہ علی اسلام کو بھی
صرف اللہ تعالیٰ سے کہتے تھے دوسرے لوگوں سے شہرے کا یا بند کیا گیا اور اس پر حق
اور اعلیٰ بکن الحق اللہ کے لیے قرآن کی باتیں لگانے کا یا بند کیا گیا ہے۔ اگر تعقیب
مضوری ہوا تو اس کا ترک بیان دین کے خاتمہ کا موجب تو صحیحان آیات کا کیا معنی وہ
جائے گا کہ اگر رفتے فیصد میں کا ترک لازم آتا ہو تو بھی آیات کا کوئی معنی نہیں ہوگا
ما سوائے اسے ثواب سے محروم کرنے کے۔ عباد اللہ تعالیٰ ۔

سُنّتِ انبیاء اور رسول طہیم السلام بھی شعی تقیہ کو باطل ٹھہراتی ہے

صوبہ بلخیم خلیل اللہ علیہ السلام کے میرٹ انگیز واقعات نے اور حق گوئی ہو سکی
کی جھیم شایوں نے واضح کر دیا کہ تقیہ شیوہ جبریلان نہیں ہے کبھی معزوں کے تحت
تو اگر کبھی مستعدوں اور چاند و صحت کی جلدت کو خفا کی دہلیزیں کے ساتھ باطل ٹھہرا کر
اور کبھی اندھوں میں جھانک لگا کر بتا دیا ۔

تین چاروں حق گوئی دیکھا کی اللہ کے طہرین کو کافی نہیں دہائی

صوبہ بلخیم اور حضرت امین علیہ السلام کا فرعون کے جہاد میں جا کر ہے
سوسانانی بدلتہ کہ وہاں کی عداوات کے بغیر کرم حق اور ان شاء اللہ علیہ السلام ملی دہ

علیہ وسلم کا پوری بنیائے عرب کی دشمنی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اعلان توحید و رسالت فرمایا اور قرآن کی خدمت اور نبوت پرستی کی قیامت و یاقوت کی ایسی حقیقت ہے کہ کوئی مشرک بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا لہذا واضح ہو گیا کہ تقیہ مغرور کی منیت انبیاء علیہم السلام میں بظاہر کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اجماع اہل اسلام سے شرعی تقیہ کا ابطال

دعوت محمدی پر ایک کلمہ والوں نے کفار عرب اور قریشی لوگوں سے کیا کہی ظلم و ستم نہ سمجھا اور میرا مستقبل کی کون سی جھانک سے جھانک کر شکل حق جیسے کا عملی تجربہ ان حضرات کو نہ کرنا چاہا۔ حضرت یاسر از ثعلوں کے پائل سے بانٹ کر اہل حق مخالف محبت میں چھا کر چیر و پھیل گئے حضرت عقیلہ کو ابو جہل بنی نضیر نے اذام نہانی میں نیز و یا ظفر کا وار کر کے شہید کر دیا۔ اور بالآخر اس ظلم و ستم کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک جماعت غیبت کی طرف ہجرت کی۔ بعد ازاں خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انصاف کے حق و صواب کو رو بہ چہرے مقدس اور پیارے شہر سے ہجرت کر گئے لیکن کھٹکھٹان حق اور نادر ملائی اور کھنڈ و شکنجوں سے تراشتے ہوئے کچھنی کو قطع کر دیا نہ کہ ابدی امام حکوم نے اس جہنمگشتی اور پٹارو قزاقی کے عجز میں مدح و چیریک کر لے لی نہ ہار و پیر نہ لایا۔ کیا ہے کوئی پہلوں میں عقل سلیم اور طبع مستقیم کا ٹک اور شرع قریم کے اصول قواعد اور آئین و ضوابط سے باہر ہو تو کوئی صادر کرے اور ان انقلابات کو واقعی عقل و منطق کی ضرورت سے محفل میں نا جائز ثابت کرے اور اس کے خلاف کر موجب اجرو ثواب اور باعث عرق و دھوت بنائے۔ ان انقلابات کو دین و ایمان کی آغوش اور سلام کا موجب قرار دے اور گناہان کو دین میں نوسے فیصد عرقی کا موجب۔

لہذا کاتب اللہ سنت و میل و انبیاء و ائمہ اہل بیت علیہم السلام اہل عقل و منطق سے گوفی اور ائمہ و کلمہ اللہ کی طرف سے اہل اسلام و ان واضح ہوا اور اس کے برعکس قطع یابی اور نادر ملائی کا قبیح اور نقص سے

صدیقؓ نے غیروں سے کہا یا عباؓ! نیکو باتوں سے رو بہ اندازہ مسیجر
اس کتاب کا مطلب کی طرح واضح اور روشن دلائل کا ماحفظ و مطالعہ کرنے
کے بعد محکمہ صاحب کے معاملات تمام واضح اور شہادت بشکل بلائیں ماحفظ کریں
اور ان کے جوابات بھی۔

شیخی مجتہد و محکمہ صاحب کا قرآن مجید سے استفادہ اور اس کا جواب۔
بلیغ ایت۔ قال الله تعالى من كفرت بالله من بعد ايمانه اف
من اكره وقلبه مطمئن بالغربان۔ التوبة۔

اس آیت کو پڑھتے ہوئے مسلمان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ جو شخص اپنے دلوں میں غم و غصہ
نہایت سے ماحفظ ہو چکی ہیں نہ اعتقاداً نہ صرف اشعار میں کہنا ہے کہ اس آیت میں
کوئی نہ ماحفظ کے اس لیے کہ یہ نسبت ہے میں کی شان اصول کافی کے ماحفظ
سے تمام ماحفظ و ماحفظ کی نجاتی حضرت شیخ الاسلام ڈسٹریکشن ماحفظ
نے بیان فرمائی۔

اس آیت پر ماحفظ کا مطلب واضح ہے کہ جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کا ارتکاب
کرتے ہیں وہ ماحفظ قرآنی کا منصب ہے اور یہ کہ لوگوں کے لیے ماحفظ عظیم ہے اور
اگر ماحفظ اور ماحفظ و ماحفظ کی وجہ سے صرف نجاتی کفر کفر کیا ماحفظ میں ایمان
و ایمان اور ماحفظ و ماحفظ کی وجہ سے قرآنی ماحفظ کے لیے نہ ماحفظ ماحفظ
سے اور نہ ماحفظ عظیم۔

۱۔ اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس صورت میں اس کے وجہ سے ماحفظ
ہوں گے۔ اور ماحفظ و ماحفظ پر نہ ماحفظ کرنے سے ایمان یا ماحفظ ہے گا ماحفظ
آیت کی روش سے حضرت ماحفظ کے ماحفظ و ماحفظ اور ان کی ماحفظ حضرت ماحفظ کے ماحفظ
کیا ماحفظ ہے؟ لہذا یہ حقیقت تسلیم کیے بغیر ماحفظ نہیں کہ ماحفظ کو ماحفظ میں ماحفظ
کرا ماحفظ میں ماحفظ ماحفظ نے ماحفظ ہی ماحفظ ماحفظ کا ماحفظ ہے ماحفظ
اس کے ماحفظ کو نہیں پہنچ سکتے۔

بدگشت کی ماسوا دان لوگوں کے جو ضیافت و ناقوس ہمارے ہیں وہ بچہ دار
تھے مروجہ محدثوں اور بچوں میں سے جو ہجرت کی کوئی تفسیر نہیں کر سکتے
تھے اور نہ وہ کسی خبر رکھتے تھے تو یہ ہے کہ انہی قحطی ان سے مفوض ہو گئے
فلوئے اور انہی قحطی مفوضہ گزرتا ہے۔

اس آیت پر کریں نے واضح کر دیا ہے کہ اس معاملہ میں اپنے مذہب کا مسلک اور
دین و ایمان کا اظہار جو ممکن ہو جائے ضرورت مذکر کا اپنی جان پر ظالم عظیم ہے اور جو بھی
ہم نے اس کو سبب اور عقاب عظیم کا سبب نہیں جیسا کہ یہاں نے اس کے مقابل اس پر عظیم
اور تو یہ پہل کی عداوت گھر گھر سے خرقہ درجست کا درجہ ہے کہ بلکہ تمام سترت
اور احوال سے اس کو کوئی ان فضیلت دے کہ ہجرت کا تفسیر ہی ختم کر دے اور اس کو وضاحت
اور باجماعت کے درجہ سے اٹھا کر وطن بکھر فراموش کی جان اور میں ایمان بٹا دیا گیا اس
آیت پر ہرگز کہ اس شیعہ تفسیر کے ساتھ کوئی لائق مانتوں اور واسطہ بھی ہے ؟

اگر شیعہ تفسیر میں سے ہم خدا و حج ثواب والی باتیں ہمیں توہماتی اور مذہب غوستری
مذہب بنیادی و مذہبی کے خلاف ہیں مثلاً جنت کے ساتھ چٹکے نہ جنت اور سرسبز و ہزار رنگ
اہل مسند و ایماعت کو اپنی جہاں اور کسیر کھڑیوں سے ہرگز ان خدا کے بکوجب
جو واقع ملک دار وطن کی شیعہ کی طرف مہاگ جاتے۔

حصرت عمار بن یاسر کا دل الایمان کیوں ؟

اے حکماء و علما کہ یہی صحابہ کرام عظیمہ رضوان تفسیر کریں اور حوالہ اصلی لائے
علیہ وسلم ان کو کامل ایمان ہونے کی سند عطا کریں "میں سے یہ تاثر دیتے کی
اگر مشکل کی گئی ہے کہ حضرت عمار کے کامل ایمان ہونے کا سبب تفسیر ہے عمار کہ یہ
بات اتفاقاً غلط ہے ان کو کامل ایمان اس لیے ضرور پائی کہ ان سے کلمات شرابیہ مرند
ہونے کی کیفیت پر بھی لکھی تو انھوں نے عرض کیا اہل تو یہ انھیں ایمان و تفسیر سے

مصدق ہے اور بالکل مطمئن۔

تب تک پٹان کو ایمان سے بھر دینا اور کامل ہوسن کر رہا۔
لہذا سب کامل ایمان ہونے کا نتیجہ نہیں بلکہ تقدیرِ حق کی کاجال ہونا اور یہاں
ہو نہ ہو یہ وہ جن حضرات صحابہ اور حضراتِ آخر نے کیج نہیں کیا وہ نفوذِ ائمہ
کامل نہیں کر پائیں گے۔

علامہ اعلیٰ صاحب کی طرأت استدلال اور انوکھی منطق

وہ جو صرف نے دینی کتب سے تو ایسے کاغذی و لفظی دلائل کی صورت
میں اپنے کو جوازِ مذہبی اور کامیابی سے حالت کو ادا پھاڑ کر گزرتے ہیں پر باری کہنے کا
جوازِ محدود نہیں ملتا کیا کہ عقلِ محسوس کو وہ کلمہ عقلی و دینی اور حضرت امامِ مرتضیٰ کا
کاغذی و لفظی دلائل سے بھر دینا چاہتے ہیں کہ اس سے ادا ہوسن کر رہے ہوسکے واسطے
کہ اس کو دلائل بتایا جائے بلکہ بات دلی پر دیکھیں اور اسے تو کچھ ایمان پر دلائل پر دلائل
اور تقدیرِ حق سے روک دیا گیا کہ ان کو کچھ انہوں نے نہیں دیکھا کہ اس سے کیا تھا کہ انہوں نے
حق پر عقلی دلائل سے ان کے دلائلِ عقولیت سے بھیجیں اور کچھ انہوں نے ان کا سیرت کو اپنا لیا
اور ان حضرات کی کبریٰ معلوم میں تو ان کی عقلیت و حکمت اور درجہ و شان کا جواز نہیں دے سکتے اور
شیعہ بلکہ شیعہ خصوصاً ان کو کہہ دے کہ ان کے دلائل عقولیت کا جواز نہ دے سکتے، پس تو ان کو
جس کے کہنے اور ان عقل کو اس قدر دے دیتے ہیں کہ ان کو جواز نہیں دے سکتے اور ان
سے کہ عقل و حکمت کے حق میں تقدیر کا جواز نہ قبول کیا جاسکے، انہوں نے اس سے بچا
ہو چکا ہے اور ان کی حضرت امام سے وہ اس سے اس سے اس دلائل اور شواہد کو اس
مقتصد و حکیم سے عقل ہی نہیں ہے کیا یہ جواز ہی اور اس سے قہر کی بات نہیں کہ تقدیر
کا جواز نہیں دے سکتے وقتِ حالہ ان کو جواز کا سارا ایسا ہونے اور نتیجہ ان کا استدلال
کیا ہونے ہی ہونے کے اس استدلال کے تحت کہ حضرت علی مرتضیٰ سے وہ ان
عقلیت تقدیر و حقیقت کا سیرت و ذکر و اس سے مراد جواز و عقولیت دیکھ اور ان کے

تشریح الامامیہ

ڈھک صاحب

دوسری آیت: اور ثانیاً کہ عباد ہے۔ ۱۔

لَا يَتَذَكَّرُ الْمُتَذَكَّرُونَ اَلَا مَرَّةً اَوْ مَرَّةً مِّنْ دُونَ السَّبْعِينَ اَلْفًا
يَعْمَلُ بِذَلِكَ فَتَنِينَ مِّنْ اَمَلِهِ لِيُخَيِّرَ اِلَيْهِمْ يَتَّقُوا مَتَّعَهُ تَقَاتًا
وَجِدْنِي كَمَا اَمَلْتُ نَفْسِي وَاَلِي اَمَلْتُ نَفْسِي وَتَنِي اَن اَكُونَ مَرَّةً ۝۵۰

مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو چھڑ کر انہوں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور ہم
یہ کہتے ہیں کہ اس سے کوئی شک ہے کہ سواکار نہیں مگر اس میں تیرہ ہے، کسی طرح
ان کی شرارت سے بچنا چاہو (تو تحریر) اور اللہ تم کو اپنے (جلال) سے ڈراتا ہے
اور (اگر تم) شک کی طرف جانا ہے (ترجمہ تفسیر)

تفسیر مینار ہی طبع گنہر جلد اول ص ۱۲۲ طبع مصر جلد اول ص ۱۱۲ میں بذیل
آیت ۱۱۱ مرقوم ہے جہنم میں جہنم کی آیت ۱۱۱ کے تفسیر میں ہے (مقام احتضار)
میں جہنم کی عمارت بھی جی بنوائی گئی ہے (خداوند عالم نے اس آیت مبارکہ میں الی
ایمان کو کلمہ کے ساتھ ہر قسم کی ظاہری و باطنی روٹی کرنے سے سوا کلمہ استغوث
کے باقی تمام اوقات و حالات میں معافیت فرمائی ہے۔ البتہ لوگت خوف ان سے
روکھنی ظاہر کرنا چاہئے۔

ایسا ہی تفسیر کچھ جلد ص ۶۴۶ و تفسیر کشاف جلد اول ص ۱۰۳ فتح الیمن
فریاض اللہ طریقا گیا ہے۔ مراد ان اسلامی کی اصح المکتب مسجد کتاب الہادی
(اصح) جہادی جلد ۲ ص ۱۲۲ طبع مصر جہنم بذیل آیت مذکورہ بالا لکھا ہے یعنی تفسیر
سے ملو تفسیر ہے اور من (میری) کہنے میں کہ تفسیر قیامت تک باقی اور جائز ہے

”کہ باب احسان کے لیے لوگوں سے کہہ دینا عظیم حدیث غریب ہی کتاب سے اظہار
تجربہ کو ہمارے غور و سے (مردم طاعت میں ناچنا ہے) ظاہر اسلام اس کے ہمراز کی
عارضت کر کے ہمدردی شریف میں تفتیک کی قیامت تک دائرہ و ائمہ کے جس کی جہالت و ہرج
ہے اس سے واضح دیاں ہے کہ کفر برحق ہے (ص ۱۶، ۱۷)

تحفہ حسینیہ

محمد اشرف السیاقوی

محل مشہور ہے کہ جبک سے اپار تری صورت کی طرف دیکھے تو اس کو وہ بھی شکل
ہوتی وہی کی صورت میں نظر آئے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہنے کا سہارا کے مترادف
نظر تفتیک نظر آئی تو پھر سے ہمارے میں نہیں ملدے ہے۔ مگر اگر جھگڑا اہل السنہ و الجماعت اور
اہل تشیع کے درمیان تفتیک میں تو نہیں ہے۔ خواہ اس کا معنی کچھ بھی کہیں نہ ہو مگر ہم نے
عمل نزاع و فصل طور پر پیش کر دیا ہے اس پر پھر نظر ڈالیں اور ڈاکٹر صاحب
کا استدلال کی طرف سے کاغذ کر لیں مگر مازنی یہاں استدلال چند وجوہ سے غلط
اور باطل ہے۔

۱۔ قرآن مجید میں قرأت مختارہ کے اندر ”الا ان تتقوا الله فقلنا“
ورد ہے اور اس کا معنی خوف اور ڈر ہے نہ کہ مصطفیٰ تفتیک۔ کما قال اللہ تعالیٰ -
یا ایہا الذین آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتوا
الا وانتم مسلمون۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسے کہ ڈرنے کا حق ہے اور تم
پر موت خائفے لگا اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

جس طرح ہولناکی کا نام ہے اور اس کا معنی خوف ہے اسی طرح آیت مذکورہ ہاں
جس کا معنی بھی اسی میں ملتا ہے مگر عمل کا عذر ہے۔

۲۔ تفسیر میں اسی طرح معنی ہے جس طرح تفسیر میں ایک دوسرے کی جگہ پر آتا

ہوتا ہے جیسا کہ علامہ ابن عربی نے شرح الہدایہ میں ۲۶۲

ما تعلقوا اللہ عباد اللہ تعلقوا فی کسب متعلی التعلیٰ تعلق

لے اللہ کے بند : اللہ تعلق سے اور اس عمل منہ کی طرح کا ڈرنا

جس کے بدل کو تعلق کے متعلق کرنا کہا ہے۔

اور اسی طرح جلد ۱ ص ۲۵۵ پر مذکور ہے ما تعلقوا اللہ تعلقاً من سہم

فلشع تم ڈرے سے اور اس تعلق کے ڈر کی مانند جس سے سہا ہی غشور و غشور سے

کام یا تو کیا اس جگہ بھی متذکرہ تفسیر میں لایا جاتا ہے :

۳۔ آیت کریمہ کے مابقی و باقی سے مراد ظاہر ہے کہ الہامیان کو کفار کے

ساتھ ملنے والی دہلیز و تعلق سے منع کیا گیا ہے جیسے کہ فرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِلَهَائِنَا مِنْ دُونِ اللَّهِ حُلَا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِلَهَائِنَا مِنْ دُونِ اللَّهِ حُلَا

لے ایہ ایمان والو! غیر مسلمانوں کے ساتھ بھی روابط استوار نہ کرو وہ تمہیں

دھوکہ دیتے ہیں کوئی کسراٹھا نہیں دیکھیں گے۔

قرآن متعلقاً عنہم تفسیر ۳۳ اس حکم سے مستثنیٰ ہے یعنی اگر کفار و

مشرکین اور غیر مذہب والے غالب ہوں تو پھر تم اس حکم کے ساتھ مکلف نہیں اور

معلوم و معروف تفسیر کے مستثنیٰ میں جس کی تفسیر (یعنی) یہی کہ مستثنیٰ

میں اسی کو حکم میں لایا نہیں ہے تفسیر کیا جائے گا کہ ایمان ایمان کے چھانے اور کفر کے

ظاہر کرنے والی دہلیز کے ساتھ ملنا یا اسکا ہے بلکہ مستثنیٰ منہ کی جانب کفار کے ساتھ

ملاقات نہ کرنے کا حکم ہے۔ لہذا صرف ظاہری موالات اور معاملات جس تعلق اور

روابطی دہلیز میں ملنا یا اسکا نہ کوئی دوسرا معنی اور معاملات یا جس تعلق میں تو نہ لگے و

اختلاف ہی نہیں ہے۔ گویا قسمت و طاقت اللہ تعالیٰ کے واسطے حاصل ہو تو ہر شے میں کو
جزوِ مبدیہ پر آمادہ کر دیا گئی کہ اگر اسلام نہ لائے تو کیا اللہ تعالیٰ حق ہو تو
الہیہ کے من و مصلحت سے محروم ہو جاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی حیثیت و جود و شہود
اور اگر قسمت و طاقت نہ ہو تو وہ اولیٰ اور حسی خلق کا مظاہر ہو کر و بقول حضرت حسن
عبصری رضی اللہ عنہ یہ حکم یا قیام قیامت بھی مگر اس سے لڑھکوا صاحب کو کیا حاصل؟
مگر اسلاف کے نقیض قدم پہنچتے ہوئے انہیں اسلافِ ثناء سے کام نہ لینا چاہیے
مفسر صحابہ جبرائیل حضرت محمد ﷺ بن عباس فرماتے ہیں
نہیں اللہ المؤمنین ان جڑوں کو کفار و منافقین سے جدا کر دیا ہے
من دون المؤمنین الخ ان یکون الکفار علیہم ظاہر من
اولیاءہم و علیہم ان لیسوا بالظلم و ینزلونہم فی المدین
و یفقد قلوبہ لعلی ان لا یرون تکفرا منہم و تقاطع۔

(تفسیر و مشہد جلد ثانی ص ۱۶)

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو کفار کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش کرنے سے
منع کر دیا اور مومنین کے علاوہ ان سے بداد و نفقات سے گریز کرنا ان پر لازم
قادر ہیں تو ان کے ساتھ لطف و مہربانی کو ظاہر کریں اور بن عباس کی مخالفت نہ کریں
اور یہی معنی ہے قول باری تعالیٰ "ان تھوا منہم و تقاطع" "کامیاباں قاتلہ اور
باطل کا ذریعہ تقاطع نہیں بلکہ یہ کہ باطل کے ساتھ تقاطع نہیں بلکہ مخالفت کرنا چاہیے۔ جو
دو ٹولے مخالفت کرتے ہیں وہ لڑتے ہیں اس سے پہلے اسنت کا مذہب باطل کیجئے مگر اور
مشہد کا مذہب ثابت کیجئے ہوا۔

دھکوا صاحب اپنے قول کی تردید کرنا

موصوف نے تئیکہ کا معنی بیان کیا تھا "ابھان ایان اور اظہار غلاف ایان"
ایان کو چھپا ہوا اسلام کے خلاف کفار کہتے ہیں یہاں دلیل قائم کرتے ہیں صرف

حالات احمدیہ مذہب اور طاعت احمدیوں کی کامیابی کا سبب ثابت کیا۔
 دہاداری اور طاعت کا حکم قرآنی فرقہ کے مطلق بھی ہے تو کیا اس کے ساتھ
 بھی مذہب میں موافقت کر لیں مگر مطلق حدیث کے ساتھ بھی موافقت دہاداری اور
 مروت بہتے کا حکم تھا تو کیا ان کے ساتھ مذہب و حقہ میں بھی موافقت کی گئی ہو؟
 طاعت و طاعت سے اعلان ایمان اور اعلان ایمان کیسے ثابت ہو گیا؟ بکر
 اس سے قیہ ثابت ہوا کہ ایمان چیلنے کا نام نہیں ہے بلکہ نرم ہو کر کھٹے کا نام
 ہے تو اس دلیل سے کچھ دھڑکی باطل ہو گیا۔

علماء شیوخ کا افراط اور حد سے تجاوز

ہمارے عقیدے اور مذہب کی وجہ سے جانشین کے جائز اسلام حالات میں جائز
 نہ ہوں وہ فقہت اور باہت کے درجہ میں سمجھتے ہیں نہ فرض و واجب اور نہ ہی وجہ
 ترقی و جرات مگر شیوخ و ماہران کلمہ و باہت اور فقہت میں رکھنے کی بجائے
 غیر فرقہ میں قرار دیتے ہیں اور اس پر اجماع و دلیل اور غلاب جمل ثابت کئے ہیں پڑھی
 چوڑی کا لہر لگتے نظر کرتے ہیں۔

۱۔ ابن باجوہ و درود و مالہ اعتقاد اور وہ کہ فقہ واجب است ہر کسے ترک کرے
 بچنا است کہ ترک خدا کرے۔

ابن باجوہ و مالہ اعتقاد میں عقل کہتے ہیں کہ فقہ واجب ہے اور جیسے
 ترک کرے گو یا اس نے خدا کو ترک کیا ہے۔

(منہج العادقین لفرایع الشکات فی جلد دوم صفحہ ۲۰۰)

۲۔ اور آگے میرزا ابو الحسن عثمانی نے اس وجہ کو بہت زیادہ عام
 کہتے ہوئے فرمایا: ہمارے عقائد میں مالہ اعتقاد و مالہ اعتقاد میں باجوہ و مالہ حکم بہت
 دشواری کا موجب ہو گیا ہے کیونکہ چاہے خانے قائم ہو گئے اور ہر فرقہ کی کتبیں
 دوسرے فرقہ کے ساتھ رکھائی ہیں اور مالہ کے درمیان آمد و رفت کے خلاف

فصل چہارم

تشریح الامامیہ — دھرم صاحب

جواز تقیہ مستثنیٰ کی روشنی میں

میر تقی امام پر نگاہ رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ تقیہ مستثنیٰ ہے کہ تقیہ کا
معنا صرف حملہ خدا کے قول سے بچان کے عمل و فعل سے ہی ثابت ہے، چنانچہ
تفسیر و تفسیر جلد ۴ ص ۱۶۱، ۱۶۲ و تفسیر کبیر جلد ۵ ص ۴۶۹ طبع مصر تفسیر عالم اشرفی
طبع بمبئی ص ۴۹۹ وغیرہ کتب مجتہدین مرقوم ہے کہ کئی سال دربار میں ہنگامہ پیر امام
سے اپنے مرقوم کو بھی لکھا جو کہ خدان پر نازل کرتا تھا اسے ظاہر نہیں کرتے تھے۔
یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ ”ناصحت و صاوت صر“ نازل ہوئی تھی کہ غیور امام میں
کچھ تو نفاقی پیدا ہو چکی تھی اس وقت کھل کر کھڑی ہو گیا۔

بھاری معنی بھاری جلد ۴ ص ۱۶۰، ۱۶۱ پر جواب مانٹ سے مروی ہے
کہ حضرت شہان کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے دانشور اگر میری قوم میں ۴۰ ایک
کفر سے کل کراسلام میں داخل نہ ہوئی ہوتی جس کی وجہ سے جہان کے دلوں کے
ہر گوشہ میں ہولنے کا اندیشہ ہے تو میں یقیناً کہہ کو اگر اس کا سنگ بنیاد جواب الیہم کی
بنیادوں پر دیکھتا ہوں کہ اسے دس دس مقرر کرتا لیکن مشرقی اور وسطی مغربی۔
اس سے ظاہر ہے کہ اس نام صلیت کے پیش نظر آپ پر حج کا ۲۰ نام بندہ سے نکلا۔
اس سے ایک حد مشہور خط بھی کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے کہ حضرت میر نے اپنے
ظاہری عدم غفلت میں بعض اسلامات کیوں نافذ نہیں؟ وہب الیہم کی شہادت

ایک دوسری مثال کے طور پر مصلیٰ اللہ علیہ وسلم ہر ایک طرف کی طرف سے نماز کے لئے
اٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو کیا آپ صبح ہی اس کو قبول نہیں گئے

ہر وقت مصلیٰ مذہبیت کو اپنی چہ ہر اہمیت

۱۔ نیز وہ ذات طلب یا سرے کی روایت کو عملی نتائج سے کیا حلقہ ہے کیا
اس طرح میں یا حضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اور قریش کے ساتھ ذوالی یا عملی
طریقہ مخالفت کو اپنی بہت نہیں بلکہ یقیناً نہیں تو پھر لکھتے ہیں "اٹھان ایمان و
الطہارہ طواف ایمان ثرا اس روایت سے کچھ ثابت ہو گیا۔۔۔

خود کا نام مجوز رکھ دیا جنوں کا خسر

جو چاہتے آپ کا حسن کو شرمیلا کرے

۲۔ پھر اسی روایت کا آغاز ہی دیکھ کر صاحب کی خدمت کو اس سے عذر دیا انہیں
مصلیٰ اللہ علیہ وسلم سے متعلقہ سیدیں کئی سال تک نبی اکرم مصلیٰ اللہ علیہ وسلم
چھپے ہوتے اگر اہل بیت و جنت نہیں فرمایا تھا اور اہل بکر حلاوت و دشمنی پر نہیں
اتر آئے تھے تو چھپنے کی ضرورت کیا تھی۔ چھپا نہیں سہل تو نہیں چھپے تھے۔ اگر
اب یہ جہد علی و دفاع کیوں ہوئی؟ یقیناً اسی سبب کہ اہل بیت و جنت و حلاوت کرنے پر وہ
کھائف ہو گئے لہذا مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کی جہاد کے سبب مقام پر تشریف فرما ہو کر اس مقدس
مشرق کو جاری رکھا کیا سبب مقام ہر ایک مکان میں بیٹھ رہتا ہی تشریف کہہ سکتا ہے
اور اسی حالت میں اہل بیت اور اہل بیت کے وہ ہیں انکس ہے۔

دوسری روایت کے کا جواب ۱۔

بجانب صاحب بالکل بیک گئے ہیں اور ان کے ہوش و خرد گم نظر آتے ہیں۔

۱۔ ذرا سوچئے ہم انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں
تشریف اللہ کے ہمارے کس طرح روٹی چڑھائی ہے کہ شہید کر کے سودا عالم مصلیٰ اللہ
علیہ وسلم نے کس کے ساتھ لکھا کیا۔ اہل اسلام کے ساتھ اللہ کے ساتھ کافر
نیک کر کے بعد یا ہمارے گئے یا سلف اسلام میں داخل ہو گئے لہذا ان کا قول و جواب

اور ظلی اسد م سے تیز کرنا چاہتی رہے؟
 ہر کتبہ کو رابطہ شکل پر ہرگز نہ کہنے سے کسی کی تلاش میں کوئی غلط لازم آ سکتا
 ہے۔ ہاں موجودہ مکان کو کتبہ کہنے میں کوئی لغو یا غلط یا محروم عام کا ارتکاب
 لازم آتا ہے جب کچھ بھی نہیں تو پھر اس کو قید خانے نظر سے کیا غلط؟ ہر وجہ
 انہی ہے، بالمشائی ظاہر کی اصلاحی غرضیادہ ہر اوقات غلط کیا۔

۲۔ بات صرف اتنی تھی کہ حضرت غلیل اللہ علیہ السلام کی فیملیوں پر اس کی
 تعمیر زیادہ موزوں تھی لیکن کسی کے گوشہ میں میں دانی سے غلطی پیدا ہو سکتی تھی کہ
 اس کو برا بھی بنیاد سے کہیں بچا تو نہیں دیا گیا اور آپ نے دعویٰ تو مسترد کر دیا
 علیہ السلام پر ہونے کا کیا تھا آپ اس سے اختلاف کا آغاز تو نہیں مہربان۔ گویا کتبہ کے
 رابطہ حالت پر بد بختی سے کسی قسم کا غلط اور نقص نہ ہیں اور نہ لازم موزوں نہیں
 آتا تھا جبکہ اس کی از سر نو تعمیر و بنیادوں سے جہاں کہ تعمیر میں اس قسم کے توہم
 اور غلطی کا احتمال تھا لہذا اسے اسی حال پر رہنے دیا اس قسم کے معاہدہ کی عداوت
 کو متاثر دینے سے سزا قیامت سے دور کا واسطہ بھی نہیں یاد اگر بالفرض ہے تو کیا میں عداوت
 شیعہ سے عداوت کر سکتا ہوں کہ اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ مقدسہ کو تشبیہ
 کر کے برا بھی بنیاد پر تعمیر فرماتے تو امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب
 یہ فتویٰ (موصوت روایت) آپ پر بھی لاگو ہوتا "اذا بمان لمن لا یقیقہ لشد"
 "نعوذ باللہ شدو نعوذ باللہ شفا استغفر اللہ"

اگر آپ نے بھی کتبہ کو از سر نو تعمیر نہ کر کے اپنے عداوت و مراتب میں
 قسے تعمیر ترقی کا اہتمام نہ کیا؟ اگر ان امور میں سے کوئی بھی یہاں پر بد تشبیہ
 نہیں ہے تو پھر تفریق کا طاعلی سے منکر و صاحب کو کیا حاصل؟

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق مشہور مغالطہ کا ازالہ

داخل شیعہ نے عقیدے کے پرانے نمونے پر دلائل و سببے پہلے حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی مدد شیعہ میں تھیں تو گویا کہ وہ چاہتے تھے کہ انہوں نے سیرت حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی مدد شیعہ میں ہی اس کو جانکر کہنے کا پسند کر لیا، کیونکہ آپ علی اس مدد شیعہ کو دیکھ کر یہاں وہاں ہیں و حکومت آپ کی چھانگی اور جبہ میں کا شہادہ کریں۔

شیعہ علماء بھی یہ اعتراض کرتے تھے کہ اگر حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام رضی اللہ عنہ غلط و غلط تھے تو جہنم کے ساتھ متعلق نہ ہوتے تو ان کے بھی کردہ قرآن کے مقابل اپنے قرآن میں جہنم کے متعلق روایات مکتوبہ، تراویح کو کھانا روک دیتے۔ تین طوائف کو ایک طوائف قرار دیتے، طبری و غیرہ اور جب آپ نے کسی قسم کی تبدیلی بن امور میں نہیں کی تو آپ کا یہ حضرت کے ساتھ عقیدہ متعلق ہونا صحیح ہو گیا اور مذہب اہل سنت کی حقانیت ثابت ہو گئی۔ وہ مذہب کا خاتمہ ہی کہہ کر اس کے اصول پر بھی آپ صحیح شریعت اور کامل دین لوگوں کے ساتھ پیش نہ کر سکیں۔ اسی کو حکومت و صاحب نے غصہ غلیظ قرار دیا اور پھر اس کا بڑے عزم و پیش کمر کے ساتھ میں انکار کر دیا۔

خدا را سوچئے!

کہہ کہ اس بارہ حادثہ پر رہنمائی میں کسی ضعف اور نقص کو مستحکم نہیں بلکہ کمال دہی ہو خود ہمارے قومی انداز میں عقل و ذہن میں کیونکہ عقل تبدیل و غلطی سے نہیں ہو سکتا۔ تاہم یہ اور اسی انداز میں اس کا خلاف بھی کافی ہے اور اس پر جو قرآن کے گرد چکر لگاتا ہے اس کی کفایت کر سکتا ہے؟ جی ہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر و تفسیر کی تھی اس وقت میں اہل اسلام انداز میں چمکتے رہے۔ عمرہ اور حج کرتے رہے، عذرا اس پر احکام شریعت کو قیاس کرنا قطعاً غلط ہے۔

کے اسرار میں غائب ہوا تھا کیونکہ اس کو صاحب سے تھے حقیقی انداز میں فکر کیا
ہے کہ تلواریج بدعت شرعیہ پر بدعت مذہب کی گواہی ہے اور بدعت مذہب اگر مذہب کا
جہلم میں ہے۔ خدا تلواریج کو چاہے خداوند تعالیٰ۔ لیکن اگر صاحب عقائد غریب لوگوں کو
اس بدعت سے ڈیچا سکے اور انہیں اپنی آنکھوں سے جہنم کی دگستہ دیکھتا رہے۔ اور
چاہے سادے سکے تو کیا ناموں بالخصوص اور حقوں میں منکر عیب مذہب سے خود کو ایسا
نشان موافقہ مرتضیٰ میں دوسرے سے * (اعلیٰ الشہ)

خود خدا شہید حال ہی میں بدعت مذہب اور خدائی بدعت کا موجب ہے ایک فرقہ
کہنے سے حضرت امام حسین کا درجہ اور قدر تریب کہنے سے امام حسن کا درجہ اور تین مرتبہ
کہنے سے حضرت علی مرتضیٰ کا درجہ نصیب ہو جاتا ہے۔ اور جو ہمارے تہ کہنے سے خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ ہماری ہر تہ ہی دیکھنے سے اس کا
قیامت کے دن تک کٹا ہوا ہوگا۔ برہنہ متعدد حالات ہوا کہ ہم دھڑکی آتی اور تفسیر
منہج السداد تین جلدوں میں اس موضوع پر ہے خدا روایات موجود ہیں۔ جہلم اور
حافظ کریں۔ ہم نے متعدد رسالہ میں اس موضوع پر کھن بہت کی ہے۔ یہاں صرف
اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فعل خدا شہید کسی قدر موجب حیرت و حیرت خدا کی حرکت
کسی قدر موجب غم و غم اور باعث تہ میں اگر اس کا تہ کہہ داری دیکھ کے حضرت علی المرتضیٰ
سے کتنے لوگوں کی تلک کشائی اور کتنے لوگوں کو حسی حسی مرتضیٰ اور عوی و بدعت
پر فائز ہونے سے غلام کیا۔

تین باتیں اگر ایک ہیں تو حضرت صاحب خدا نے یہ حال اور دوسرے کے اپنے
غلام اگر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دقت کو اس کا حق دیا اور دوسرے شخص
کو غلام اور خدا سے بچا یا بکر اللہ تعالیٰ اور رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
حلال کو غلام اور غلام کو حلال ٹھہرائے جانے اور شریعت مطہرہ میں تغیر و تبدل کرنے
پر بھی کب کے کاغذ پر جوں ڈر بھی تو اس مخالفت کا منکر کیا رہ گیا۔

بہلا کہ یہ مقدمہ کسی نہ سر تو تعمیر کہنے والی مصلحت پر ان غرضی نظام اور

قسم کے درجوں احکام کی خلاف ورزی ہر غاموشی اور چپ چلنی کی طرح ہی تھیں جس کی ہاسٹلی اور علیحدہ وقت پر مگر سنگین ت کو نہ خود بانہ سے تھری کر سکیں اور نہ اس طرح تبلیغ کے ذریعے تو پھر اس مخالفت سے بڑھ کر کادے بغیر کیا ہو سکتی ہے اور ایسی مخالفت والے پر یہ مخالفت کس بعد بار گریں اور غمناکی دہاں کا موجب بنے گی۔ ہذا شیعہ مہدیان اور شی کے بعد میں اس بدترین دشمنی کا مظاہرہ کئے ہیں تو گریں چھوٹا مگر عقلی دشمنی اکثر منہ کو ہر حال ہی بکھڑے ہیں کہ آپ نے ہیں مگر کو عالم اور بد قرار رکھا۔ ہر حال حق اور درست سمجھ کر ہی ہر فرقہ کھا۔ اسدا اثر انقلاب اس قسم کے ضعف اور کوتاہی کا مظاہرہ کیجئے کہ کئے ہیں سے

آئیں جو ضروری حق کوئی دیکھیں
 اللہ کے شیعہ کو آئی نہیں وہاں
 اگر کوئی خدا سرفہم دست کو ہوا بنائے رکھنے کے پہلے خدا اپنی مخالفت کو
 احکام عقلی کے لئے ایسا کیا تھا تو اب ان کے دنیا پرست مکار و مکران میں خود اس بیعت
 داند اور سرخند وایت و عرفان میں کیا فرق ہو سکتا ہے ؟

دعا کے خلاف نے وہی ملک میں کو اپنا غریب اور غلط چڑھتا ہے (مصر) والا
 ضروری تمام کر کے (۲۰۰) احکام ایسے گھوڑے میں جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ غلام
 تھا رضی اللہ عنہم کے خلاف تھے مگر میں کو جبریل و کبر کے آغاز میں ہے جو سے
 پہلے حکام نے ایسے اعمال کو روک دیا ہے جن میں انھوں نے وہی ملک و ملت آب
 مسلم کی مخالفت کی ہے اور رسول خدا کے بعد کو انھوں نے خدا کو مگر غلط راہ کی
 ہے جس سے مخالفت نبوی کو تبدیل کر دیا اور اختتام یوں ہے۔ میں خود کی خلاف اس
 بات کی شکایت کہ انھوں جو لوگوں نے تقویٰ پیو کر دی اور جو انھوں نے ایسے
 اہل کی پیروی اختیار کر رکھی ہے جو لوگوں کو گمراہ کئے والے ہیں اور جہنم کی
 طرف جانے والے ہیں۔

فرمائیے صاحب ایمانی بکرا اس سے علی نہ دیا وہ احکام ایسے ہیں اسلئے قرآن
 سے کہ جو عقلی اور سنی نبوی کی تھری ہو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت

اور دونوں کی راہ پر گامزن کئے تک میں خاموش رہا۔ مگر چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی تھی کہ کیا تھا۔ جسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حکام پہنچ طریق پر ناخاندان ہو گئے۔ میں بالکل سبقت لیا کی گئی ہے کہ
خود کا نام جنوں کے، بچوں کا اور جو چاہے آپ کا سر کر کے

فتنہ بعد الامامیہ _____ ڈھک صاحب

آنحضرتؐ کا ابوذرؓ کو کھان دین کا حکم دینا

میری کتاب کتاب ۱۰ ص ۱۰۰ پر بذیل حدیث اسلام ابی الدرداء رحمہ اللہ ہے
کہ جب جناب ابوذرؓ کو اس حکم میں اسلام لائے تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا
ہاں ہے ابوذرؓ! اور عرض اس امر و اسلام کو چاہئے کہ میں اسے حضرتؐ سے
ہاں جب جہان سے شہداء و شہداء کی اطلاع ملے تو جہان سے پاس چلا آؤ (ص ۱۰۰)

تحفہ حسینہ _____ محمد اشرف ایساکوٹی

ڈھک صاحب نے اس مدیریت میں جو کام کیے ہیں وہ کام یہ ہیں۔
وجہ اول: کہ جو کہ سو عام سنی شریعہ و مسلم نے جب ابوذرؓ سے حضرتؐ کو
یہ حکم دیا تو انھوں نے جواب میں عرض کیا کہ میں جہان باطن کو عرض نہ کیا میں
انھیں مسجد اللہ سے لے کر آج آپ سے مسجد حرام میں لے کر کھانہ کے سامنے یا درجہ
کہا۔ "اے گروہ قریش! انی استعدان لآکله الا افقہ و استعدان لہوا و عید و عید و عید
اور ان کا بزرگم و افتخار برداشت کریں مگر اختلاف کو کھان سے کام نہ لیا تو کیا وہ حکم

رسولِ مکی انٹرمیڈیٹم کے مخالف اور باغی تکرار پائے اور اسلامیات، فہم، لا تقویۃ
 اللہ کے تحت ایمان سے باقہ دھو بیٹھے (غور و نظر)
 وجہ ثانی یہ کیا آپ کے اس دشمن کا مقصد یہ تھا کہ کفار، کفر اور مصلحتوں عرب
 کے ساتھ موافقت کرتے رہو اور جنت پر مکی عورت کا طریقہ میں ہی کے بنوایے رہو۔
 (غور و نظر) جب قلعہ منقرض نہیں اور یقیناً جس کو پھر ترقی کو یاں کر رہے معنی دہقان
 ایمان و فخر و شرف ایمان نہ جاں سے کچھ ثابت ہو گیا۔

وجہ ثالثہ، رسولِ عام مکی، انٹرمیڈیٹم کو کسی مکان میں پہنچے ہوئے تھے اگر
 خود ترقی پر مکی پیرا ہونے تو پہچان کی ضرورت کیا تھی اور جب خود عمل پیرا نہیں تھے تو
 انھیں اس کا حکم صیحت کا تصور کیا ہو سکتا تھا؟! استصواب الیٰ قوی کہ اگر ترقی مکتہ پر
 اسلام دے گا، اظہار کیا تھوہ و علم و تشدد کا نشانہ بنائیں گے لہذا ان کے سامنے اسلام
 دینے کا احسان نہ کیا گیا بلکہ بطور ترمیم تھا اگر مست طراب محبت مصطفویٰ نے اپنی
 تکلیف اللہ ایذا کو خاطر میں نہ آتے ہوئے اس کا برہنہ اظہار کر دیا، کیا شیعوہ بدین
 ہی حضرت ابوہریرہ کی تحقیر کو گوارا کر چکے ہیں؟! انھوں نے سب سے نمایاں یہی تہمت
 کام کیا کہ اپنے مطلب کا سر اٹھ کر دیا اور دوسرے میں سے تہمت کا بجا اثر چھو رہا ہے
 میں پھر بتا تھا اس کو تم نہ کر دیا۔

ڈھک صاحب

تنویر مہد الاعامیہ

آنحضرتؐ کا معاذ کو اظہارِ حدیث سے منع فرمانا

بخاری ص ۱۲۰ طبع دہلی پر معاذ نے سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔
 کہ جو شخص صدقِ عدل سے کفر شہادتیں چننے لے دے وہ خدا اور رسول کا اقرار

کہتے (تو لہذا اس کے جسم کو انتقال جیسم پر حرام قرار دے دیجئے)۔
 معاویہؓ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: یہ رسولؐ کا خط آیا میں لوگوں کو یہ حدیث
 سن دوں گا کہ وہ غول و خرم ہو جائیں، (آنحضرتؐ نے فرمایا: (اگر تم نے جیسا کہ تم نے وہاں
 پر مجھ پر کر میں گئے (وہو) اعمال صالحہ کی جہاں غول و خرم کر دیں گئے) (مناہب سادات
 اہل بیتؑ کے وقت یعنی اس دنیا کے پہلے نظر کر کہ کن حدیث کہنے لگے گا، مگر وہیں
 دیا اپنے آپ کو گا، مگر جتنے ہوتے کہ ایک سرسبز واد کا اضافہ کر رہے ہیں) :-
 حدیث بیان کی۔

ان حضرات کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ جن حدیثات میں کو چھپا، انہی خصوصیتوں کا
 ہے جتنا کہ جن حدیثات میں کو چھپا ہرگز ان خصوصیات ہوتا ہے۔ چاہے ۱۔
 ہر مصلحت ہائے دنیوی نہ ہو۔

(۱۹۱۸ء)

تحقیقِ حنیفہ ————— محمد اشرف اسحاقوی

حاضر و محکوم صاحبِ بیاد سے ایسے چہ پیشاں ہوتے ہیں کہ وہ حق پر صادق سیاد
 کہتے ہیں۔ یہی گزراصل موضوع اور تئذ تئذ فی مسئلہ پر کوئی دلیل قائم نہیں کی سکتی
 حضرت معاویہؓ علیؓ کے ہونے کو آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعلان عام سے
 منع فرمایا اور حکمت :- چنی نظر ملی کہ لوگ اس غور و غریب کو مٹائی کر مل میں کوتاہی نہ کرنے
 گئے۔ مٹائی اور خصوصیات و بات و مزاج میں اختلاف ہے۔ وہ چارہ ہو جائیں اس میں
 تئذ وہ فی امر پر اسے لال لکھیا جواز ہے۔ وہ اس صورت میں ممکن ہو کہ جب اعلان
 یہ کر دیا جائے کہ رسولؐ دل سے طہارت و فیض و سلامت تقطعاً انجات اور صلاح کی ضمانت
 نہیں ہے۔ اور دل میں یہ ہوتا کہ ضمانت ہے۔ جب بھی نظریہ کے مختلف کامیابان و
 انکار غایت نہیں تو تئذ تئذ فی مسئلہ میں اس روایت کو گھسیٹ لائے کہ انست و

دیانت کہ دنیا میں کیا جواز ہو سکتا ہے ؟
 ہر امت ہر ایک کے سامنے ظاہر ہو گئی دوسری چیز ہے اور اس کے خلاف کا
 اظہار و اعلان طویل و مبرورے مگر وہ محکوم صاحب نہیں کہ بقول خود سے
 کبھی حرکت نہ کریں یہنا پر کبھی ٹھیک نہ کریں مگر یہ
 مری بے ہوشیوں سے ہوش نہائی کے کچھ نہیں
 ٹیپے بے ہوشی کی کہ خود اپنے بیان کردہ معنی کا بھی خیال نہیں رہتا کہ تقیہ قرآنی
 ہے اس لئے اور خلاف ایمان کو ظاہر کر کے کا نام ہے ۔

تفسیر مجاہد الاحمدیہ ————— محمد حسین ڈھکڑو

تقیہ کا جواز اسوۂ انبیاء کی روشنی میں

غلامِ خدا عالم نے جناب موصیؑ کے تذکرہ میں فرمایا ہے کہ فرعون نے اسی سے کہا ۔
 ”وکیف تاتقون“ خدا کا من حضرت سیدین اے موصیؑ تم اپنی زندگی کے موت سے کون بچاؤ
 ہم میں گوارہ ہو اس ناریت کے ذیل میں مفسر بیجاوی نے اپنی تفسیر میں ”طبع
 لو کشور“ میں لکھا ہے ۔ جناب موصیؑ لا احسان حضرت سے پہلے افریحویوں میں تقیہ کے
 ساتھ ہمسوا کرتے کیا کرتے تھے ۔ جناب علیؑ خدا کا بیٹے تو نہ تھا ایک مشہور و مسلم
 واقعہ ہے لیکن قرآن شاہد ہے کہ جب قوم نے جناب علیؑ سے اس واقعہ کے متعلق
 باز پرس کی تو آپؑ نے فرمایا ”علی غلطہ کبیرہ“ خدا کا شاہد ہے کہ انہی مفسرین
 ”تقیہ“ کو کہتا ہے جسے ”تقیہ“ کی ہے اگرچہ اسے ”تقیہ“ ہی کہتے ہیں تو خود ان سے حدیث

کر لو ؟

لہذا ہر جہے کہ جناب بلالؓ کا یہ جواب تقیہ پر مبنی ہے سچہ بخاری سے
 وہ کذاب ”صحیحت“ سے تعبیر کیا ہے ۔ کہ ”لو کہنا“ ابیراعیہ الاثلاث کہ ”بلال“

کہ کتاب اللہ پر ایمان لے کر اپنی زندگی میں صرف قرآن ہی پڑھو گے اور کلام اللہ کی ہر بات پر عمل کرنا شروع کرنا ہوگا۔ اسی عالم کو صوفی لفظاً کہتے ہیں۔ عالم کمالی الکتاب اسماعیل علیہ السلام کا نام صدیقاً لایا (ص ۲۰ + ۱۹)

تحفہ حنیفہ — علامہ اشرف الیاس کی

یہ حکو صاحب نے اس عنوان کے تحت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابن عباس علیہ السلام کو تفسیر پر عمل پیرا بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ عقائد کی مدافعت میں اور داخل و خارج کے آئینہ میں اس کی مغز شمس مشاہد ہو گئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تفسیر، اس ضمن میں آپ کو صرف چند کلمات شریف کی وجہ سے مل گئی تھیں۔ یہاں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

اس میں میں یا فرعون کی پرستش ہوئی تھی یا منام ہو تو اس کی بصورت موسیٰ علیہ السلام نے اس میں سے کس امر کا ذکر کیا تھا؟ (العیاذ باللہ) وہ خدا کے مقرر کردہ نوکیلی موسیٰ علیہ السلام ہی ان کے ساتھ اس معاملہ میں بخوانی گئے تھے۔ جب میں کوئی صورت بھی بنا بہت نہیں تو انہیں تعلقہ کیجئے نہایت ہو گیا۔

یہ اس حکو صاحب کو تفسیر کا خط نظر آتا ہے تو وہ سمجھ جاتے ہیں یہ وہی علامہ تفسیر ہے مگر حضرت کی بات ہے کہ تفسیر کا اپنا باب دیکھو صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا جو کہ تفسیر کے سوا کوئی اور نہ کیجئے کی طرح اسے اپنے مغرب کا ثبوت کیجئے سمجھ لیتے ہیں۔ چاہے حبیب الشیخ یعنی وہ جس کو کسی چیز سے جھجھکا ہو تو پھر اس سے کہیں کہ میں اللہ کا اور ہوں جو بجا ہے۔ مقصد واضح ہے کہ آپ ان کو غلطی خدا پہنچتے تھے اور وہ غلطی میں رہتے۔ مگر ہر وقت آپ کو اس کی طرف سے خوف و ہراس اور انتہائی کارروائی کا کھٹکا لگا رہتا تھا۔

صحیح ہے بلکہ ہم علیہ السلام کا تہیہ در اس ضمن میں ذکر کیا ہے۔ اسے قبول یا رد قبول
 ملکیت میں اختیار ہے۔ بلکہ کہیں یہ وہی ہے جو خدا کا مالک ہونے کا خاصہ ہے۔ یعنی یہ
 ہے اور اس سے تجاوز کا لگا ہے کہ بیکس بلکہ ہم علیہ السلام کو یہاں تہیہ پر مبنی ہے۔
 لیکن یہ

حق شناس نئی دلیروں کا احتجاج

بیکس آپ نے فرمایا: بلکہ کہیں یہ وہی ہے۔ لیکن اس کا حقد کیا
 تھا کہ واقعی وہ لوگ اس بات کو مان سکتے تھے اور آپ یہ جواب دے کر کہ ان کا
 کاروائی سے بچ سکتے تھے۔ جب تعلق یہ جواب دینے کے نزدیک قابل قبول نہیں تھا
 تو اس جواب میں مغرور حکمت کا حق کرنے کا پاب ہے۔

ملا وہ اس آپ سے اگر وہ دیا منت کہنے کو تم نے جسے بہت کو یہ کام کرتے
 دیکھا تو آپ کا جواب کیا ہوا کہ میں واقعی معنی شاید بول رہا ہوں۔ یہ بھی تھا اسی اور فی
 ہم کہنے والے کے نزدیک بھی قابل قبول اور قابل پذیرائی نہیں۔ تو مخالف نام ہے
 کہ آپ کا اس غلام کو ان قبول کی ہے۔ یہی وہ ہے چاندی کا احساس وہاں کہ حق کو تو اس نے
 والے کی ملکیت کہنے سے ہی عاجز اور کامرگ رہا کہ اس سے بچ کر کہ قصور تھا۔

اور دام داس کی طرف لانا۔ اسی کے جواب انھوں نے کہا کہ عدلیت و ماحول اور
 بیعت قبول ہے تو کسی معلوم ہی ہے کہ یہ گھٹو نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا: ہوس
 ہے تم پر اور حق کی تم جلدت کرتے ہو ان کے کہ وہ اس تہیہ و دن میں دونوں اٹھ
 اگر تہیہ منظور تھا تو مجھے ہی اس کو ضرورتی کہنے اور ان کے معبود سے نفرت
 اور جبری کا اظہار کہنے کی جرات کیے کہ ہو سکتی تھی؟ آپ تو مذہب قرآنی سے اس قدر
 سوا کہ کہ وہ یوں کی طرف سے اس پر مروت اور حق گوئی کی پاداش میں جب تک
 کے اندر چھینکے جا رہے تھے تو وہ مدد کو آنے والے فرشتوں کی مدد و قبول کی اور نہ
 ہی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کو مناسب تھا۔ ع

یہ غور کرو کہ ان تہیہ ضرور میں ملحق حق ہے تو ان کے لیے سب یا بھی

اور جب جبریل امین نے دعا مانگے کہ کو کہا تو فرمایا : اے اللہ بھائی جس ہی میں سزا الٰہی کو میری حالت جب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے تو پھر مجھے دعا کی کیا ضرورت ہے یہ کیا ایسی ہستی جو خدا کی مدد لینے کو تیار نہ ہو اور نظامِ آسمان میں بندے دعا مانگنے کی دعا دار بھی نہ ہو۔ اس پر تفسیر کی نصحت کوئی سہل نہ لگا سکتا ہے !

پھر یہ پہلا موقع نہیں تھا کہ بات مانگنے سے نکل جاتی انھوں نے تو خود ان کی حالت دیکھتے ہی کہا کہ یہ کام دینی اور دنیا کی ہی ہو سکتی ہے قالو اسعدنا اللہ و بکرمہم یقیناً نعم ام یہی وجہ تھا اس لیے پڑھو اور یہاں سے آؤ۔ دوسرے کوئی لڑکا ان کے خلاف کبھی بات نہ کرتا ہی نہیں تھا جب آپ ان کے نزدیک اس اقدام کے متحرک تھے ہی اور تفسیر یہاں کام دے سکتا ہی نہیں تھا اور نہ پہلے کبھی کیا تھا اور نہ بعد میں تو اب اس کو ہرے ٹھکانے کا کیا مطلب ہو سکتا تھا ؛ پھر تفسیر کرتا ہوں تو توڑنے سے ہی گریز کرتے کیونکہ آپ کو یقیناً معلوم تھا کہ یہ لڑکا ان میرے متعلق ہی کیا بدلے گا۔ لہذا حفاظتِ نفس اور آپر کی واحد صورت ہی یہی تھی۔ میں میں ہی بلا مشین تھا اس کو شریک کر کے سوہوم تیار ہر پہلو کی کر تا معتدلف الامداد اور نہ اس اعتبار سے ملحق کا کام تو ہو سکتا ہے۔ امام اہلبیت اور نسلِ انسانی کے مقتدا کا یہ کام نہیں ہو سکتا۔

و حکومہا سب جو کچھ ملکوں کے ساتھ جیتے ہیں خدا انھیں کی طرح لا تقربوا اختلافہ کا سبق چمکتے ہوئے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی پڑھاتے ہیں۔ اگر سباق و سباق عود اس ختم میں طرہ دوسری آیا است پر خود کہہ دیتے تو وہ پابست و اخلاف کے نمونہ ماحق کے فرم سے پیچ جاتے اور خواہ مخواہ کی رسوائی مولیٰ نہ بین پڑتی ۔

بخاری شریف اور تفسیر ابراہیمی یا تودہ

و حکومہا سب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے تفسیرِ ظاہر کہہ سکتے ہوئے بخاری شریف کا صحیح حال دے دیا کہ اسی کو چونکہ بخاری میں کتب سے تعبیر کیا گیا ہے

لہذا تفتیش کا حصول پہلے ہی میں نہیں ملے گا۔ اس سے سزا دینا ثابت ہو گیا۔

اگر حکمران صاحب نے یہ سب اچھی نگاہ سے تفتیش سے کام لیا ہے تو اس کے سامنے کے سبب سے شک اور غلطی اور غلط فہمی کی روایت کو غلط رنگ میں نہ پیش کیا ہے۔ اہل سنت والجماعت کے اہل حسب ضرورت کو یہ یہ درست جوتا ہے اور خود یہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسا نظراً استقلال کیا جائے جو وہ مطالب پر دلالت کرتا ہو۔ ایک قریب اور دوسرا بعید جن کا صریح انکیزہ یعنی اللہ عزوجل سے فی کرم علی شریعہ وسلم کے ساتھ کھل کر دلائل ہوئے تو راستہ میں آپ کو وہاں لوگ ملے جو کادہ بار تہمت میں آتے ہیں آپ سے متعارف تھے تو وہ دریافت کرسکتے کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جو وہی السبیل یہ وہ ہستی ہیں جو مجھ سے جدا ہو گئے ہیں۔ مگر وہ جتنے وہ ہیں وہ میں کا بھی اور آخرت کا بھی لیکن شہادہ اور اقرب الی الختم نزع کا راستہ ہے۔ کیونکہ مگر اس اور شکائت منقول متعین نہیں ہوتے تھے لہذا راہ کے پاسوں کی تعلیمات حاصل کی جاتی تھیں اور ذرا بعید من الختم معنی اس کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کا راستہ۔ صریح انکیزہ یعنی اللہ عزوجل سے فی کرم علی شریعہ وسلم کے ساتھ کھل کر دلائل ہوئے تھے پھر معنی ملو گیا ہے۔

اس صریح قریب میں غلطی کی اس معنی پر دلالت بھی مسلم ہوتی ہے اور منظم اپنے اور اور خود قصہ کے لڑنے سے بالکل بچا بھی ہوتا ہے۔ یہ طریقہ سبب ضرورت ہوتا ہے اور یہی ضرورت پہلے ہی میں ملے۔ اسلام نے استقلال فرمایا۔ لہذا فرمایا۔ اہل سنت والجماعت صریح انکیزہ یعنی اللہ عزوجل سے فی کرم علی شریعہ وسلم کے ساتھ کھل کر دلائل ہوئے تھے۔ لہذا اس معنی کی مستقیم فرمایا اور غائب ہو گئی۔ جسے جہان صریح انکیزہ کیا۔ اچھی جہان سارہ آپ کے ساتھ اسلامی اور مذہبی رشتہ میں شک تھیں اور مذہبی لڑاکا سے ہیں جو کہ ذرا بعید از جہاں ہے۔ اور خودی رشتہ کے لحاظ سے ہیں جو تالیف و تفسیر الی الختم ہے۔ آپ نے اہل سنت اسلامی اور اہل طہارین سے انھیں بدلتی اور خودی رشتہ کے لحاظ سے سمجھا اس طریقہ تو ان پر ہی تعالیٰ بل خدا۔

کسب و کسب کا سلام ان کا غرض معلوم ہوتا ہے۔ میں ہی تو یہ مسئلہ کیا گیا ہے۔ یعنی فعل کی نسبت کسی کی طرف و طرف پر ہوتی ہے۔ ایک حقیقت کے لحاظ سے اور دوسری ظاہر کے لحاظ سے آپ نے ظاہری صورت حال کو ملحوظ رکھ کر نسبت کر دی کیونکہ شکل کے اوقات میں کے پاس میں بظاہر قیاسی دینی سمجھا جاتا ہے اور حاکمیت اسی اسی طرح جاری ہے کہ بڑا بارشاور چھوٹوں کا وجود برطاعت نہیں کر سکتا مثلاً اسی طرح بڑے بنت کی طرف اس کاستانی کی نسبت آپ کی طرف سے دوست ہو گئی اگرچہ غافلین ہی سمجھتے رہیں کیا انھوں نے حقیقتاً اس فعل کا مرکب اس نسبت کو قرار دیا ہے پھر ساتھ ہی اپنے منقہ پر تکرار ہی قائم کر دیا ماسئلہ وہاں کا غرض معلوم ہوتا ہے ان سے پہچان لو اگر ہوئے اور جاتے ہیں تو مناف ظاہر کہ جب ہوئے اور بٹلانے سے ظاہر ہوں تو ان سے ایسا فعل کیونکر مراد ہو سکتا ہے۔ یہ کہ گمان کا مہارت و پرستش کے استحقاق سے محروم محض ہونا بیان کر دیا۔

اعراض یہاں تو یہ استعمال کیا گیا اور وہ چیز کہ اندر سے ادا و مستحکم اور محتمل غلط مراد صحت ہوتا ہے اس لیے اس کو قیہ قرار دینے کا کوئی جواز نہیں ہے ؟

پھر کذب سے تعبیر کیوں ؟

دلیل سوال کہ یہاں حضرت ابو نعیم علیہ السلام کو جو صراحتاً آیا ہے کہ یہ مرکب قرار دیا گیا ہے تو اس کا جواب دلالت ہے کہ کبھی صوری اور ظاہری مشابہت و مشاکت کی وجہ سے ایک مشابہ اور مشاکل کا اطلاق دوسرے پر کیا جاتا ہے۔ انکوڑ سبک تصور کو بھی انکوڑا کہہ دیا جاتا ہے۔ زید کی تصویر کو زید کہہ جاتا ہے۔ حالانکہ بیادیت میں کوئی وعدہ کا حساب بھی نہیں۔ اسی طرح کلام مجید میں برائی کی جزا کو ضل جہ کے مطابق ہونے کی وجہ سے برائی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لفظ ادری تعالیٰ ہے۔ حیدرہ سیرۃ سیفۃ مثلاً برائی کی جزا اسی کی مانند برائی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ برائی کا حکم نہیں دیتا تو پھر جزا کا حکم کیوں دیا اس طرح کفار کے استیلا پر اللہ تعالیٰ کی جزا کیوں

ہوں کے نقل کے مطابق بھی پہلے اس کو بھی حضورؐ سے تعبیر کرنے پر مجبور فرمایا۔ اذلہ
 مستند و بدیع حدیث کے مکرر مکتوب کے جوابی اقدام کو بھی اسی وجہ سے مکرر کیا تو تعبیر
 کرتے ہوئے فرمایا: "مکتوباً و مکتوباً" اذلہ و اذلہ خیر اذاکرین اسی طرح یہاں بھی
 ان امور کی تائید میں مکتوب سے ملتی جلتی تھی گو حقیقتاً بالکل نیا تھی لہذا یہاں نہ
 بالمشابہت کے تحت ان کو کتب سے تعبیر کر دیا گیا۔

یہ بھی غیبت ہے کہ دھرم صاحب نے صرف ہماری طرف سے مذاق نہ فرمایا ہے
 کہیں قرآن پر اعتراض نہیں کرے کہ ہم ایسے قرآن کو قرآن ہی تسلیم نہیں کرتے جس میں
 خدا تعالیٰ کو مکر کرنے والا اور قلمی مذاق کرنے والا کہا گیا ہے۔ یہ بھی خبروں کی
 تائید ہے۔ گوہل میں تو حقیقہ بھی ہے مگر قتیبا علیہ حقیقت سے مانع ہے۔

صنایق غیبی کو مینیوں نے کذب مرکب قرار دیا۔

دھرم صاحب جلسہ جوئے میں سے کہہ رہے ہیں کہ جب حضرت خلیل اللہ کو خدا
 نے صدیق کہا تو میں نے کذب کیونکر صادر ہو سکتا ہے؟ مگر آپ نام مذاق سے ایسے
 کذب کے صادر کرنے کا جواز ثابت کرنے کے واسطے ہیں اور دھرم آپ کو تعجب
 ہو رہا ہے۔ یہ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہن و دنیا و استیقا نہ انصہ سے (وہوں
 کو تو یقین ہے تم کو نہ) انکب ہے اور انکار پر اصرار۔ حضرت علیؑ ہم نے تو صرف خود ہی
 مشابہت کے تحت اس سچ اور ہی انکار کے طریق بجا کتب سے تعبیر کیا ہے۔ مگر آپ
 مذاق اور مذاق انکار کی طرف سے حقیقی کذب کے وسیع دائرہ صادر کرنے پر فرستے
 فیصلہ اخراجی و درجات و مراتب میں ترقی اور مرتبہ کی ثابت کرنے کے واسطے ہیں اور
 وسیع دائرہ و الزام و سمجھ نہ ہو سکتے ہیں وانی کی جی سر سے ملتی کر دیتے ہو رہ
 جہن انقلاب و راہ از کہا سے تاج کیا۔

ڈھکو صاحب بھول گئے

پروڈھکو صاحب بھول گئے تھی تو تھیں ہی کو پڑا اور وہ اس کے لٹک کر لڑا کر کے کیا رہیں
 پڑا ہم چہ اس کے لٹک کر لڑا کر صاحب نہیں تھیں تھیں نہیں تو پڑا اس سے اس کے لٹک کر لڑا کر
 کہیں کہ جانی ہے؟ اللہ اس سے اس کے لٹک کر لڑا کر صاحب بھول گئے اور وہ سے بھول گئے
 اسے بھول گئے اور وہ سے بھول گئے۔

تشریحہ الامامیہ ڈھکو صاحب

تفسیر کا جواز بعض بزرگان دین کے عمل کی روشنی میں

جن صاحب نے مولوی کے بعد مولوی کی جگہ سے بڑے بڑے کی مولوی کا ذکر کیا تھا جو
 قاتی طور پر پیچیدہ ہے۔ یہ مولوی کا بڑا بڑا کو اس صاحب سے مل گیا نہیں جانتے تھے نیز اگر یہ
 ان کا تفسیر نہیں تھا تو لکھ دیا تھا۔ جب مسئلہ ”مطلق ذراں“ سے اس کے مولوی کی تو
 بڑا دان مسئلہ کے جسے جسے بڑا دان دین نے تفسیر کے اپنے عقیدہ و فکریہ کے
 خلاف اس کی اس میں اس مولوی۔ مطلب اعلیٰ الامون سے ۱۹۴۱ء میں اس وقت
 کے متعلق لکھتے ہیں مولوی میں یہ لکھتے ہیں کہ اس کا مولوی اس عقیدہ سے باز نہ
 آئیں یا بہ نہ نہیں دیکھتے جانی تاکہ میں خود اپنے ساتھ اقامت کے اس کی روشنی
 میں اس کا لکھ دیا کہ وہ اس کو پھر معلوم ہوا کہ مولوی نے اس مسئلہ کو تسلیم کر لیا
 تھا۔ تفسیر کیا تھا وہ نہایت پر اثر و اثر ہوا مولوی کی نسبت حکم دیا کہ اس مسئلہ
 وراثت پر مفسر کے جانی۔ ایک جم غفیر میں میں جو اس میں زیادہ کی، مفسرین اعلیٰ
 قرار پر کی، ابو نصر تفسیر میں بنی مفسرین، مفسرین مولوی وغیرہ شامل تھے۔ پڑھیں کہ
 حواست میں شام کو لکھ دیا گیا۔ یہ مولوی۔ مولوی کے ہر فتح کے تھے کہ اس کے مولوی کے مولوی

کی ہیرائی میں کافر امام مسلمانوں پر جو کچھ ہوا۔ لیکن ان بے کسوں کے لیے تو ایک
نجات کا نظریہ ضرور تھا: (ص ۲۰۰)

تحفہ حسینہ ————— محمد اشرف الہیاء لکھی

اس عثمان کے تصور حکومت صاحب نے جوازِ قلعہ کے متعلق حضرت امیر معاویہ
رضی اللہ عنہ کے دور میں جریدہ کی ولی عدلی کے متعلق فقہی حکام نے لکھے اور عثمان
کے دور میں اہل قرآن کے مسئلہ پر فقہی جگہ جانے کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ عملِ نزاع
میں ان حوالہ بات کے عمل کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تاہم حکومتِ امیر معاویہ سے عثمان
سیدہ کے لیے کی ضماندہ کی ہے اور انگوٹھ کا سالہ لینے کی۔ اس لیے ان دونوں واقعات
کے متعلق بھی صورتِ حال واقعی عرض کیے جیتے ہیں۔

امیر معاویہ کے دورِ دورہ کا معاملہ: سب سے پہلے تو خود طلب یہ امر ہے کہ
آخر کچھ مردانِ خدا اور اشرافِ حق کے شعرا ایسے بھی تھے یا نہیں جنہوں نے نہ وعدہ کی پروا
کی اور نہ وعید کی اور بیعت سے انکار کر دیا ان کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟ ان کا رد
ایمان بہت زوردار یا ختم ہو گیا اور انہوں نے بیعت کرنے اور کسے نہ انوں پر نوتے
فیصد و دیات و مطالب میں لڑتے نہ لگے یا نہیں؟ بیعت اول امام حسین رضی اللہ
عنه کا وقت ہے منہج و کتابت سے شروع ہونا لازم آیا بعدین و ایمان ہے بلکہ سیدنا و شہدا
اور بیعت کا یہ اصول کالی کی و سب دیات و غلو اور باطل ٹھہریں۔ اور امام منظر
حضرتِ مدنی پر ملے سر عثمان و افتراء اور بھی جواب ناموں کے دور میں فقہی نہ
کسے نہ انوں اور کسے نہ انوں کے متعلق بھی ہے۔

۲۔ اگر بیعت کرنے والوں نے فقہی حکام یا تھا تو پھر خدا و تعویذ کیوں نہیں
آپا اور حرم کعبہ بکھو کعبہ پر سنگ باری کی نوبت کیوں آئی۔ آخر جب اس کی پیروی
کے پیلو و عروہ کی وجہ سے فقہی کا سہارا یا تھا تو پھر جو سنگ و چیل اور عرب و قتال
نک نوبت ہی کیوں آئی تھی۔ بیعت علی و ابیہ و تحکم کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے خلاف

سیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سوئے ہوئے سے دعا لے کر اتفاقاً عالم اسلام کے سیر طوفان مقدسہ
مکی الشکام اور اہلسنت میں اختلاف و انکسار کے نقطہ کے تحت قدم اٹھانے کا دعویٰ کر
رہے تھے۔ لہذا اسی کو جمع حضرت نے خلاف مصلحت بھی اور ہیئت سے انکار کر
دیا۔ اہل حق سیر فیہرست حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر حضرت عبداللہ
بن ابی بکر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہم تھے۔ لیکن سیر معاویہ رضی اللہ عنہ
نے ان کے ساتھ کسی قسم کا تخریف نہ کیا اور نہ جبر و اکراہ اور نہ دھونس و دھمکی کا غلبہ کیا
بلکہ کہتے تو حکومت ان کے ہاتھ میں آگئی کوئی دھمکتا ان کے اپنے برکتی غمی، لہذا سب
جبر و اکراہ و تخریف کی صورت ہی کیا ہو سکتی تھی؟

عہد و سرے حضرت نے اس کو مصلحت کے مطابق سمجھا اور چاہے گا کہ وہ اس
وقت نہ بھی تھا اور نہ ہی ان کے دم میں لٹا ہوا غیبت و جھٹکتا اور جب کہ حق تعالیٰ
پرست چھٹے بعد اس کے طور دیکھے اور جادوئی سے انحراف تھا، امام حسین رضی اللہ عنہ کی
اتحاد و اتحاد کا حق ادا کرتے ہوئے جیت توڑ دی اور بغوت کر دی اور چھ قرآنی آیہ ہی
چڑی اور دسے دی۔ لہذا اس واقعہ کو فقیر متاثر و متعجب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ما صوبی و منیر و کاہر و اکراہ اور تعبد، جب بیان اور اکراہ کا حقیقی غلط
واقع ہو تو اس وقت اس کے تحت کی سہی ہر حال جائز ہے اور ہم عمل خراب میں اس
کی تخریب کر کے ہیں۔ اور چاہے لو کہ مستان شراب جیت ہوئے
بہ خطر کو نہ ہی انہیں ضرر و میں مشق

عقل ہے عورتاں نے سب امام ابی
کا مگر برکتی وہ عقل جہذا میں ذکر خود باطلہ و بدایان سے محرم اور نہ
نہدہر کہ سب مگر جائے آئے اہل سنت نے محرم اس قدر میں بھی اور امام احمد
رحمۃ اللہ نے اور ان کے بعض دیگر ماحیوں نے اس کے بعد حکم و حکم کی اس سیما
دست کو ہر حال اپنے خود ایمان سے خود کیا اور عہد

ویدی کہ خون کا حق پر وادہ طبع را چندان اماں خدا و کشب و حرکت

حاکم کو اس دنیا میں زیادہ ضرور غمبہرے کا موقع مل جاتا تھا۔

مطرحہ ازہر میں ماموں کو آخر کیسے چڑھ چلا گیا کہ ان لوگوں نے تفتیش کی تھی اور فوراً تفتیش کیسے ہو گئی۔ انہوں نے تفتیش کیا تھا اس کی زندگی میں تو تفتیش نہیں ہونا چاہیے تھا۔ امام ظفر میں یکبارہ عدلیاں گلوبہ نکلی گرا بیٹھ سہی کہ قابض ہمارے نہیں؟ آج سے مالا کھان بنو ہمارا حکومت و سلطنت تو ختم ہو چکی تھی۔ من کے عندہ اجڑا بھی شاید؟ عورتوں سے قیود میں نہ مل سکے۔ اگر امام سودی میں کہ اب بھی تفتیش کر رہے ہیں؟ عدلیہ عورتیں دیکھتے تھیں۔ جان بھر دیکھنا میرے لئے کہ وہ دوسرے لئے تفتیش کی سیما پہنچا تا کہ چھوٹی۔ ڈھکڑا صاحب کے لکھنے سے لگا دیا کہ یہاں تفتیش جبراً ہی نہیں تھا تو تفتیش تو یہ اور از کتاب مجاز و ضروری کی صورتیں تھیں جن میں ماموں کو مضبوط لگا۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ میں دھوکا کھا گیا تو یہ بدکارانہ منطقت و جہولت کا اظہار کرنا چاہا اگر اللہ تعالیٰ نے ان بدکاروں میں کی اصطلاح و لغت فرمائی۔ واللہ اعلم۔

نوٹ در حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جوابات میں توبہ اور تفتیش کا فرق واضح کیا جا چکا ہے کہ تفتیش میں الفاظ معانی و مطلقہ پر سوچے و دلائل ہی نہیں کہنے مگر توبہ میں معنی ملنا و الفاظ سے بچا ہوا کہ یہاں تفتیش صرف اتنا ہوتا ہے کہ متباعد الی اللہ نہیں ہوتا۔

تفسیر ہدایہ الامامیہ راۓ زر کدہ ڈھکڑا صاحب

غریب الی اللہ میں عند الضرورة تہجوت

بولنا نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے

اس وقت ہم سے تہجوت کہنی ضروری ہے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کہ کون سا غریب کے پیروکار تفتیش کو صورت کا نام سے کہہ رہا ہے یا نہیں دیکھتے دیکھ کر کہنے میں۔

جی کے مذہب میں خودی کے وقت جھوٹ ہونا صرف ہمارے جگواسب ہے۔
ہمارے شرع میں خودی ۲، ۱۰۲ ص ۱۰۲ طبع دہلی پر نکلا ہے۔

۱۔ تمام فقہوں کا اس واسطے اختلاف ہے کہ اگر کوئی عالم کسی چھپے ہوئے آدمی
کو نقلی کشتہ لٹے یا کسی کے پاس محفوظ امانت کو خراب کر دیا ہے اور
انگریز یا کسی کے توہین ہو گئی تو اس کا علم ہے ان پر اس کا پتہ نہ ہو سکتا
اور اپنے علم کا انکار کرنا واجب ہے اور جھوٹ صرف جانتے ہوئے ہو
واجب ہے کہ اگر بیک مظلوم کو ظالم کے جبر ظلم و استبداد سے بچانے
کے لیے ہے۔ (ص ۱۰۲)

تھکے حسینہ ————— محمد اشرف سیالوی

دھوکو صاحب نے ہم سے کہ دعوت بڑی قابلِ دہم ہے آج کل اہلِ ہند کے آخر پر
بالکے ہوئے ہستان اور گھڑے ہوئے افروز کا جواز پیش کرنے کے لیے دھوکے پالوں
جیسے مادہ ہے یہی مگر مذہب ہمارا کی طرح نہ پتہ چل کر نکلتا ہے اور نظروں
کیا ہے ؟

۱۔ دھوکا صاحب نے فرمایا کہ جان و مال اور عزت و کدورت تو جان و مال پر ہی موقوف ہے
اور جو ان کے خلاف ہے اس کے لیے معمولی بات ہے۔ ہاں بات کہ تو کیا عزت و مال ہے ؟
بات جو ہی تھی نہ جان و مال کے اطوار کے بغیر اور فرق جو ہے اس کے لیے خیر نہ کہیے
میں اور ہم فرماؤ ہم تو اب کی اور دھوکا صاحب دوسری طرف جاتے ہیں اور
کوئی پوچھے ملک اور قوم کے بچے جان دینے والے ہیں ان کا بیان بتاؤ یہ ہے یا نہیں
اور ان کے وہ دعوت نہ دے ہیں ہم کہتے ہیں۔ جہاں جبر و دہائی سے حضرت امام مظلوم
کی خاطر جہاں قربان کی تھی مگر آپ کی فتح و کامیابی کا عالم اس سبب کے تحت کوئی
امکان نہیں تھا اس کا کیا حکم ہے۔ کیا اس سے نتیجہ کا دامن تو کھڑے ہوئے نظر میں آتا
اگر دھوکا صاحب کی جان اور عزت و آبرو کے لیے جان دینا ہوتا ہے تو وہاں واقعہ بات

میں کیوں ہائز نہیں ہوگا۔

اوس گناہ کو بھی رد نہیں ہے ایک؟

ہاں اہل سنت کو جنوں کے کردار کو اپنانے کے لئے تیار نہیں ہونا چاہیو
 کبھی گھر میں اور چہرہ مظلوم کو ظلم و ستم کی طوفانی موجوں میں پھنسا دینے کے بعد
 تھک کر باقی اور اپنے خطوط سے کر باقی۔ اور حکمرانوں کو فرقی آیا ہے آپ کو تم نے
 جھوٹ بولنا ہائز رکھا اپنی منافقت کے لئے اور اس کو فرض و واجب بگڑھ میں پھنسا
 ٹھہرا اور ہم نے وہ سب کے جان وصال اور عزت و آبرو کے تحفظ کے لئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صدق کی اہمیت۔

حاضر حکمران آپ تو انکرام طبع و خون کی تباہ کے مدی میں نہیں اور ان
 بھارتی کی کیا صورت ہے نہیں وہ دیکھنا چاہیے کہ انکرام کا اس معاملہ میں کیا ہے۔
 صدق و ایمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے اور جب آپ کو حق و نقصان
 اور تکلیف و سختی کا سامنا ہو پھر بھی اس کا انکار کیا ہے؟ اور جان ان کو
 الصدق حیث الھدایۃ علی الکذب حیث یفعلون نیچے اچھے دوستی جتنی ہو
 ایمان ہے کہ تو اس حاکم حق کو کذب پر اور پکا کھڑے ہو کر حق سے جہاں صدق ہو گا
 معز ہو اور کذب اور جھوٹ بھی ملے ہو۔ اگر انکرام کی اتباع کا اصول ہے تو پھر اس فرمان
 واجب ایمان پر عمل کرو اور اپنے آپ کو کذب کے جواز کا بھی گتہ میں منسوب نہ مطلق نہ ہو۔

اہل سنت اور حجاز کذب۔

وہ اہل سنت کا معاشرہ ان کے نزدیک سچ اہل اور عزت ہے اور کذب عین
 ناگہر و عادات میں خلعت کے دور میں آتا ہے اور وہ بھی جب کہ تعویضات اور کذب
 اور توہم سے کام نہ لے سکے اور اس صورت میں بھی اس کی قیامت و شناخت قائم نہیں ہو

ہائی ہر ذی اہل حرمت مرتجع ہو جاتی ہے بلکہ وہ حضور عظیم کے سرور میں اکھا تک ہے۔ انہذا
کسی کی ہمت نہلانے کے لیے ہو یا اس کو مال بھانسنے کے لیے تو اس میں نیکی والا انسان نہ
تابع چلو صاحب ہے اور ذاتی قباحت مطلوب انہذا اس کو سباج یا لہزم کر دیا گیا تو
اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس میں نیکی بھی لگائی اور برائی کا ارتکاب بھی کیا۔ لیکن نیکی والا چلو
ورثی ہے انہذا برائی والا چلو قابل لغو ہو گیا اس کو ہم نوتے پیچھے ترقی و درجہات کا
خاص نام دینے کا در مسئلہ قرار نہیں دیتے۔ انہذا اس معاملہ میں ضعیف اور سختی تمسک
کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے۔

شیعہ کی افتاد طبع اور کمزوری

بعض عوامت شریعت ایک سر کی انگڑی وجود کی پتھر دھست دیتی ہے تو
بھانسنے کے کٹے اپنے ٹھوس سرور میں مضبوطی بنا لے اور اس کو دھست بھا
بائے۔ لوگ اس کو عزیمت اور عین شریعت اور کمال دین سمجھ لیتے ہیں گویا حضرت اصل
شرعی حکم کے درجہ میں نکلتی ہے۔ اور اصل حکم اور حریمت دھست لے کر اسی حکم کے درجہ
پہنچ جاتی ہے۔ میں طرح تفسیر اور خلاف واقع بات کو دین کاغذ کے فیصلہ اس کا کنگ
کو دین دایاں کے مشافی قرار دے دیا۔ اسی طرح متعدد اگرچہ بھانسنے کی ایک تو حضور
طاعت ہے لیکن شیعہ مابین اس کو جائز سمجھتے ہیں چاہیے کہ یہ تھا کہ اس کو تمام تر
اختلافی مذاہب کو باطل طاق بلکہ کہ باج قرار دیا ہی تھا تو دھست کے درجہ میں نہ گئے
اور قابل معافی حرکت قرار دیتے مگر انھوں نے اس کو اصل دین اور عین شریعت بنا کر پیش
کیا اور ایک مرتبہ صحت کر کے پرام حسین یعنی اللہ عزہ کا وجود پر شک کرنے پر امام حسن
رضی اللہ عنہ کا وجود عین مرتبہ صحت علی رضی اللہ عنہ کا وجود پادھر جنگ کرنے پر
خود سرور عظمیٰ اللہ عنہ کو حکم کا وہ اور مرتبہ دے دیا اور جو کہ اس کو وہ عید عیدناں
کو وہ قباحت کے دن رنگ لگا ہوا گا۔ لیکن واقعی نکاح پر کسی حرج و مرجت اور کسی امام
کے ہم پل ہونے کا کہیں ذکر نہیں ہوتا کنگ کے گا۔ اسی طرح تفسیر کر کے اور جھوٹ بولنے

ہر کس اہم و گلاب ہو ترقی و بہت کامیں مذکرہ نہیں۔

بہترین نثریں کلام پر یہ حقیقت آشکار ہو گئی ہوگی کہ ان ہر زبان کا سامرا ایک پر عکس ہے۔ اسی لیے ہم اس نثر کے دو کونے کے سپرد ہیں اور اس کے مفاد و تبادلہ زبان کرنے کے سپرد ہیں اور وہ حکومتوں کی آگاہیوں میں جملہ جوہر کماں اس نثر کے مشاہدہ اور اس سے استفادہ کرنے کی کام کو شش میں مصروف ہیں۔ لیکن مسافر کیلئے سفر و سکنے کی وجہ سے اب کوئی شخص سفر و سکنے کے فضائل و کمالات تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس مشقت کو نظر انداز کر کے اس نثر میں حکماء و مرید پر عمل کرنے والے کتنی ہی کوئی گھوڑے کھینچے ہو تو اس کی نیت کے متعلق کوئی شبہ ظن ہو سکتا ہے؟

شیخ سراج کرب جوتے ہیں اور قیہ کس وقت چھوڑتے ہیں

یہ تو دیکھو مناسب ہے کہ جہاں شریں سب ایک سہی مسلمان و مخالف جھوٹ کو لازم و ملزوم ہی سمجھتے ہیں اور ان کلام کی طرف سے ہی بہترین اصلاح جھوٹ اور کذب بیان کو مہربان بنا دیتے ہیں۔ غلطیوں پر اصول کافی بدلتا ہی مطلوبہ نہیں رہتا۔

”عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ذائقہ اقبال شخصیات المصلحین یکذاب و فساد المصلحین یککفر“ یعنی اشیاء نے فرمایا ان کو اسناد کے ساتھ ہے وہ کذاب اور کفر میں کیونکہ اس کا یہ فعل مصلح اور کاشفی ہے۔ اگر جھوٹ ہو کر پ ہے۔

گرجب اہل سنت کے ساتھ درود و فاتحہ کہنے کا موقع مل جائے تو پھر تقریر اور کتب و ان اہل کلام و ایمان ہے اور سراج بولنا شروع میں یہ جہاں ہے کتب اور سراج میں اور سقوط بغداد کے بعد آنکھوں اور کھال پر جس اور علاقہ میں بھی اور ان حقوق میں کی سزا باز اور سربراہان کثرت سے ہاک کے بغیر و چھوڑ دے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بچانے کے علاوہ کلام اور کفر میں تو اس بدعت نہیں جس پر مدافعت پائی گئی۔ چنانچہ جب

ہاگوئے لڑی سے اس خورشید کا اظہار کیا کہ خلیفہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تابعدار اس کے خلاف
کامدوانی سے کہیں بھوپ کوئی مصیبت نازل نہ ہو جائے تو لڑی سے کیا گیا کہ وہ تحصیل بخانی
نور اظہار و سحر کی دینی سلامت فرمادی۔

علاء الدین خاں صاحب خانہ۔ صاحب نام خلیفہ با خواجہ نصیر الدین صاحب دست نور و خود دست
خواجہ فرمودہ کہ اہل سنت کے سوا دامن ظلم اہل اسلام اندر اور ظلیفہ کفر و
دامن ظلم پیدا نہ ہو بغیر اس سوال خواجہ صاحب کا کہ فرمایا نہ دایہ نشا سہ
مگر از اس عذر خاص طور ممکن کہ ان ظلیفہ لشکر ہاں چونکہ نہ دست سوار
صوبہ دوسرے و بار دیگر خلیفہ صاحب گرہوں سائے و کلفت سفرینا
افتد و موافق فرست یا نور یافت مگر تا اند و سرخشت اختیار باید
ہاگوئے بزرگ آید از دست نہ بد و حق داری جس بہت از سطور و دست تھمت
توان کرد۔

ایمان چہ دانست کہ نیست حضرت خواجہ از انکریں خاصہ جلالت
حق بلطف فیضان و نور و اس آیت تمام الدین بزم کہ در بیان از سوا
خواجہان بنی العباس بعد از امیر شریفہ و عسکری پادشاہ و سائیکہ از خلیفہ
کشتہ گد و عالم سیار و دیگرک و اسالوت و ملاقات قیامت حشا ہر خود
و از بی نور کلمات سبب کہیز خیراں گفت کہ انکریں خرم نصیبی سر
بخام نصیر دین و چون خود۔ در جواب فرمود کہ اگر یا بجز و حق مصوم چہ
اسلام و بقتل آید و نہ بچک دینی بر ملاقات بظہر نیاسدہ اگر تمام الدین
میگوید کہ اس سوال بر نقل بنی العباس معزب مواند۔ مقبول نیست
زیرا کہ ہندی کن از دیار با خدا نیاسدہ میان و فریم کہشتہ و تنگ
دور و دور نگارنایا نملد بچک بہت قرار بود نہ آفتاب نکسف شد و نہ فر
مظنت ۱۱۶۰۔ (مجموعہ دست ۲۵۰-۲۵۱) ہاں اس عنوان

ایمان و ہاگوئے نے خلیفہ کو خواہہ ہاگوئے نے کے خلیفہ نصیر الدین لڑی

مشہور کیا تو اس نے ایک کمالی سست جلی اسام کے سوا وغیرہ میں جو کہ جسم ہند
کو خلیہ برحق اور سام مطلق کہلاتے ہیں اور اپنے انھوں ذوالی پراس کو ماکہ اور
فرہانہ کہتے ہیں۔ اگر خلیہ نے اس پاکت سے چٹکارا پھینکا تو جو کہ ہے
کا اطراف و کائنات سے شکاری کے گدھے جمع ہو جائیں اور وہ در سبزی جنگ کی
اجیت اور استغلا پیدا کر لیں اور وہ ہر کتاب گوشت و ہر شقت اور
تکلیف سر کی ہر ذلت کرنی چاہے۔ عقل خدا کی میر و عدا مل ذلت
کو نالغ نہیں کرتا اور دست تقدیر میں کمالی برائی کی کو اس خلیہ
چمک و بدردہ انھوں کا کفنی ہے انھوں سے نہیں بھڑکتا۔ دشمن کے چٹکارے
نہا کی ہڈی سے چمک کر کوئی قیدہ میں کی ہترنگ نہیں ہو سکتی۔

دشمن نے جب انھیں گریا اور غور بغیر میں انھوں کی طبیعت افزائی
فاسدہ سے ہر اچھے تو اس نے خلیہ کے عقل کرنے کا حکم چھڑکیا۔ اس دوران
سلام عربین خرم جو وہ پردہ جو وہاں کا خیر خواہ تھا اس نے یہ خبر سنی کہ بیٹا
کوہ میں گیا کہ اگر خلیہ عقل ہو گیا تو اس کا نسیب ہر ایک ہو جائے گا۔ اور
قیامت کے عداوت اور آثار مشاہدہ میں آئے گی۔ لہذا اس قسم کے
کلمات و سبب آمیز لفظ کہہ کر ایمان اس درجہ میں مبتلا ہو گیا اور اس حال
میں انھوں کی طرف مشہور کے پتے مزاحمت کی۔ اس نے جواب میں کہا کہ
اگر وہ یہ خبر دے دیتی جس کو وہ عیسا اسام کو لوگوں نے قتل کر دیا۔ گویا اس قسم
کے کلمات کا نام و نشان نہ رکھنے میں نہ آیا اگر سام عربین اس طرح کی بات نہ
بہ تو وہ کمالی قتل نہیں ہے۔ کیونکہ خود جو وہاں کے کتے اور کالہ خلیہ
اور دیگر لوگوں نے قتل کیے مگر ملک و دلا ہی طرح تو گورڈ ہے اور سدا
نایاب اور اسی طرح و مقلوب ہے۔ ذہن کو گارین لکھتے اور نہ چھوڑو۔

حصہ دارا لکھتے اور فیہارا تعجب ۱۔

جاس موقوفین جلد دوم ۱۳۳۹ھ تا ۱۳۴۰ھ بنی لغوی و مذہب نسیم کے شوقین کاغذی نثر

آئے وہ ٹرڈرہ سستے اور اپنی جو کام اس قیامت سفر کی میں ان تار یوں کے اتھروں
قتل ہوئے ان کی تعداد سولہ لاکھ تک جا پہنچی۔

نور اشرف غلاستری نے ظلم و ستم اور وحشت و بربریت کے اس مدارج کو لکھ کر قیامت
ناروا تو یہ بتائیں بچاتے ہوئے کہا۔

مذہب پر تجزیب لشکر عرب شغول ہوو، تقویت لشکر طولیہ بیکر و تہذیب
و ادب اور دلدستہ پادشاہ بنی گریز و تاجکشت و کیسہ و چنار و دفعہ
را از اہل سنت کو فتویٰ قتل و غارت دلی کرنا شروع ہوو، جو غریب و مساکین
اس جو کام پیشانی پر کھینچو، یا خدا و خلق و امیر القوم السخون قتل ہوا
واللہم علہ بیتہ (الغائبین) ہمارے ان لوگوں کو جلد و دم سے

لیوے دستگیر کی جنگ شہادت کا نذر کہہ کہتے ہوئے اس طرح جھٹک دینا کہ
تجلی کر گیا۔

ہاگو تاج پر سب خاندان و ہندو خلیفہ خاکور و خواجہ نصیر و دیگر محمود و مجری و شہوت
مسک و دشت و ہر قتل خلیفہ خلق گمراہ و مستقیم پر نوبت چھپو و بڑی
خلیفہ شہادت و عدوت بدائی اصفائی اور دلا از یکہ گریز و ہندو و سفید و
الوہین با شکم خون آرزو معصومین مسود گشتند۔ (بہار انوشیروان جلد ۱ ص ۱۱۱)
اور خلیفہ کے قتل سے ہاگو کو جو غرض ہوئی وہاں آصفی جناب کے قتل کا فائدہ
تھا اسے غرض نے نسیخہ و خلق کو ہر سنے کو لاسے ہوئے برائی اٹلا دی اور
کہہ دیا اور خلافت عباسیہ کا جیلہ گتے پٹے کا نذر کر دیا۔

دیکھو کہ حکمرانوں نے آپ لوگوں کا سچا نام اسلام کو کتا و سنگ لٹا دیا، اسی پٹے پر سنے
منظروں کو کتا منوں سے چلانے کے لیے اس کو ہلچل قرار دیا اور یہی دیکھ کر اسی طوطی کا کیا
کہ واقعی آپ کا تینہ اتفاق اور بدیہی کا بدترین ٹونہ ہے۔ جیسے جی توئی طاعون کو جو
میں نہیں بیکر سید عباسی کے قلب و جگر میں شہر گھونپا اور اہل اسلام کو خون کے آئینہ قرار
اسی پٹے پر شیخ الاسلام قدس سرہ اور نیلے اس کو اتفاق اور کتب و بیانی اور کفر و غیب

سے تعبیر کیا اور اصل پہ نظر پر ہم تھکاتے نظر کر کے دیکھ کر آتم پر اور تعامدی دیانت پر اتنا
تذکرہ کیا کہ سب سے اہم تم تعین کر سکتے رہے اور موقع ٹھکرتے رہے۔

تقریباً ۱۰۰۰ ————— ڈھکھو صاحب

بعض منصف مزاج علماء اہلسنت کا اقرار تفسیر

انہی ضابطہ کی بناء پر بعض منصف مزاج علماء اہل سنت نے وہ کتابوں منصوص ہیں
کہ عز میں لکھا۔ چنانچہ داخل عقل پہلی کتاب منصف مزاج علماء اہل سنت پہ لکھی ہے۔
”ہم کہتے ہیں کہ منصف مزاج علماء اہل سنت کا وہی بات پر اتفاق ہے کہ غیبت ہر
صورت کے وقت صحیح ہو رہا ہے اور یہ تعین تفسیر ہی ہے۔ ہاں اہل سنت گزشتہ
کو افسوس سے تعبیر کیا جائے تو بہت سے علماء اہل سنت کی بات ہے کہ یہ تعین
شیعوں کی ہے یا یہی ہے اور یہی وہی عقول ہر منصف عقلی مختلف ہے جو ہر عالم
پر یہی ہے کہ ان کے مریدین ہر منصف ہیں۔ انہی ہر منصف کی ایک
کراں عقلی کو دیکھیں اور ہر منصف پر نظر پڑائی کریں۔ (۲۲، ۲۱)

تقریباً ۱۰۰۰ ————— محمد اشرف سیالوی

ڈھکھو صاحب نے کتاب اور تفسیر کے متعلق عقلی اور تعبیری فرق بتا کر اسکی حق
نہاں ہے۔ وہ تو محمد اشرف سیالوی کی ہی کہ ہے کہ یہ تعین وہاں کتاب اور عقول
کو ہر منصف کے عقلی نہیں کہتے بلکہ عقلی تعین ہے کہ عقلی ہر منصف
ہر منصف کی ہی ہے کہ انہی ہر منصف ہر منصف کی ہے کہ انہی ہر منصف
ہر منصف کی ہی ہے کہ انہی ہر منصف ہر منصف کی ہے کہ انہی ہر منصف

جناہ پر یہی کھڑا تھا کہ پیچھے دو مقام پر مرفوعہ انا حضرت سے مروی ہے۔ (ابو یوسف اور ابن
 ابی شیبہ) وہ اس حدیث کو ان کے سامنے بیان کر دیں کہ ان کا منکر یہ ہوا تھا کہ کہیں۔
 (بقائد) کا ہر سہ کہ اس زمری موصول کی نجات و رزق کہنے سے جہاں ائمہ و اہل
 کی توجہ نہ کر لیا ہے وہی حقیقی اور کی بھی منکر یہ ہوا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں صحیح بخاری
 کا اسکا پر ایک چار باب بخاری۔ "سب نفس بالعدو لکھنا اور فہم و کراہیہ ان کا
 بدنامی اور "کو جو ہے۔ اس میں حضرت کی علیہ السلام کو یہ منکر اور نقل ہے۔ یعنی
 لوگوں کے سامنے مرفوعہ حدیثیں یہی کہیں کہ وہ کہہ سکتے ہیں۔ کیا تم یہ بات پسند
 کرتے ہو کہ اللہ اور رسول کی منکر یہ کی جائے۔

لکھنا احوال کا وہ مقام پر اتنا اور انا لکھنا ہے جو چیز کو وہ ہوا تھا کہ نہیں کہہ سکتے اسے
 پسندو۔ جب منکر کو پر میں لکھ لیا ہے۔ تو فی با حقوں جناب ابو یوسف کی
 دو ہی چیزوں کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ بخاری کا اسکا پر جناب ابو یوسف سے منقول
 ہے کہ اگر ایسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کہہ دو جیہی موصول کی ایک
 چیز کی کہ تو میں نے پسند کیا ہے۔ لیکن اگر وہ منکر یہی لکھنا کہوں تو میرا یہ لکھنا کہ دیا
 جائے۔

انہی ابن ابی شیبہ کی حدیث میں یہ روایت دانی القضاہ مروی ہے کہ کہیں ہاں انہوں نے انہوں
 سب کی قبائیس سے سختیوں کو کہہ تو تم میری منکر یہ و تکلیف کہنے کو کہنے پھر وہاں یا
 انہوں نے کہنے کو کہنے (کہنا فی انوار الفقہ ص ۱۳۰، ۱۳۱ و ۱۳۲) (میں، ص ۱۳۲)

تحفہ حسینیہ ————— محمد اشرف سیالوی

الجواب لفضل الشاہ ابوالباب:

وہو کی سب سے پہلے مدحوں کا طرح اس بحث میں بھی خواہ مخواہ طوالت سے

ہاں! بات مریضہ کا علاج ہی بس یہ تھا کہ اس کو کھانا کھاتے سے اس میں کمی کر دی جائے۔
 کہ ہوتے ہی کھانا کھاتی ہی نہ تھی۔ شہزادہ نے اس کی نصیحت کی کہ روک کر کھائے۔
 کہ روک کر کھائے۔ شہزادہ نے اس کی نصیحت کی کہ روک کر کھائے۔
 کہ روک کر کھائے۔ شہزادہ نے اس کی نصیحت کی کہ روک کر کھائے۔

یہاں تو خوب رہنے والے کہ تمام ان کے عقائد ہم سے ملے تو انھوں نے اس پر دھوکا دیا اور
 وہاں سے گئے اور ان کو یہاں سے بھیج دیا۔ کچھ عیسائی وہاں سے گئے اور ان کو یہاں سے بھیج دیا۔
 کہ انھوں نے یہاں سے گئے اور ان کو یہاں سے بھیج دیا۔

۱۰. غرضی سلیبیا اور یو یو علی ایف قاتل بنو عیسیٰ الخلیفہ علیہ السلام اور یا عیسیٰ ای

انگریزی میں بھی کثرتاً آئے ہیں اور عربی میں بھی آئے ہیں۔

والله اعلم

اور جھوٹا دیکھنے والا ہے میرا تو ہے دیکھنے والی جو کہ تمہیں دیکھتی ہو۔

عقلمانی کو جو سے عقلمان سے ان کی کو مانی اور عقلمانی ان کو عقلمانی

عقروں سے آلودہ رہا ہے کی بات ہو رہی ہے۔ کیا وہی کا خلاصہ صرف اس قدر!

کون سا فیصلہ صحیح ہے؟ کیا یہ فیصلہ صرف ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں؟ کیا یہ فیصلہ صرف ان کے لیے ہے جو ان کے لیے ہیں؟

قال تعالى: يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا ما حذر الله وتذكروا ما نهي عن الله وآياته كي تكونون مؤمنين

فهرست اسامی و عناوین آثار و مقالات چاپ شده در مجله

مسئول، بالقرن وروى من طريقه في كتابه "وحي الاله" كذا.

کے لئے جو کہ ان کے لئے ہے۔

[illegible]

المجلس الأعلى للدراسات والبحوث في جامعة القاهرة

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

[illegible]

1000

(وَمَنْ تَابَتِ إِلَىٰ أَبِي سَعِيدٍ لَّيَالِيُ الْإِسْحَاقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَا ثَابِتٌ هَذَا كَقَوْلِهِ لِلنَّاسِ أَتَقُولُ لَكُمْ وَلَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَىٰ مَعْرِكَهُ فَإِنَّهُ سَوَاءٌ هَلْ السَّامِعُ أَهْلُ الْإِيْثَاقِ أَوْ لَا يَفْضَلُوا أَحَدًا بِرَأْيِ اللَّهِ هَذَا لَا مَا اسْتَطَاعُوا أَرَأَيْتُمْ كَقَوْلِهِ عَنِ النَّاسِ مَا لَمْ يَلَهُ عَقْلٌ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَحَدٌ خَيْرًا لِّطَوْبِ رُوحِهِ فَلَا يَصْرِفُهُ رُوحُ الْإِسْحَاقِ وَلَا يَنْفَكُهُ إِلَّا الْكَفَرُ -

بھیسید ہیوت بچتے ہی بچدے چھڑے معذرتی اندر قرائے لرایا
اسد صحت جیسی دلوں سے کیا حاسطہ لوگوں سے دوسرے جو ادو کو اپنے
دین کے حق مت چو ہذا ان تمام انہی عہد ہی دے لی کی ایک بندے
کو لڑو کی پائی جی کے حق اندر حال ہیوت بھڑو دھکات جو تو دوسری
طاقت شری دھکاتے لوگوں سے الگ ہو جو جب اندر قرائے کسی بندے کے
حق ہی غیر ہو جیوں کدو دھکاتے تو اس کے دوسرا کو پائیو کریتا ہے جب
نکا کو کتابت تو اسے جیوں کتابت احمد پائی کو کتابت تو اسے جیوں
کدو دھکاتے ۔

اسی سے انکی غایب ہونے سے پہلے فریضہ دعا و امر بہ معروف و نہی میں دھنک رہی تھی۔
 ان کا وہ ہم عصر ہیں۔ اسی لیے اسے وہ کہہ رہا ہے کہ ان کے عقائد ہی کا فرما گیا ہے۔
 (زیادہ تر جگہ)۔ (دعا و امر بہ معروف و نہی)

۵۔ اچھے اور بد خلقی انسانوں کو پہچاننا ایک سہولت ہے جس کو کمالی کے حواس سے دیکھ کر ان کے انفرادی غلیظیت سے ہمیں آہستہ آہستہ دور ہونا چاہیے۔

کہ قبائیل سے ملے ہوئے خدا کے اصول کا مخالفین پر ظہور کرنا امرِ اچھا ہے، مباد کہ
 اللہ تعالیٰ قہر میں نہ آجائے۔ لہذا ان تقہور و ظہور میں اصول دین اللہ تعالیٰ کے
 حضور اس کے شہداء جاوید کو عید (۶ جولائی)

سید بن کوثر خیر عالم ہے کہ شیعوں کے لئے عزت کما دے ہیں یہی ہے۔ اس واسطے اس کے لقب پر ہے۔

۹۔ عن ابی مسر الاشمی قال فی الجور عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عبد اللہ
تسعة اشعار الدجی فی التقیة ولا وجع لمن لا تقیة له والتقیة
فی کل شیء الا فی المایة والحسم علی الخلفین۔

(امول کافی باب الخیر)

یہ امر الی کتاب ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس
دین کی قیامی ہے اور جو تقیہ نہیں کرتا اس کا سر سے دین کا ٹکڑا ہوتا ہے اور تقیہ
ہر شے میں ہے مگر فیہ اور ملحق پر نہ کیا کرتے ہیں (تقریر نہیں ہے)
اب قرآن سے یاد ہے۔ صدیق ہو گیا کہ دین کے حدود و سنن کے ساتھ ہر
شے میں تقیہ کرنا ہے (امدادی دستور صاحب کہ ہے کہ سچ کے چاروں کان پر ہونے والا ہے)
اس قدر اہمیت ہے کہ یہ ہے کہ قیود و رسالت کے لئے تو تقیہ کا ترک چاہئے مگر ایسا ہر چیز
کے لئے نہیں ہے۔

۱۰۔ فی الاعتقادات شیخ ابو عبد اللہ علیہ السلام عن قولہ تعالیٰ
ان اکرمکم عند اللہ اتقا کہو کہ اتقا اصل کلمہ بالتقیة۔

(تقریر مائتہ جلد ثانی ص ۱۶۹)

اعتقادات شیخ محمد علی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق سے اس قول ہادی
کے حقوق و افتخار کیا گیا کہ تم ہی سے اللہ تعالیٰ کے صاحب سے عزت حاصل
کا مال دے بنے ہو تقیہ ہے یعنی اس کا استعمال ہے تو آپ نے فرمایا تقیہ دین ہے
صاحب سے نہ ہوا تقیہ پر عمل کرتے ہوئے ہے۔

پچاس صاحب قرآن شیخ ہو گیا کہ تقیہ کن کن مرتبہ دین سے تقیہ نہیں ہو گیا
امام سے ہادی کی بلکہ ہر مہاجر تقیہ کا مشہد ہے۔ صاحب سے یہ عزت کا حق دار
ہو گیا ہے جو صاحب سے زیادہ تقیہ میں مہر و رات اور غور و فکر کے ساتھ نہ کیا ہو (تقریر)

ڈھکوحاج پھر بھول گئے

جب تہاب کہہ چکے مگر کچھ بھلائیوں اور اہل بدعتوں نے ان کا نام تو سن لیا مگر نہ روایات صحیحہ اور سنت سے کہیں ایمان چھپا کر ثابت و جود ہائے اور لغت ایمان کا اہل کس طرح ایک شخص شفا و صحت اور جود اور وحدت و جہود کے فرق کیا نہیں کہہ سکتا اس کو موت نہ لگے نہ جہنم نہ آگ نہ گروا جائے نہ کلام اللہ کا حق نہ سمجھو اور اللہ کی عزت و قوت پر ایمان نہ اور لا محوت و لا صفات انکالی حقیقہ ان فناء اور وجود و رب اللہ اور مشہود و لا اللہ اس کے ساتھ نہ لکھا جائے نہ کیا ایمان کا چھپنا اور لغت ایمان کا ظاہر کرنا ہم آئید ڈھکوحاج مذہب کا سہارا بنی ہو مگر دینیت حقیقت کا سرچشمہ حق تو کوئی کلمہ نہیں ہائے کو حجت نہیں کہتے

حضرت مسیح موعودؑ خلیفہ اول کے ترک تہاب کا خوفناک انجام

مسیح موعودؑ اپنے کو محمد و صاحب محمد ایمان لائے اس سے قبل ایک جود و اتحاد و اتحاد اور دوزخ سے کہ جب دوسرا مسلم ایمان کو کھینچ کر تہاب کے قریب کرے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ایمان کو کیوں چھپائیں اور کیوں اس کا اہل بدعت کریمہ انطردیت سے فرما دیا کہ ایک ہم جہنم قوت نہیں رکھتے اس لئے ابھی اہل بدعت نہ سب سے پہلے مگر یہ کہنے اپنے مدعی بنایا اور کیا چاہے انطردیت کے ساتھ ٹھوسے ایک جہنم میں جا کر جہنم لے جا کر گئے ان کے بیٹے غریب اور مسکین میں ان کا یہ پس منظر تھا انہیں غریبوں کو دیکھ کر ہم کو حجت و صحت دینی نہ بدعت مگر یہ کہتے تھے کہ ان کی تہاب کی بیٹا اسانی کے سے فرستے ہوئے تھے اور اب یہ کہہ گئے کہ یہ اپنے حق پرستوں کے دھما اس سے نصرت کے سے ہو گیا تھا میں نے کہ اس قدر اب کہ کہہ پڑا کہ تاک میں ایک ہو گیا ہے نہیں جانتا تھا کہ ایک ایمان اور شمار کہاں پہنچا تو جی تم سے حاجت کر کے اب کہہ کہ ان کے جی تم سے ہٹا لیا اور پھر سے میں پیٹ کر کھڑے اور وہ قریب بہ ہاکت مددوں نام تک میری نظر نہ سے

دہشت :
 ومارکۃ الخیرۃ لکن سوم فضل دوم ص ۵۰
 منجھہ خوشے سے نکال کر زندہ گذرے۔ تو چھ شیعوں سے نرم کا تغیر ہوئی مگر
 دیکھا کہ تاہ کفایۃ لعماد فی حدایۃ (جلد ۲۸ - ۲۹)

منجھہ حینیہ : الجواب فی الفضل العلم للصدق بالاصول

جملہ سے اگے تو ضرور متذکرہ ہے غور کو یہ اتنی غور میں تھی، کا حق جوابی
 اسی سے تو ہم اس نتیجہ کو پہنچا رہے تھے اور حضرت شیخ الاسلام سے بار بار یہودی کر کے کہلوت
 تو ہوتا ہے کہ اگر تفسیر درست ہو تو یہ اس پر قسے فیصد بن کر اور وہاں پر کیا اس کے ذرا
 سے دینی ہی ختم ہو کر وہاں تو تمام علوم شیعہ کے جو غور تھے کہتے کہ جو غور علیین مانتے
 آپ کو دہشت تھے حضرت علیؑ کو مدینہ کو پہنچانے کے واسطے اور خدا کو صدائے
 کا سرخیز ہو گیا نہیں تھے بلکہ انہوں نے یہاں تک کہ ایک کیری میری عمر کا تفسیر شیعہ و جان کریں گے
 یا نہیں بلکہ

جہاں دی ہی ہوئی اسی کی تھی :۔۔۔ حق تو یہ تھا کہ حق ادا نہ ہوا ؟
 کا غور ہوا کہ جسے حضرت اچھا ہی نہیں فرماتا اور حضرت علیؑ کا یہی حق تھا کہ اس
 بعد ان پر کیا یہ محنت آپ کو پہنچانے کے واسطے یہ ایمان کی حد تک کو بھی غور میں نہ لانے
 اس سے قریم کہتے ہیں کہ شیعہ و ماہی کہ انرا مذہبیت سے کوئی تعلق نہیں اور یہ یہودی کرنا کہ
 حضرت سے کہتے ہوئے ہوئے حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ کی حد تک وابت پر پہنچنا کہتے
 کی کوئی عقل متذکرہ باہوش و جوانی غرض کیجئے قرأت کو سنا تھا ؟

غور ہو، حاتم علیؑ کی تہمت سے کہہ کر کہ یہی کسی قدر آشوب و داشت گئے
 اور کثرت میں کہ فرات چکر چکر ہو بہاں ہوئے وہی ہیں ڈھکڑا صاحب کو مرہا تفسیر
 کہنے کی دوسری اور سوچے ہی کیوں جب کہ ان کا دھوکہ، انی حالت کے ساتھ ہے
 اور دھوکہ لگنے والی اور ہونے والی دھوکوں کے ساتھ

لعلہ ہاقلہ من سورۃ الاحقاف

شیعی تفریق کی حقیقت: شیعہ کی تریانی:

ڈاکٹر صاحب کی اس مذہبی دلکشا و دیار ملک کی جرات و ایمان پر اعتراض و تنقید اور اسے ترک تفریق اور مذاہب کا نام نوردینے سے واضح ہو گیا کہ ان کے نزدیک صرف امر اور مومن کے نقطہ احوال کے انداز کے سے اہل و عاہل کی تفریق کا نام تفریق نہیں بلکہ سر سے سے وصورت امتداد میں کو ترک کرنے کا نام تفریق ہے۔ خدا اپنے مسلمات میں از انہر گنجواہست۔ اسے کوچن شیعیوں اور شونہوں کا متابہ ہو گیا تھا۔ مدنی، مکر و خفا کے لئے جتنی وہ جہاد سے لہو و ملکہ صاحب کے جسم سے اس پر پاؤں چھواریا۔ اور تفریق کی حقیقت کھل کر سامنے آئی اور ڈاکٹر صاحب کا سانس بھی بھول گئے عجیب طرح ہے۔

جب شکل میں ہے سینہ والا عجیب و غریب کا
اور حرا کا اور حرا کا اور حرا کا اور حرا کا

تتمہ شیعہ فرقہ کی قدامت

تتمہ شیعہ فرقہ کی قدامت

اور یہاں تک فرقہ کے شیعہ فرقہ کو جو اس ملک میں شیعہ فرقہ کا دور نام ہے ایک جدید یا کافر قرار دینے کا نون ہے۔ کوئی قدامت نہیں، میرے سے دشمنان شیعہ و شیعہ پر ایک ہے جو ان کا نام نہ کر سکتے۔ یہ ہے ہی مگر حقیقت میں حضرت پر حقیقت پر شیعہ نہیں ہے کہ مذہب شیعہ کوئی نیا مذہب نہیں۔

امام احمد بن حنبل، محمد بن عبد اللہ بن عمر، زکریا، ابن اثیر وغیرہ اہل علم و علم، نے آنحضرت کو رسالت و پیغمبر کا لقب ہی مل گیا ہے کہ آنحضرت نے جناب امیر کو خطاب کرتے کرتے فرمایا،

”یا اعلیٰ آنت وشیعتک ہمداندا شکر و مدح و الثیامۃ“
 اسے جی: تم اور تمہارے شیعی قیامت کے روزی دستکار ہو گئے۔
 علامہ حیدر علی صاحب نے انوار اللغات میں ص ۱۶۲ بذیل حدیث ”آنت وشیعتک رالینہ
 مردیہ“ لکھا ہے اس حدیث سے یہ بھی بخبردار ہے کہ شیعوں کا ایک قدیم نعرہ ہے
 جی: کا ذکر آنحضرت نے کیا۔

(ص: ۲۰)

تحفہ حسینہ محمد اشرف الیاسی

شیعوں فرقہ ابن سبہ کے نفاق کا نتیجہ

ہاں حکومت نے شیعوں کو کثرتِ محبت کرنے کا اسی عامل کر کے بوسے میں لے کر
 لگا کر لوگوں سے موت ایک جملہ ”یا اعلیٰ آنت وشیعتک ہمداندا شکر و مدح و الثیامۃ“
 اور ”یا اعلیٰ آنت وشیعتک ہمداندا شکر و مدح و الثیامۃ“ لکھا ہے جس طرح نتیجہ
 کے ثبات میں آپ کہیں بھی تشریف لے گئے ان کے پیروں نے جانی و مالی اسی فرقہ میں
 ہی نفاق لکھا ہے اس سے شریعہ شیعوں کو حکومت کا محبت ہو گیا۔ کوئی اس صاحب
 سے پہلے کہ شیعوں کو انھوں نے جو نعرہ پڑھا ہے یہودیوں سے جدا کر دیا ہے۔ وہ فرقہ
 اس نفاق شیعوں کے فرسودہ و عدم ثبوت میں ہے یہ ان کے عمومی اعتقاد و اعمال
 میں خود نام کو لکھا ہے۔

حضرت شیخ الاسلام نے اسی کو احوال کے روایت بیان کیا جس میں کامیاب و کامیابی
 انھوں نے شیعوں کا اسی ذکر کیا اور یہودیوں کو اپنے پیروں اور وجہ القاتل شیعوں کا بھی ذکر
 اس پر حکومت کا جواب تعلق نہیں پا سکتا کہ شیعوں کی کتاب ہے اور اس کی روایت ہے اس
 کو کہیں نہ کہیں کہیں خود اس کتاب کا ایک حوالہ دے دے جو مفید و مفاد ہے

دوسری چیز کے لئے اس بات پر یقین قائم ہو گیا۔

من علیٰ یخرج فی آخر الزمان قوم لهم خیر من آل نوح
 امرأۃ ولهم قلوبهم یم یتقلبون شیعتنا ولیسوا من
 شیعتنا وآیة ذلک انهم یثثون ابا بکر وعمر ابنا
 او برکتهم وھما ذلک الذین ھما فناء النہر
 مشرکون ۛ ۛ

THEIR OWNERS

افسوس کہ میں ایک قوم ہوں جس پر جو کہ جن کا نام افسوس ہو گا لیکن کو
 راستہ کیا ہے؟ اس میں ایک بیان کا ذکر ہو گا اور اپنے آپ کو خدا
 کی یاد دلاتے رہیں۔ لیکن حقیقت میں ہمارے شیعوں میں جو اس کی یاد
 دلاتے ہیں وہ جو کہ خدا کی یاد دلاتے ہیں۔ وہ تیسری چیز ہیں جس میں ان کو
 حق کی بات کہہ کر ان کو شک ہے۔

ابن تیمیہ کا یہاں بھی کوئی اثر نہ تھا۔ یہاں تو قیام ہے اور گنہگار احمدیہ اور جی شیون کے حقوق کا احترام ہے نہ یہاں تو قتل کے مانتے ہوئے ۱۸ سال کی بھاری ہے۔ وہ کون ہے؟
 قیام صحابی کا، جو کہ ایک کبک کا سروریت میں ایک کسٹے کا رکن اور علیٰ ہندو بادشاہ کے
 اندر دھری کا خیر باد کہہ کر مسلم گنہگاروں کی امتثال کے بدلے سروریت پانی کو قتل کر دیا
 و کٹ کر پھونچ گیا۔

حضرت شیخ الاسلام محمد بن سلیمان نے اس مکتوب کو صاحب کے مذہب کی اہم کتاب سے جو درجہ پہنچا دیا اس کے کارکن میں بھی توجہ سے کام لے گئے یہاں کوئی ایسا شخص نہ تھا جو اس کا عقیدہ نہ سمجھتا تھا۔ یہی وہ قوم ہے جو ہم پر ہمارے دین کی اس ہمتیاری نے اسلام کا سینہ چلانی کر کے رکھ دیا ہے۔ اس کتاب اور فقہ کا حایت و جود فرمادیں۔

[illegible]

مندان، متادین، پولی، الطیار، ایو، قلزات، ایو، فلک، و شپه‌بختی.

هذه الفاتحون و يشار في بعض المنهاج إلا ان هناك و
تحتها هذه الفاتحون و

ان کے کلام میں نہایت دلچسپی اور دلکشیاں کتاب کے کلام میں نمایاں ہیں۔
 انقلاب کی روشنی میں ان کے شعیر کا المزم اور کامیاب کا مضمون ہیں۔
 اور ان کے آخری حصے میں نہایت دلچسپی اور دلکشیاں نمایاں ہیں۔
 ان کے شعیر کا المزم اور کامیاب ہیں۔

فداقتیر سے ہٹ کر بحیثیت ریاستہ دار امانتوں پر ہونے کے بجائے ایک عظیم شہر سے بہرہ کوں حاصل فرماتے ہیں، انہیں اس علاقے میں آپ اپنے قدمست عبادت کرنے کے لئے کھڑے کریں گے، حدود اگر کوئی ہے تو پھر آپ کا مقام ہے، آپ جہاں ایک فرقہ ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ اپنے کاموں حضرت علیؓ اور عثمانؓ کے دستک ملے، وہ وہاں رہ کر پھر رہا

لفظ شیعہ کے ملاقات اور دُعا قرآن

دیگر ترقی پسندوں کے خلاف ہے۔ یہ خدا کا شکر و حمد اور عفو و رحمت کی
بشارت ہے کہ جو اس عظیم تر معنی کا پیغمبر تھا اس کی جماعت سے تھا۔ اور دوسروں کی
جماعت سے تھا۔ لیکن صاحبِ مرام سے جو امرائے کائنات کی جماعت کے احسانِ باری
سے جو بے شک ہر کائنات پر گویا۔

اور شہزادہ کی آغوش میں ہے۔ دوسرا دیکھنا شیخ کا فریاد ہے اگلے شعر کو شیخ نے دیا تھا اس سے مجھ کو امتیاز دے گا۔

پیشو کو جان کہ تو سے کوئی تم سے نصیحت نہ کرے گا۔

پھر یہ بات اس گزرتی ہیں تو وہ ایسی چیز ہے کہ ہر جیسے کے لوگوں کو حضرت نے
میرا موسم کے طور سے دیا ہے۔ یہ تو دنیا کی نعمت میرا موسم سے بھی بڑی کی احترام

ہم نے آپ کا ترجمہ کر دیا ہے۔ کیا آپ بھی تامل کر رہے۔

محل نزاع کیا ہے؟

مگر خداوند تو تیرا کہی قطعاً شیعوں میں نزاع کا اندھا بہت ہو گیا۔ تو نہ رہا قیاسی
اور ثابت نہ ہو تو نہ رہا قیاسی بھی ثابت نہ ہو گا کہ مہدیشی الی اور مہدیشی الی ہم کے نام
اجتناب سے نہیں ہونے کے باوجود اس کے کلیہً قیاسی کوئی خراب ثابت نہیں ہو سکتی تو محض شیعہ
کا قطعاً بول دینے سے اس مذہب کی کوئی کوئی اور اچھا ثابت نہیں ہو سکتا۔

حقیقت حال:

شیعہ کا حق یہی ثابت کر دیا اور تیسرا یہ ثابت ہوا چھ ماہ بھی ہو سکتا ہے اور تھا بھی۔
موسوی علیہ السلام کی قوم کے کوئی کو شیعوں بھی کہا گیا ہے اور اس کو قطعاً حقوی میں کا قطعاً
فصلت بھی قطعاً ہوا ہے۔ ادا علی معر کو قرآن کی طرف سے مختلف شیعوں میں بابت شیعہ بھی
قرآن سے ثابت ہے۔ بعد مختلف شیعہ کا انہیں سالہ اور گزشتہ برسے اور دینی ہمارا
کتاب سے ثابت کرنا بھی آئے تھے۔ روز قیامت انہیں جہنم واصل کر سنے یہ بھی قرآن گواہ۔

تو انہیں حق میں محل شیعوں میں ایسا حال علی الوعدان عتبات

میں قرآن کی نزاع ثابت کر دیا۔ انہیں ہر سہ سے اس کا ثبوت ہونا اور صحابی ہونا
نام نہاد بھی قطعاً ہر سہ سے ہونے سے بھی اس کا ثبوت ہونا بلکہ مسلم بھی ثابت نہیں
ہوتا۔ بعد دینی بھی ان کے یہ گواہ ہیں۔ جنہیں سے بقول امام جعفر صادق (ع) صرف ایک
بھتیجہ ہوا ہے۔ روز قیامت۔ حافظ کتاب الروضة کافی و منی الاثر
و مسجدی فرقہ ثلاث عشر فرقہ تعلق ولا یلتا و عودت لا شفتا
عشر فرقہ مثلاً انار و فرقہ فی الجنة و سبعون فرقہ
من سائر الناس فی النار۔

(روز قیامت ۳۳ فرقہ ہوں گے)

بہب یہاں ہل ریت تیرا کرتے ہیں۔ ہندو یہ ہے کہ ابھی شیور جو سنے کے دو ہیرو
 ہیں۔ اودا کی میں سے موت ایک۔ جتن ہے تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ وہ دھرم صاحب
 والی رہا موت کی ہو۔ اس میں ہر دو ذریعہ یہ ایک نیا ذریعہ۔ ہندو شیور کے لفظ سے ایک جگہ
 لیے حسین ہو گئی ہیں ہر دو لفظ کو سنے کا ہو گیا ہے کہ اسے کالی نہیں کہو کہ جتر کی سے ہر
 ایک فرقہ لفظ کو سنے کا اسے وار ہے۔

لفظ شیور اور شارح فیج ابلانٹ:

اس مقام پر ہندو شارح فیج ابلانٹ نے جو کہ ان سنی شیور مذہب علم مسکت دی سب کے لفظ شار
 اور غماہ پڑتہ حضرت جی رنجی اور مکی کشن کی دعا کی مصلیٰ کو شکل غور پر اور صاحب جن میں
 سے تین غور تین حضرت مائڈ مدلیق۔ حضرت کو اور حضرت ذریعہ کے ساتھ سب صاحب ہند
 صاحب بن صاحب کا حق ادا ہوئی نسیم کہنے کے لئے متروک کی ہیں اس کو جو کہ ادا حضرت اپنے
 لفظ کو شیور بھی ہے۔ وہ لڑتے ہیں کہ حق ہست و شتا میں جس میں کہیں لفظ شیور۔ وہ ہے
 اس سے مراد بھی ہے۔ اور جانا کہ شیور کہتے ہیں۔ اس کا اس وقت نام و نشان نہ تھا کہ تیرا لفظ
 ہندو کی حد تک اور قرابت کو سمجھ کا سولی ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ابن الی الدیر تو ادا
 شیور ادا حضرت کی تھا اس کو تو دو دین کہار سے تیرا تو دینی لفظ کو سنے لکھن آں ب کھلا
 کہ کہار سے ساتھ اپا نہیں کیا۔ بہر حال حمایت کا لفظ کو۔

لعمري انك فقط الشيعة نعرفك في ذلك العصر إلا أنس قال
 بالتفصيل ولم تكن مقالة الإمامية ومنها غيرها من
 المطاعين في إسماء الأسلاف مشهوراً حيثما نرى هذا الخبر
 من الإشتجار فكانه القائلون بالتفصيل هم المسمون
 الشيعة وجميع ما ورد من الأخبار الإخبار في فضل الشيعة
 والحمد لله رب العالمين فهذه هي الأصول المعتبرة في كتبهم و
 غيرهم وكذلك قالوا أصحابنا المعتبرة في كتبهم و

انصار علیہم تسلیم الشیعة حقائقاً و هذا القول هو اقرب الى
السلامة و أشبه بالحق من القولين المسموعين طر قسین
الانحراف و التعرُّط الشارح الله .

اسی لئے جملہ سے محترز کیا یہ دعویٰ ہے کہ حقیقی شیعوں میں ہی انکا نامائیر جو بہانہ انحراف
میں ہیں اور غدار ہیں جو انحراف کے واسطے ہیں۔ خیر انکا معنی نہ
وہ ہیں انکو دیکھو برس ۲۳ مطبوعہ قمریہ۔

شیعوں کی سازش کا نتیجہ ہیں

ایسا ہے کہ ہم کہنے میں حق بجانب ہونے کا کوئی قدرہ نہیں ہے کہ یہاں تک کہ
کا نتیجہ ہے۔ اس کے متعلق مرامت کا اس حق کو دلی لوگ جیسے مرکز و دہکار شیخ علی جگہ میں
اور دہکار کے متعلق شیعہ شیعہ اختیار حال کئی مراتب پر مروج ہے۔

ذكر بعض أهل العلم أن عبد الله بن سبا و كان يهودياً
فاستلم يروا في حلقه عليه السلام و كان يقول وهو على
رجله و يتعطف يوشع ابن نون و يحيى بن زبدي و
يقال في الإسلام بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه و سلم
في حلقه السلام و حلقه و كان أول من أشعر
بالقول برفض الإمامة علي و أظهر الخوارج و أشعره الخليفة
و أكثرهم من هذا قال من خالف الشيعة ابنه علي الخليفة
و الخليفة و الخليفة و الخليفة .

بعض اہل علم نے کہا کہ جب تک عبد اللہ بن سبا یہودی تھا ایسے اسماء و اسماء
میں انحراف کے ساتھ نبوت و قتل کا ہم ہر اس دور میں بدعت کے وہ نامی اور انحراف
اور بدعت کے ساتھ ان کے معنی و حق میں اسماء و اسماء میں اسماء میں انحراف
کے لئے بدعت و اسماء میں انحراف کے لئے اسماء میں انحراف کے لئے اسماء میں انحراف کے لئے

کی تھا۔ یہ جو شخص ہے جس نے حضرت گرامشدر کی دست کے غرض ہوئے اور اس کا پیڑ
 لکھے کہ وہ جو حضرت قرظیہ اور آپ کے مخالفین سے بدانت کا ایجاد کیا اور آپ کے
 مخالفین کے ساتھ کلمہ عداوت اور تبراؤ کا ایجاد کیا اور اس کی کافر قرار دیا۔ ان کی وجہ سے
 شیعوں کے مخالفین نے کہا کہ قیام عداوت کا اصل عقیدہ اور نظریہ پھر یہ ہے کہ خود
 ہے۔ ان کو کہتے ہیں کہ

بعد وہ جو سرچامہ کے ہوتے۔

ابھی ہم کسی لوگوں پر بھی انگریزوں کی قیام بان بنی ہمارے شکر میں حضرت شہن
 رحمت کے دورِ اقدس میں انگریزوں نے ان کے عقائد و مذاہب کی معصوم
 برائی

انگریزوں نے انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں

ابھی قیام عداوت کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں

ابھی قیام عداوت کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں
 انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں

مقامِ حضرت:

وہ جو انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں انگریزوں کے دورِ اقدس میں

اپنے فرائض میں کوتاہی نہ کرے کہ پھر اگر کوئی وجہ سے غفلت پر مرتب
ہے اور اس کی سختی نہ ہو تو اگر کوئی وجہ سے غفلت پر مرتب
نہ ہو تو اس کی سختی نہ ہو تو اگر کوئی وجہ سے غفلت پر مرتب

م۔ فالله اعلم السمع الطاعة والافتقار إلى الجنة والعهد القريب الذي
عليه باقي الشجرة وأعلموا أن الشيطان أعمى فكم طريقه
للتدبر والعقوبة -

(سورہ بقرہ ص ۲۳)

ایہ تمام اور بقرہ میں واضح اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر واجب کر دیا ہے کہ
میں پر نیت و ممانعت کہ چاہا ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہ ہے
تو اس کے ساتھ ہی یہ کہ اس کے پیچھے ہندو اور دیگر کفریہ عقائد
کہ صرف واجب نہ ہے۔

اسی مضمون پر مشکوٰۃ ص ۳۳ پر بھی موجود ہے حدیث کا خط یہ۔
ان الشیطان یسئ لکم طرقاً ویب بینکم و بینکم عقلکم و
یغیثکم بالجماعة الفرقة فاصدوا عن نزواتکم و اغتصابکم
و اتبعوا الذمیرة صحت اھل اھل انیکروا و اعتقلوا
علی انفسکم - ۶

اور اس طرح ص ۳۳ پر بھی منقول ہے۔
تو لکھو ان انصاریہ عقلکم و اعزلوا البید م و انتم امرامہ عقلکم
علیہ حیل الجماعۃ و بینکم علیہ ارباب الطاعة -

جینا مضمون اور حدیث کی علامت حدیث ثانیہ میں مذکور ہے امتی و انما وہی امر
فائم ہے اس کی تائید و مدحیہ پارکات علامت کی بنیاد ہے اس کو مضبوطی
سے قائم۔

عقرب ان درکات سے مندرجہ مضمون میں ذکر ہے کہ اس وقت اور حدیثی

دورِ زمانی انتہا والی امت کے انکار اور چیلنج اور اسی جذبہ و مسلک پر ان کی جدوجہد اور یہ جھگڑا بھی ہو گیا کہ مذاہبِ قیامِ ہند میں جن کی تعلیمات اور فرائض ہندوؤں کے لئے لازم و ملزوم تھے کہ اس کے ساتھ ہی دورِ زمانی انتہا والی امت بھی کیونکہ آپ نے مسلمانوں کے لئے ہندو امت کے ساتھ رابطہ قائم کیا کہ ہندوؤں کی ضرورتوں اور اس کے مطابق عقیدہ و عمل و صورتِ امتی والی امت کے انکار کا تصور موجود دورِ زمانی انتہا کا ہی نہیں بلکہ کسی امتیانت کے بھی عقیدہ رہا۔

دوسوں کو قتل بھی کیا۔ لیکن اصحاب کبار اور ائمہ فاضلین کے قتل پر یہودیہ دیکھی سے
گڑا کرتے تھے۔ جب مرقیہ، مکتبہ عربیہ کے قتل کے قتل میں جہودیہ تشدد سے کام لیتے اور قتل
کراہی سے کسی کے حقوق منکر دیکھتے تھے۔ لیکن دینی ائمہ ہنار و تعلیمت دیکھتے تو یہی
کوہ قدس بھلا کر کوٹتے تھے۔

یہودیہ میں کاپیوں کو جلا کر بھینچ کر تانبے کے سب سے بڑے گولہ باندھ کر
بیکاروں اور نادانوں کو دیا جاتا ہے۔ اور اگر وہی غیرت کا سوا دیکھتا ہے تو شہر بھر
اس کی دھمکیاں کرتا ہے اور شائستہ محلات حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے مندر کی کھڑکی
تک پہنچنے تو آپ اپنے بھائیوں میں ان کی خدمت فرماتے آسمان سے باعث اور پھر ان
کا حق دیتے۔

چند روز شہر کا اگلا اور اس غیرت کے اس کو اس سے بڑا اور شائستہ
میں سے بڑا ہے۔ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو اس غیرت کے اور کاپیوں میں سے
اور حقیقت کے لحاظ سے یہی ہے میرا خیال کہ اگر وہ اس غیرت کی ناست کے قتل پر کئی بڑے
و لیکن یہ تو قتل و غارتگری ہے۔

اس میں سب اشیاء کی ہر فرقہ کی تعلیم ہو گئی تو دوسرے فرقہ کے لئے تعلیم ہو گئی
شہر بھر انہوں نے اپنا نام اہل سنت والجماعت رکھا۔ یہ نام اگر بعد میں تہذیبی اعتبار سے
اہل دین پہنچے کہ یہی اسم ہے۔ اس لئے یہاں کے شیعہ اپنے آپ کو امیر اور ائمہ
کہا۔ اس نام سے کوئی بھی کام نہ لے سکتا ہے۔

ڈھکوحا کی انوکھی منطق:

اس میں خود بخود سے جب امیر مصلح رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہنچ کر ان کی قیادت میں
سنت والہ کیا گیا۔ اس لئے کہ اس نے ہر ایک کو اہل سنت والجماعت میں بدل دیا۔

اس لئے کہ قریب ہر صوفیہ نام سے ملنے والے اہل سنت والجماعت بن گیا۔ وہی بد
اہل سنت کی کئی بڑی چیزیں ہیں۔ یہ ڈھکوحا کی انوکھی منطق ہے۔ لیکن تاریخ دیکھ

قول و فعل سے ثابت اور بنی پر یہ مسعد صاحب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔
 ۱۔ مسعد اپنی موت کو گفت و جماعت میں ان لوگوں کو مساب نام کے نزدیک درست
 ہو سکتا ہے کیا اہل سنت میں مسعد صاحب کے نزدیک اتنے بڑے تھے کچھ لوگ بھی پیدا
 ہوئے ہوں گے جن کو گفت و فعل سے شیعہ جو قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق معلوم ہو
 سکے انھیں بھی کہنے سے اپنی اہم و بھائی ہے اور ایک ہنسائی ہوئی ہے انھیں انھیں د مشورہ
 ہے کہ کہے اس صریح و مورد اہلاد اور علماء باطنی کرتا ترک کر دیں یہ کسب کو زیب
 نہیں دیتیں۔

۲۔ مسعد صاحب فرماتے ہیں،
 "ابن قریب حقیقت میں گناہ گریہ جو خدا صوریہ کا کشتہ ہے انھیں کلام
 کا کسی کی تشہیر ہی کوئی ضرر نہیں؟

یہ بات تو ہم قسیر سے بھی زیادہ گرفتار اور جماعت پر مبنی ہے۔ کچھ لوگ انھیں حسن
 دینی اور غیر ایمان و ایمان کے ساتھ معاشرت فرماتے اور دم اندازان کے ساتھ
 نہ ہوئی تو اس مسئلہ کو جماعت کو پہلی ہی نہیں کہا پہلی تھا بعد امت میں اتحاد و اتفاق
 پیدا کرنے اور ان کو باہمی گفت و فعل سے منع کرنے کا ہر صفت امام حسن دینی اور
 کسے ہر جماعتی سے فرج و پناہ کے ہوتے ہوئے اور عظیم کلام کا سر ہوا ہوتے
 ہوئے بھی اس قدر ایشاد اور جود و سخا کا مظاہرہ کیا اور اپنے تہاں میں ایمان و ایمان اور
 میر کو کم کا بھی فرق ہے "ابن ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر یہ بین تشہیر صحت
 المستفیضین "پہا کو کھلایا یعنی پیرایہ میں اس کے معقوب اور ان کی انکاد و دولت
 انہیں معلوم کے اور انھیں جماعت کی معاشرت اور اتفاق کا کہہ سے کہ انھیں اس میں اور اتفاق
 انہا کو پیرایہ امام حسن دینی اور ان کے کاشت ہے نہ کہ صحت امیر حادیہ کا کہ انہوں نے معلوم کیا انھیں
 کلام کا کچھ فرق دونوں کا اتفاق اور ان کے مذہب و مسلک نہ ہو تا تو تشہیر میں اس میں کہ کہ
 دونوں کو انہیں معلوم کیوں جائے فرماتے کہ اس سے معاشرت پر خوشی اور صحت کا کہہ
 نہ ہوتے ہیں اور احتیاط اور اعلیٰ و اعلیٰ اور انھیں انھیں کلام کا کاشت کر دے اور

غریب شیعہ
تحریف قرآن

بہرہ افزائی کریم قرآن کے حقوق پر اس سبب قلمبند ہوا کہ اس قدر غلامی اس قرآن کا ہے
کہ اہل امت انکار کرتے نظر آتے ہیں۔ خود کے طریق پر اس امر کا فیصلہ ہے یہ روایت رکھیں کہ
ہم جو مصدقہ حق اللہ عزوجل سے ہیں کہ جب حضرت محمد قرآن کریم کو انکار کرتے اس کی نکالت
سے ناساں جو سقہ توہ گویا ہے کہ اللہ عزوجل کی کتاب یہ ہے میرا کہ اللہ تعالیٰ سے
محمد کی اللہ عزوجل پر اس کی نازل فرما ہے اور میں نے ہی اس کو انکشاف کیا ہے جس پر وہ گویا
کہا کہ ہاں ہے اس قرآن شریف موجود ہے میں کسی سنتے قرآن کی ایک ضرورت ہے۔ اس پر
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم آج کے دن کے بعد تم اس قرآن کو کبھی نہ دیکھ

اسی منظر پر امام جعفر صادقؑ صاحب سے سرب یک روایت اور بھی ملاحظہ فرمائیے کہ جو قرآن مجید میں حکیم پر اشارت ہے ان کی صفات سے جبریل علیہ السلام نے لکھے۔ ان کے سر پہ چادر (سودا) تھی، انہیں عورتوں اور اہل سنت و جماعت سے کبھی توہمت نہ پہنچا۔ (صحیح مسلم) آیات و احادیث (قرآن کریم) ہے۔

[illegible]

آج کل کی شیعہ حکومتوں اور ان کے حامیوں نے مل کر، پاکستان کو بدنام کرنے کا

ہاں ہے اور کئی قرآن کریم کو خدا کی حکام کہتے ہیں مگر یہ ان کا مذہب نہیں ہے بلکہ وہ ان کے مذہب
تخلیص کو دیکھ کر ان کی کرم پر نہیں۔ ان قرآن کریم کو کسی وجہ سے ہر مریخ جھوٹ ہو سکتا ہے وقت بھٹ
سے مر رہا دیکھ دیتے ہیں وہ ایسی حالت میں جھوٹ ہو سکتے ہیں۔ ذرا دباؤ کا اثر نہیں کر سکتے
جیسے کوئی مسلمان جھوٹ ہو سکتا ہے وقت کو فنا ہندوان کی پڑھ دینے سے مر رہا ہو سکتا ہے۔

نہیں کہ مذہب ہی جیسا کہ قرآن کا لکھا ہوا ہے کہ سب سے پہلے جو قرآن کریم حضرت
عمر الخیر میں پیدا ہوا ان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام کو حسب فرما کر جمع فرمایا
جو ہر ایک سے سیر ہوئے۔ سب کو لکھا ہوا ہے کہ ہر سیر میں جس کو بچے سے لے کر بوڑھے تک
پڑھتے ہیں اور جو صحابہ ان کے ساتھ تھے ان کے ہر ایک کو پڑھتے ہیں۔ جو کو بعض جہاں
میں لکھا ہوا ہے کہ ان میں سے کسی ایک نے اسے پڑھا تو اسے شرف ہوا ہے۔
اور دوسرے میں ہے کہ ان میں سے کسی ایک نے اسے لکھا تو اسے شرف ہوا ہے۔ اور جب بھی
ایسا ایسا قرآن پڑھتے کہ سب میں قاریاں جو ہر قرآن کو پڑھ کر وہاں سے قیامت سے پہلے
لوگ کو جہنم سے لے کر جہنم تک لے گا۔ سوائے حرم کی غیر ہر قیامت کو دے گا۔ ای
سوا دیکھتے ہیں تو پھر جس قرآن پر ان کا ایمان نہیں ایسی کو پڑھ دھو جھوٹ ہو سکتا ہے وقت ہر
دیکھیں۔ ان کے مذہب کو کہہ دیتے ہیں کہ سب سے پہلے قرآن کریم پر ہر جان تو ان کے ایمان کا
خود ان کی قیامت سے پہلے ہی لکھا ہوا ہے کہ ان کی قیامت کو سب سے پہلے ان کا قیامت

۱۔ فقال ابو عبد الله عليه السلام والى الله تعالى انما هو عليه على
عليه السلام والى الله ما عليه خذتم منه وكتبه فقال له
هذا الكتاب كله من عند الله انما هو عليه على الله عليه وسلم
الله عليه وسلم جمعته بيني وبينكم فقالوا هو قاضنا
معهت جاعل فيه القرآن لا حاجة لنا فيه فقال انما الله
عانتونه بعد يومئذ هذه الهدى انما كان على
انما هو عليه وسلم جمعته بيني وبينكم فقالوا

یعنی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر کے)
 کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ قرآن کریم کے نسخے کو سنے اور اس کی تکلیف
 سے غارت ہوئے تو لوگوں سے کہا کہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے جو ہر
 اللہ تعالیٰ نے نور علی اللہ صیرہ کو تم پر اس کو نازل فرمایا ہے۔ اور میں نے
 فلا وحول منہ سے اس کو اکٹھا کیا ہے جس پر لوگوں نے کہا کہ یہ جو خط قرآن
 کہ ہمارے پاس صحت بہت کم ہے اس کو جو روپ ہے جس میں قرآن ہی ہے
 ہمیں آپ کے نسخے جو قرآن کی منقوش ہے اس پر حضرت علیؓ نے اللہ
 سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم آج کے بعد تم اس کو کبھی نہ دیکھو گے۔ میرے
 نسخے غرق ہو چکا کہ جب میں نے اس کو جمع کیا ہے تو تمہیں اس کی خبر دوں تاکہ
 تم اس کو پڑھتے رہو (۱)

اب مسند روایت رسول کافی امام مالک رحمہ اللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے
 اور امام احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ کہ یہ حدیث صحیحہ و حسنہ ہے اس کا ذکر ہے کہ اس کے بعد کبھی تم اس
 کو نہ دیکھو گے تو اس کے بعد جو قرآن کی تکلیف لکھتے ہیں اور اس منقوش سے لکھتے ہیں جو
 ان منقوش یا دیکھتے ہیں۔ قرآن پڑھ کر تم اس میں کوئی اور اضافہ نہ کرو۔ ان منقوش بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
 نے لکھا ہے کہ یہ تو پھر صورت قرآن نہیں ہو سکتا۔ جو قیامت سے پہلے پڑھ کر لکھ
 ہو۔ اسی رسول کافی منقوش میں امام مالک رحمہ اللہ کا نام بھی لکھا ہے روایت ہے کہ آپ
 کے ایک شیرو صاحب بن اسماعیل نے لکھا کہ اے امام ہاشمی کا نام بھی لکھو قرآن سے معصوم ہو کر
 محفوظ رہو اور یہ کہ ان کو کھڑی کرتے ہیں ان سے کہو کہ وہ بھی اور سرور و سعادت علیہ السلام
 پڑھی تو میں نے اس صورت میں قرآن کے حرازمیوں کے نام بعد ان کے اباء کے نام لکھے
 جو نے سرحد پائے تمام صاحب نے میری یہ شان عظیم لکھ کر میری طرف آ کر بھیجا کہ
 یہ قرآن لکھ دیجئے (۲)

یہ اسی کا قصہ تو اس صورت کے تحت مکران چاکر کر لی کہ اسے کہ امام صاحب کا
 یہ قرآن میں بھی لکھا تو خدا سے درجہ اولت قرآن سے حتیٰ بہت جانتا کہ اس سے پیدا

کے ایک جنگی مشق کتاب ہوگی اگر شاہک و علی ہسپار و دولت مرزا انور اور ملا تاج
جوڑی لکھا ہے۔
تحفہ حسینی

تحفہ میحش تحریف القرآن

حضرت شیخ الاسلام تکریم مرزا اشرفی نے بہت انتشار سے کام لیا ہے لہذا ہم نے
پندرہ نکات الخبیثات اور سے درج کئے ہیں تاکہ لوگ ان سے بچ سکیں۔
تفسیر الیٰزہ ص ۱۵۱ فی انہی نے اپنی تفسیر کے پہلے مقدمہ میں اس موضوع پر
تحفہ الخبیثات اور سے درج کیا ہے۔

العقدية السادسة في تهذيب المساجد في جمع القرآن و تحريفه
وزيادة من و نقصه و تاديل ذلك۔

پچاس سورہ قرآن مجید کے صحیح کرنے اور اس میں تحریف کرنے کی نفی کرتے ہوئے اور تفسیر کے
مشق و در چند روایات کے بیان میں اساتذہ کرام کی تائید۔

۱۔ پائلہ روایت میں ہے کہ قرآن مجید کے صحیح کرنے اور اس میں تحریف کرنے کی نفی کرتے ہوئے
سے ہر کسی کو نصرت ملی اور جو اس میں غلطی کرے اسے اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جائے گی۔
پچیس سورہ میں ہے کہ قرآن مجید کے صحیح کرنے اور اس میں تحریف کرنے کی نفی کرتے ہوئے
یہ روایت ہے کہ قرآن مجید کے صحیح کرنے اور اس میں تحریف کرنے کی نفی کرتے ہوئے
کوئی نے ذکر کیا۔

والله اعلم بالصواب
فی ہدیۃ وقال لا یرتد عن حق الجمعۃ لکان الرجل لما قالہ
فیخرج الیہ بالخیر وداو حق تہتہ۔

پانچ حضرت شیخ الاسلام کو دیکھنے کے لئے جس کی پھر الیہ
ہرگز نہ گھر گیا، اس وقت تک پانچ نہیں گھر گیا کہ جب تک اس نے
کوئی چنانچہ کسی کتاب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس کی حفاظت کیجئے

بجیہ پورے کے لئے حق کا اہل کو جان کر لیا۔

۴۔ کجرا کا فی نام چا لسن سے متعلق ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا۔

ان النعم الايات في القران ليست هي عندنا كما فهموا ولا
 الحسن ان تقر. ها كما بالظن عندكم بل قد لا شوق قال لا القران
 كما تعلمون فمجهولكم من يعلمكم ان لا يعنى
 صاحب الامر عليه السلام

۵۔ قرآن کے اندر ایسی آیات تھیں جو ہم سے دہائیوں میں قرآن پر نہیں جو قرآن
 کو ہم سمجھتے ہیں اور ہم اس قرآن کو ان کے سامنے ہر وقت کر کے پڑھ لکھتے ہیں
 جیسے ایسا آپ سے پہلے ہی کیا ہم کجا رہتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں
 فی الحال ان کو ای قرآن ہے جو میں قرآن کہتے ان کو اس کے بجلی ہیں۔ مغرب
 کہتا ہے پاس اس کے جو قرآن سمجھتے ہیں صاحب الامر ہدی میرا نام
 نورث،

۶۔ اہل بیت سے خارج ہو گیا سب ائمہ۔ امام خمینہ ماہان پھر اس قرآن کو پڑھتے
 ہیں اور صرف ان کو پڑھنے کے لئے اس کو قلم سے پڑھتے ہیں اور قرآن کے پھر پڑھیں
 لکھتے پڑھتے ہیں۔

۷۔ کجرا کا فی متعلق ہے کہ ایک آدمی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے
 قرأت کی جو اس کے معنی میں تھی جس قرآن کو آپ نے سمجھا تھا تو آپ نے فرمایا
 تکتون من هذه القراءة؟ انتم كما يقرأ الناس حق بقدر
 القاشرة فانما القاشرة قشرا كتاب الله على حد -

اس قرأت سے باندھا اور پھر ہدی میں اس کو ایک اس قرآن پڑھ
 جس قرآن کو آپ نے سمجھا تھا کہ پھر جو کہ خود امام شافعی کے
 حدود کے مطابق لکھتے پڑھتے تھے۔

پھر آپ نے ایک صحت لکھا اور فرمایا ہے وہ صحت میں کو حضرت علی علیہ السلام نے

مردی انصاف، دیکھتا ہوں کہ آپ کی عزت آدمی بھی پا کر اپنی سمجھ بوجھ سے پاس بھیج دیتا تھا۔
 ان کی زبان میں خود سے لوگوں کو برا بھلا کہتے تھے، ان سے دعا کی ایک بات یہ کہ ہم سب سے قوت
 رکھتے ہیں اور اگر موت ایک آدمی کو بھیج دیتا تو اس کو قوت رکھتے اور نہ کھتے تو عمر بن الخطاب
 نے کہا وہ ان کی زبان پر نہ آتا تھا۔

انہ قد قتل يومها اليها سنة قوم يمانوا بقرآنهم و انهم قسروا
 لا يقرؤوا غيرهم فقد ذهب وجد حياتهم ضا إلى محزنة
 و كتاب يكتون به فافقتهم و ذهب ما فيها و انما تبينهم
 عثمان و سمعت عمرو و اسما بنت النخيلة الغنوية اقول
 علي عهد عمرو و علي عهد عثمان يقولون ان الانبياء
 كانت تعدل سورة البقرة و ان النور نعت و عاتق ابي
 و النور قصور و عاتق ضا هذا و ما جعلت في حديث علي ان
 نحن في كتاب الله انما الناس۔

اور یہ ایک بار کے دن ایک جماعت جمید ہو گئی جو عزائم کو پیش کرتے ان
 کے بعد اور بڑا کی شخص اس حق کی عظمت ذکر کرتا تھا کہ ان کی شان و
 شرف و جلال کی بڑی اور جب قرآن کی تلاوت ہو رہی تھی تو کہہ دیتی تھی
 ہمارے ایک مجاہد کو کھایا جلا ہو گیا اس میں تھا وہ مجاہد کی ہو گیا اور
 اس دن کی تلاوت کرتے تھے عثمان نے فرمایا انصاف اور ان کے
 ساتھ تھے وہ انہوں نے عمرو عثمان کے بعد میں اس کتاب کو بھیج دیا
 تلاوت ان کے بعد ہی ہوئی تھی وہ کہتے تھے کہ اگر یہ کتاب سورۃ حجرہ کے
 بعد پڑھو اور سورۃ نور کے بعد پڑھاؤ یا بت فیما اور ہر ایک ایک سو گز سے
 آیت تھیں یہ ایک بڑے عذاب کو کن پڑھ لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے
 میں کہ ان کو چھوڑنا چاہیے۔

اور عثمان بن عفان نے اپنے دور میں عمر بن الخطاب کی بھی کرائی ہر ایک کتاب سے

اسی غیر قرآن و احادیث کی ایک ایسی امر کی بھی طرح وہی نہیں کہ جسے حکم و حکومت کی ہر ایک چیز کی اندر عجیب سی ہر کی طرح کا عجیب جوہر ہے۔

[illegible]

تو جی ہاں بھائی! نہ وہ نے اس کو کھو کر کھوٹے ہی مٹو دینے کی فطرتیں ان کو نظر آئیں تو غرض سے ان کو کھڑے ہو گئے اور کہا اے علی! اس کو وہیں سے جاتا رہیں اس کی ضرورت نہیں ہے تو آپ اے اے گروہاں! چلے گئے تاکہ ان کا غرض انھیں بے نیاز اپنی حالت کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قرآن کا ساتھ دیکھا تاکہ اس میں قرابت کو دیکھ لیا کہ اسے اب اس پر تلے حضرت ابوبکر کے پاس لائے تھے تو وہاں سے اس بھی سے آفت کا کہ کبھی اس پر تلے ہو جائیں تو آپ نے فرمایا:

فربها تلويس ال دالت سويل انما حثت به الى اني بيكر
تقوم الحجة عليكم ولا تقولوا ايها القضاة انكم
من هذا المذهب. لو تقولوا ما حثت بهم ايها القضاة
الذي عندي لا يمس الا سطهرون ونا والاومسيان
منها والي.

افسوس یہ معاملہ انسانی قبولیت اور ناقابل عملیہ سے گذر حضرت علیؓ پر
یعنی اللہ عزوجل پروردگار اس سے چہی کیا تھا مگر تپہ رحمت قائم رہا ہے
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن غنیمت کے طور پر اس قرآن سے غافل تھے و
ذکر سکون کرتے ہیں مگر دیکھنا یہ قرآن جو میرے پاس ہے اللہ
عزت و جلال پر مقرر ان کے لئے ہے بلکہ میری والدین سے میرے دماغ -

والله ولي الدين جعلوا القرآن من غير ما احتسبوا الدنيا
 من الدين وقتل بين الله قسطنطين الطيرين بقوله تعالى في
 الدين يكتبون الكتاب بأمرهم من الذي يعني أنهم لم يكتبوا
 في الكتاب ما لم يقره الله ليبسوا على الخليفة فاعلى الله
 قلوبهم حتى تركوا فيه ما دل على ما أحدثوه فيه وحرفوه
 منه والى ان كان من في هذا القوم من كان المصلحة من الدين
 التيستوى في القرآن فهو يفسدك ويبدل وتبلا شعب
 عند التعديل والى ان يفسد الناس ما انتم على الحقيقة
 الذي لا ياتيه الماخذ من بين يديه ولا من خلفه و
 القريب قبله والارض في هذا الموضع هي محل العلم
 وقراءة وليس يسوغ مع عموم التفتية ان يسمو به
 باسماء المبدأ لانه ولا ان يات في ايات على ما
 اشبهتوه من تلقاء عمل الكتاب من تقوية
 فهم اهل التعطيل والكفر والبطل المتصرفة عن
 تليقنا وابطال هذا العلم الظاهر الذي قد
 استعان له الشرائق والمخالفات بقرعة الاصطلاح
 على الزعماء لهدم الارض بما بهدركا ما اهل الباطل
 في القديس والحدوث اكثر عدد وامن اهل الحق
 ولا في الصبر على ملاة الامر فخر ومن لقوله تعالى في
 فاصبر كما صبر اولئك من مربي امر الله ما بها بهنك فلك على
 في زيادة واهل طاعتك بقوله تعالى في تعدد كونه الكون في حوله
 حصة فصيل من هذا الجواب من هذا الموضع ما جعلت
 فان شريفة التفتية فطر التصريح بما اكثر منه.

[illegible]

جواب،

یہ ہے کہ یہ ہادی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اپنی دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے کیفر و جہالت کا مظاہرہ کیا ہے۔

والی بولتہ احضروا الکتاب، مکملہ مستقلاً علی التاویل
والفتن بیل والحقیر والحقلا یہ والحق مع والحقیر مع
یستطیع حصرہ صریح الحق واللازم علیہما وتقرآن علی صلیب
اللہ تعالیٰ من حق استواء اهل الحق والحق اهل الحق والحق
لذلك ان الظہر لظہر ما عقیدہ و قالوا لا حیاتیہ لنا فیہ
عبر مستغنی عنہ ما عندنا والحق لایزال اللہ تعالیٰ فقیہہ ما
ظہر، ہذا اذہر واہ فیہما تجزی لا فیہش، صلیبہما فیہش،

ان کے کہ اس کا ہم مذکور کن مرتبہ پر پہنچ گیا کی خبر ہمیں دشمنوں اور علم و عقیدہ ہمارے
کا نیز دشمنوں پر دشمنی تھا اس سے کہ کفار حق بنی علیہم ہم بھی ساتھ اور حق
نہ تھا لیکن جب وہ لوگ اس میں حق تھا کہ حق سے الگ تھی اور اہل حق کے
اسلام پر صریح ہوئے اور انہوں نے عسکر کیا کہ اس کو ان کے چند کتب
کیا کیا اور حق کا اور اس کے اندر کلام ہو جائے گا انہوں نے اس سے
استقامت کا پر گزرتے ہوئے کہا میں اس کا حق نہ نہیں ہے جو ہمارے اس
ہے وہ بھی کہتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حق کے اس حق کہ حق نہ کہ اس کے
قرآن، فقہان، محدثین، علم و لا وہ کہ انہوں نے کلام مجید کو اپنی پشت ڈال
دیا اور اس کے چہ قیل و نہی، دل ماس کیا۔ یہی تھا کہ جو مذہب

ہی اور

پھر یہ ان پر شخص مسکند و ہر نے بنی کام ان کے اس حق تھا قرآن چاہے قرآن
کہ تو بنی و ملکات کہ لڑتی تھی۔

والحق صریح الحق و الحق صریح ما فقیہوں یہ وہ عالم کفر و

فان لم یفهم الا قسسطوا فی البیتا یہ اور قائل ہو رہا تھا اب انکم من الضالین۔
 کے درمیانی خط بات اور تمہیں کو خط کر دیا جو ایک جہاں قرآن سے بھی زیادہ ہے۔

یہ مقام ہمارے ایک خاص مقام ہے

تکلیف بخیرہ میں ہیں یہی الیٰ انظر صواب و غلط و اصل کے لئے متفقین کا رستہ ہیں جس پر
 ہوتا ہے۔ اور حضور اور مخالفین اس میں ہر حالت سے ان کی وجہ سے قرآن میں ہر چیز کا وقت
 کو راہ نکال دیا ہے۔ اور اگر میں غیب کی حد سے کہوں ہیں کہ اس کا کیا کیا گیا اور میں ہی قرآن
 کی گنجائش تیری تو کھم بہت عریض ہو جائے گا اور کچھ دیا اور کچھ کے ہیں غایب یا براہِ نظر
 کے ہیں غیب ہر جہاں سے کچھ دیا ہے مانتے ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے لکھا۔

تعلیم ہے۔

اس عریض ترین روایت میں قرآن بید کے اندر کے ساتھ اپنی طرف سے اضافہ کرنا
 محبت ہو گیا اور ہر اس کو اس کے مرتبہ میں شخصیت قرآن میں کے بعد اپنی کے ساتھ
 بھی ثابت کرے تو دونوں میں ان کی اپنی ان کے مانتے والوں پر لازم ہے۔
 اور حضور ہے جن اور مخالفین میں جس کے لئے ہر جہاں کر شیر کا اس پر جاتا ہے کہ اس
 میں غیب ان کے اور زیادہ کثرتیں بالکل غلط ہو گیا۔

اب چند اعتبارات کے تحت قرآن اور ہم ان کے بعد تفسیر سے چلی ضرورت میں ہی
 کو یہ حق ہے کہ اس کتاب میں ہر وہ چیز جو موجود ہے ہر کسی کتاب میں ملتی ہے۔ کس بعد الیٰ
 ثابت کو ہے وہ کثرتیں جو کچھ ہیں ذکر کیا گیا ہے کہ اس ایک لکھا جگہ ہر جہاں ذکر کیا گیا ہے
 میں سے سخن مفہوم مستور ہو کر رہ گیا کہیں متنازعہ اور غریب سے مفہوم اس نسبت کو رہا ہے یا ہم
 فقر سے اور جہاں ہو کر رہ گیا ہے۔ اور فرقہ نشاندہ ہے کہ اس میں غریب و جہلی میں ہے اور غریب
 کی تحریف کے تحت ہر دیکھیں کہ ہم سہرست صرف آخری دو دو طرفوں پر اس کی قائم کر وہ
 دیکھیں چلی کر رہی۔

۱۔ محرم کی بات کا بیان۔

۱۔ قال اللہ تعالیٰ و انکم اللہ یشہد بما اتزل الیق فی علی غزوت

پیشہ و املا مکتبہ مطہرہ دہلی - عدم ۔ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا المرسل
 بلغ ما انزل الیک من ربک فی حق فان لم تفعل فمأبک بغیرہا
 سورہ قمرہ القہر ان الذین کفرنا و قتلنا آل محمد خلقہم
 لہم یکن اللہ لیخلق لہم جہارہ و سیموا الذین ظلموا آل محمد
 خلقہم اس منقلب و تقابلوی ینفخ المزلزال و یومئذ یومئذ الذین
 ظلموا آل محمد یحکم فی خسرات الصوت ۔ و مثله کثیر نذکرہ
 فی صرافۃ مقلدہ القصیدہ

پانچ آیات مذکورہ اہل حق کے علاوہ بہت کی آیات میں تحریریت ہے اہل حق اور
 آل محمد کی تصرفات میں اختلاف کے نذر کردہ قرآن میں تیس سال قرآن کو بھیج کر کہے وہاں
 نے قرآن سے کہہ سکتے ہیں کہ آیات تقدیر کو حذف کر دیا مولد سورہ یہ کے تحت بھیج
 سند رسول کا وہی اپنے دعائیہ آپ کی تاکید میں خود ہی یہ دوران کے بعد وہ یہ روایات
 میں مضمون کی اشک کی ہیں میں انہیں روایت انکی روایت دیگر روایت کے اندر سے قرآنیت
 وہ آیات کو دیکھ گئے ۔

مختصر ہر کتاب النور باب التکلیف والافتقار فی الولاية ۔

مطبوعہ قہرہ ۱۲۴۲ھ

۲۔ اقامت علی بن علی علیہ السلام ما انزل اللہ تعالیٰ فی حق علی بن علی علیہ السلام

کے فضائل میں پہلی آیت ۔ کہ تو پھر اسے اشریت اللہ ان تاملو انہ باطعوت
 مشہور میں مذکور تو میں علی علیہ السلام جو موقوف دینی اشریت کے سامنے اس کی تورات
 کی آیت قرآپ سے فرمایا ۔ علی عہد یقولون علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
 اذہن خیریت کیا وہ است فرمود بھائی کی ہلکے ہو گئے ہے جو امر ہو تو میں حضرت
 علی اور امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہم کو شہید کر کے تو میری کیا کیا کثرت خلافت؟
 تو فرمایا بھائی کثرت کیسے نازل ہوئی تو قرآپ سے فرمایا اس قرآن میں ہوں
 تو کس طرح اشریت اشریت ۔ لہذا اس میں تمیز میں امام جو جنس

کثرت روایات تحریرت اور ان کا مشہور و متواتر ہونا:

اس ضمن میں بطور نصحت حضرت ابوہریرہؓ کی یاد دلانی چاہیے کہ ان کے ہاتھ سے جسے روایات کی تعداد کا اندازہ کیا گیا ہے:

عَمَّا قَالَ السَّيِّدُ الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الْمَوَاقِفِ: أَنَّ خَدَمَهُ ابْنَهُ ابْنَ عَمَلٍ نَقَلَتْ
تَرْجُمَةً عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ عَنْهُمَا جَمِيعًا حَتَّى كَانُوا يَتَقَرَّبُونَ إِلَى
الْعِلْمِ بِأَعْدَادِ الْمَوَاقِفِ الْمَجْلُوسِ فِيهَا وَهُوَ بِنِ الْبَيْتِ الْبَيْتِ أَيْضًا عَمْرٍ
فِي الْمَقْتَبَاتِ بِبَعْضِ كَثْرَتِهَا بَلْ إِذْ هُوَ قَرَأَ قَرَأَهَا جَمَاعَةٌ عِدَّةٌ

نعت حضرت ابن عمرؓ نے اپنی بعض روایات میں تصریح کی ہے کہ تحریرت قرآن پر
ولایت کرتے والے روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں اور علماء شیوخ کی ایک جماعت نے ابن
عمرؓ پر مشتمل تنقید الحق والحدود مدار مجلسی وغیرہم پر غلطی کی۔ انہوں نے ان روایات کے
مستثنیٰ اور ظہور پر اسے کاربونی کیا ہے مگر شیخ سعدیؒ نے خود ان کی کثرت کا اعتراف
کیا ہے مگر ایک جماعت علماء نے ان کے قیام کو کاربونی کیا ہے۔
(فصل الخطاب فی تحریرت کتاب ربہ ص ۲۱۲)

روایات تحریرت کا کتب مشہور میں منقول ہونا:

یہ امر بھی ذہنی نشین ہے کہ تحریرت پر منقول روایات کوئی معمولی اور غیر مستند کتب
میں منقول نہیں ہیں بلکہ ان کتابوں پر مذہب شیعہ کا دار و مدار ہے ان کتابوں میں مذکور و منقول
ہے: سوا ملامت ثلاث الانظار منقولہ من المکتب السعیدۃ السخی
علیہ السلام اصحابہ کفی اشیائکم الشیخ الامام الشریعۃ والاکمل النبوۃ ص ۲۰
(فصل الخطاب ص ۲۵۲)

مرتب ایک کتاب یعنی کتب اقراء معنوا ص ۱۰۰ ص ۱۰۱ کا درجہ ہے

عمر احمد کو ملتا ہے۔ لیکن چنانچہ اسی عمر بن عبدالحسن بن عبدالمطلب نے اپنی تفسیر میں اس کی روایات نقل کرنا
اسے معتبر قرار دیا ہے اور کہہ دیا کہ جو روایات اس کے روایات کو چلی گئے ہیں تو کام
ہی نہیں رہ سکتا۔

نوٹ: اس کے بعد حسین بن محمد بن احمد کا صاحب نعل غیب نے روایت کی ہے کہ
صاحب نعل غیب نے ان کے منہ سے یہ روایت کے متن حریر پر مشفق روایات اور حاک
یہ روایات پر یہ اضافہ فرمایا ہے۔

اقرار تحریر مذہب شیعی میں ضرورت دینی ہے

صاحب نعل غیب نے تاہمین تحریر کی مودم شمار کرتے ہوئے کہا،
والشیخ ابو الحسن الشریف محمد شیعہ صاحب النہج اھم وجہ
فی تفسیرہ النعمان سر أقدار الخوار من ضروریات مذہب
المطہر و اکبر مذاہب المملکت بعد توحیح الاختیار و تصحیح الآثار
یعنی جو ان لوگوں کے جو تحریر کے قائل ہیں۔ اشیاء جو الحسن و حریرت میں
ہیں جو جہاں سے صاحب النہج کے نام سے ہیں۔ انہوں نے اپنی تحریر و آثار
میں منہ حریرت کو مذہب النہج کے عنوان سے قرار دیا ہے اور نعل غیب نے
کے حاشیہ میں سے یہ اضافہ فرمایا لیکن بعض دعوئی اور غیر مسلم
انہوں کی جگہ پر دعوئی انہوں نے روایت اور آثار کا متنبہ اور ان کی چھان چنگ
کرنے کے بعد۔

مقام کو اگرچہ عقیدہ تحریر مذہب نعل غیب کے ضروریات اور دعوئی انہوں سے
ہے اور عقول کا مدبر ہے۔ و انما ہذا الشیء الحقیقی بل انما ہذا نعل غیب سے ثابت ہوتا
ہے تو چنانچہ لازم سمیت ثابت ہوتا ہے کہ ان علماء اللہ جو یہ مسئلہ ہر اختلاف
المسلوہ میں عند اختلاف مسلمہ کا قائل تھے تو یہ تسلیم کے بغیر چاہا کہ شیعیان
یعنی ہے تو عقیدہ تحریر مذہب ہی ہے اور عقیدہ تحریر باطل ہے تو عقیدہ مذہب ہی ہے

سالیئت قرآن از تحریف معاملات ماورے ہے۔

صاحبِ فضلِ اللہ نے اپنی کتاب کے تمام فرائض کے تحریر سے ہرگز کوتاہی نہ کی ہے۔ یہی فرائض جو کہ ہر فرائض کا سہارا ہے اسے طوعاً و نہیاً کو اپنی

الحاصل من التبرع من نفسه وأعين غيره في حال الفقر أو
كيفية لزومه مستحبا على حسب حدوده في الجواهر وفي الأموال
في طول قطع وعشرين سنة في أماكن كثيرة متباينة في حال
الفقر والحضور في القريوت ونحوها سواء في زيادة أو سرح
لظرفه وأحال ذكره في حال الفقر والياشون لجميع الفقراء
الذين آمنوا بالشهوات ليحققوا به وما هو معروف به من جاهل
غير رمادي غير ولاية من الدنيا أو في شيء الأمان وما دون
هسته في فروج كثيرة وجواهر يغاث من مخالطة نهية
وأمره وليس يتبرع من غير من خفيه أو يورث من مشور
لا يكاد يشاك. انفس نفس يتدبر أو اعجز الله بها وأهل سبلا
وأمره يلق وأجله مفا حار مشر من حارة وأمره رأيا أو شق
لظرفه من أن يتدبر أو يورثه على ما لزم. تامل ما أشرنا
في تلك المدة على الفهم الذي أرادوا إقائه من غير أن يتحقق
منه شيء أو يزيد فيه حروف أو يورثه من مستدام
ويشك من غيره. فصل الخطاب من

فدا کروں گا۔ یہ کہہ کر مجھ کو اپنے گھر سے اخراج کر دے اور قرآن کی تلاوت
اور اللہ کی رحمت کی نازل ہونے کا واسطہ بن جائے جو حضورؐ انصاریؑ کے تئیں سال
کے قرآن کی عروج میں حسبِ حاجت اور دعا کی نازل ہونے کا واسطہ بنے اور وہ بھی انھیں

یہاں قرابت کی دوسری دلیل یہ ہے کہ قرآن مجید کا کلمہ "قریب" کے ساتھ
 قرینہ قرابت کے قریب کو تعلق کو معصوم ہے جس کی حقیقت کا ثبوت انشاء
 کرتے ہوئے محمد بن علی نے قرآن العزیز میں کیا کہ عقل اس امر کا حکم دے گا کہ
 جب قرآن کا لفظ کے پاس قرینہ قرابت کے معنی میں ہو تو وہ معصوم
 اس کے ساتھ قریب کے معنی میں ہے نہ کہ قرابت کے معنی میں ہے کہ وہ
 کامل طور پر معصوم ہے اور اس کے معنی میں قریب ہو سکتا ہے۔

مطرح شدہ شیعہ کے نزدیک قرابت کی حالت کو قرآن مجید میں نشانہ معصومیت کی بجائے نظر
 اور پھر قرآن مجید کے لفظ کے ساتھ قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے

نتیجہ بحث

اسی طرح عقل و عقل اور کتب و کتب اور اجماع اور عقلی امور اور عقلی امور
 کے ساتھ قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے

ائمہ کے تفسیر اصل قرآن کا جمع کرنا ممکن ہی نہیں۔

مذہب اہل تشیع کے معنی میں قرآن صرف ائمہ کے معنی میں ہے اور عقلی امور اور عقلی امور
 کے ساتھ قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے
 قرابت کے لفظ کی قرابت کے معنی میں ہے کہ اس کا کلمہ جو ہے

موجود قرآن کی طرح کامل تصویب کیا جائیگا۔

۱۱۔ جابر قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول
ما اذین احد من الناس انہ یصح القرآن کلہ کما اُنزل
الذی ہب وما جمعه وما حفظہ کما نزلہ اللہ الاعلیٰ بن
ابی طالب والائمة من بعدہ۔

ہم سے روایت ہے کہ امام ابو جعفر محمد باقر کو میں نے فرمایا تم جو کچھ
دعویٰ کیا کسی شخص نے کر اس نے تم قرآن کو جیسے کہ اُنزلنا نے نازل
فرمایا اس کے مطابق ہی کیا مگر کتاب حدیث جو شخص نے اور اسے اور کچھ
کہا تو میں نے اسے جی توڑ اور بیٹوں حضرت ابی اناس کا امام اور ان کے بعد
و اسے اُن کے ہی اور خلفا کیساتھ۔

۱۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام : ما یستطیع احد ان یدخل انا عندنا
صحیح القرآن کلہ ظاہرہ و باطنہ فیکر الخیر ما۔
کوئی شخص یہ دعویٰ نہ کرے کہ اس کے پاس تمام قرآن ظاہر و باطن کے ساتھ
میں محفوظ ہے اس کے سوا کسی اور کا۔

۱۳۔ امام ابی جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن کو
حفظ کرے اور اسے پڑھ کر دیکھے اور اسے سن کر دیکھے اور اسے
اس میں چھوڑ دے اور اسے دیکھ کر دیکھے اور اسے سن کر دیکھے اور اسے
کے ساتھ لے کر جی توڑ کر دے اور اسے دیکھ کر دیکھے اور اسے سن کر دیکھے اور اسے

ابی شیحہ کا تحریف قرآن پر اجماع و اتفاق:

ابی شیحہ کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ قرآن مجید کو کتب
قرآن پر ہر کتب کا نسخہ مال غنی کے بعد حضرت ابی جعفر علیہ السلام نے کتب قرآن اور
دیگر کتب سے چند روایات نقل کیں کہ یہ کتب ہیں۔

تفسیر مجاہد الامامیہ ————— محمد حسین ڈاکھلوی

تحریف القرآن

الجواب لعون مشرک الوهاب :

یہ بات اٹھایاں نہیں بنے کہ شیواں ہی اپنے پیروؤں کی تحریف قسیم کردہ تھی یہ سچو
قرآن مجید کہ ہر قسم کے نقس و عیب سے پاک تھا اسے قدس کی نگاہوں کی کتاب اور غیر مسموم
کا مجرہ خالص رہا اس کے اس واسطے کہ اسے عالم امکان کا مشرک و ہدایت کے لئے خدا اکبر
و تعالیٰ عمل جاننے کی اور اس کا تسبیح و ثناء اور اس کے اوصاف و عظیم کردار و عبادت کی تعریف
پہلے سے متعلق تحریف کا عقیدہ رکھنے کا محض ہمارا ہی عصب و غلبہ کی طرف سے لازم ہے ۔

(ص ۲۵)

فصل دوم

اگر طاعت کے معنی قرآن کے متعلق پر شاد است :

ان اہل حق کی گزشتہ دنیا میں سے دعا و عبادت کا ہے ۔

۱۔ تفسیر حاشیہ پر حضرت امیر مومنینؑ اور مولانا کا ایک حکم درج ہے جس سے اس
وہا کا اہل حق کی عبادت کا یہ جو تہا ہے بظاہر عوام سے دریافت کرتے ہیں ۔

”جیسے یہ بتاؤ کہ قرآن مجید خدا کا ہے یا آدمی کا یا وہ جس سے آیا ہے
قرآن ہے یا اس کی کچھ قرآن کے حدود میں ہے ؟ اور کہہ کر کہ قرآن خدا
بلکہ وہ قرآن ہے ؟ بظاہر سے دیکھا ۔ اگر ہم اس قرآن پر عمل کر کے قرآن

سے نہایت پالنے اور جنتی داخلہ مرحوم کو لے کر عراقی قزاقوں نے ہزاروں

ہفت ہزار سے ترقی اور اوقات کے صاحب جوئے کو بڑا ہے

۷۔ کہ لکھوئے کہا صاحب قزاقوں پر ہوا ہے تو یہ سب سے کالی ہے ۷

۸۔ نیز تفسیر بالی صاحب کو ہوا اصل کالی ہوا عالم بن مسعود حضرت امام ہدی مدنی میرا صاحب ہے

مردہ بھٹا پنجاب نے سام سے لیا اس میں قرآن پڑھیں میں طرح عام ملک ڈھتے ہیں۔

۹۔ تفسیر مدنی مدنی پر امام حسن مسکوی سے مودی نے فرمایا: یقیناً یہ قرآن خدا کا کلام ہے خود

اور علم ہی ہے جو شخص اس کے ساتھ ٹک کرے گا خدا سے رشتہ قائم ہے

پھر جس نے اس اور جو شخص اس کے احکام سے چھوڑ دیا اس کی کشتی کا خدا اسے جہنم

بھاڑے گا۔ (دسمبر ۱۲۵۰ء)

تحریر حسینہ ————— محمد شرف الدیالوی

فصل اولیٰ از حکومہ سب سے موت شادی، خیلوں اور کھو کھو اورانی سے کام لیا
فصل دوم میں موجود قزاقوں پر اپنا بیان نکالت کہتے ہیں کہ تین روایات ذکر کی ہیں ہم فریق
یہ بیان بہت گہری ہے اور تاریخی ازم کو صوم پر ہوا ہے کہ کیا یہاں ڈاکو صاحب نے اپنے جملہ
کی اختراع کہتے ہیں مگر لوہے کی تختی اور ضرب کو کہتے ہیں کہ یہاں ہے اور مکانی کام پر کیا گیا
اور نکال کر دیکھو اس کے سامنے اپنی ہے بھی کا اجماع کیا ہے۔

تاریخی روایت اور اس کا جواب:

تفسیر مدنی کے جواب سے علامہ حضرت علی رضا شریفی کا نام دیا گیا ہے جسے ہم آخر
موت محمد انصاری حرم کر چکے ہیں نہ انکیت فرماں دہا، تفریق اولیٰ اور ڈاکو صاحب کو ہم
سے پہلے میں نے فرمایا کہ خود شاہد لکھو۔ دوسری فرمایا کہ خود فرمایا کہ ہم نے شخص ادیب
سے پال ہے اور مدنی مدنی کی جہاں اس دور کے سراسر خلافت میں پیدا ہوئے تھے یا مسکوی

جو قرآن متعدد سورتوں کے پاس میں تھا ان کے پیروں نے سے پہلے پہل تو وہ حضرت علیؓ پر
 گیسو ایک مسجد کی کھانچوں میں لٹا لی ہو گیا۔ سید صاحب، سورہ قصہ سورہ حجر کہ بہت
 ہی اہمیت رکھتا تھا اور اس قرآن حضرت علیؓ نے حضرت ابن مسعودؓ کے پاس تھا وہ آپؓ نے ظہر پڑھ کر
 اس کے بعد اس قرآن کے ظہر کرنے کے بعد یہ کہ حضرت علیؓ نے وہ دوسرے نماز کیا اور
 اٹھ کر حضرت عبداللہؓ کی طرف گئے جو کہ وہ عثمانؓ سے بھی زیادہ قرآن پڑھتے تھے۔ یا اس میں ان کی کیا ہے تو
 اس سے کہا کہ میں یہ تو قرآن ہے قرآن آپؓ سے اس میں مل کر موجب نہایت قہر و غضب اس کا تو ہوں
 اور دعوت یہ ہے کہ اگر آپؓ کی دعا ہے تو قرآن ہے نہ کہ یہ مکمل ہے اور ہر شخص اور سب سے
 پاس ہذا دعویٰ اور دلیلی تھا انکی صداقت میں۔

۴۔ نیز صاحب تفسیر مائی نے اسی روایت کو متعدد بار سرسریہ اس دعویٰ کی تردید فرمایا ہے کہ
 قرآن کے صحیح کہتے وقت اس میں تحریف کی گئی اور اس میں اختلاف اور بدلتا تھا
 پانچ گنا۔

۵۔ اور اس کے ثبوت کی چند روایات پیش کی ہیں۔ ان میں سے
 ائمہ اربعہ روایت ہے، امام حسن کا زمانہ صاحب تفسیر مائی کا اس روایت سے اختلاف ٹھیک
 ہے تو ڈھکڑ صاحب سے غریب کاری کا سہارا دیا ہے اور اگر اس کا اختلاف ٹھیک ہے
 تو صاحب تفسیر سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کا مقام وہ کیا۔

۶۔ اسی روایت کے آخری حصہ کے لئے حضرت عبداللہؓ کی کافر تھا کہ اسے پاس جو قرآن اور
 اس کی کاپیاں دیوئے ہوئے تھے وہ اس کے پاس لے کر گئے قرآن آپؓ نے فرمایا میں اپنی بیٹی
 حسنہ کو دوں اور اچھے بھائی حسین کو اور سیدہ ام حبیبہؓ کو میں بہت گناہگار ہوں اور ان
 کو تمام کتب اللہ کے پاس پہلے گا اور پھر وہ اس کو لے کر یوں خدا کی قسم میرے کلم کے
 پاس جو کتب کو ڈھکڑ پر دے ہوں گے اور وہ قرآن سے بدلہ لے لے اور قرآن ان سے
 بدلہ لے گا۔

تو کیا یہ نہ کہ سرور عام علیؓ علیہ السلام نے حضرت علیؓ کو بھیجے کہ اس کے لئے دیا تھا
 اگر وہ قرآن اس کے لئے نہیں دیا تھا اس لیے تو وہ نہیں دیا بارگاہ رسالت میں یا وہ اب

ہوتا ہے تو نہیں اور یہ ہوتا ہے تو وہ نہیں سوال کیا طاقتی وہ دونوں قرآن کا
 معنی ہوتا اور جو کھلا تھا ہوتا اور گواہی تھی اس بارے سے مروج ہوتا ہے
 قرآن کو جو جوت و دلالت ہے کہ اس میں سب سے زیادہ قرآن دھوکہ دہی اور
 فریبکاری ہے۔

موجود قرآن کے ساتھ تشکیک موت، مجبوری کے تحت ہے

موت کے کسی امکان کے ساتھ کہ وہ اسے بیان دے باقی موت اور موت ہی موت ہے
 کہ اگر اللہ الہ اور جناب قرآن ہی سے کہہ دیا جائے کہ میں اس طرح ان کے
 پس سے موت ہی کے ساتھ ساتھ ان کے ساتھ سے ہم تک چاہتے ہیں اس کے
 مطلب تو نہیں کہ ہمارے مقصد میں یہ خود بخود ہر طرح کے نفس اور عیب سے پاک
 ہے اور وہ حکم و احکام سے جو ان کے ساتھ ہیں اس سے اللہ و دینت اور جہاد کا ہے
 ان کے لیے ہی مجبور ہے کہ اس قرآن سے کہنا چاہتے ہو اور اس قرآن کے تابعین کے
 ساتھ ان کے لئے کو جب تک کہ ہمدردی قائم کا ہو اور یہ جو بتلا اس تمام
 کہ وہ بات کہ میں کہ حقیر کا مقصد قرآن شاہکار ہے۔

دوسری روایت اور اس کا جواب۔

اس میں ہر مادی قرآن کے لئے ہے کہ آپ نے قرآن اس طرح پڑھا جس طرح
 لوگ پڑھتے ہیں۔ یہاں تفسیر مانی جاتا۔

یہاں میں نے حکم و احکام کے لئے بیان کیا کہ اس کے لئے قرآن کے لئے مقدر
 ماوراء جہاد قرآن کے لئے نفس و دنیا کے لئے نفس ہے اس میں نہ کہ وہ روایت میں
 سے یہ ہے کہ ہم جو موت سزا دیکھنے کو قرأت کر سکتے ہیں مگر ہم لوگوں کی قرأت
 سے ان کے لئے قرآن سے قرآن کا حق من حلف و عہد اس قرأت سے ہاتھ ہر اور ہر
 کے ہمدردی سے ہاتھ لوگوں کی موافقت کے لئے وقت گزارنا اور عاقبت ان کے لئے

محلہ حبیب حضرت ہمدان علیہ السلام کے آئینہ قرآن کو دستِ حریر پر پیڑھیں لگے اور
یہ لوگ امام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دعا کی کہ ان کے حقوق آپ نے طرہ کیا
تھیں ان کتاب کہہ خدا نے اہل بیت سے جو حق بھی چھوڑے ہے اہل قرآن جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے
محمد ﷺ سے پہلے پس کو اتاری کیلئے ہے اس کو وہ تعینات کے بعد اہل بیت کو دے گا۔
نوٹ:

یہ روایت ہم نے تحریر کی جگہ پر متصل ذکر کی ہے اسے ایچ اے اے کے
میں اور خود کی تصویر کی کہ کیا اس نثر کی کہ اس روایت کے ہی متعلق ہے جب عبد الحکیم و
تغیرت جو انہاں کی نگاہ سے ہے۔

تفسیر عالی سے ڈھکڑا صاحب کو لکھا کہ یہ ہے یہی اس کا جواب ہے کہ کہنے کے لئے
 میں کوئی اور ڈھکڑا صاحب نے جو وہ کران کو ہے وہی صاحب کے لئے لکھا گیا
 اور یہ حقیقت ڈھکڑا صاحب کو بھی نہیں کہ ان دنوں میں سے ایک نے بعد از خود تقریر وادی
 لکھا ہوا خود لکھا ہے کہ حضرت : یہ ہے کہ ڈھکڑا صاحب نے دلی دم ڈھکڑا
 لکھا ہے کہ ڈھکڑا صاحب سے اپنی اپنی سی سے لکھ کر کہنے کا یہی حال ہے۔

بہر حال حیثیت بدلنا ضروری تھا فتح کے گناہ روایت کے تحت گزرتا اور دلو
مانڈی کا دور بے حد چمکا رہا تھا۔

قیسری دولت اور اسکے جواب

تعمیراتی دعوے امام حسن مکیؑ کا عید ولایت قتل کا ہے جو میرزا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ہے۔

[illegible]

و انھما ان یستغفرنا حق یرداعلیٰ العرش ثب تک تمنا سے خداوند تعالیٰ ہمیں
چھوڑے ہمارے ہمارے ہم تک تم ان کے دامن سے خارج نہ ہو گئے ہرگز اگر وہیں ہو گئے
خداوند ہی کتاب اللہ اللہ میرے حضرت علیؑ سے اللہ سے وہوں ہرگز جلا نہیں ہوں گے
یہ اللہ کے لئے میرے پاس رہا حق کو فرما رہے ہوں گے۔

اقول گویا جب ہم کہتے ہیں تو قرآن اسی بھی تھی حدیث خریفہ کے ساتھ قرآن اور اہدیت جہانیں پر کے تو یہاں ہم یہی قرآن خدا کی طرف اسی نام کے سوجھ گئی ہیں اور ان کے کہنے میں اور چار یا پانچ نام ہے اسی میں پر کہ انہی تو کلمہ بننا کی سے نہیں گئے اسی طرف سوجھ قرآن سے بھی اور چار یا پانچ نام ہے اسی فرق پر کہ انہی تو صاحب بنان اسی قرآن کا نام گئے۔

ابھرا مائے دھرم کا صاحب ہند کا دلی سے تہہ دار ہوئی کیسے محبت ہو جبکہ
 ہند کے عطر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اندھیرے سے ہونے ٹھیکین حریت
 اور کون اعداؤں کو غلام بنایا ہے۔ آپ کو کئی کتابیں ذخیرہ کتاب میں سے مروت
 تین صدائے حق کی گئی تھیں اور ان میں ہیں سراسر تمہیں داشتہ دار و غلام ہیں اور
 فریب کا کہنے کا کام یہ وہاں کو کس خراج سے ورنہ کاج واسطہ نہیں تھا ایسی ہی ہوتے
 پر تھیں۔ شیروں کا انہر کی آواز اور انہی دلائل کا گھبراہٹ میں شامی پہاڑ سے تھے وہ
 وہ ذخیرہ آئینے کا دھواں ان سے۔ یہ باتو سے سے انہی سے انہی سے
 اور وہ دھرم کا صاحب نے اپنے لکھوں کا جھنڈا لکھیا اور تھاکوڑی پر لکھوا کہ نہ
 کہ نہ وہ دھرم کا صاحب نے اپنے لکھوں کا جھنڈا لکھیا اور تھاکوڑی پر لکھوا کہ نہ

[illegible]

میں دھوڑ رہا تھا اور مقررہ کیمسٹر بھی رخصت ہوئے کے ساتھ ہر گھنٹہ اس جماعت سے صحبت
کرتے گئے تھے کہ اس سے اندر دو تھیں چھوڑنا تھیں تم سے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تو
وہ کہیں گے کہ شوق کیمسٹر ترقی میں تم سے قرین کیا اس کی گاہی بیچوں کے پیچھے سبک دیا
پھر وہ بیچوں اس امت کے قریب نہ لڑا ہوا تھی عزت اور خود غرض کے ساتھ ہر گھنٹہ
اس کی طبیعت میں اس کے دل جماعت سے صحبت کرتے گئے کہ میرے چہرے سے جسے نظارے کے
ساتھ تم سے کیا سلوک کیا تو وہ کہیں گے بہتے لگے کہ قرین کیا تھا نہ یا اور اس کو پھر ڈانڈ
اس کے ساتھ کیا حفاظت کی۔

جب آپ کے گاہی گاہیوں سے کہ ہر وہ علم میں اندر میں رہتے خود ہر گھنٹہ ہر
فروں سے نقل کیمسٹر قرین کا حرم و قدر ہر گھنٹہ سے قیامت کے دن کیسے ہیں یہاں
قریب اقرب فرط اس کے کہ قیامت کے دن تاکوں گا کہ اس میں کہن کر سکتے ہیں
تاکہ وہ گاہیوں سے بھی کہنے کی کوشش کی جائے گی جسے کہ حرکت کریں گے کہ ہر گھنٹہ
بلکہ ہر حرکت میں جسے ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں
کیونکہ ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں
لنا کہ ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں
کیونکہ ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں
حفاظت سے محفوظ رہنے کی گاہیوں میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں

نقل کیمسٹر ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں
کیونکہ ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں
جسٹس کی کوشش سے ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں ہر گھنٹہ میں

مکمل طور پر سزاوارت و شہداء کا ہونا اور حضرت علیؓ اور دیگر اہل بیت سے
مختلف روایات و امور و مذاہب کا توحید بھی واضح کر چکے تو اب جو چار مسائل کا نام لگنا ہے
سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے اور چار کو سینہ زور سے پکڑوں ٹکس پہنچا تا کی طرح کہ انہر جو سکا
ہے۔

۱۔ شیخ صدوق اور حم قزوینی سے چنے چنے مسائل سے ہیں وہ سب قرین اور محکم و جلیل
سکے قابل ہستی کی موت شیخ صدوق نے سب سے چنے قرین کا انکار کیا تو جواب دینے
اس سے تو قرین صریحاً شک جو بہت اندر قریب تھا وہ قطع تھا اور موجودہ شیخ سے یہ سوچنا
غلط ہے کہ وہ اس کے تھا۔

۲۔ اگرچہ مذہب اور عقیدہ صحیح ہے تو بہت سے صریح و قاطع مذہب کو باطل تسلیم کرنا
پڑے گا اور جب پہلی صریح کو بالکل ہو گیا تو آخری صریح کو جو انہیں تصدیق کی سوجھتا
تو کہ انہیں باطل ہی ہے وہ کیسے صحیح ہو گا اور پھر قیامت کا دھڑکاؤ بتائی ہوئی دھماکا کیونکر
ہو سکے گا۔

۳۔ بہرہوت کہ مذہب کا ثبوت و دایامت اس عاجزیت سے بھی ممکن ہے نہ کہ کسی
عالم کے قول سے اور حضرت امام قزوینی کی طرف حسب روایات سے کہ تمام حسن مسلم کی
حک کی روایات قرین ہی وہ ثابت کرتی ہیں۔ بلکہ حضرت امام قزوینی نے انہی کے سوا کس کا
بولب دیتے ہوئے قرین کو نفی تو ان سے ثابت کیا۔ اور باقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا دوسرے:

شیخ صدوق کی وہ دہشت میں سوچ چکے ہیں اس وقت سے کہ جسے جہل و
ہی یہ شخص ہے جس نے قرین قرآن کا انکار کیا ہے۔

ان کے پاس میں تو یہ قریب کافی کیجئے ہو گئے ہوتے !
 السید الجرائدی نے کہا ان الا صاحب قد اطلقوا علی صوة الاجہار المستفیضة
 بن المتروک والذہب بصریہ اصولہ ۱۴۰۴ اختلاف فی اکثر کتب علماء قزوین و علماء حلیہ
 والکتاب بنی بھا لغویا خالف فیہا المرآۃ فی الفرق والحدود فی المسجورہ

ما حسن کا کافی کے تغیر معانی کے چھٹے مقدمہ میں اور صاحب فعل الخطاب نے
 صدق و فیرو کے فکرات اور مشکلات پر کتب بحث کی ہے جس میں کے مجموعہ پر کو
 اوجیز لکھ دیا ہے فعل الخطاب کو دوسرا باب ۲۰۰ سے شروع ہو کر سر ۲۴۲ پر ختم
 ہوتا ہے اس کے ان تمام صفحات میں ۱۰۰۰ سے زائد کلمات کے دلائل کا رد بیان
 کیا ہے۔ یہ تصانیق نہیں ہر اقرب اسکے اچھی طرح مطالعہ کر لو تاکہ کیا ذمہ اپنے قریب
 کا پڑ چلی گئے۔

۵۔ شیخ صدق احمد شیخ مرتضیٰ و فیرو کی ذوات بھی ناگین قرین کے قریب ملے ہوئے
 اور مغرب فیرو ہیں۔

۶۔ غلو پر فعل الخطاب بحث۔

تمام علماء شیعہ کا ان مشہور روایات پر متواتر روایات کی صحت پر اتفاق ہے
 جو قرآن میں قرابت و تہجیر پر اجازت دلائے لکن میں امام و امام کے کہنا سے بھی اور
 اہل بیت کے کہنا سے بھی ان کے ساتھ ایمان و اعتقاد پر بھی اتفاق میں سوائے
 مرتضیٰ صدق احمد و فیرو کے جب ایک جوت اتنی تعلیم و تہذیب ہے تو ان میں تہجیر و ایمان
 کے ساتھ اقوال کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ جبکہ تعلیم و تہذیب کے طریقہ و اجتہاد
 کا اور علم صحیح اور متواتر روایات پر جو۔

شیخ صدوق کی حیثیت

ذہبی حاکم روایت میں کو طبری نے جہانگیر میں نقل کیا ہے اس نے کتاب کے آغاز میں اس امر کی تصریح کر دی کہ ہم اس کتاب میں وہ روایات جمع کریں گے جن پر اجماع و اتفاق ہو گا یا متفقہ روایات کے ساتھ متفرق روایات جو لوگ یا موافقین و مخالفین کے درمیان جہود و موصوفہ میں آگے و پیچھے ان روایات کے درمیان ہم جو صحیح و مستقیم سے نقل کریں گے۔ جب ہی روایت کو شیخ صدوق نے اپنی کتاب الترمذی میں نقل کیا ہو گا حیرانہ ہو گا کہ وہ کیا دلیل دیں گے کہ اس سے مراد اپنے مقصد کے لئے یہ کہنا کہ اس روایت کو وہ اس نے روایت اس کے طریق کے تحت نقل کیا ہے اس میں اگر کوئی اعتراض نہ ہو اس کے طریق کے مطابق نہ ہونے کا بھی کام نہیں۔

اسی طرح صاحب یوم نے صدوق کی کتاب الترمذی میں بخیرین سے منقول روایت اپنی کتاب میں نقل کی ہے اس میں بھی عجیب و غریب و تہمتیں ہیں (تقریباً صورت منقول) بالصدوق و امامت علی بن ابی طالب علیہ السلام (الصلیٰ علیہ و آلہ) اس پر بھی اعتراض ہے کہ شیخ صدوق نے اس پر پھر بھی ہندو کثرت کا ساتھ ہی دیا ہے اس لئے کہا ہے کہ ان روایات کو صاحب علی بن ابی طالب کے ساتھ ہی کر سکیں یعنی مکرر کے درجہ طعن علیہ بعض مقدمہ امام علی بن ابی طالب علیہ السلام و روایہ فی العمل بالصوم و بالعبادۃ و هذا الجمیع من مثله و درجہ اوقات تقدیم سے یہ اس طرح کا طعن ہے کہ صدوق پر کیا ہے۔ -
مثلاً صاحب العدد کے متعلق وہ روایت میں اور صدوق جیسے اسی کے ساتھ کہ صاحب سماعت ہے نہ تخریر و فی الامتداد انہیں کا جو فصل الخطاب ص ۱۴۴ پر موجود ہے۔

شیخ مرتضیٰ کے قول کا دار و مدار

تو کتب متکثرہ الاخبار و اشقراط من المکتب العتیقۃ الخیر او خیرین تغرد و یقلدہ الخلفاء مما یقض مند الجمیع۔ شیخ مرتضیٰ کا ان روایات کو ترک کرنا جو

معلوم نہیں ہے۔ یہ سب باتیں انہیں مآ اذیہ قتلہ من انکلیات الدنیا شبہ
 بظہور من لا جہد لہ ہب اسئل الا حاصہ و حال الامور کاب فی الفضلۃ
 والعزایۃ فی بیلہ و بعدا و قاتلہ۔ (فصل الخطاب ص ۳۶)

۱۔ خود حکومت میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات مقدسہ پر بدن و طعن کرتے ہوئے
 کہا کہ جو صاحب کے نام اور اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوگی عام مسلمان کے لئے جو
 ملک پہنچے وہ صورت کی طرف توجہ دینا شروع کرے گا تو اگر آپیں تسلیم ہو کر توجہ
 نہ دیں تب یہ شخص جو اسلام کو بھروسہ دے گا وہ غلط ہوگا اور اس کا تو بھروسہ کیا
 کہ اگر کوئی کے نام اور اعمال میں شہرہ کیا جائے کہ وہ دنیا میں ملک تمام کرے
 ہے یا قوم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے بالخصوص یہ نہیں ہے۔ کیا یہ ایک اور سری
 ہے جو اس نے خود راجہ کو اب کا جو یہ نہیں ہے کہ قیامت تک موت ہی کی موت
 تمام خدا کی سمیت نصیب ہونے سے لے کر اس کو بھی کر دے وہ نہیں بلکہ اس کو لے کر
 کو ایک موت آئے جس دن وہ کہہ گا کہ یہ دوسری موت آتی صحت گوئی اور پانی لے
 وہ کو ہذا میں ہیں اور وہ وہ عالم میں شہرہ کیا کہ میت پر ملنا کاتی اور کرنے
 دے تو ایسی اہمیت کے حامل نہیں بلکہ یہ دنیا کی فخر و کبر کا۔
 الجاہلہ پاؤں پاؤں کا کفن و تدفین
 لو اب اپنے قدم میں میدان آگیا

تاکمین تحریریت کا شرعی حکم کیا ہے:

اسپاہی چڑی بٹ کر جانے دیکھائی نہیں ملے۔ امام ابو نعیم و غیرہ نے حضرت
 و تاجریں نے یہ کچھ ہی کا اندازہ کہ تحریریت ثابت کی ہے قرآن کے شوق یا غرض ہے
 یہ غرض قرآن کے کچھ ہی تو شک نہیں جو مسلمان اس میں سرب و سرود کی جگہ جب بھی
 قلم اٹھا کر یہ چیز کو جنوں سے لکھ کر یہ اور سب کا مقصد وہی ہے کہ اس شخص
 کی جتنی تحریریں لکھی گئی ہیں ان میں سے کوئی ایک نہ ہو جسے یہ سب سنے دے

ہی لائن یا صوت ایک فرقہ کی طرف سے ہے اور دوسرا دینی ہے اس کے فیصلہ کی پروا نہ ہے اگر
 بھی امت کے لئے جو کچھ لائقِ عمل و ثواب ہے اور دیکھتے ہیں کہ کتنے بڑے اعلیٰ مرتبہ
 رفقہ و شیخ کے درجہ میں سے کتنے ہیں مگر آخری کون کس نے، جو حکمرانوں اور حاکمان
 سے تو انہیں کے مذہب پر غلام ہیں، انہی کے طاقت و حکومت دیکھنے کے لئے ہیں، اور
 اگر آخری معاملہ کریں تو اپنی اپنی صورتوں میں اور یہ ٹھیکہ گاہوں میں پیدا ہونے والے ہیں
 شیخ کا فرقہ دینی کے ہر جہدوں کے ایمان کی ضمانت کیا ہو سکتی ہے۔



فصل چہارم

تخریجہ الامامیہ ————— ڈاکٹر صاحب

بعض منصف مزاج علماء اہلسنت کا

اعتراف حقیقت

شیطان کا یہی عزائم ہیں کہ بعض منصف مزاج اہلسنت
نے بھی اس کا اثر کیا ہے۔

۱۔ چنانچہ علامہ دست اقدس نے اپنی کتاب اہل حق و باطل میں ابن احم شیرکام
کو کلمے کے بولنے والے قرار دیا ہے۔

”ان صحابی کلمہ دہنی میں عام ہو گیا کہ قرآن شریف اٹھاسو بار کے علاوہ اہل اسلام کے نزدیک
عبادت شدہ مخلوق پر ہے کہ وہ قرآن مجید کو خدا سمجھ لے اپنے حق تعالیٰ اور میرے
پروردگار کو خدا ہی سمجھ کر آتی اہلسنت میں لوگوں کے یہ اقوال بھی موجود ہیں۔ اس کا
زیادہ تر یہ ہے۔“

۲۔ علامہ مولانا محمد رفیع صاحب کتاب ”تاریخ القرآن“ میں ”بڑی لغوی شیور اور قرآن
مقدس مستور میں جہاں اہل حق و باطل کا کلام نقل کرتے کے بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے
لکھتے ہیں کہ ”مرد شیعہ کے اقوال میں جو ایسا کلمہ بھی ہے جو قرآن و سنت میں مرد نامہ اہل حق
تخلیف اور اپنی کتاب مذہب اسلام میں صریحاً بیان ہو رہے تھے ہیں“ ائمہ مشرہ قرآن

فصل پنجم

تقریباً اسلامیہ ————— محمد حسین ڈاکو صاحب

حضرت امیر علیہ السلام کے جمع کردہ قرآن کی حقیقت

قرآن کی کتابوں سے جو چیز یا بے ثبوت شک پہنچتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن
جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا تھا وہی تھا جو اس وقت لوگوں کے ہاتھوں میں موجود
ہے۔ پس البتہ اس میں درست غلطی اور کجی نظر نہ کیا گیا تھا۔

الف۔ اس کی ترقیب نزول قرآن کے مطابق تھی یعنی جو سورۃ پہلے نازل ہوا تھا اسے
پہلے جمع فرمایا تھا اور بعد میں داخل ہونے والے سورہوں کو بعد میں ملے
وہی گنت تھی۔ اس کی تائید مزید اس کی کاتبہ کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ
میں مذکور ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے سفینہ کی بدولت جمع فرمایا تھا۔
قرآن پائی کر کے جو سکے لکھایا۔

ب۔ یہ ہے کہ اس کتاب میں اس طرح جمع کیا گیا کہ جس طرح خدا نے جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا تھا۔

پ۔ اس صورت میں قرآن مجید کی مختصر تاویل و تفسیر بھی تھی جیسا کہ سید علی نے ابن جریر
کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا۔

”اگر جناب امیر علیہ السلام کا میں جمع کردہ قرآن نہ ہوتا تو ہم کا ذکر و نام نہ

آجاتا۔“ (تذکرہ خاندان سلطانی، صفحہ ۱۲۱، جامعہ مدینہ)

اس کی تائید مزید تفسیر مالک صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ جو کہ جناب امیر

اور عرصہ کا مکمل دورہ کر لیا،

”اسے عمر بھر وہ اہمیت جو لکھنؤ عالم نے جانبِ بریل کو دی، اُن کی طرف سے اعتراف کی اور، بعد میں سے فقط سے ملنے پر مل کر میر سے اپنا وجود ہے اور میر پر اہمیت کا تائید و تفسیر اور برِ حال و دوں کی تفصیل بھی میر سے پاسی اخذ کیا ہے؟“
 یہ ہے وہ مصحفِ بجا کی وقت، اہم نواز سکوا کی معلوم کا ہے؟ یہ ہے وہ مصحفِ بجا کی وقت، اہم نواز سکوا کی ہے ہے وہ وقت بھر، اپنے ہمراہ لائیں گے۔
 اتنی سو بات تھی جسے افسانہ کر دیا

(ص ۲۸ - ۲۹)

فصلِ پنجم کا جواب

تحفہ حسینہ — محمد اشرف انیسالوی

حضرت علیؑ کے جمع کردہ قرآن کی حقیقت

۱۔ حرمِ مقدسِ مہربان سے یہ حکیم لکھ کر قرآنِ محفوظ میں اضافہ شروع کرتے ہیں فرمایا اس کی ترتیب مجددِ قرآن کی ترتیب سے مختلف تھی اور آپ نے اس کو ترتیبِ نزول کے مطابق جمع کیا تھا لیکن صداقت طلب امر یہ ہے کہ سرورِ عالم علیؑ نے اس کو جمع کرنے سے پہلے کوئی ترتیب پر جمع کرنے کا علم نہ تھا تو دوسرے حضرات صحابہؓ نے سرورِ عالمؑ کی مرضی کے برخلاف اس کو جمع کیا بلکہ اور مجددین نے یہ جب وہ اسی طریقہ پر جمع کیا تو یہ حکیم ترتیبِ نزول کے مطابق فرماتے تھے تو اس کے صفحات بھی کثرت نہ رہا اور مسئلہ یہ بھی ترتیب صحابہؓ کا نام سے قائم نہ ہو اس کے بعد ان کے بعد ان کے بعد تھے

انکان ہے۔ ہندو نام پیلو و دیو کا حوالہ اس ضمن میں بیڑی کی نافرمانی صاحب کے لئے تھا
کھنگڑی۔

بعد، جو قرآن پڑھنے سے پہلے پڑھا تھا اس وقت میں اس کو ایک علی غرور اس واسطے
قرآن پڑھا کہ اس سے تاج و خروار کا چہرہ ہی طرح مہکتا لیکن خروار و خروار کے
کئے ہاں سنی سیرت میں اس جو ملک و ملک اور دو میں ان کو نہ کہہ سکتا ہے، یہ میر حبیب صاحب
اعز ان عہد و حکومت میں اس میں تفسیری اثر بھی ہے تو وہ قرآن کی سنی کے کھانے ایک
علی غرور تفسیری قرآن تھا جس طرح دیکھا کہ یہ سنی تفسیر کو کہہ کر سنت کی سمجھ کی وہ غیر قرآن پڑھنے کی
لیکن قرآن پر جاننا اس لئے کہ یہ حق میں پڑھتا تھا۔ میں کہ، ہمارے میں سنت بنانا اور مسلسل لکھ
مہارت کی تحریک فائدہ دینے کی جا سکتی ہے۔ شفا اس دور میں قرآن مجید کو کوئی شخص
تحقیق موضوعات کے متعلق پڑھ کر دے، تو میر ہادی اور اس کی محنت کا لہر منتقل کر دے
شب پڑھ کر دے۔ محنت و محنت پر منتقل آیات مجیدہ میں کر دے وہی پڑھتا تھا اس قرآن
علی غرور تو قرآن کریم کی سنی قرآن میں نہیں کہیں گے نہ سہارا کہ ہم بیہودہ قرآن کی عظیم
انگریز کے ساتھ آپ نے بھی انسانی قرآن اور پانچ مجیدہ محنت ہو دیا۔

اتنی محنتیں اتنی جتنے افسانہ کر دیا
لیکن چھوٹا ستر ف سے کر بکت چھوٹا دارو کے مصداق ہاں صاحب ان ہیں ان
ہاں کہ دارو دار چھوٹا چھوٹا گویا مہملی کئی محتاج طبری اور تفسیر صف و دیو پہننے
کو کہیں انہیں نہ تھا کیا ہے، آخر قرآن ہی کو کہہ سکتے ہیں؟
ج، جب مرد کے متعلق کے دارو امانت میں مہملی سادہ سے حضرت خاندان
مذ کے پڑھ کر قرآن کے متعلق بعض لوگوں نے پڑھ لیا یہ ضرور میں کہہ کر
ان کا سختی سے روک رہے ہوتے حضرت علی غرور رضی اللہ عنہ سے نہ فرمایا کہ حضرت
مہملی رضی اللہ عنہ کے حق میں پڑھ قرآن اور اس کی تالیف کے متعلق کسی قسم کے
شکری و شبہات کا اظہار نہ کر دیکر بلکہ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہمارے ہمارے خیر
سے کیا،

عن سويد بن غفلة قال سئل عن رجل قال لا تقربوا في
داري الا خيرا فوالله ما فعل الا الذي فعل في البها جمع الناس
من كل اهل داره ما تقربوا في داره من الخرافة فانه يظن ان بعضه
يقول ان قروا في خير من قراء تلك وهذا لا يكون كقول
الانبياء صلى الله عليه وسلم قال اني ارجو ان اجمع الناس على مصيعة
واحدة فلا تصحكون شرقية ولا اختلات ولا تصعد
ساكن بيت.

ہم یہ سونہا سنتے ہیں جس سے اس کلمہ کو بہت تواتر کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
 پر یہ سخت عذاب لگے ہیں جس کی تلافی میں نکاح کیا گیا۔

گیارہواں سنہ ہجری ۱۸۴۸ء میں اٹھارہ سو تیس سالہ نبوت کو سننے کے لئے
 اور امت محمدیہ کے سرور و قدس کی کاغذات کی ہر جگہ پر امام ائمہ کو ثابت کر سننے کے
 لئے اس کی پچھلے تمام کتاب کر دیا اور اس میں ہر سنہ کی ایک کتاب کو نام لکھ کر دیکھنا
 نصیب اور نا اعلیٰ قرآن کی صورت نظر آئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صورت تک یہ صورت
 اسی طرح بنی رہے گی۔

۱۔ یہود کی انتہائی کاروائی،

وہ اس قرآن مجید سے یہودیہ ترین کام میں لگ گیا کہ وہ قدرت میں نفع نہیں حاصل
 کر کے تیسروں تبدیل کر دیتے ہیں کہ چھپا دیتے ہیں۔ یہودیہ کی کتابت و تفسیر و تفسیر و تفسیر
 کتابت کو ہر ایک جگہ بدل دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، یہودیہ کی کتابت و تفسیر و تفسیر و تفسیر
 انہوں نے اس کام میں لینے کے لئے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے اہل اسلام میں یہ
 عقیدہ رائج کر دیا کہ حضرت اہل قرآن کے بعد قرآن کا نبی کریم علیہ السلام و حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم میں اہل اسلام میں اہل قرآن کی تعلیمات و عقائد و ایمان امت کو اس
 سے جو شہرہ و طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا ہے اس کے تمام اہل اسلام کی طرف سے یہودیہ تھا
 اور یہ ایمان اسلام کی ایک جہالت، جبر و سبوتا جیسے ایسی ڈگری پر چلی تھی کہ یہودیہ کی سازش کو کھینچا
 تھا۔

مگر پھر بھی یہاں لوگوں میں یہاں،

وہ حکمرانوں نے فرمایا ہے کہ یہودیہ قرآن جو قرآن و تفسیر میں مختلف ہے اس کو ایمان
 یہودیہ پر دیا گیا ہے۔ اگر اسلام کے لئے اس سے اس قرآن میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس
 ہے فرق نہیں اور نہ آیات کے لئے اس سے تو پھر وہ یہودیہ کی سازش کو کھینچا تھا

تحفہ حسینؑ

۱۔ دھوکہ صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی دہائی میں داغ بولگی کو پر صاحب کی دروڑ طوائف
ہے ہاں یہ نگہ دہائی میں بلکہ ہمارے عربیہ کلام کا نام تھا حتیٰ کہ ہے تو یہاں
میں بالکل صحیح تا تو ہر نام و نشان نہیں ہے۔

۲۔ سہارن پور کا کہہ رہا ہے کہ وہاں میں ایکوں سے بڑا دھوکہ صاحب کی کوئی جتنے ہیں
میں تو کوئی قصہ کہہ رہا ہے کہ قرآن پڑھ کر نہیں پڑھا جاتا تو وہ کہ بات ہے۔
اور پورے عالم میں جب ایک مانتا بھی دل کے لئے حضرت شیخ کا مسموم کر رہا تھا
بالکل بجا ہے۔ وہاں تقریباً اس وقت خوب ایسی خبریں اس کو گوت دھوکہ صاحب اور ان
کا اشتغال ثابت کی گئی ہے تو قاسمیر کے کاسل مقصد بھی داغ بولگی۔

۳۔ دھوکہ صاحب نے دہائی فرمایا کہ قرآن شیعہ کے نزدیک حق و باطل کا سہارا ہے
اور صحیح و سقیم اور نیک و کرم کو سہارا ہے۔

سب سے اشرافیوں نے ان کی اور صاحب پر یہ ایمان عظیم فرمایا ان پر تو سب و شتم
اور ان کے ایمان و مقصد اور کہہ رہا ہے کہ ان کی اور ان کی ہر چیز اور سنگ سے کرم
تیسرے کو ان اور ان کے عقائد و قرآن کا اس قدر اہمیت ہے کہ ایک صاحب فاضل الخواص
کی زبان کو ایسے لوگوں سے کہے قرآن کا ہر حرف و عبارت غنی اور غنی ہے اور ان
کا صاحب چھپا ہوا ہے کہ ان کے عقائد و قرآن میں کرم و نیک ہے کہ ان کے
نیز دیاریات کے ساتھ ہی ان کی کرم و نیک ہے۔ قرآن کی غنی فاضل صاحب
میں کرم و نیک۔ قرآن میں ہر صاحب سے دریافت کریں گے کہ ان کی دیاریات کرم و نیک
ہاں ہے و قرآن کے مطابق ہی یا اور ان کی پیش کی جا رہی ہیں انفرج یہ مضمون کہنے کو ہے
نہی اس کا نام و نشان لگاؤ دھوکہ صاحب ایمان کے ہم سنگ لوگوں میں انفرج نہیں
آتا۔

[illegible]

ان بچہ دہ سے جنگ اعلان کیا تھا اس سے مدد لینے اور مدد پر توجہ دینا اس سے جنوروں سے کہ ان کے تعلق پر تنقید کی یا غریبوں میں بکری اور بچوں میں خوراک لگانے کا ہمارے دیکھ کر انہیں پر ادا ہوا اس کے اندر کی بھی کوئی کوتاہی ہے۔ اور ہر کچھ صورت میں اس کا حق ادا کرنا ہوا ہے۔

دوسرے غریبوں کے درمیان زمین کا حصہ بھیجنے ہے۔
 اگرچہ خود بھی ملے، کے ایک خطبات میں حضرت امین دست بہ کردہ
 ان کے تعلق پر مدد دی گئی جو ان اور مکان اس لئے ڈھکنا صواب کا جواب دہاں
 ہے۔ اور مذہب شیعہ کی حد سے قرآن کی ناکام کوشش۔ اس نے بدعتی عدم بصورت
 کی کہ اپنے علماء پہنچے اس کے لئے کہ انہیں مسودہ لکھے اور پھر اپنی ہی کی گنجائش
 تم کو لکھے۔

دوسرا جواب اور اس کا رد:

عدالت انتہائی قرات پر مبنی ہے مگر مطلب ہے کہ قرآن سے قرآن مجید
 کو مستند قراتوں میں پیش کرنا کہ نصرت دہا ہے تو شیعہ مذہب میں یہ قطعاً قابل قبول نہیں
 انہیں ہے کیونکہ وہ حق ایک ہی قرات کے حامل ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے خلق امام ابو عبد اللہ جعفر صادق رضی اللہ
 عنہ کی طرف غریب عدالت۔ مولیٰ کا جملہ ملک یہاں مقرر ہے۔
 "ابن ابی اسود" نے قراءت میں گمراہی کیا تھا وہو ضال تھا لیکن

ضال تھا، تھا وہو ضال تھا لیکن ابھی اللہ تعالیٰ نے غمناک سے غمناک فرمایا
 "اگر عبداللہ بن مسعود ہماری قرات پر قرآن مجید نہیں پڑھتے تو ہم گمراہی کا
 شکار ہیں اور جسے جو ان کے درمیان کی گمراہی ہو تو آپ سے فرمایا اس
 دیکھ کر انہیں عبداللہ بن مسعود کے قرات کے ساتھ چلے جاتے
 ہیں۔"

ہندس کے شعوت صحابی اور تفسیر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے تو وہ بھی گویا توہم و سحر کے تحت
فلسفہ قرأت پر بیٹھنا کا رخصت کیوں کر ہو سکتا ہے۔ اسی معنوں کی تفسیر ہدایات بھی
طاہر کر سکتے ہیں۔

۴۔ انجیل بن ماریا کہتے ہیں اس نے ہم کو عبادت سے حراں کیا۔ وہ کہتے ہیں: "ان قرآن
خزل کل صیغۃ عربیۃ" قرآن سات قرأتوں پر تازی ہوا ہے قرآن پ سفلایا
وہ اللہ کے دشمن جو کہنے میں قرآن عربیۃ ایک قرأت پر تازی ہوا ہے کہہ لو! اللہ اللہ
وہ کہے خزل علی عربیۃ واحد من حد واحد۔ ۱

۵۔ زہارہ نامی تفسیر اللہ سے روای ہیں کہ آپ سفلایا "ان صیغۃ واحد
خزل من حد واحد و کن الاصل من یحییٰ من قبل اسراف" "یہیٰ قرآن بھی کہتے ہیں
تازی کی واحد صیغۃ عربیۃ سے ہوا یا ان مختلف تفسیر کی قرآن کتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مضبوط واضح اگر اللہ تعالیٰ کی طوٹ سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طوٹ سے
متعدد قرأت کی اہلیت ہو تو اولوں کی طوٹ باقیات مضبوط دیکھا جاتا اور قرأت
واحدہ کو بدلیں بھی جیسے عمل ہو کر جاتی کہ بیچے نہ لکھا ہوا ہے۔ لہذا قرآن میں واحد ہے
اس سے جواب اللہ تعالیٰ کا نافعہ نہیں اس سے سنا کہ اگر شیعہ مذہب پر ایمان نہیں ہے۔

۶۔ اگر قرأت مختلفہ اللہ تعالیٰ کی طوٹ سے ہو چکے تھے تو پھر وہ عربی قرأت کا مذاق نہ لگا
جانا اور ان کو لغت و نزلہ اللہ کے معنوں کے تحت سمجھا دیا جاتا۔ کتنے شیعہ علماء
کے متفق کیسے تبصرہ کیا کہ صحت میں غیر ہو سکتے ہیں اس سے اپنے اللہ کو شہید کیا اور
واجبات معتقین اماما کے شوق کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حدیثات میں ہیں
یہ وہ اللہ تعالیٰ سے منسوب اللہ پر بھی اور ان کو مقرب ماخذ سے ہو چکی ہیں سنا اور
اللہ کے اس سے کسی کی حاکمیت کی جاسکتی ہے جس سے سات کا ہر جہ کہ یہی قرأت کی تعداد
مقرر نہ لکھ کر یہ ہیں کہ ایسا بلکہ وہ قرآن کو ان صفات میں اور عقلی ثابت کہ اس کے اصل
تقریب کے لغتوں پر سے لکھو لکھا گیا ہے لہذا اس کو صاحب کو جواب مذہب فہم کی
بد سے قطعی لفظ اور تازی قیاد ہے۔

مطابق سابقہ ان الاشیاء المزملة، عبادۃ من الخلق راغبہ فی القرآن فی خبر
 لہو کہ ان الاشیاء مکتوبہ علی اللہ علی التفسیر ص ۳۵۳۔
 بلکہ انی نہا انک اسم مکرر فی تفریع ان روایات میں کیوں کہ تفسیرات دیگر
 کا ارتکاب کہ سنی علماء نے کیا ہے ان روایات دائرہ سے مراد احادیث قدر میری
 یا سرور اللہ علیہ علی روایت کہ مصیبت ہے کہ ان تفسیروں کو صحت ملی
 ماحظ یہ بطور تفسیر لکھا گیا تھا یعنی روایات ان قطعاً ایسی روایات کی گمان
 نہیں رکھیں۔

تفسیر تہذیب الامیہ ڈھکو صاحب

ان روایات کے الزامی جوابات:

ایک سوست کردہ شہادتیں

میں بہترین حد تک یہ روایات جن میں بعض تفسیریں دیکھ کر ہر آدمی کے دل پر
 اور ہر ایک شہید پر آشوب ہو سکتی ہیں اور جو یہ روایات کوئی شہید
 حجت سے بھر میں نہ آکر اس قسم کی روایات کے باوجود ان کے ایمان و اعتقاد پر کوئی فعل
 نہیں پڑتا تو ہمارے ایمان میں کیوں فعل واقع ہو سکتا ہے اس اجمال کی تفسیر ضرورت
 تفسیر ہے کہ۔

روایات اہلسنت کے مطابق موجودہ قرآن ناقص ہے:

تفسیر تفسیر میں سرحد مراد اور لفظ ہر صحت پر عبد اللہ بن عمرؓ کہنا
 مقرر ہے کہ،

”لا یقرن احدکم قد فعلت القرآن کلاماً وما یدریہ
 ما کلامہ فی شعب کلام قرآن کثیرہ“

ہے مدعی ہے۔ جب کہ شیعہ مذہب میں ان کو ان ضمن میں محدود تعداد میں سے دیکھ کر قرآن اور تفسیر و تہذیب اور اسلام ٹھہرا گیا ہے۔ اور اہل سنت کہ قرآن کی وہ سہولت کے فضا کی اور حقوق کے معلق وادعائیات کا منہ کرنا بھی اصرار و سران کا اثر طریقیہ عالم کے ذمے ہے۔ اور اپنے فضا کی روک تھام اور اپنے جہاد کا مذہب کی حقانیت پر مشکل آیات کا انکار میں ان کے ذمے دیکھو گیا ہے۔ ایسی صورت میں اگر حکومت کا مذہب قرآن اور تفسیر و تہذیب اور اسلام کو تسلیم کر لے اس میں سے یہ کہ ان کے مذہب اور مذہب الی اس میں اگر ان کے اثرات ہے تو یہ بعض آیات کی ہے۔ اور وہ بھی اندوہ کے بغیر ثابت ہوا اس سے مذہب الی شیعہ کا حلقہ کیں کر رہا ہے۔

۴۔ یزیدی تفسیر کے تواتر کا اعتبار کے غیر قرآنیت ائمہ کے سوا ہر دور و نام تہذیب جب کہ اہل سنت و اہل اجماعت کا مذہب ہے۔ ہے کہ قرآن نام ہے ان کلمات و بیانات کا جو قرآن و تہذیب کے ساتھ قرآن کو تسلیم کر لے کر اس کے ثابت ہوں تمام کتب اصول فقہ میں قرآن مجید کی قرآنیت کہتے ہو تو قرآن قرآن

ملفوظات علامہ السیوطی علیہ الرحمہ و آلہ السنت و آلہ الصالحات
المتفقون الیہ انفسا و متواترا بلا ریب و شک۔

قرآن کی آیات و قصص کا نام ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا
وہ جس میں کوئی غلطی و تبدیلی نہیں ہوئی تو اس کے ساتھ حق و سچ و حقیقت کا
قرآن کا قصہ جو ہے میں کوئی شک و شبہ نہ کیا ہو
بلا انکار و تردید جو بیحد و یاقوت میں کوئی شک و شبہ نہ کیا ہو و بدلت کرئی میں ان سے
بما سے مذہب میں قرآنیت کہتے ہیں جو ان کے مذہب میں

۵۔ علامہ ابن شیعہ مذہب میں قرآنیت کا قصہ و حقیقت ہے جب کہ ہر دور سے ذریعہ
قرآن مجید میں رسالت قرآن متحقق ہی ہو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۶۔ انصار القرآن علی سبحة احدی۔ "کا مصداق بھی ان کو قرار دیا

گیا ہے۔ اور تمام جہت کی قرأت عذریٰ کی از موی ہر حقول بھی ہیں ہذا ہما سے
 مذہب و مسلک کے دو سے تعدد کی وجہ سے جو کہ اس کو قرأت ایک بتدل ہوا لیکن
 تعدد قرأت سے اس کو تعدد بتدلیہ مشائخ اسودہ کا تحریریں ہدایک جوہ الدین کو تعدد جوہ الدین
 اور عدل جوہ الدین بھی تھا گیا ہے۔ ہذا مجملہ اس پر ممکن آیات ہیں گشت ہر اصل
 میں ایک ہی نماز سے یہ کہہ جاتی قرأت کی طوت ماہجہ جمعی ذکر صلیہ کام کی طوت سے
 قرأت اور تغیر و تبدل کی طوت۔ انہی ہی عدلت و حکم صاحب سے جہاز امن کاروانی کی
 ہے یہ ہر مرد و مل اور مذہب کا یہ کہ نسبت اس مذہب الی قطعہ کام سے کوئی فائدہ
 نہیں پہنچ سکتا۔ انہی شہیر اور سید محمد اس کی حق سے اپنی خبر و افلاقی تفسیر روت اللہ علیہ
 کے مقدمہ میں لکھا ہے:

من حيث الطبیعة ان علی کل ایل ایا بکر و صبر ایضا حشر ضرر

واسطی طور اکثر ایں دیا تاہم وحدہ نقد موی الکلیون۔ ۱۰۱۰

شیوہ کا موی اصل اور مذہب کا مذہب ہے کہ بیشک حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ
 ہر حضرت ہر کہ وہ حضرت رضی اللہ عنہم سے قرآن مجید ہی قرأت کی اور
 اس کی بہت ہی آیات ہر صورت کو عدلت کر دیا ہے جیسے کہ کہیں سے
 روایت کیا اور کہیں دوسروں کی چند آیات پہلے لکھ کر جا چکی ہیں۔ (معاذ اللہ)
 من القرآن الذی بآیۃ فی السطور الیہ و شرحہ و تفسیرہ
 مکرر الیہ و شرحہ و تفسیرہ الیہ و شرحہ و تفسیرہ الیہ و شرحہ
 حوالہ دہن الثوریۃ والانیول و انصرفت تالیفاً جامعاً و اجمع
 لہا الطیل ۲۰

پس وہ قرآن مجید تمام قرآن قرآن کے کمال و اسودہ کے ہاتھوں میں موجود
 ہے اور وہ کہ اسلام کا قطب اور دائرہ احکام قرآن کا مرکز ہے وہ ان
 لوگوں کے نزدیک قرأت و انجیل سے زیادہ تعریف پر مشتمل ہے اور
 ان دونوں کی نسبت بھی ضعیف قرآن کا یہ ہے اور ان سے بھی زیادہ

طبرسی کا شمار غلط

”نعم اسقط ذهن العديد من ما لم يتواتر دعاً لشيء من
تلاوته، وكان يتروك من لم يبلغه الشك بما لم يكن في المعزاة
الاصححاً۔“
ص ۱۰۰ ج ۱ اول

اس حدیث کی روایت میں ہے کہ ان لوگوں میں وہ حصہ ماضی کر دیا جو متواتر نہیں تھا
اور وہ حصہ ہمیشہ گواہت مسموعہ پر رکھا حتیٰ لیکن جن کو نسخہ کی اصل پر نہیں پہنچی تھی وہ بھی اس کا
تکلف کیا کرتے تھے اور وہ حصہ بھی جو صحیح نہیں تھا مسموعہ پر رکھا تھا اور اس کے ساتھ
ہم دوسرے نسخے کو کہہ دیا تھا تو اس پر متواتر کیا مسموعہ اللہ کو یا عرضہ اے عرضہ
تو مسموعہ نام لیا کہ میرا کہہ دیا ہے یہ مسموعہ کے ساتھ کہتے کہ جو سے اس کو ساتھ
کیا گیا قرآن قرآن میں مسموعہ کہہ کر کہتے تھے کہ اس کے ساتھ قرآن میں مسموعہ کہتے تھے یا متواتر
ہم نسخہ قرآن خود ہا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اور دیگر روایات کا جواب

”أما ما ذهب إلى أن قوله رواية كالجواب في قوله من لم يبلغه الشك بما لم يكن في المعزاة
و عليه يعقل ما رواه ابن عمر عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم
في هذا الجواب أكثر من أن يحصى إلا أنها موصولة على ما ذكره صاحبنا۔“

حضرت عبد بن عمر رضی اللہ عنہما سے جو قول ہے اس کے ساتھ اس مضمون کی
کچھ روایات اور روایات کا کچھ جواب ہے کہ وہ غیر متواتر ہیں اور متواتر کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ
عہ وسلم سے متواتر خبر موجود ہے کہ وہ ایک قرآن نہیں ہے اور یہ وہان آیات کے تفسیر
سے ہے جن کی گواہت مسموعہ پر رکھی ہے لہذا اس قسم کی روایات سے الگ احسن کو بھی
قرآنیت کہنا کی بات کہ انھیں غلط ہے اور یہ
ہم خود کہتے ہیں ہم کہ ہم کو بھی سے نہیں ہے۔ کے متواتر ہے

وَابْنِ ذَالِكُمْ مَا يَقُولُ الشَّيْطَانُ الْهَسْرُ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نَصْرًا فَلَا مَعْنَى
تَنْزِيلِهِ إِلَّا مَعْنَاهُ ————— ڈے کو صاحب

بحسب روایات اہلسنت سورہ ہائے قرآنی میں کمی

لغات پر غور ہی سورہ احزاب کے دو سو تیس پڑھیں جہاں فقیر لیکن جب عثمان سے
سچ کر کے توہمت غزوات و فتیاب ہوئیں تو اس وقت مروجہ روایہ "اَلْقَان" کے
مذہب سے یہ ثابت الدین کہ اب اس سورہ کا بقدر سورہ قمر و قمر بنی ثمانیت ہوتا ہے اس
کہ دو سو چھپا ہی آیات میں یہاں نسخہ والی تکرار میں نہیں کی جاسکتی کیونکہ قطع موت نہ تو جی
میں ملے جیسے۔ اہل کے بعد اس کا قصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کلام حقانی ۔

(ص ۴۰۰)

تحفہ حسینہ ————— محمد اشرف الیاسی

یہ سب کچھ حکمران صاحب کی ہائی میں حاتی ہے اور میں آواز سے بے خبر کیا دیر
و اگر عید ساری اور شہادت سے کام لیا ہے کیونکہ قرآن مجید کی آیات میں بھی کم جملہ پانچ
اس میں قرآن مجید کی آیات۔ ہمیشہ کی ہوتے۔ کہ اس میں اصحاب رسول علیہ السلام
کو در کیا ہے؟ اکیس صفت مدبرین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اگر عثمان شہنے آیات حضرت
کو دے گی ہیں؟ جب نہیں دے کر پتہ نہیں تو پھر اس کے چینی کرنے کا مقصد کیا رہا؟
عہد و عریہ انہوں نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ جو کہ جو حکمران کے دور میں پڑھیں جہاں فقیر
ڈے حکمران سے یہ چھنے کہ شروع شکوات آیات کو یہ ان کو تاہم تو کیا نہیں گئے تھے
دور کی کہ یہ حکمران سے پہلے پڑھیں جہاں فقیر۔ ڈے حکمران صاحب خود بات کرنے کے یہاں سے
کے نزدیک چپ رہنا ہی اہلسنت ہوتا ہے آپ در چپ رہتے ہی اور بات کرنے سے

پچھلے کو سر پہتی ۔
تفسیر

معاذ اللہ کے لئے ہے یہ سننے سے سب اہل سنت و فہم کو دیا ہے کہ میں
روایت فیض کر رہا ہوں اگر کسی دھول منظم علی التدریج کو سننے کے بعد اس کے بعد کہتے
ان کی کہتے ثابت ہو جائے گا کہ یہ سب کہیں سے کیا گیا کہ خارج نہیں ہو سکتا یہ کہ
فیض و توفیق الہی ہے انہیں اس کے نزدیک عہد انعام میں جب اللہ تعالیٰ سے غلو علی آیات کے
فیض فرما کر انہیں اس طرح غیب مطلق سے علی التدریج کو سننے سے غلو فرماتا کہ ان کو دیا تو اس
کو شیخ کا ماحول تھا کہ ان سے اپنے ذہن سے لیا تھا ان تعالیٰ و تعالیٰ مع آیات اور
نفسا ذات بخیر منہا اور اس کی عقل کو پہلے ذکر کی جائیگی ہے خود تفسیر
عہد سے ہی ثابت کہ اس کے تحت فیض کے تین قسم بیان کیے ہیں ۔ جمع بیان جو اول
مع ۱۰۰۰ کے بعد تین ہزار اول سے ۱۰۰۰ پر اس کی تعلیم ہو چکی ہے۔ جنہا اس سے
یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ دربار صاحب
علی التدریج کو سن کر ان کی کچھ چیزیں اسے تمام ہو گئی ہیں یا انہیں اندر میں نہ تفسیر میں نہ کہ
پڑھا کہ تھا ان کے دست تفسیر کے لئے انہیں قرون ہزاروں پہلی تیس اور چوبیس پر بھی نہ تھیں
دوسرے صحابہ کے بھی پانا انہیں اس طرح بیان کیا تیسرے سے بھی اپنی سرگشت اسی طرح
بیان کی تو سچہ عالم علی التدریج کو سننے فرمایا ہاں سن کر اس کا سبب کیا ہے انہوں نے عرضی
کی انہوں نے کو انہیں اس کے قریب بالیہ بہت آگست کوئی انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں
ما فیہ غایہ انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں انہیں

طریق سے مشورۃ التواضع کو بیان کرتے ہوئے کہا: "قد جانت انہا انکلیف
بان الشیخ کانت لی فکرت فیصلح تلاوتہا انہا ما روی عن ابی ہریرۃ عن النضر
کا انہا یقولون انہا لا یجوز انہا لا یجوز انہا لا یجوز انہا لا یجوز انہا لا یجوز انہا لا یجوز
جو وہ اس میں آدھ انہا التواضع و تقویٰ اللہ علی من قارب شرف رفیع
ومن انہا انہا السبعین من الانصار الذین قتلوا پیغمبر معہو عنہ

خبر آیتا فیہ حرکت با، بلغوا عنا قومنا ان لقینا ربنا فرمئی معنا
و ارسلنا شراذیر و اولک رفع۔

111

بہت کمالات اس مضمون کے دار و دیار کہ چند آیات قرآن مجید میں قصیدہ ہدای
عزلی کا خلاصہ مضموناً ہو گیا۔

۱۔ حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ صحابہ کرامؓ میں یہ تھا کہ اسے حقے ملوان دیا جاتا کہ وہ اس میں گلاب کا دھواں کر کے لے کر وہاں پہنچا دیتے۔ خود حضرت امیرؓ کو بھی یہی روایت ملتی ہے۔ حضرت امیرؓ کے پاس ایک عورت تھی یہی عورت اپنے سر پر شادی کی باندھ رکھی تھی۔ حضرت امیرؓ نے اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اس سے کہا کہ تم میری خدمت میں آ جاؤ۔ عورت نے کہا کہ میں اس کے پاس نہیں جاؤں گی۔ حضرت امیرؓ نے کہا کہ میں تم سے ملنے آیا ہوں۔ عورت نے کہا کہ میں تم سے نہیں ملوں گی۔ حضرت امیرؓ نے کہا کہ میں تم سے ملنے آیا ہوں۔ عورت نے کہا کہ میں تم سے نہیں ملوں گی۔ حضرت امیرؓ نے کہا کہ میں تم سے ملنے آیا ہوں۔ عورت نے کہا کہ میں تم سے نہیں ملوں گی۔

سورة الاحزاب

سورہ احزاب کے متعلق انھوں نے جو پانچ سو سے زائد کتب لکھی ہیں وہ عبارتِ نقلی
حکایتِ درسی کے نام سے مشہور ہیں۔

درویش من فدای حبیبش است! آیا قاتل که کوفتگر و دین الاصول است،
قتل بضاعت و سبیلین آیه قال قتله قتل شدگان را می کشد مع رسول الله صلی الله علیه
وآله پس در اصل حق حقیقه اندک از اصل و کمالات او باقی نمانده.

یہاں نہایت کمیشن سے موری بٹے کہ حضرت الہی حضرت مولا نے فرماتے ہیں کہ یہاں سے وہاں تک
کیا کہ سورہہ صافات کی آیات پڑھتے ہو تو میں نے کہا کہ حضرت کی یہ دعوات آپ نے کہا ہے کہ
مولا کو کم میں ہر کم کے ساتھ اس کے ساتھ کہ وہاں سے وہاں تک کہ یہاں سے سورہہ صافات سے
مولا کو کم میں۔

ڈاکٹر صاحب نے نو کھانگی کی لگا کر اس میں نیچا دارو ہوا یا نہیں اس پر نسخہ نہ درج کیا
 تھا کہ اس میں کچھ دوا یا پھر دوا کی کڑھورت، مائٹھر، صلیف، زخمہ، شہرہ، اندھ، معرہ، الہ، فی، حشر
 دواؤں کی صلیف، دواؤں، اندھ، فی، حشر، مائٹھر، صلیف، زخمہ، شہرہ، اندھ، معرہ، الہ، فی، حشر
 ہیں اس میں ہے کہ ہر ڈاکٹر صاحب کا اس طرح دوا ہے اور پانچ لگا کر لگا کر بھی نہیں
 پانچویں دوا ہے اور الہ، اندھ، فی، حشر، مائٹھر، صلیف، زخمہ، شہرہ، اندھ، معرہ، الہ، فی، حشر
 دوا ہے۔

فروغ شاہ

ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں شروع شروع کیات کا انکار کیا
 ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں
 شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں
 شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں

بہتر دوا کی کثرت کہ ثبوت شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں
 شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں
 شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں
 شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں

یہ ہے کہ اس مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں
 شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں
 شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں
 شروع شروع کیات کا انکار کیا ہے۔ اور اس کی قرین قرین دوا ہے جس کو کہتے ہیں کہ ہر مقام کو لکھنے کے لیے تیسری کتاب کے اندر میں

تفزیلہ الامامیہ ————— ڈھکو صاحب

روایات اہل سنت کے مطابق قرآن سے

بعض سورتوں کے غائب ہیں

میرزا محمد علی بیگ نے تفسیر القرآن مجید سورہ علیہ صمد پر لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے
صفت میں ۹۹ سورتوں سے قدرتی طور پر موجود قرآن میں ۹۹ سورہوں سے بھی ایک اور لکھائی کے انوریں
سورہ حضرت سورہ نوحی اور ۹۹ قسمیں لکھا تھا وہ سورہوں سے نکال دیں۔ میرزا کا یہ صاحب یہ ان
کے مریدانہ باتیں ہیں کہ وہ سورہوں میں لکھ کر چلیں۔ (ص ۲۳۱)

تفسیر حسینہ ————— محمد اشرف دہلوی

۱۔ میرزا محمد صاحب کا وہ سورہوں کے غائب ہونے کا وجہ سے غرض خدا انہیں جو با
آخر میں جوڑ کر بھی لکھا کہ سورہ محمد میں بھی انہیں صاف لکھا ہے کہ انہیں پہلے سے باقی نہیں تھا
آپ کے لکھنے سے پہلے تفسیر میں غلط فہمی سے کہ خدا کی قدرت سے سرے سے قرآن ہی غائب
کر دیا اور ایک سورت میں استعفیٰ علی اللہ علیہ وسلم کو لکھا نہ لکھا کہ اس سورہ اور یہ بات
کو بھی قرآن غائب ہونے پر بھی ممکن نہ ہو کہ جو توحید کہیں اس قدر پر بھی انہیں غرض
نام لکھا کہ سب سے پہلے یہ بات مراد میری تفسیر ہے۔

۲۔ پھر سورہ حضرت سورہ علیہ صمد میں اگر ایسی بات لکھا کہ استعفیٰ اللہ علیہ وسلم لکھا ہے
وہاں کے لکھا کہ ایسا نہیں لکھا تو اگر ایسا لکھا ہے تو اس میں اشرفیہ کے ساتھ لکھا ہے
کہ ایسا نہ لکھا تو پھر بھی ان کی طرف سے ان کو چاہئے کہ انہیں غائب آپ کو ہر وقت

کے اہل ایمان و اتفاق کے مابین ایک موجودہ ہی کہہ سکتی ہو جس نے کے خلق اہل ایمان و اتفاق کی نئی چیز کی لیکن ان اقوام کو معتبرہ عزت کہ اہل ایمان کا نعمت قرار دیا ہے۔

۲۔ حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مصحف میں نہ سورہ فتح تھی اور نہ سورہ فاحی کسی فرقہ ایک سربراہ جو انہیں قرآن کی عزت سے صاحبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن میں خدا کے حکم شکیب قرار دیا جائے گا اور عزت کا انتقاد نہیں کیونکہ ان حدیث کے اندر اللہ کی عزت سے انکار ہو سکتا ہے جس کا نام نہیں ہے۔ جبکہ صحابہ کرام نے ان کو میرے کے لئے بطور قرآن قرار دیا اور آپ کا یہ حال تھا کہ وہ بطور تمنا اور تامل سے کھانا کھا کر کھانا کھا کر فراموش کر دیتے تھے۔

اسی سوال اب بھی مقرر ہے عزت نام کو باقرہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان اہل ایمان و اتفاق میں سے جو یہ وہاں سے ان کے لئے ہے۔ پھر سے دہر گوی کہ اسے حق ہے ہر انداز میں رسول کی ذاتی اس لئے تھی حقیقت میں یہ دونوں سورہ جسے قرآن مجید سے ہے۔

الغرض ہر جواب ان دونوں کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ وہ اس کی عزت سے دیا ہے اسی جواب ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر ان کی عزت سے ہے۔

تفسیر
اسکو سب پر چھوڑ دینا اور اللہ تعالیٰ کے عزت کا ذکر کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان کی بدلت اور کلمات تو کتب تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو سب سے بڑی عزت ان کو اپنے لئے ہی اور اسکو سب نے وہ بدلت بھی برقرار رکھیں انہوں نے بھی دلی ہر گاہ اس کے باوجود یہ سوال کہنا عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جواب میں بدلت سے فراموش کر دیتے ہیں اور ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کو کمال دینا اور اللہ تعالیٰ کو جس نے کمال دینا ہے ان پر خاص کر لینا جس نے وہ صورت میں کے گاہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو کمال دینا ہے۔

تفسیر

و حکماء سب کچھ ہی کہہ کر ان عورت اور عورتوں کو بتا رہے ہیں کہ افسوس! یہ تو قوم پروردگار
و انہی میں سے ہے کہ قرآن حکم پر مانتے ہیں اور اپنے خیال میں کہ جس کی بھی کفر نہیں ہو تو جو ان میں پیدا
ہو گیا ہے اسے قرآن ہی میں ہی بول رہا ہے لیکن درحقیقت کہ اپنے آپ کو بتا رہا ہے کہ اس کا لفظ غلط ہے
کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی تفسیر میں غلطی ہے لہذا اب اگر شیور ما جہاں کی کرم صفت کو کہا جیسی
ہاں کہ قرآن حکم نہیں ہوتا اور ایک بکر کی یا کھو کی یا اس کا جس کا سر گویا کہ میں
نہا کی کہتے ہیں جس سے کہ یہ قرآن مجید حقیقت میں ان بات کا نام ہے جو اہل ایمان اور
اہل ایمان کے سینوں میں لکھا جاتا ہے

اور یہ وہی ہے جو اہل ایمان کے سینوں میں لکھا جاتا ہے کہ یہ قرآن ہی ہے جو اہل ایمان کے سینوں میں لکھا جاتا ہے
قرآن کے معانی تھے اور اس میں ہر ایک لفظ پر اس میں سے ہر ایک لفظ پر اس میں سے ہر ایک لفظ پر اس میں سے
ہر صورت میں قرآن ہی حقیقت ہے کہ وہ اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
کہ اس سے وہی ہے جو اس میں لکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے

یہ صورت میں ہے کہ اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
جہاں کی صورت میں ہے کہ اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
اسے قرآن ہی ہے کہ اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
کہ اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
کہ اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے

لکھ کر دیا

عورت اہل ایمان کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
پیش من اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
سے کہ اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
رہی اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے
اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پیدا ہوا ہے

سہ ہوسے تم دوست میں کے دشمن نہ لگا سنا کیوں نہ ہو

دھکو صاحب کی غلط بیانی :

دعاذیب شیریں ایک بزرگ نیت کی شکل سے مراد کی ہا "وہ لگی ہی عورت تھوڑی
 کمر بڑی لگی لیکن اس سے قبل دعاذیب شیر کے عروا میں ہدایت کا تقرب اور دور
 ہر روز میں مسرور ہر روز... دعاذیب صاحب کے لئے لڑا دھکو صاحب نے اس کو قریب طور
 بلکہ کہ ہم کر لیا اور وہاں کتاب کی غلطی سے دعاذیب کی کو جو نیت کی غلطی کا موازنہ کر دیا
 دھوم دھام سے جتنی کیا اس سے تمام شیخی اختیار کر دے گئے ہیں لیکن وہ دعوت اور اجری کے
 وقت انھیں کے کوشش کی عورت ہات نہیں پکڑے مگر وہ محکوم ہی قریب لگی اور انھیں ایسی کا
 کام چلنے کے لئے اس کا استعمال کرتے ہیں بلکہ کہ تب کی غلطی کا دعوت اور مفت پر جو امر خود
 اختیار جتنی کیا ہوا ہے تمام بکے بلکہ کہ دھکو صاحب نے ہی کام میں نظام کو باقی شریعت کا

دھکو صاحب کا جی کرم علی حسد علیہ وسلم کو باطنی شریعت کہنا :

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کو باطنی شریعت کہنا کہ پہلے دین و جان کو
 تباہ کیا اور بعد موجود نہیں ہے دعاذیب دھکو صاحب کے یہاں کہ ہدایت کا تقرب جین
 حضرت علیؓ کی حقیقت کہ وہ بہ شیر کو لایا ذریعہ شریعت بلکہ باطنی شریعت میں نہ کہ باطنی شریعت
 نے انھیں موت دھام کے ساتھ لے لیا دعاذیب صاحب نے انھیں حقیقت کو اس سے لگا دیا ہے کہ جو
 شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ کرم کو باطنی شریعت کہے وہ اس کا باطنی ہی نہیں بلکہ کہ اس کے
 دل سے قبول کیا اس کا جتنی ہی سبب کو لایا گیا ہے۔

لیکن دعاذیب صاحب نے اس کے لئے کہ وہ ان کے ہاتھ سے کہہ کہ تب کی غلطی ہے لکھو یا تو
 دعوت نہ ہو کہ اس کی طرح کہ ان کے ہے جیسے دھکو صاحب نے کہا ہے اور کہ جبکہ ان کی
 حضرت شیخ الاسلام قاری مراد کے ذمے لکھو یا۔

تشریفہ ایمانیہ ڈاکو ماجہ

100

[illegible][illegible]

کھانا چھوڑ کر وہاں سے ہوا اور وہ یہاں پہنچا تو اس وقت یہاں کوئی نہ تھا۔ وہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر کے دروازے پر لکھا کہ یہاں کوئی نہ تھا۔ وہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر کے دروازے پر لکھا کہ یہاں کوئی نہ تھا۔

1997

فصل دوم در بیان فضیلت و کمالات

اس کی اور عجیب و غریب روایات کا بھی اندازہ اس قسم کی حدیثوں کی روایات کا سمجھ کر کیا جاتا ہے۔ یہاں عزت و شہرت کا سبب کی اس حدیث کی افہام کا نیز لوگوں کو سمجھنا ہے کہ مسند وراثت میں لوگوں کا صاحب ہرمان کے بعض خدائی پر تھیکہ کا تھکا کن ہے کہ اس میں لوگوں کے نام کو جوڑتے اور سب سے نام کا پُر کر کے لکھا تاکہ جو عمر فراموشی سے بھلا دیا جی نہوا جی ضرورتی

- ۱۔ اس بات پر اصرار کرنا ہے کہ ہر مہاجرین و مہاجرینہ کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔
- ۲۔ اس بات پر اصرار کرنا ہے کہ ہر مہاجرین و مہاجرینہ کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

شہادت قرآن مجید

- (۱) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اُولَئِكَ لَنْ يَخَالِفُوهُ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
- وَاِنَّ اَكْبَرَهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ لَّخَبِيرٌ (سورہ صافات ۱۷)
- پھر ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔
- اور یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔
- اور یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

اس بات پر اصرار کرنا ہے کہ ہر مہاجرین و مہاجرینہ کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

اور یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

اور یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

اور یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

اور یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے اور ان کے لئے یہاں کے تمام مہاجرین کے لئے ہیں اس میں کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ
تَقُولُ مِنْهُمْ قُلْ يَدْعُونَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ
وَأُولَئِكَ نُسَمِّيهِمُ الْمُؤْمِنِينَ . (سورة حشر: ٢٨)

ان تقریر پر بحث کرنے والوں کے لیے جو اپنے گمراہ اور باطلوں سے
کلکے گئے، اور ان کا فعل بدو اس کی وضاحت پاسکتے ہیں اور اعظم اور
مذہبی کی مدد کرتے ہیں وہی سیکے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں بھی علی الصلوٰۃ علیہ وسلم کو اجماع ائمہ کے جبراً دینی اور
اصول سے چلنے کے ہمارے کی ترویج اور ان کے فتنے و فسادات کا اسی کی نفی اور ان
کو طلب کرنے اور ترقی اور سونے گرائی میں اصرار و علم کے دین کی نفرت کا ایزد پر
اور سراپا صلی علیہ وسلم ہونا اور اس سے منکر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے گواہی دے تو
پھر قرآن میں کی ضمانت کا کیا ضرورت ہے کہ کفار و منافقین اور ایسے فتنہ و فساد
(۳) والذین یقتولوا الذین الذابوا من قتلتہم وہو یومئذ منہما

البحر والاعجاز، وفيه في صمد وهو صاحبك مما لم يزل يثقل
عن نفسه ولم يزل هم الحماة ومن يوق شمر نفسه
فانقذت هم المفلحون. (سورة حشر: ٢٥)

اور جنوں نے پتہ سے اس شہر اور دیہاتوں میں مگر بتایا دوست
دیکھتے ہیں، انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں
میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دینے گئے اور اپنا
جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں مگر یہ نہیں شہید مائی ہو اور جو
اپنے نفس کے لالچ سے بچا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔
اس نایت کریم میں انھار کا انوار، ہمارے جہنم سے جوت ادا ان کو اپنا
نور سے پہاڑوں کی حاجات کو اپنی حاجات پر ترجیح دینے خود خود محتاج کیا کیوں نہ
ہو، اور یہاں کیا گیا ہے میں سے ان کا حق خود کو اپنی ہی ہے اور میں کسی بچے کے

کے تمام باقی اسلام اور شیعہ دنیا میں تمام کی امتات میں ان کا بہت اور بڑا حصہ ہے۔
 مابین یہ ہے کہ بہت کم تاروین اور پھر ان کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا ہے۔
 یہاں بہت چھپ چھانے میں ہیں۔ ان کی زبانوں میں ان کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا
 کی نوع کا خاصہ ہے۔ ان کے زبانوں میں ان کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا
 اور ان کی زبانوں کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا
 ان کی نوع کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا
 کیسے اور ان کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا
 دشمنی کے ساتھ ان کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا۔

(م) قال الله تعالى: محمد رسول الله والذين معه اشهدوا بعلي

الانكافار وحياء بينهم وراهم وكنوا معهم ايبتغون فضلا

من الله ورضوانا۔ (سورة فتح ۲۹۰)

محمد رسول کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ ہونے والوں پر رحمت ہے۔

اور ان میں سے ان کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا۔

ان کی خاصیتوں کی بدولت ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

میں ان کے پانا اور کھانا۔ نیز جب ان کے پانا اور کھانا۔

انسان اہل کفر کی طرح، باگ گردیا ہے۔

(۵) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ذَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَآوَاؤُنَا بِهِ سُبُحَانَ
قَاتِلُوا وَقَاتِلُوا أَكْثَرُونَ هَلْ هُمْ سَيِّئَاتُ الْفَعْلِ وَلَا يَخْلُقُهُمْ جَنَاتُ
تَجَرَّى مِنْ تَحْتِهَا الْأَشْهُارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ
حَسْبُ الثَّوَابِ. (سورہ آل عمران، ۴۴)

یہ بھی لوگوں نے ہجرت کی اور میری راہ میں اہل کفر کو مار ڈالا تو ہم جہنم
کے لوگوں سے زیادہ بہتر ہیں اور ان کے سب گناہ معذور کر دیے گئے۔
اور خود راہ میں ہجرت میں داخل کر دیے گئے ہیں۔
بغور ثواب کے اور اللہ تعالیٰ کے پاس سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہی
ہجرت ثواب ہے۔

اس ثابت کر رہی ہیں، ہجرت کرنے والے اہل ایمان ہجرت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ میں
حیرتیں اور دعا میں قربان ہو جانے والوں کے متعلق بشارت ہے کہ اگر ہجرت
تقاضیوں کے تحت ہے کوئی علی سرزد ہو بھی گئی تو اللہ تعالیٰ فرود میں لگتا، کوئی جہنم
وہ کر دے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا اس میں بھی کلام ہے اور جو
میں ان مقامات میں کہ ساتھ مومن نہ تھے، جہنم میں کے متعلق یہ فرود، ہجرت اور
فریب اللہ تعالیٰ سے ہجرت میں اور ہجرت کے حوالہ لیا اور ان میں اور طلب و دعا
کا کوئی گناہ نہیں، ہجرت میں کوئی گناہ نہیں، ہجرت میں تمام گناہوں اور گناہوں کے
باوجود ان میں رہتے ہیں، ہجرت میں رہتے ہیں، ہجرت میں رہتے ہیں، ہجرت میں رہتے ہیں
اور یہی کتاب تمام میں موجود ہے۔

اصحاب بدر اور شہادت قرآن:

(۶) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: اَوْفَتْهُمُ ثَوَابًا بِكَيْفٍ اسْتَقْبَابِ لَكُمْ اَلَى
مَعْدَنَ كَرَامَتٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَرَدُّنَ رَاقٍ اَوْ مَا تَكْفُرُ اَوْ مَن

کلمتِ قدس نے ہر قسم کی گادیں ۔

(۸) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ، اذْ يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا رَبِّ

تَعْلُوهُمْ مَرُوضٌ غَرِيبٌ اِذْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْهَوْنَ عَنْهُ

اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيمٌ (سورہ انفال ، ۴۶)

جب کہتے تھے مٹاؤ ان لوگوں کے دلوں میں آزار اور بے وفائی

کو یہ مسلمان اپنے دین پر غور نہیں اور جو اللہ پر ہجو و سرکشی کر رہے تھے

اللہ تعالیٰ شکست دلا ہے ۔

یہ بیان بدریہ میں مسلمانوں کی تین تعدادوں کے کہ ان لوگوں نے کہا کہ لوگ اپنے

اس دین کا دوسرے مذہب پر گئے ہیں اور اس قدر تحلیل تعداد اور بے سرو سامانی

کی حالت میں اس قدر کڑا تعداد اور سزا دے گا کہ اس سے نہ راستہ ٹھٹھو کے عقاب میں

بستر نہ ہو سکے ۔ اس قرآنِ مبارک کی نشان دہی سے واضح ہو گیا کہ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں

دونوں نے ہی صحابہ پر اس کے کفر و فتنہ اور کفر کا لڑکھائی دی اور دین کے خلاف

میں ان کو قہر و تسلیم کیا ، مگر وہ حق اور راستہ تعجب میں اس حقیقت کا احسن کے لئے

دور نکلیں تو نہ جہنم کے لئے شک و نہ داور اسلوب و تقریب کا کیا امکان باقی

رہ جاتا ہے !

خبروں و احادیث اور شہادت قرآن ۔

(۹) وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فِئَاتُ اللَّهِ وَبِيعْتُمْ

الْمُؤْمِنِينَ وَبِيعْتُمُ الْكُفْرَانَ تَوَاقُّوْا وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا فَاكْفُرُوا

بِإِلَهِكُمْ فَكَفَرُوا بِمَا كَانُوا يَعْلَمُونَ قَالُوا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ سُبْحَانَكَ لَا تَقْبَلُ مِنَّا حُكْمًا فَكُنَّا

بِإِلَهِكُمْ لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِقَاءَ الْيَوْمِ أَنْ حُمِلْتُمْ (سورہ آل عمران ، ۸۵)

اور ، جب کہ تم پر آئی جس دن دونوں فوجیں مل گئیں وہاں شرک کی

کے حکم سے تم نے اس سے پہلے کہا کہ اس سے ایمان والوں کا اور

انسانی بے کرمی کی اس بے لگجڑی حالت پر سب نے افسانہ بناتے ہیں۔
 کہ اگرچہ اس طرح کی حالت میں یہ جادو کرو۔ یا دلوں کو چٹا کر دیکھ کر ہم کو جانی
 ہوتی جانتے تو غمزدہ رہنا سزاوارتھی۔ اس دلوں کا یہی بیان کہ
 نسبت کمزور کنیا اور قریب ہیں۔

اسی حالت طبعیت میں جنگ اس کے دن اہل دیہات اور منافقین کے درمیان
 اتفاق کرانے کا عمل چھا اور ان کی دیہات سے لکھنے والے کے ساتھ دیہات کے اور
 ان کا اس دور کا رواج کر کے چھوٹا شخص بھی کوئی جی اور منافقین کے گناہ کے
 بہرہ کوئی بن کر کم کا اس طرح کہ وہ اس دور کا قریب ہے حال میں اس کے قریب
 غم کی سبب کو بہرہ شکت کرنے والوں کو اس میں شیم نہیں کہ بھر خدوہ اور
 قریب ہے تو اس سے اس طرح کی اس دیہات پر دیہات العیب نہیں اور وہ خود اس
 دولت سے کم ہے کہ وہ اس طرح کی کو اس کے ساتھ اور وہ خود اس کے ساتھ کہ وہ
 ہے کہ اس کے ساتھ اس نے اہل دیہات اور گناہ کے ساتھ کہ وہ اس کے ساتھ کہ وہ
 کہنا انہیں سے اتنا زیادہ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ

(۲) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اَوَايَةُ اللَّهِ لَا تَقْبَلُوا اِيْرَاقًا مِّنْ اَلَّذِيْنَ اَسْتَحْبَبَ
 اللَّهُ وَالرَّسُولُ مِنْ بَعْدِهِ عَصَا اِيْمٍ وَتَقَرُّمُ الدِّينِ اَعْبَادُكُمْ اَتَقْوَا
 اِيْرَاقًا مِّنْ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَمْ اَنْتَ اِيْرَاقًا مِّنْ اَلَّذِيْنَ اَسْتَحْبَبَ اَللّٰهُ
 فَاَنْتَ اِيْرَاقًا مِّنْ اَلَّذِيْنَ اَسْتَحْبَبَ اَللّٰهُ وَنَعَمَ اَلَّذِيْنَ اَسْتَحْبَبَ اَللّٰهُ
 اَللّٰهُ وَفَضْلُكُمْ يَسْتَحْبَبُكُمْ سَوْرَةً اَوْ يَتَقَرُّمُ اَوْ يَتَقَرُّمُ اَللّٰهُ وَفَضْلُكُمْ
 عَفْوَ

(آل عمران: ۴۰)

اور شک اس طرح نہیں خالی کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ
 اور وہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ
 کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ
 کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ

یہی ہے اٹھ کر تار کر رکھا ہے پس جان سے فدا تھا کا ایمان اور ایمان
 ہوا اسی خون نے کہ ہمیں اٹھ کھڑا کافی ہے اور کیا ہی بچا کا اور سزا
 ہے تو وہاں کہتے اٹھ کھڑا کی قسمت اور اس کے فعل کے ساتھ
 انہیں کوئی تعین نہ پونہی بعد اس کی مرضی پر چلے اور اٹھ کھڑا کی بڑے
 فعل کا ہے ۔

جنگ اعدا سے واپس ہونے کے بعد کلاہ نے جب عربز منورہ کی طرف
 پہنچ کر اسے اہل بیت کے پاس سے گزرتا دیکھا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 جنگ اعدی میں شریک علی اسلام اور علیہ السلام اور شیعہ اہل بیت اور شیعہ عباسیہ اہل بیت
 کا جیسے کہ ان کے تاقب میں لگتا ہے کہ ان کی قیام میں تھے اور ان کی مدد کی تھی
 اور ان کی قوت پر ایمان اور ان کے اخلاقی و مذہبیات کو ان کا تعلق ہے اہل بیت
 کیا گیا ہے اور کھانا کی تیل کی کی خبریں کر اس حالت میں وہ وہاں پہنچا ہی ان کا خوف و ہراس
 ہوا ان کے ایمان و ایمان کا بڑھنا یہی کیا گیا جو ان حضرات کے ایمان کا
 اعدا ہے علی اسلام کی تعلیم دینی ہے ۔

(۶) اے اللہ جیہ کہ تو ہوا منکم یوم النقی الجعدان اذ استنزلناکم الشوطان

بعض ما کسیدوا و لعلہ من اللہ عنہم من اللہ و علیہم (آل عمران)

و جنگ دہ لوگ جو لوگ تم میں سے ہیں وہ تو توں قرآن میں ۔

انہیں صرف اہل بیت نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے پسند کیا اور

یقیناً اٹھ کھڑا نے انہیں صاف کر دیا و جنگ اٹھ کھڑا نے انہیں صاف

کر دیا ہے ۔

اس آیت میں اہل بیت و ایمانوں کے اس خیال پر ہرگز کو چھوڑ دینے کا وہ

سے کہ اب دشمن بہانہ کیا ہے لہذا چوں کہ غیبت حاصل کر دے جو صورت حال ۔

پیش آئی اور یہ حال جنگ سے معنی جہاد پر ہونے کے قوان کے حقوق بھی خواہ وہ

کا جان کیا گیا ہے اور کسی بھی شخص کے لیے ان کے حق میں دشمنی کے لیے

کوئی کائنات نہیں چھوڑی جس سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی سند نہ ہو اور شیخ ہوتی ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سرامی بھی۔

غزوہ خندق اور شہادت قرآن

(۱۲) قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ ۖ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا

مَا وَعَدََنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۖ وَهُمْ ذَوَا دِهَامٍ

الْأَيْهَا ذَوَا تَسْلِيمٍ ۚ (سورۃ احزاب: ۲۱)

اور یہ کافروں نے کہا کہ شکر دیکھ کر کیا ہے وہ ہیں اکا، بستی

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے وعدہ فرمایا اور یہ کہ قرآن اللہ تعالیٰ -

نے عہد میں کے رسولؐ نے اور حکمران کے کہ روئے کر نہ ہر جا کر

اکا ایہا ذہام اور ہم خداوند پر دنا مندی والی امت

(۱۳) قَالَ تَعَالَىٰ ۖ وَرَدَ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْقَهُوا ۖ لَمْ يَتْلُوا خَيْرًا

وَكُلُّهُ لُغْوٌ بَعِيدٌ ۚ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ اقْرَءُوا

اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ان کے بھی فہم اور یہ کہ اس قدر بڑا ہوا

بکرمی ہوتی اور کسبانی مامن ذکر کے اور اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو

قرآن میں کائنات قرآنی اور اللہ تعالیٰ قرآن اور غالب ہے

ایہ کیا امت اللہ میں بھی جنگ اطلب اور غزوہ خندق میں شامل مامی ہیں

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے وعدہ فرمایا کہ یہاں ہے اور اللہ تعالیٰ کے اور خدایان

اکا بنی خدیجہ امت کے کہ کر دیکھا اور انہیں کسی قسم کی پریشانی سے دوچار نہ

ہوتے رہا۔

معاہدہ حدیبیہ اور شہادت قرآن

(۱۴) قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ ۖ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَيَا أَيُّهَا

تحت الشجرة فاعلم صاتی قلہ ہر حرف انزل المسکونۃ حلیم
والا یسوفحقاً قریباً الآتیۃ (سورۃ فتح ۲۶)
ایہ تحقیق بطریق خاص ماضی ہوا جو سنیں سے پہلے کہ وہ وقت کے پہلے
تھا جسے ساتھ ہیست کہتے تھے پس جانا جو ان کے دلوں میں ہے
تو ان پر ایمان دیکھو کہ انہیں جہنم کی آگ کا انعام دیا
اور یہت ہی بخشتی کہ ان کو حاصل کریں گے اور یہاں تک کہ ان کی حالت
خوب ہے۔

اس آیت مقدسہ میں عزت ٹھکان میں اٹھنے کے فیصلہ کیے جانے کی اطلاع پر
جو بہت دل گنی حق اس میں ملے گا کہ ان کو ان سے انکشاف کے ماضی ہونے
کا اعلان ہے اور ان پر خصوصاً ان کی بددلی کے قتل کا اعلان ہے اور
ان کی عیبت کے حصول کا جس میں ماجرین و انصار کی ہماری تعداد حق اور پندہ کو
کے نزدیک جانا میں سمجھتا ہوں کہ ان کی مثال تھے ان کے کہ ان کے انہیں اور
سببیت تک داخل خاص پر انکشاف کی اس گڑبگڑ کے بعد کہ ان کے پہلے
شک و تردید کو ان کی جانچ باقی نہیں رہتی

(۱۵) قال تعالیٰ۔ ان الذین یہادیونک انما یہادیون الله

یہ اللہ کو ایہ دیوہ سورۃ الفتح ۲۶

جیسے کہ آپ کے ساتھ ہیست کہتے ہیں، تو وہی اٹھتا

سے ہی رست کہتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اٹھتا کہ ان کے

اس آیت مقدسہ میں اس رست و حق میں شامل عزت کا کہ ان کے خدا عز و
جل جلالہ سے بعد رسول اللہ کا ہی وہ چشم بھیرت پر گئی ہیں۔

(۱۶) قال تعالیٰ۔ سيقول لك المنافقون من اين امر اب شفاقنا

اموالنا واهلنا فاستغفر لنا بقولنا وانا نستغفر لهم مالموس

فی قلہ ہم ان، بل انستغفر ان، وقلہ الرسول واولو من اولی اہلیم

ایک اور ایسی حالت فی تصور یکم و حکمت علیٰ ہستی و کثرت تو مابین اوست و خلق (۱۶)
 حیرت بکسی نے آپ کو دیکھا اور میرے چہرے سے لگے تھے کہ میں ہمارے
 اسواں اور ہمارے گرواؤں سے ضرورت و دشمنی دیکھا پس ہمارے
 لیے مستحضر پہنچے کہ جس پر اپنی زبانوں سے جملوں کے دلوں میں نہیں
 ہے کہ تم نے تو یہ لگایا کہ خدا کے رسول خدا اور خود میں یہ اگر خوش کر
 اپنے گروں کو نہیں مانگیں گے اور میں ہمارے دلوں میں نہیں کیا
 لیکن خدا اور تم نے یہ لگائی کیا تھا اور تم چاہتے والی فرماتے تھے۔

اس نیت ہمارے میں ضرورت میں ہستی و کثرت کے ہوا دلوں کے لیے ہوا دلوں کے
 کئی دلوں کی گواہی ہے اور ہر اب دیکھا دیکھوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں
 ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں
 ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں
 کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں کے ہوا دلوں

غزوہ حنین اور شہادت قرآن:

(۱۷) قال تعالیٰ: لَقَدْ نَصَرَكُمَا اللَّهُ فِي مَوَاقِعَ كُثْرَةٍ وَقَدْ مُدِخَلَ
 فِي الْأَرْضِ بِمَا رَحِمَتْ تَمِيمٌ وَإِلَيْكُمْ تُدْءَىٰ أُنْزِلَ اللَّهُ سُبُكُنَا عَلَىٰ
 رَسُولِهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَاقِلُوا أَهْلَ الْبَيْتِ وَاقِلُوا أَهْلَ الْبَيْتِ

بِغَيْرِ حَقِّقِ اللَّهُ تَعَالَىٰ لَمْ يَسْتَسْخِرْ تَمِيمٌ وَأَنْتُمْ تَمِيمٌ وَأَنْتُمْ تَمِيمٌ وَأَنْتُمْ تَمِيمٌ
 عَلَى الْأَرْضِ بِمَا رَحِمَتْ تَمِيمٌ وَإِلَيْكُمْ تُدْءَىٰ أُنْزِلَ اللَّهُ سُبُكُنَا عَلَىٰ
 رَسُولِهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَاقِلُوا أَهْلَ الْبَيْتِ وَاقِلُوا أَهْلَ الْبَيْتِ
 بِغَيْرِ حَقِّقِ اللَّهُ تَعَالَىٰ لَمْ يَسْتَسْخِرْ تَمِيمٌ وَأَنْتُمْ تَمِيمٌ وَأَنْتُمْ تَمِيمٌ وَأَنْتُمْ تَمِيمٌ

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عزت کا ذکر کیا۔

(۱۶) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ، وَاسْمَا يَتْلُونَ الْآيَاتِ مِنْ عِنْدِ اجْرِي ، وَالْآنَ نَصَارِ
وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوهُمْ يَاسْمَا يَتْلُونَ الْآيَاتِ مِنْ عِنْدِ اجْرِي ، وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوهُمْ يَاسْمَا يَتْلُونَ الْآيَاتِ مِنْ عِنْدِ اجْرِي ،
قَوْلًا تَعَالَى الْآنَ نَصَارِ ، وَاسْمَا يَتْلُونَ الْآيَاتِ مِنْ عِنْدِ اجْرِي ، وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوهُمْ يَاسْمَا يَتْلُونَ الْآيَاتِ مِنْ عِنْدِ اجْرِي ،
اور جنت سے ہانسنے والے نمازیں اور انصار اور جو بھلائی کے ۔
ساتھ ہی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی اور وہ اللہ سے
راضی اور ان کے لیے اس سے ہفت تیرہ رکے ہیں جن کے نیچے
نہیں ہیں ، پھر وہ نماز میں ہیں ، یہ نماز کی اہمیت ہے ۔

اس آیت مبارکہ میں نمازیں اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تبارک
کہنے والے نمازیں اور ان کے ساتھ نماز میں ہیں ، یہ نماز کی اہمیت ہے ۔
اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور اس کی اللہ تعالیٰ سے رضا مندی کو اپنی سب سے اہمیت
کہ اس آیت میں خصوصی طور پر ان کے نقش قدم پر چلنے والے خواہ نمازیں اور جو بھلائی
لاہٹیں ہو یا قیامت تک آنے والے نمازیں ہو ، جو کسی سختی پر نہ ہوں ، اور جو بھلائی
ہیں تو پھر وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو کر جو بھلائی کے ساتھ ساتھ
قوان کو تین آس سے راضی والی مرتبہ و تمام اس میں لگتا ،

(۳۰) قَالَ تَعَالَى ، لَا يَسْتَوِي مَنْ هُمْ مِنَ الْفَلَقِ ، وَكَانَ الْفَلَقُ
بِغَلَمٍ وَدَجَّةٍ مِنَ الْفَلَقِ ، وَكَانَ الْفَلَقُ وَكَانَ الْفَلَقُ وَكَانَ الْفَلَقُ
بِغَلَمٍ وَدَجَّةٍ مِنَ الْفَلَقِ ، وَكَانَ الْفَلَقُ وَكَانَ الْفَلَقُ وَكَانَ الْفَلَقُ

الحسنى وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (سورة الفلق ۲۷)
لیج کہے ، پسے گا ، غلامی پر لیج کہے والے اور جو بھلائی کے
تم میں ہوں ، میں وہاں سے راضی ہوں ، میں تم میں ہوں ، میں
خدا کی اور جو بھلائی اور جو بھلائی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے جنت کا
دور کیا ہے ، اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوں ، میں وہاں سے
اس آیت کو پڑھ کر لیج کہے ، جس جہاں سے وہاں سے راضی ہوں ، میں وہاں سے

[illegible]

ہم نے مولوی صاحب کو بھی یہی لکھا کہ میں اور انکے شک نہ ہو گا کہ حضرت شیخ کا حکم
قدس سرہ العزیز کے لیے وہاں سے کوئی باگھن دیاں اور سختی نہ دینا کہ جس نے
کیونکہ صحت ازیرین کے قدر میں ہے ان کے لیے نہ کوئی آیت کا کلموں میں
نہ کا کہی ہے اور ہم ان کے ہر نصت اور فتنہ ہیں۔ ان کے لیے ان سے ہیں گاہیں ان کی
ہیں۔ اس لیے یہ وہاں میں انصاف کے خلاف اور ان کے ابوالعاص کے غم کو است
پر جو رہا ہوں کہ ان کے اور بھی مشرک شایان اندس ان میں ان آیت سے معلوم
ہوتی ہے ان میں اور ان کا سراپا ان میں ہونا یہ ان سے مشہور ہوتا ہے جو ان میں
ان کے ہر نصت کے طرح پر حقیقت میں ہے ۔

اخلاص صحابہ اور تعالٰیٰ ربوبی کی شہادت

حضرت شیخ الاسلام اقدس سرہ عالم نے حکم خداوندی کی روشنی میں اونچی کیم سوسائٹی
میوہ دم کے ان مخلوقات کے ساتھ سلوک اور برائیات ان کے انہیں پر مبنی ہے۔

اور استقامت پیش کریگا اور تمہاری سزا ہوگا۔

یا ایہا النبی صیاحد، انکفار و المنافقین و اذلقطاعینہم و علواہم ہم
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ساتھ جہاد کرنا اور منافقین کے خلاف
جہاد کرنا وہاں پر سختی اور تشدد کرنا اور ان کا کھانا پانا ہے۔

کہیں کہ جسٹوں کو اس حکم کے بعد اللہ تعالیٰ سکھایا کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان
اور مسلمانوں کے رکھنا اور پناہ دینا اور بر دشیر عقب کیے رکھنا۔ ان کی طرف اتفاق اور کفر کی
نسبت کرنے کا کیا جہان ہے۔ بلکہ ان کے صوف و صحابہ احرار ہیں براہ راست مبطوری
صلی اللہ علیہ وسلم پر احرار ہیں اور آپ کو حکم خداوندی کا خلاف قرار دے کر آپ کی
کھلی گستاخی؟

انہی، اس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد مگر ہی ہے۔

وَلَا تَحْزَنْکُمْ اِلٰی الذِّیْ یُخَوِّدُکُمْ اِنَّکُمْ اَنْتُمْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّکْرَمٍ وَّ رُوْنُ
کیا لگ کا خراب نہیں ہونے کا اس فرماں خداوندی کے پاس جو وہاں سے بہت
پیارا، ان کی تمام محاکمات سے زیادہ اہمیت اور ان کی جلی م میں تحسین و
توسیت، ان کے ساتھ احترام و کشتہ و ان کے والد حضرت صالح کو شرف و ولایتی نشا
اور ان کی ہمارے حضرت اسماء زہرا سے زیادہ شرف و ان کے ساتھ کھانا کھانا کھانا کھانا
مردوں کے شرف و ولایتی نشا اور حضرت عثمان کا سرور و ان کے سرور و ان کے
پیارے شرف و ولایتی نشا اور ان کے شرف و ولایتی نشا اور ان کے شرف و ولایتی نشا
اور ان کے شرف و ولایتی نشا اور ان کے شرف و ولایتی نشا اور ان کے شرف و ولایتی نشا
ان کے شرف و ولایتی نشا اور ان کے شرف و ولایتی نشا اور ان کے شرف و ولایتی نشا

اہل جہاد اور شہادت نبوی

قرآن حکیم کے حکیمانہ ارشادات کے بعد خدا تعالیٰ اہل جہاد کو کھانا کھانا
کے شرف و ولایتی نشا اور ان کے شرف و ولایتی نشا اور ان کے شرف و ولایتی نشا

(۱) فی المجموع عن النبا قر علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظر لی کثرة عدو العشرکین، وقلة عدد المسلمين، استقبال القبلة وقال: «اللهم اجزلی ما وعدتني، انهم لن يهلكوا هذه العصاة لا تعبد لی الا فرض فان ازال یحقت دینه ما اذأید به حق سقط رواة عن منکیبیه فانزل الله ان تستعبدون - الآية »

امام محمد اقرت تفسیر ابن ابی اسیر بقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لشکر لے کر نکلے تو کچھ لوگوں نے کہا کہ اسلام کی حالت تو خیر کی عورت تو مرد ہو کر دھکے اور ماراں کیا۔ اسے اللہ میرے ساتھ کیا ہوا وعدہ لغرت ہوا تو اے اللہ اگر یہ جانتا ہے کہ ہو گئی تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ آپ اسی طرح دست و پاؤں سے ہدایہ کرتے ہوئے کہ آپ کے کندھوں سے چادر ہدایہ کر گئی تو اللہ تعالیٰ نے بشارت دیتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی (تفسیر عالی جہاں ص ۲۳۳)

اور دوسری حدیث میں اس طرح وارد ہے کہ جب ابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کو دیکھا تو کہا: اے مساکین! عورتوں کو لے کر نکلو، تم لوگوں کو لے کر نکلو، اللہ تعالیٰ (فرمائی) فقال: «یا رب ان تہلك هذه العصاة لا تعبد لی»

اے مساکین! ان لوگوں کے درجن سے نکل کر دیا یہ تو ایمان توں پہنچائی گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست و پاؤں سے ہدایہ کر دی کہ عورتیں لے کر نکلو، جہالت ہلک ہو گئی تو تیری عبادت نہیں ہو گی۔

اور اگر تو میرا ہمتا ہے کہ تیری عبادت نہ کرے تو اسی طرح میں پرہیز

ماہل تھا لیکن یہاں ڈھکڑھا سب کھار داس کے ہم غریب کھار کوئی اگر کم
سہل مشرعی و مسلم کا یہاں عام و نظرا آیت ہے اور داس پر اعتقاد اور عمل کی نفی
موسس ہو کر ہے فہود باطلہ من ہذا الشقاق۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے امیر مومنین کے اس اعتراض کا کہ انہوں نے پہلے
صلح و مشورہ کے بغیر خلافت کو سنبھالا ہے اور ہم اس اجماع میں شریک
نہیں ہیں جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

انہ الناس تبعہا لیسوا حیرین والایضا ر وہم شہود
فیسلمین فی الیلا و علی ولا یفسدوا امرائکم فروعہم
و یابون فی۔

باقی لوگ مایوس ہیں و انصار کے تابع ہیں اور مروجہ ہی مسلمانوں کے
شہرہ میں ہیں و لاۃ امر اور ملو پر خود اور گواہ ہیں اور وہ بھر
پہنچا ہی ہیں اور انہوں نے میر کا بیعت کر لیا ہے تو امیر مومنین نے
کہا، چارے ہیں تمام ہیں میں مایوسین و انصار موجود ہیں جو آپ
کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے اور آپ کی خلافت پر ماضی جو
دلائل و دھڑکی کی گواہی قبول ہو سکتا ہے، تو آپ نے جواب میں

فرمایا

و یحکم ہذا القیامہ و یحییٰ دونہا الصعابۃ لیس فی الارض
ہداری الا وقتہ یا یحییٰ و ہو معی ا و قتہ قام و رضی
فلا یفر نکو معاویۃ من انفسک و دینک۔

تو اس سے پہلے انہوں نے یہ اختیار اور حقوت بدری مایوسین و انصار
کے پہلے چھڑک دیا تھا مایوسین و انصار کے پہلے اور دین کے
زمین پر کھڑی بدری صحابی نہیں ہیں سب سے میرے ساتھ بیعت نہ کی
ہو اور میرے ساتھ شریک کار نہ ہو یا بیعت کہہ کے اٹھا ہوا اور

جس سے مداحی نہ ہو لفظ اسلوب تعین اپنے نفوس اور دیرین کے مشعل
 دھوکہ میں نہ لاسے و شرح صریحی مغلطہ جرم نام

المرضیٰ ان روایات سے پوری تمام گرام سماجی و انصاف کا مدار اسکا رویا
 ہذا اور عبادت تھانوی کی کاویکیا ایت اور بقا سے وابستہ ہونا واضح ہے اور
 اشد نقالی کا بھی کرم کی مشعل کو مسلم پر اس قول اور دعویٰ کی وجہ سے احتراش نہ کرنا اس
 ہر واقعہ کے دریل و بران سے کہ اشد نقالی سے عالم اسباب میں علیحدگی نہ ہو رہا ہو
 شیخ احمد علی بیچہ قیام قیامت اسکا آواز یہاں اور تو محدود عبادت کے معروف و غریب
 ہونے کو ان زیادت اور اس میں ہی کرم کی مشعل کو مسلم کے سنا تو موافقت فرمائی۔
 اور اشیر اشیر بموجب کے مداحی نیز کہ صریحی میں مغلطہ کی اور ساتھ ہی و اثر میں غشا
 کو تاج کے بعد جو ہا ہو کہ نام پر غلاب و غلاب نہیں ہے اسکا ہی طرح وہی و راج
 ہر اک امیر ملو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادتیت میں یہاں یہ عزت معتقدانے
 الیہ صلا علیہ السلام پر صلوات و سلام کا غلاب معروف ہے اور ان کی بیعت میں صلوات
 سلام کے لیے محدود بیعت و امتحانی کی حقیت اور شہادت ہے۔

اہل خنیں اور شہادت نبوی و

(۱) شعرو فخر راسہ الی السبا و فقال اللہم ان تعجلت حداد
 العصابہ لم تعجلت وان شئت ان لا تعجلت لا تعجلت (صلی اللہ علیہ وسلم)
 پھر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام کے فتنہ غور پر پہلے بچھڑی
 اسکاں کی طرف براہ نظار اور من کیا ہے اشد اگر تو نے اس کا امت
 کو پاک کیا ہے یا امت کلام کے انھوں پاک ہو گئی تو تیری عبادت
 خنیں کی جانے گی اور اگر تو میں یا امت ہے کہ تیری عبادت نہ کی جائے
 تو پھر تیری عبادت نہ کیا کی جائے ، اور یہی مضمون تفسیر فی صمد
 پر موجود ہے۔

مستحق ان کا عبادت صرف خود و خاصہ ذرا ہی اور عبادت میں خلل نہیں
 موجود ہے آپ کی عبادت سے مطلب کشیدگی یا سکتا ہے آپ نے ایت کریمہ
 یا ایہا النبی عاھد الکفار و المنافقین الایہ کو اٹھ کر کے دعوت
 گھڑی ہے کہ اٹھ اٹھو کہ تم پرانے اور نئے جو ہو اور کفار جو کہ آپ کی کو بیزار و مسر
 بنائیں اس قدر دشمنی و بغض ان کے تعلق کو روٹنا ان لوگوں کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 کے حقوق و بہتوں کو یاد کر کے اگر آپ نے قرآن پر عمل نہیں فرمایا دیکھ سکتے ہیں
 تم جو کہتے تھے صاحب کشید کرنے کے اس زمانہ پر تو اب کس کو کشید کرنا ہے۔
 انکو صاحب کو شک ہو سکتا تھا کہ دیکھتے ہو کہ۔

تترتیرا یا میری ۵۴: الہواب و اللہ العین علی تصویب سباب و افشاء
 و فتن کا قول ہے کہ۔

”حد مرہ لا یعدال علی العدم“

یہاں کسی چیز کا حصول نہ ہوتا اس کے وجود شک و یقین نہیں ہے۔

اگر وقت کو صاحب کشید کے اسم ماننے کے کسی دشمنی و اذیت و فتن کا
 عمل نہیں ہے تو اس سے ایک لازم آتا ہے کہ سوائے ان لوگوں و ایملان کے اس کا
 کوئی اور دشمنی و اذیت موجود نہ تھا۔

تھوڑے عرصہ میں انکو صاحب کا نام اس وقت استعمال کرتے جب حضور ﷺ کا نام
 نے مخالفین و دشمنوں کے ہوتے جب آپ نے ارشاد فرمایا اور علی و اہل بیت علیہم السلام
 فرمایا میں کی تعلیم ہم نے لائی کہ وہی ہے تو یہ ہم علم سے ہم شرابی پر استعمال نہیں
 بلکہ مخالفین و دشمنوں کا ہونے کے وجود سے مخالفین و دشمنوں کے حق و وجود پر استعمال ہے
 خود انکو صاحب کشید کی آغوش میں جو دس گز سر کی آغوش سے دیکھتے کہ یہ بڑا
 دانش ور و فاضل کے اس صاحب کا ذکر کر کے تم نے کس قدر دانش و فتن سے غور و
 ثابت فرمایا ہے۔

فصل اول

تشریح الہامیہ

ابوبکر صاحب کے اسلام لانے کا اصل محرک

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو اسلام قبول کرنے میں فرمایا تھا کہ۔
 جناب ابوبکرؓ اگر مساجد کے سلسلہ میں تمام باتیں ہوتے ہیں وہاں سے دعوات
 ہوتی ہیں۔ اس نے بھی دعوت میں اس کے بعد پیش رفت کی کہ اگر عذریہ قومیں ایک شخص دعوت
 کو دعوت کرتے گا اور کائنات شاقہ پر اثرات کرتے کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب
 ہو جائے گا۔ اس کی تصدیق ان کی ہرگز اس میں کہ وہ تمام اعتبار نہیں لے گی۔

(ابو حنبلہ، مسند ابوبکر، ۱۰۱، تاریخ الخلفاء، ۱۰۱، رجال الفرق، ۵۰)
 ۱۱) ابوبکرؓ کو دعوت کو ابوبکرؓ کی باتیں نہ تھیں تھا اس لیے جب انحضرت
 خدا دعوت فرمایا تو یہ بظاہر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، اور رسول خدا
 اور ان کے پیروں سے جگہ جگہ ہونے کے لیے تمام تر کائنات کو طلب عالم
 پر اثرات کیا۔

۱۲) جناب صاحب کے تفسیر میں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذریہ قومیں دعوت کی چل سکتی ہیں تو انہی چلتے ہیں۔
 (در مختار، ۵، اکثر السیاق، ۱۲۹۱۲)

۱۳) نیز انحضرتؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کی سبقت اس میں کہ انہی نے پہلے
 ہے۔ "ما سبقتکم ابوبکرؓ وجموعہ من عہدہ ولا من بعدہ الا بشارت
 وقرنی علیہ" یعنی ابوبکرؓ نے عہدہ رکھنے، انہی نے پہلے میں تم پر بشارت
 میں انہی کی ہر ایک چیز کی وجہ سے کہ سب دعوت کے دلائل میں تاریخ
 حق، یعنی میرا ابوبکرؓ کی ہر ایک چیز۔

یہی ایک بھگت کہہ لیا تو سلم ہے مگر سبب بھگت ہوا۔

نہیں ہو کر تو اعلیٰ تھا ہوا اور وہ سبب ان کے دل سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن
 وہ جو صاحب نے طالب علم کے سامنے شریعت کی اخلاقیات کے بغیر ہی کرنا شروع
 کر دیا۔ طبعاً ہی اس کی شریعت بھگت ملا ہوا اس پر ان داخل کیا جاتا
 ہے کہ کیا قال تعالیٰ، سابقوا الیٰ عافۃ میں رہ کر۔ اویۃ ذکر اس
 پر داخل کیا جاتا ہے جو کہ سببیت پر وراثت کرتی ہے لیکن اگر یہی کرتے ہو
 تو اس کے معنی ہیں کہ انہیں جن کا اندر میں ہو سکتا تھا اس سے فراموشی اور شرم
 خدا سے یہ نافر ہو کر رہ کر رہا۔

انہیں جب اس میں لگا اٹھا ہے کہ وہ فانی یا ان درمیان کمال اور ان خاص
 ان کے ہو تو اعلیٰ بالوں ہو گیا۔ بلکہ اس میں جنک شین ہے کہ وہ تمام انی اس پر سبب
 طلب جا اور اس مسافت سے تو ثابت نہیں ہو سکتی بکرا یا ان خاص کمال اور
 سبب عارف سے کہ وہ اعلیٰ عالمی و جسمی ہو گئے ہیں اور ان میں علم اور سبب ملحق اور
 عشق کمال اس کی جان اور ان کے یہ چھوڑ کر گئے ہیں جو بھگت کا سبب بنتے
 ہیں۔ قال المصلیٰ عطا المصلیٰ اور ان۔

آجنا کہ تمام ان پر جو اور ان میں ہند۔ مست شلوپ عشق یکساں ہو رہا
 ۱۲۱۔ انہوں نے یہی سبب دین اور صاحب کی بھی دیکھ کر فراموش ہے جب اس کے
 پہلے شلوپ آسمانی میں ہو کر ہے ہوتے ہوئے ان کے دماغ کو نکرا یا ان کے تو اس
 کا بیحد و ہند کر میں گئے۔

۱۲۲۔ بیحد و ہند نے جو کہ آپ کو چھوڑا تھا اس میں انی کر مصلیٰ عطا المصلیٰ اور ان۔
 نیا آفران ان ہوا ان میں داخل تھا اور سبب انی کتاب کا ان کی مدد میں انہیں
 بنانا ہی۔ اگر آپ کو اس کی بات کی کہ اپنے دفتر اور ملا ہوتے آفران
 انی تو آپ کی توجہ و رسالت کا انہیں کو کر رہا اور سبب آپ کو اس کا
 نو آفران کے قصہ و فانی اور ان میں ہو گیا تھا اس سے آپ کے طور پر ان

کہ کیا کچھ غلط ہو سکتی ہے مثلاً: ہم یہ نہیں سمجھتے کہ آپ کی غلطی میں اگر جنت ہے
 گی اور جہنم بھی دور قلم ہونے والی زندگی تو کیا جہنم میں جنت اس طرح
 کے لذت بخش اور آسائشوں کا اعتبار ہی نہیں ہوگا؟ تعویذ اللہ عن غلط
 سمجھ و ہمت، ہمارے ایمان میں غلطی نہیں تو وہ بلاشبہ عزت و شرف کے
 انعام میں سے ہیں کہ جو غلط انداز ہو سکتی ہیں۔

۱۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملک کے ملک میں چلے بہتے، آپ کے لیے
 مہمانت و عداوت ہوتے تو یہ تو اس قوم کی کوئی گنجائش ہو سکتی تھی، لیکن زندگی
 کے قریب میں امتحان پر آشوب تھے، یہ وہی زندگی میں کچھ تنگ و کچھ بڑھک
 اور کچھ خصلت و رنج و غم و غری و غم سے بے دخل ہونا، مگر اسے ملک ہونا اور
 گنہگاروں سے نڈر و گریہ جانا اور جو خود کو مہمان سمجھتے تھے
 کہنے کے لئے زندگی و قلم کے قلم و گریہ ہے، یہ وہی زندگی و قلم و گریہ
 کے ساتھ تنگ و بڑھک، اس میں ہر چیز پر کوئی برادری کر سکتا ہے اگر
 حال میں حدود و قیاس نہ کر لی ہو اور دشمنوں کی شہادت سے مست ہوا تو
 کی ہر چیز کو تسلیم کر لیا ہو تو اسے صاحب و غلام و گریہ و شہادت نہیں ہو
 سکتے۔

۱۵) مایہ نے جس مذہب اور مذہب کی غرضی تھی وہ مخالفی مانتے اور تمام مذہب
 کے علم پر حق و باطل قرآن کی مثال کتاب میں انکار و قبول اور تمام مذہب کا یہ پر
 صحت و باطل میں اس قدر و کما و بچھاؤں کو کر سکتا ہے، یا انہوں میں اختلاف ہو
 محبت و اتحاد میں اور وہ ساری صورت میں انہوں کی غلطی نہیں ہو سکتی اور وہ
 خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بھی یہی حق تھی کہ ان کی گریہ و شہادت قرآن
 کے وقت سے لے کر اس کی نبوت سے پہلے ملک و ملت و زمانہ اور جہاد
 آپ کی نبوت و رسالت کا طریقہ دیتے رہے اور اس وجہ سے آپ کو
 جناب اللہ علیہ السلام نے سزا و جزا میں تمام کی طرف سے ہاتھ وقت راہ

سے واپس کر دیا تھا کیونکہ اسباب نے آپ سے کیا تھا کہ بڑے بڑے آدمی ہیں۔
اور جسے ان کے متعلق یہ جو کہی ہو اس کی اور بھی کچھ اور اس قسم کے بے شمار
واقعات کتب میں ملتے ہیں اور یہ تو ان کی یہاں ہیں اس قسم کے قریب کی پیمائش
ہو گی۔

۱۹۔ اگر یہ غور سے کیا جائے تو اس سب کو یہ طور پر سمجھا دے اور فرما دے کہ ان کو ذکر کرنے
کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا تھا اور نہ اس نے حصول کے لیے یہ کوشش کرنے کی
توجہ دی تھی بلکہ کوئی اور یہ ہو سکتی تھی اور ان کے متعلق ان کے خصوصیات اور طریقہ
کے طور پر ان کو اس سے عزت و احترام کا اس قدر ذکر ہے کہ اس طرح عزت
آزم میں اس کی تعلیم سے قبل ان کی عظمت کا احاطہ نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہی کیا گیا۔
آزم میں اسلام کے اس فرزند نامہ شہسوار کی عظمت کا احاطہ نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ یہاں تک کہ
آسمانی کتابوں اور رسول و انبیاء و صحابہ کی کتابوں کی یاد دہانی کی گئی اور شہسوار کی یاد ہے
کہ یہی حق کا ہیں اس لیے ان کی یاد دہانی کی گئی ہے لیکن یہ قسمت لوگ ان کی یاد دہانی کے
حوالہ ہی میں داخل ہو سنے کے لیے وہی ہو کر اس پہنچیں گے کہ اس میں کس قسم
عظمت پر ایمان نہیں دیتے بلکہ اس کے احکام کو جو ایمان بلکہ میں نے ان کا تسلیم
کرتے ہیں۔

۲۰۔ نیز یہ بھی واضح ہو گا کہ یہ عزت و عظمت نہیں تھی بلکہ اس کے جیسے اس قدر
کے متعلق اس میں یہ ہو چکے تھے کہ اس کتب میں اس میں اس قدر ایمان تھا کہ
خدا کے قسم اس پر جو اس کا متعلق ہے اس کا نظریہ یہ ہے کہ اس میں ہے اور
اگر اس قدر حق کو یہ عظمت پسند نہیں تھی تو اس کے احکام کو اگر اس کی یاد دہانی کے
عزت علی دینی اس قدر کے ساتھ کہ اس میں ایمان کا اس قدر کہ اس میں ایمان کا اس قدر
ہے اس کا احاطہ نہ ہو اور کسی کتاب میں اس میں ایمان نہ ہو اور یہ اس میں ایمان کی۔
عظمت کا یہ وہی ہے اس میں ایمان ہو اور یہ ایک اس میں ایمان ہو اور یہ ایمان دہانی
کے حوالہ کے کہ ان تک متعلق اور اس میں ہے اور اگر ان کی عظمت کا ذکر ہو رہا

ہم جو خدا صلیٰ علیہ وسلم کے انصاف سے توفیق کے انصاف میں کیا شک و شبہ ہو
سکتا ہے نیز ہماری کو اولیٰ شک ہے انصاف و توفیق فراہم کیا اور انصاف کو
اولیٰ شک ہے انصاف و توفیق جب کہ صلیٰ علیہ وسلم کے انصاف و توفیق کے ہیں
ہم جو خدا صلیٰ علیہ وسلم کے انصاف اور صدق دلی پر کسی کا ذکر میں شک و شبہ نہیں
ہو سکتا۔

۱۰) ماہر نے آپ کے خواب لکھے: "پانچوں پر اور اس کا ایک ایک ملک
کو شریف کے بر گزشتہ گدا اور محروم کن پر اس کا گوشت لایا۔" فقیر نے
کہ حق یہ شیطانی تر ہو نہیں سکتا کیونکہ اس میں بڑی غصہ کا انداز تھا اور
آپ کے خوش کے لوگ کا بیان۔ "فدائے معرفت اور معرفت اللہ تعالیٰ کی معرفت
سے آپ کو ترغیب تھی اور خدا کریم صلیٰ علیہ وسلم کی تائید میں دے گا۔
فقیر نے اس میں نہ ہرگز شائبہ نہیں اور نہ ماہر کا کہہ سکتا کہ آپ کو خواب دیا تاکہ
فقیر پر پختہ اور نہ ہی غفلت جس کے غصہ ہوئے کا باعث بنے۔ لہذا
حضرت مدنیؒ کی ذات اللہ میں پڑا دلی ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے
حق فیض کرنا چاہیے کہ اس سے وہ حق کے عقیدہ پر کاری ضرب لگاتے ہیں
فدائے معرفت ہے اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی غفلت و غصہ کی غفلت کی طرح
دے گا لکھنے کا خیال کیوں؟

تلك عشرة كاملة فها قوا برها نكران كنتم صاوتين۔

تائید و انصاف صلیٰ علیہ وسلم کا حال دیکھ کر اب آپ خداوندہ لگا سکتے ہیں
کو صلیٰ علیہ وسلم کی حالت یہ ہے تو فریاد کیا ہوگا۔ یہی ہماری دلی کو سرور عالم صلیٰ اللہ
عزہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی تم پر رشتہ کی وجہ سے سخت سے گیا ہے جو
اس کے دل میں مانع ہو گیا ہے میں میرا ماہر کا کہہ سکتا ہوں کہ وہ جسے حکومت
کام میں دیکھ اس شہر کا بھی میں تو یہ پڑ جائے تو بہتر ہوگا۔ لہذا ان کو ملے لہاں۔
صلیٰ علیہ وسلم کے حق فرمایا۔

دل کا رنج کی تکفیر کا دعویٰ کروا دیا کہ وہ گروہ کی کتاب دست کے عقاب میں شہرہ کا
سدا خطاب ہے جو دست کے انجیل پر مروج احکامات ہیں، یہودی تہذیب و تمدن کا
تربہ ہے۔

۱۱۱۔ یہاں نکات یکہ ایم بس کی طرف دہانے کی کیا ہوا آپ کی ایک دوسری
گوگہ ہے، یہودیوں میں خطاب کا عقیدہ یہودیوں کے دلوں میں اس کلمہ کی نسبت
کا راج کرنا آپ کی طرح اور شادی کا حال ہے۔

”ولا تعدن عن صفیات الی ما متعنا به ازواجنا منهم ارجوا“

الحیوة الدنیا۔

آپ کی تصویر بڑھا کر اور خاکہ پر لکھ کر انجیل کی طرف جہر میں نے
اس میں سے مختلف لوگوں کو متعلق ہیں جو ہر دور کی تربیت کے

تربہ پر

مادہ کی اس ذات شخص نے کوئین کی فتویٰ کو بھی خاطر میں دہاتے ہوئے
خود گفت کی اختیار کیا ہے اور انجیل میں دہاتے تھے آپ کی طرف ہے۔ اور
مادہ دوسری گوگہ ہیں یہودیوں میں سدا حضرت صلیبی کا ہے لہذا حضرت صلیبی کی صورت
کے عرض خطاب کی نشاندہی کر اس سے نہیں ہوتی البتہ سواک صاحب کے عرض قہر
دہانے کی نشاندہی خود ہوتی ہے۔

۱۱۲۔ اشارت اعلیٰ فیہ کلمہ۔ اس خطاب اگرچہ ایم ہے لیکن کچھ دہانے

مردم دہانے میں یہودیوں میں ہوتا ہے لیکن کلمہ کا معنی ہوتا ہے کہ اس کی نسبت سب کی
طرف گردی جاتی ہے جس طرح نبی امویہ میں سے جس نے قتل کا خطاب
کیا لیکن نسبت سب کی طرف کرتے ہوئے اشارت اعلیٰ سے فرمایا۔ اور انجیل
نفسانہ اور انجیل فیہا، اس وقت کو یاد کرو جب آپ نے ایک شخص کو قتل
کیا پھر اس قتل کو ایک دوسرے پر لگا، اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ اور شاد
ہے۔ فانہم لنا بعد الضلالة بالهدی واعطانا الیہ صیرۃ

بعد اقصیٰ از نبع البلاغہ مصری (۵۴۹)

اللہ تعالیٰ نے ہیں گواہی کے بعد اس کے چارے چاریت مطہرانہ لکھوانی لکھوانی کے
 جیوے اور اور ہونے کے بعد قلیں بصیرت و عافرانہ لکھوانی لکھوانی کو مہر پر
 رکھو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی بیگانہ نہ رہے وہ قلیں بصیرت سے غلام ہونا عزم
 آئے گا کہ اگر کسی میں اس کے مثال ہیں اور دینی ہم اس کے مستحق ہیں، اس طرح
 حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں میں دوسرے مال کو لٹا دیتے ہوئے کسی
 علم میں تھیں ہو کر وہ خطاب ہم ہونے کی صورت میں خود حضرت علی رضی اللہ عنہ
 میں اس میں اس میں ہونے کے بعد اگر کسی کا آپ میں بھی سرایت کرنا عزم آئے
 گا اور اس کی تائید اس سے ہو آتی ہے کہ اس میں صفوں کو وہ عمری روایت میں
 المشرف فی حدیث الامۃ العظمیٰ میں مدح سے تعبیر کیا گیا ہے (مفردات
 راجعہ میں) ۲۰۰ اور امت میں حضرت علی حضرت ابوذر حضرت عثمان
 حضرت عمار رضی اللہ عنہم و صحبہ میں داخل ہیں، اگر وہ اس سے متروک ہو جائیں، لہذا
 حضرت صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا و ذرہ پیدا و خطاب چرک اس کے حقوق ہے
 لہذا اسی سے شک پیدا ہونے والے ہو گئے ہیں سے کوئی میں اس شرک
 نفی میں جیوے ہو تو آپ کا فریق میں صادق ہو جائے گا لیکن صدیق علیہ السلام
 مہاجرین و انصار و اہل انصاریں و ہدیٰ صحابی ہیں اس کا اشارہ بتانے کیوں ضروری
 میں کیا عرف اس لئے کہ یہی سبکی قرم اور لکھوانی کو اس سے تخلیف
 پہنچے۔

لکھوانی کے بعد خلافت ہو تو پھر خطاب کی تفسیر ہونے کے بعد وہی صدیق حضرت
 صدیق علیہ السلام پر جائیں گے جیسے کہ تفسیر صافی و جزو میں قرآنیت و بعد اللہ الذی
 آمناکم وعلوا الصلوات اریستقلقہ ع (الآیۃ) نکاح ہے کہ اس سے
 مراد حضرت علی علیہ السلام کی امت و خلافت کا وعدہ ہے اور اگر یہ لکھوانی اور
 شرک علی کے یہاں ہیں غیر خطاب واد ہو تو پھر عرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی

مادر ہوگی کیونکہ انسان کا تعلق خدا ہے یا علم تحقیقی اور وہی ان اجتماعات کا اگر کسی کو نہیں
 خطاب سے ڈر کر جو ہزار سال بعد پڑے یہ اس سے بھی بڑا بڑا گناہ ہوگا اور کہیں
 عورت بنی اگر ہم اس کو خود عید کا کہہ کے تربیت یافتہ دینی قریبی صحابی مراد ہوگا جو ماسبریہ
 اور ابن عباس سے ہیں اور ہمارے دین پروردگار و مخلوق و مظلوم اور مظلومان بن ہوگا جس سے جن
 کا خاص پیسوں کی بات ہے بلکہ ان کی ہمارے خدا و شہادت کے لئے سے ہم پروردگار کی طرح
 واضح اور عین میں ہوا ہماری عقل اور فہم پر ایسا کر سکتا ہے۔

(۳) خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہما
 کے انھیں کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا:

يا ابا بکر انما انا رجل منكم لا عصمت ولا نصيب لهم الله ولا رسول
 الا حقيقۃ الصدوق

اے ابو بکر! میں تو ان سے ہوں ان کا نہ ہوا فی الاسلام لا عقیم و ان انصاف
 بعد ازاں حوالی الاسلام شدید اور شرح ابن بیثم ہوائی ہے
 میں سب ماسبریہ میں سے افضل سمجھتا ہوں اور تقریباً سب سے بعد
 سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
 غرض رکھتا ہوں نیز رسول ابو بکر صدیق میں اور ان کے خلیفہ
 عمر فاروق اور علی بن ابی طالب کے خلیفہ کی قسم ہاں ہر نبی اسلام میں
 بہت بڑا ہے اور ان کا دنیا سے رجعت ہونا اسلام کے لیے
 باخواب کوئی نقصان اور ہرج منہج میں ہونے والا نہ ہے۔

ایک طرف قرآن و احادیث کے انھیں کی گواہی دے دوسری طرف سرور عالم
 صلی اللہ علیہ وسلم ان کے انسانی دنیا قبہ میں کر رہی اور خود علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ
 کو سب سے زیادہ افضل اور افضل و مہر رسول قرار دے احادیث کی ہوائی گواہی
 کے قبہ و مہر کا مدعی ہونے والا نہ علم قرار دے اللہ تعالیٰ اور رسول کی گواہی اور
 صدیق و امیر علی مرتضیٰ سے بڑا کہ کوئی زیادہ حکیم ہے کہ اس نے تو مہجی قبہ کی

اسی طرح فرمایا ہمارے تعلق کی بھی

”فلا تتركوا الى الذين ظلموا فتمسكم الظنار“

ظالموں کی طرف متوجہ نہ رہو، ورنہ مہلک رشتہ میں خود کو گرفتار نہیں رہنا
کی ایک نئی ہیئت میں سے لے کر کوئی مسئلہ نہ ہو جس کی کوئی گنجائش
میرے علم کے تحت میں اس خوفزدہ نہ کر دے سکے۔

تیسرے و چوتھے سب سے بڑے شرک عقول کا شرک یا شرکِ عقل ہے۔ اس کا شرک کی سب سے زیادہ
شرک جن اور شرکِ اکبر و بڑے مالک و مقررِ غلط ہے اس میں جو عقل کی پالی کی طرح پہنے
کا کپٹھن بکریوں یا آدمیوں سے جیسے کہ سرورِ عالم علیٰ ہر طرح کو تسلیم کا رشتہ ہے۔
اسے صیح عربی اور شرک ”محمول“ یا ”مادی“ کہتے ہیں شرک ہے اور یہی کامور
نہایت کو شرکِ شرعی نہیں جانتے بلکہ یہ عقل کی مادی مادی ہے خود اسے رعایت
میں یہ تصریح ہے کہ اگر کوئی شرعی عقل سے عقل منہ نہ کرے

ہی عقل سے عقل منہ نہ کرے ”اور دوسری روایت میں
سب سے بڑے شرک ”ہل الشرائع الا ما عہد من معرفۃ اللہ
او ما دعی صیر اللہ“ یعنی کیا شرک تو معرفت یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ کسی کو لا اور موجود مانا جائے اور یہ قرآن کے خلاف ہے اور توحید و رسالت
کے عقیدہ پر کاربند ہیں قرآن سے فرمایا نہیں وہ جو عقل کی طرح سرایت کرتے ہیں
جن پر اسے اور عقیدہ جوتے ہوئے اس کا اثر بھی نہیں ہوتا اگر اس سے عقل خود
پر وہ شرک و عہد ہو جائے گا کہ شرک جن تو عقل نہیں ہو سکتا وہ قرآن و احادیث
عظیمہ کا مصلحت ہے اور شرک و عہد ہی ہے اس صورت میں بھی نہ ہو سکتا
کی عقلیں خود پر عقلیں ہوں گی کہ وہ عقلی دلائل پر عقلی کیوں کہ شرک جن عقلی ہی ہے
شرک عقلی تو وہ جس کے معنی میں ان کے عقلی صریحی کے معنی میں ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے
آپ کو قرآن مجید میں لائق فرمایا ہے۔

”تسمیہہا الا لقلی الذی ہو فی مائدہ یفرز کی“ ”مائدہ کی دھن آگ سے

وہ شخص ضرور دوسرے کا ہونے کو بہت زیادہ پر جھگڑا ہے جو کہل کو ترک کر کھلب کے
محول کے لیے راہ ہلا میں ہوتا ہے اس بات کو جس کے تحت جو عمل میری نے نہیں کیا
میں کہا کہ اس سے عوام کو بچا کر لیں۔

عن ابن الزبیر قال ان الایة نزلت فی ابی بکر لکنه
اشترى السالیة الذین اسلموا مثل بلال وعمار
ابن نفیرة و غیر هما و احقن دما (مجمع البیان ۲/۲۰۲)
ابن الزبیر سے مروی ہے کہ یہ آیت کریمہ ابو بکر صدیق کے حق میں نازل
ہوئی کیونکہ انہوں نے ان لوگوں کو ترک کر آقا کی جہاد اسلام لے چکے۔
حقہ شفا حضرت بلال عمار بن نفیرہ اور دیگر لوگ۔

لقد انزل فی حق ابی بکر و ابی بکر بنی ہاشم و ابی بکر بنی ہاشم
سے اس کی آیت میں واضح قرآنی انداز کا اصرار نہیں کیا گیا اس لیے یہ روایت۔
مصریح کہجی مشورہ کی ضروری قرینت اور اس کا تفسیر کی دلیل ہے مگر تحقیق
شک کی ہے
ہم پر یہ کہ بڑا کلمہ ہوا۔ — یہ عقائد ہر شخص کو ملے۔

تقریر الہامیہ۔ از علامہ محمد حسین دہلوی صاحب

اسلام علی حقیقت، کتب پر وہ تعارض کی دورانی کرنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہ خبر اسلام کے، اٹھارہ نوے کے بعد سال بعد تک قرآن مجید میں جاری
میں داخل نہیں ہوئے بلکہ اس اثنا میں مختلف طریقوں سے اس شخص کو اذیت
پہناتے رہے حتیٰ کہ ایک مرتبہ جب ابو جہل نے اس شخص کو قتل کرنے پر ایک
جزیرہ سرخ دیا وہ اذیت اور ایک جزیرہ اذیت چاہی دینے کا اعلان کیا تو وہ اب
قتل و سولی کے اندر سے شفیق نہ ہو کر سولی شکار کو قتل کرنے کے بعد اندر

سے دعا دے ہوئے اور یہ اسی حالت میں بارگاہِ اقدس میں پہنچے تو حضرت پیرِ شریف
 لائے اور جو صاحب کے واسطے اور برہنہ تھوڑا کر دیا اور دستِ مبارک پہنا
 کہ تو اسی وقت تک اہلِ کساح سے باز نہیں آؤ گے جب تک کہ اے شفیق
 عبادتِ حوزہ سوانی کی دہریا نہیں تھالی کہ نہ سے اہلِ سنہ و دیوبند مغربہ کے شفق
 نازل کی ہیں یہ وہ ملک میں گزرتے کہ شہر میں نہایت پر رمانی کیا جادو ہوا تاریخ الفتا
 و جہ سوانی حوزہ سنہ ۱۳۵۵، شہرِ علی آباد حوزہ سوانی جادو ہوا

لوگوں کو یہ یاد دلاؤ کہ اگر وہ اسب کے علاوہ کسی گھر پر حصہ سے دعا آیت داتری
 جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمائی ہے، اگر وہ اسب کے علاوہ کسی گھر پر حصہ سے دعا آیت
 اس گھر پر حصہ سے دعا آیت نہ لے کر اسب کے علاوہ کسی گھر پر حصہ سے دعا آیت نہ لے کر
 چھوڑ دے، تو حصہ سے دعا آیت نہ لے کر اسب کے علاوہ کسی گھر پر حصہ سے دعا آیت نہ لے کر

امیر المؤمنین عثمانؓ کا خطاب کی حقیقت اسلام

فلاحی ماسپ نے حضرت علیؓ کی کتاب کی شاپی انڈس میں گستاخی اور آپ کے برہنہ و خاص کا انکار کرنے کے لیے جس رسائی کا سہارا لیا ہے اس کے بعد ان کا چہرہ ہے کہ ہرگز سرورِ عالم صل اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دین پر مبنی - جیسے اجازت لیا، اس کی دیکھ لی۔ لہذا آپ اسلام میں افسوس نہیں کرتے۔ یہ کتاب و سنت کے خلاف کے عقائد میں دین و پند میں رکھتا ہے۔ یہ کتاب کو پڑھنے میں غرر ہو گا۔ گوئی غرر ہو۔ اسے اس دین کا حقیقت دین کا خلاف ہے۔

۱۱۱ گرجی کرم چلی شاد و خرم و سلم کے دیو ستارے پر کیا ہوا ایمان قابلِ اعتماد اور
دانی اعتبار میں کہو کہ گورکھ کی صورت میں جس کی چوٹی آگ کا ارد گرد نشانی

بیشک کے لیے اس میں رہنا اصول و تدبیر کا عمل نہیں بلکہ جھگڑاؤں اور شرطوں کی آگ کی
ڈال سے جھنجکڑاؤ اور لڑائی کی آگ کو ٹھنڈے ٹھنڈے کر کے باہر نکال دینے کا۔
مذہب و غیر مذہب کے لوگوں میں باہمی توجہ و محبت، تفہیم اس دین کے تحت کسی کا ایمان
بجوہر اقبال نہیں ہوگا اگر اہستہ اہستہ اس کی فحشوں کا ذکر شروع کر دیں گی تو ان لوگوں
کو مستحکم ہوگا۔ عہد و سرخ اندھاس کے شہساز کا ذکر صرف وہ بہشت کی درجہ
سے بیان کرنے کو مستحکم اور دعوتوں پر ایمان نہ رکھنے والے کی مستحکمیت میں
تکلیف قرار دیتا ہے۔

عہدہ حکومت صاحب نے دعوت کی پہلے میں میں بھی شرکت کا حق اور کر دیا
 ہے۔ اور دعوت کو توڑ کر نہ کر دینا چاہیے کہ اس کی ہے حقیقت
 یہ ہے کہ حضرت خلیفہ المسیح اربعہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اپنے
 سابقہ امام سے توبہ کر چکے تھے۔ اور اپنی بہن اور بیوی سے قرآن مجید کا
 آیات سن کر اور یہ میں نے سنا کہ اس کی طرف ماضی ہو چکے تھے۔ اور
 اسی شخص سے دعا کرنے کے لئے وہاں حاضر ہوا ہوا ہے۔
 لہذا میں میں جبراً اور دھوکہ دہی کا کیا دھڑکا تھا۔ یہ تو اس صورت
 میں تھا جب وہ خود حاضر ہوتے اور آپ انہیں گھر سے باہر نکالنے سے
 پہنچتے اور دروازہ کھٹکا کر اس کی طرف ماضی کر لیتے۔ یا دعا والی در قرآن مجید و علم
 میں طرح پر علماء اور اہل اسلام کے ساتھ صاحب وقت کیلئے جاتے تھے حقیقت
 اس کے برعکس ہے تو دعوت کا استعمال بالکل نواہر ماضی۔

[illegible]

کر لیا۔ اور مریخ، الخشب اور مریخ، شام میں سے ایک کا آپس کی طرف سے ظاہر تھا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے حضرت خادق کا الخشب کی طرف تاریخ اسلام اور تاریخ عالم کے احوال گما دیں کہ وہ حق آپس کی وحدت اسلام کو چاہتا نہ لگ گئے۔

اسی ڈھکوسلے کا مقصد ہے کہ ہر گروہ و عالم علیٰ مشرعیہ کو ملنے ولیدین مجرہ کے انجان سے آپ کو لیا لیا لیا جو حقیقت باعتبار نسب کے اس کی حق آپس کی ہیں وہ ہے۔ گریہ تو فیعد بنی کریم علیٰ مشرعیہ وسلم کو کرنا تو کرنا ہے فیصلہ کو سرگرمی بنائی اور ان کو براہ عزت کر کے دشمنی راہ کو مشرعیہ و عالم تمام قسم کے خاندان سے متعلق ہو کر اندر مولیٰ قسم کے مولیٰ ہو کر ایسے لوگوں سے متعلق اور شدہ واری گونا گویں کر سکتے تو پھر سرور عالم علیٰ مشرعیہ وسلم اور خادق و مریخ و عالم علیٰ مشرعیہ وسلم کے متعلق رہا لگائی کیونکہ یہ مسکن استحقاق کرے حضور نیکے وقت سے دولت لگے میں تھا اور خود اس لوگ سے علوم و درجہ اپنے اس اسفل سے سرور عالم علیٰ مشرعیہ وسلم کی شان میں لازم آئے والی تو ہیں اور یہی اولیٰ اور گستاخی سے ہے خبر لیں کہ وہ ممکن تھا۔

۱۵) عہدہ انبی کوئی اس دنیا میں جگہ و مودار اجزاء سے دریافت کرے کیا تفسیر نہیں اور میں اشتراک اور صلاحات کو مستلزم ہوتی ہے۔ مثلاً۔ ڈھکوسلے کو ہی شیراہی کشیج کر دیا جائے تو اس کا مطلب کیا ہوگا پھر کی دم ہوتی ہے لہذا اس کی میں دم ہے۔ یا وہ چار انہوں دلا ہوتا ہے تو اس کی میں چار انہیں ہیں۔ وہ ضرورت کا پابند نہیں قرار دے گا تو نہ کج سے نہیں لہذا۔ آخر کسی کی بدعت شدہ ہیں تو سب پرورش اور یہ اس میں نہیں ہو جاتا پانچہ کہ قواعد و ضوابط اور اصول و قوانین اور انہیں انہیں انسان کی کو بھی خبر راہ کر دیا جائے۔ ولیدین مجرہ کا انجام یہ ہوگا کہ اس کو ایک پند نہ کرے۔ اور وہ سوچ کر آزمائی پیدا کرے گا۔ اور اس حالت میں ہوگا۔ تو تصویر اسلام نہ لے کر بدعت ہیں اس قسم کے فرق ایک تمام

یہودیوں کو ملنے تھی۔ لیکن آپ کا ذہن "جو ایک فاس" کٹنے کی طرف مائل ہوتا ہے تو اس سے خود غالب کے مزاج کا اندازہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کے حسن بنام سید نواز خاں علی شاہ کے بھائی بنام سید عمارت علی شاہ کی خاتون آپ کو حقدور قرار میں داخل نہیں ہوگا۔ لگائی غالب ہو چکی کا اس سے کہ وہ میرے اندر شہ کو سرفہرہ و دست ثابت کر دیں گے۔ بلکہ فی غفلتوں میں کہتے رہتے ہیں۔

۱۶) میر شاہد احمدی نے اس روایت کو کمال مسند احمد و حوالہ نقل کیا، جب کہ انھوں نے مسند احمد میں میر نہیں لکھا۔ میر میری جیسے لفظی نام استعمال کرتا ہے۔ تو یہ مسند احمد کے حوالہ روایت کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ جب کہ وہ پاک جلیف تھا اور میر علی جیسے خدا ترین کی کاتک خوار تھا اس کی وہ روایت جو اہل سنت کے خلاف ہو اس کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ کتب الیٰ سنت میں مروت

۱۷) اللہ اعز الاسلام۔ محمد بن القصاب ابو یوسف وہی
 ہشامؒ موجود ہے۔ یا اللہ اعز الاسلام۔ محمد بن
 القصاب شاہد مروتی ہے یا پھر "لو کان بعدی بلی"

لیکان محمدؒ

اگر میرے بعد ہی ہوتا تو میر بن القصاب ہوتے۔

اور دنیا مافیہا ہے۔ اس سے قطعاً خیر و بری ہوتے ہیں جو عوام میں خالی غرت بکے ہاتھ ہیں۔ خدا میں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی مروتی کیجئے غلب کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہج نبوت کے شاہان شامیہ، اس کی شان اقدس میں اس قسم کی گستاخی مرکوفہ یودی اور یوسوی کر سکتا ہے جن کو میر بن القصاب کی ویسے ذلت و مساوی سے دور ہونا پڑا۔ کہ
 شیخ مسلمان اور کوفی۔

۱۰۰) جن اکرام علیہ السلام کے لئے وہ عمل و حرکت کو نصرت کر دینے کا شرف ہے جو اگر کسی مسوا یا
تھا یا کسی طرح کے ارباب و اہل حق سے کسی کوئی ذریعہ ہو گیا، کیا نہیں دیکھا کہ اس شخص
وہ گناہ نہیں دوسرا وہاں جب بڑے بڑے لوگوں، لیکن کوئی توجہ نہ کرے، یہاں ہر جہت سے
کہ وہ ممکن ہو تو قریب و دُریب میں ہر وقت کام لے رہا ہے۔ جب کہ سادہ
اور ایک لمحہ کے اندر میں ہو، اور جو بڑا قابل ہو، اور وہاں بھی مسووب نہ ہو چکی
ہوں۔ خدا آپ کا وہ شکل ہے کہ ہر اہل حق کو یہاں سے سادہ و اہل کی حالت
ہے۔ بیک وقت میں۔

[illegible]

”لقد استنصر أهل السما والارض صرة كاسنان ولے ہر چوٹی کے اسلام لے لے غرض ہوئے ہیں اور جب آپ نے اس اسلام کو قبول کیا اور اس پر غرض متان قرار فرماتے ہو تو اس پر غرض و غرض و غرض ہے عرف اس لیے کہ یہودیوں کو اس کے باوجود تکلیف دینا اور اس کے لیے سے تدارق تھا۔“

۱۰۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ آپ پر سال بعد اسلام آنے لگا گیا۔ پھر سال بعد اسلام کا پورا قبول نہیں ہوا۔ اشد تلافی سے تو فریخ کر کے بعد واسلام پر بھی جنت کی خوشخبری دی ہے۔

”فلا وعد الله الحشيش“ اگر اس میں نبوت کے بغیر کسی
 مسئلہ بعد اسلام کا قابل قبول ہے تو یہ مسئلہ بعد اسلام کو کفر یا غیر قبولی علیٰ اور
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

* الإسلام بعد مائة سنة

سارے پچھلے گناہوں کو گناہِ دین ہے اور سدوم کر دینا ہے شرک و کفر
جو باخسق و فحش ہے۔

افترضہ دیکھو سب کا اس روایت کو پیش کرنا نہ مست ہے نہ خلاف
دست ہے اور کس طرح اس میں اس کے بھی قیود غضب اور عقوبتِ غضب کے یہ
سارے تسکین ہے۔ سوائے اپنی قرآن اور سیدہ بنتی کے انہماک کے۔
علیہ السلام دیکھو سب نے بغیر ہاتھ کاٹ کر کھڑا کر دیا کہ نزول کا اعتقاد آیت
قرآن کے متن میں ہی پڑتا ہے۔ لہذا کھڑا کیا آیت انہماک کی دھمکی دی گئی تھی
اور اگر آپ سے روایت نہ آتی۔

سے یہی عمل دعائیں پڑا کر سیتے۔

وہاں تو غزنی اور کمال کے نزول کا ذکر ہے۔ اس کے لیے آیت قرآنی
ہی ضروری تھی اور سب سے پہلے گنجی اکرم علیہ السلام کی شہادت کرتے دیکھتے
کیا اس کے خلاف جہاں کا روایں میں صرف آیت کا روای گئی تھی۔ ہاتھ صرف اتنی
تھی کہ گنہگار تھے۔ ہاتھ نہ آئے تو شہادت کی طرف سے انتقام کا روای
کا نشانہ بن جائے گا۔ اور آپ پہلے ہی اسلام لائے۔ اور اگر آپ سے کہے
وہاں جو تھے۔ لہذا اس مشہور انتقامی کا روای کا اسکاں میں باقی نہ رہا۔
کلیاں عید میں ہی ان علی علیہ السلام کو لایا گیا۔

۱۔ یعنی اشتراک یعنی علی علیہ السلام

اگر آپ شرک کر دے تو آپ کے من بکھر جائیں گے۔
جب شرابی موجود ہو تو اعمال کا یہ اثر اور ہے۔ جو ہونا لازم دایا
وہی صورت دیاں میں ہے۔

حضرت سیدنا امیر اسلام عثمان کی ماہیت

بعض مہاجر تاریخ کے یہاں سے خارج وہاں پڑتا ہے کہ وہاں حضرت

دریہ اسلام کو دین برحق ہجو کر سکا میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ یہ حضرت رسول
جسے ہمال کی گلی کی حکمت تھی۔ اس کا حضور کے جز سے ہوا تھا۔ جب ان کو یہاں
سے روانہ کر گئی تو انھیں صاحب ان سے شادی کرنے کے شوق میں لگا رہے تھے۔
اس سے بھی قطع نظر کہ اوسب ساتھیوں کو جانتے تھے کہ انھیں حضرت ابو بکرؓ کی
فرمانبرداری و اطاعت میں داخل ہوئے تھے۔ لہذا جو غوسہ ان میں تھا اس کا
نکس و نکالت بالآخر میں بھی نمایاں ہو گیا۔

تحفہ حسینؑ

حضرت عیدنا عثمانؓ اپنی امت کے خوف و ترس و کھانسی کے لیے قرآن مجید
سے کوئی آیت نکل اور پوسے و فریاد اور پریشانی سے کوئی ایک حدیث میں د
نی صرف ایک حدیث نہ کہ ان میں سے ہر حدیث عثمانؓ نے اپنے احباب سے
کا اور قریبان و غریب سے اس سے بڑھ کر کوئی نہیں اور یہ ہمارے گلی کوئی ہو سکتی ہے کہ
ہے فرماتے ہیں اور ہر آدمی کو اور بھی نہیں اور دوسری طرف دوسری آیت اور حدیثوں
اور پریشانی سے مستقل ہو سب نام کر کے دیا گیا گئی ہیں۔ اور ہر آدمی شریف و ستم شریف
جس ان کی گلی میں فرماتے ہیں اور شیعوں و صاحبان کی سنت و کتابوں میں بھی لکھ دیا ہو
شرم و دیا ہو گلی اس کی کوئی گلی میں ہو تو غرور و کوشش حضرت عثمانؓ کے ساتھ ہوئے
کے باوجود دایہ امتحان بھی قائم رکھا اور عوام کے سامنے اس قسم کا رویہ نکھڑا
دکھانا۔

آپ نے اب اس روایت کو اصل کتاب سے درگاہیں اور اس میں کی گئی
سہانی میرا میری اور قرین و غیر کامیاب ہوئی۔

۱۱۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
کا نکاح فرمایا۔ انھیں کے ساتھ ہو جانے کا خبر سن تو میرے دل میں
صدمت پیدا ہوئی کہ میں نے کیوں نکاح کے لیے بیعت نہ کی۔ اور یہ

فوج کینے والے ملکر ٹھکانے ہو گئے۔ آپ نے حکمرانوں کی طرف سے حکم کی تعمیل کی۔ ۱۲ سال کے
انتظار کے بعد وہی بلادی سے بھی لڑ کر چھینا۔ یہ غرض تھا کہ اس کے بعد آپ نے اپنے
کے پاس پہنچے اور انہیں حکم کی نسبت پر حاضرت تھی۔ اس سے آپ کو اس حال میں آگئے تھے
شہر میں رہنا شروع کیا۔ یہی سب کچھ تھا۔

[illegible]

فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا خاتمہ کیا گیا ہو اور کسی بشارت میں سے
 یہی ہو تو اس نے کہا ممکن تو صاحب جناب! میں ہے اور صاحب! میں بھی اور
 نبیوں میں سے ہے اس صداقت و حقیقت کا یہ بیان ہے۔ انہیں دلوں نے حق کے
 ساتھ میرے خلاف ہے اور ان کے پاس تحریف اور تفریق آیا۔ لڑائی کے علو و خلو
 قرار ہوا اور افکار و امانام جتنے ثابت نہ کرتے رہیں۔ آپ نے کہا اسے خدا
 تم میں امر کا ذکر کر رہی ہو خدا سے اس شکر کو میں تو قرآن و تحریف اور نبوت و رسالت
 کو یاد رکھتی تھی۔ لہذا اس کی خدا و رسالت گرو تو اس نے کہا۔

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

ہمارے تئیں اللہ - یہ دعا اللہ

اس کی روشنی میں جو شکریہ ادا کیا جائے

مرا تو مسیحوت پرستے ہیں اور لوگوں کی زندگی طرف دہکتے ہیں

آپ کا جواز ہی نورِ بیخود سے دلالت ہے۔ اور آپ کے دینِ جہادِ سر
خدا ہے۔ آپ کے ارش میں ہی جہاد اور کامیابی ہے۔ آپ کے لیے طریقہ
سرگرمی ہو چکی ہیں۔ اگر آپ نے جہاد شروع کر دیا اور حلقہٴ کائنات کو پورے جہاد
پکارنے لگے، تو نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی جب تمہاری جہاد سے باہر آ گئیں، اور نئے
جہاد کرنے لگے۔ قال ثم النصر فت ووقعہ کلامہا فی

قلوب و جعلت الفكر فيه۔ فرماتے ہیں میں، ماہرین ہوا تو ان کا کام
 میرے دل میں ٹکرا کر چکا تھا اور میں نے اس میں خود کو ٹکراتا شروع کر دیا۔ اور
 میرا دیکر مشائخ کے ساتھ بیٹنا انہما میں تھا میں نے اپنی غلطی سے جو کچھ سنا تھا اس کے
 ساتھ بیان کیا تھا اور اس نے کہ اشفاق پر ہا فوس ہے تو غصہ آؤنی سچا اور حق۔
 کیا باطل سے پرہیز کر چکے ہیں۔ یہ کیا تفریق، جس کی عبادت ہماری قوم کرتی
 ہے۔ کیا وہ غصہ تمہارے تیار شدہ نہیں ہیں اور وہ سن سکتے ہیں اور دیکھ سکتے
 ہیں۔ اور وہ اپنے دھڑلے پر ہٹا سکتے ہیں۔ میرے کہنا ہیں تو باطل ٹیک ہے تو انہوں
 نے کہ تمہاری غلطی باطل درست کہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، لیکن پھر
 ان کو اللہ تعالیٰ نے حقوق کی طرف اپنی رسالت کے ساتھ بھیج دیا ہے۔ کیا
 تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کی درست میں مان کر ہو کر اسلام کی باتیں سنو میں نے کہا
 کیوں نہیں چنا نہیں ہاں اور غصہ میں مان کر ہوا تو آپ سے فرمایا۔

يا عثمان احسب الله الى جفته فالى رسول

الله الواك و الى خلقه قال فوالله ما قال ذلك

حين سمعت قوله ان اسلمت ثوروا البش ان

تزوجت رقية بنت رسول الله فكان يقال حسب

زوج رقية وعثمان۔ (مسند احمد جلد اول صفحہ ۱۳۱)

اسے دشمن اللہ تعالیٰ کی جنت کی لہجہ و محبت کو قبول کر کر لو گے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں بڑی طرف بہنا مدد ساری حقوق کی طرف

بھی آپ نے کہا ہذا سب میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

فواہ میں سنا تو میں اسلام قبول کرے میں اہم کارا اقسے و سوا

اور مدد بگوش اسلام ہو گیا پھر یہاں حرمہ گزرا کہ حضرت عمرؓ سے

میری شادی نہیں ہو گئی چاہے کہ جاتا تھا کہ پڑا رہا اور عثمانؓ وہاں کس

قدر خواہر ہے۔

یہ سچہ روایت جس کو انکو صاحب نے اپنے دلائل کی مدد سے لیا ہے۔
اسے ہر بار خود سے پڑھیں اور یہانی ذہنیت کی علامت کی بات کیا ہے۔ اور
اسکی بنا پر اسے سب اس روایت کا عملی رنگ دینی چاہیے کہ جسے جس کو مسئلہ
کے حوالے اس کا کوئی اور دور پرنا دیا جاسکتا ہے۔

۱۱) اہل اسلام اور کفار کی باہمی رشتے دارانہ کی صورت حال کو جنگ پر کے بعد
جانی ہوا ہے۔ یہ رشتے داروں یا باہر قریب اس سے جتنے کے ساتھ نکاح ہو
گیا۔ مانا کہ وہ بھی مشرک یا کافر نہیں تھا۔ لہذا لائق ہو جانے کے بعد بھی یہی
نکاح کے لیے اسلام کی کوئی شرط ہی نہیں تھی۔ اس لیے حضرت زینبؓ
اور حضرت ابوالاعباس امیہؓ کے بیچ کا نکاح برقرار رہا۔ اور جنگ پر کے
بعد جب یہ حکم نازل ہوا، ”لا تکرہوا الشراکین“ حق یہ مقرر ہوا
تہا کہ سب سے پہلے اس کو اس کے ساتھ نکاح کیا کہ وہ حضرت زینبؓ
کو دینا ضرور بھیجے۔ چنانچہ اس نے وہاں سے روانہ ہوئے تھے۔

۱۲) حضرت زینبؓ کو نکاح ہو چکا اور دین کا حق اس میں انکار ہی نہیں۔ لہذا انکو
بڑے بڑے نکاح کی رتبہ سے اٹھانے کا کام نہ کیا گیا۔

۱۳) اس روایت کا سب سے پہلے یہ خیال ہے کہ نکاح ان کو ضرور کیا۔ لیکن کسی
سے ہو گا کب ہو گا کیونکر ہو گا۔ لہذا اس کا ذکر نہیں ہوتا۔ ان کا یہ دور یہی
بشادوں کے ایک ہی میں نشاوت دہی کہ ایک عظیم القدر شخص کی بیوی بنیں
یہاں سے تو نکاح ہو گا۔ اسی سے یہ کتب معلوم ہو گیا کہ وہ حضرت زینبؓ
ہیں اور انہیں حقوق ملی ہوگی اور اسلام لانے کے بعد انہیں یہ رتبہ نہیں مل
سکے گا۔

۱۴) بغیر پوری روایت میں خاتمہ کی طرف سے خاتمہ اسلام یا ان کی گئی۔
سچہ اور حضرت عثمانؓ کی طرف سے بھی اور ان کو کرم علیہ السلام سے

یہ محض اصطلاحی رویہ ہے اور بحث کی اہمیت پر گناہ کا ہے۔

اور خود حضرت عثمانؓ کا بارگاہ نبوی میں حاضر ہونے سے قبل حضرت صدیقؓ کی تقریر پر توجہ کی ہے۔ یہی اہل اہل بیتؑ کا احترام کی منتہی ہے۔ وہاں شکر، دھوکہ، دھرمیں، مبالغہ، توہم، غرور، شیطانی آپس کے اعداء پر نازل ہو گیا ہے جس سے انہیں یہ الہام کیا ہے کہ یس عیسیٰؑ اور عیسیٰؑ باعش تھا اسلام آنے سے کہا۔ واقعی وہ بہت بڑا شیطان ہے جس سے یہ الہام سراپا مبرا۔ اب الشیاطین یسوعیٰ بنی ابی ابراہیم

۱۵) اگر وہیں کوئی ہے تو صرف اتنی گزشت نکاح چھوڑنے پر اصرار ہی تو رہی جس
موضوع پر ابھی اس کیلئے وقت گزر چکا تھا اور اسلام لانے کے بعد خالکی
بیش گزشت کے مطابق اس عظیم الشان سماج کی تعلیم و تہذیب و فکرت نکاح
پر لگ گیا۔ لیکن اس حکومت کے دعویٰ کے ساتھ اس کو کوئی تعلق ہے اور
برائے اولیٰ منازل میں اس سلسلے کے ساتھ مدعا کا اثبات یا انکار حاسد
کا دفاع ممکن ہے۔ اور کیا یہ جنگلہ حرکت نہیں اور فسادِ عام کے لیے
مقامِ حیرت اور تحجب نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہر جہت پر موزوں اور سرشار کے دل کی اور دل میں
حق اور انجیل پر ایمان کے دل کی اور دلوں میں ان کو قضا اور شہس
کر سکتے۔

المجلس الأعلى للبحوث والدراسات

باسمہ تعالیٰ و کرم و باری تعالیٰ

۱۰۔ حضرت عثمانؓ کے اسلام کی جو اہمیت و حکوماسب کو بھرا گئی، وہ بھی انہی
 میں امیر مہم کو بھرا سکی نہ بلکہ حضرت دینارؓ کے بعد دوسرا
 رشتہ ام کلثومؓ کا دینارؓ کے بعد جتنی بڑھنے کا اعلان کرتے وقت حضورؐ امیر
 مزار و حضرت علیؓ کو بھرا آئی، ورنہ بیس شخصوں کے بیٹے پر ہی سوال کیا

کہہ دیتے۔ صاحبزادی نہیں تو اس کا دل کوئی اس دلیل سے مطمئن کر دیتے مگر آپ نے قلم اگڑ کر ہی اس شک و شبہ کا سر نہیں کیا۔ جس سے صاف ظاہر کہ اس اعتراض و تحقیق کیلئے نبوی صراح اور اس سے حدیث کا دلرا نہیں ہے بلکہ صرف درمیں اور باقی ذہنیت ہی کا دلرا ہے۔

۱۸۔ اگر انبیاء و ائمہ شعر العباد یا اللہ آپ کو ان کے متعلق پوری طرح اطمینان ہی تھا تو اس کے باوجود صرف مریدین اور متبعین میں ایک فرد کے خلاف کے یہ فرشتہ و انوار اس سے نبوت کی حقانیت اور مصداقیت و صحت کا دامن تارتا نہیں ہو جائے گا مگر آپ کو اس سے کیا آپ اس طرح فکر تو صرف اپنے رخ این سب کو راضی نہ کیا ہے۔

۱۹۔ اے حکمران سب کے مذہب میں تو مسودہ عام میں بطور حق و مسلم کی ممانعت کا ہی ایک ہے۔ میں صورت کی تحقیق سے تو اس دلیل کو کوئی نسبت بھی نہ دیتی تھیں کہ کوئی ایسی کاروائی اور چیلان کا تو چیلان میں مسلمات و فہم پیش کئے جاتے ہیں کیا جاسکتا ہے نزدیک حضرت عثمان کا اسلام قبول کرنے میں یہ باعث اور داعی تھا یا قبول ہے۔ سب نہیں اور یہی تھیں تو میرا الزامی کا دلانی میں نہ رہی۔ جو مسلمات سے تزلزل کرتے ہوئے کئے کہ حدیث اس پر حلف کرتے ہے پھر بھی کوئی رو قہی۔ سب دعایت میں کسی طرح اس شخص کی فکر پر رد و حلف نہیں تو کسی طرح میں اسے حلال حلویا کیا۔ بلکہ اس کی حد پر کاش میری ثابت نہ ہو سکا۔ چہ ہاں دیگر دلیل قدر اس تاریخی روایت کو اپنے عقیدہ خاصہ کے اثبات میں دینی کرنا لھذا حرکت سے زیادہ بلکہ حیثیت نہیں رکھتا

۱۹۔ پہلے عرض کیا تھا چنانچہ کہ یہ حدیث نہیں بلکہ حضرت عثمان کا بیان یا ان کو روایت ہے۔ تو کیا آپ سے توقع کی جا سکتی تھی کہ اپنے اسلام لانے کا باعث اور سبب ہو سبب ایسے امر کو قرار دیں جو ان کے اسلام کو مستحکم

فصل دوم

تیسرا باب

کیا آیت جاہد الکفار والمقتبین کے نزول کے
بعد منافق ختم ہو گئے تھے۔

الجواب السوی بفضل اللہ القوی :

مؤمن کے ایمان سے ہم جزئی جہاں ہو گئے ہیں۔

اول : یہ کہ اس آیت کے نزول کے بعد منافقوں کا وجود ختم ہو گیا تھا۔

دوم : یہ کہ اس آیت کے نزول کے بعد جو لوگ کفر و کفریت میں داخل ہوئے وہ ہم کے جہاد میں

لگے تھے جس طرح ان لوگوں میں سے تھے جو کفر میں داخل ہوئے تھے۔

دس : یہ کہ اس آیت کے نزول کے بعد جو لوگ کفر و کفریت میں داخل ہوئے تھے۔

لے کر ان میں سے کچھ لوگ پیدا ہوئے۔

چنانچہ جب لوگوں نے کفر و کفریت میں داخل ہوئے تو اس کی وجہ سے آپ

منافقین کے ساتھ ہوئے۔

یقول (اور یقیناً) : انما من ان عهدا ایقطن اصحابہ

وہ کہیں گے کہ ہم میں سے کچھ لوگ ہیں جو آپ کو قتل کر سکتے ہیں

اور اس سے پہلے کہ آپ قتل ہو سکیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحابیوں کے پاس یہ منافقین بھی موجود تھے اور اگر کوئی

حال اس میں نہ ہو تو یہاں سے یہاں تک کہ آپ اس پر غور فرمائی کہ کس نے

اس سے یہ کہہ دیا کہ آپ کو قتل کر سکتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے پیچھے ہٹ کر اپنے پیچھے گراؤں تک پہنچ کر
موجود ہیں تو منافقین کس طرح تم ہو سکتے تھے ۔

انہوں نے اس سے واضح واضح اشارے کیے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ
رحمت کے بعد منافقوں کی حالت بہت برتر ہو گئی تھی اور ان کی قیادت اور رہنمائی
سے بڑے بڑے لوگوں تھے۔ چنانچہ ان سے زیادہ مال سے غنیمتیں ملنے لگیں۔

آج منافقوں کی حالت اسی طرح ہے۔ وہ تو یہ کہیں کہیں وقت کی لوگ نہیں رہے
اور انہیں کہتے تھے کہ آج کلمہ گویا اپنی حالت کا اظہار کر رہے ہیں ۔

عظیم ہونگاری۔ جبریل میں ۱۳۱۰ھ۔ فتح مکہ

فصل دوم کا رو

تقریباً ۱۰۰۰ سال پہلے کی اس فصل کا نام ہے۔ یہ ہے کہ ایک شخص
شیخ اسماعیل بن علی نے اپنے آپ کو فرمایا کہ منافق تم کہتے تھے اور وہ کہتے
کہ تم کہتے تھے اور آپ کہتے تھے کہ منافق کہتے تھے۔ وہ کہتے تھے
آپ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے
اور انہوں نے کہا کہ اس آیت کے بعد منافقین کو مسلمانوں میں بڑا جانا
اور انہیں دیکھ کر بتانا اور سرور میں رہنا اور انہیں بتانا کہ وہ کہتے تھے
کہ آپ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے
واللہ اعلم بالصواب۔ (۱)۔ فہمذ باللہ من ذلک ۔

اس پر بھی صاف نشانی کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ
مطلب کشیدہ نہیں کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے
تقریباً ۱۰۰۰ سال پہلے ۔

۱۱۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وہ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ وہ کہتے تھے
کہتے ہیں تو میں منافق تم نہیں ہو سکتے تھے کیا خوب یہی طریقہ کار

یہی نام تو نہیں ہو سکتے تھے لہذا ان کے خلاف جہاد کو بھی لگایا۔

۱۵۱) متفقین دین خود میں اور اس کے گرد و نواح میں موجود تھے، انہی میں سے
 کوئی ایک شخص یہ کیا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کے دور میں اور ان کے
 بڑے مل گئے تھے۔ ادا تانہ اور کلا گئے تھے۔ کہ چند وقت میں ان کی سازشوں
 سے اپنے خزانے میں جہا گیا، سولی موت سے کہیں کو، انہی میں سے قریب
 خاص سے نو ذرا کہیں نا شبہاں بنایا۔ کہیں نے میں نائب امیر بنایا کہیں بگڑوں۔
 میں تم ان کے حواسے کئے، اور میرے لشکر اسلام بنایا کہیں کفار کے ساتھ لگے
 اور بعد میں ان کے لیے ہی کو اپنا سفیر بھی بھیج دیا۔ میں ہی میں کو اپنا سر
 بنایا اور بعض کو اپنا قریب رہا نہ رہی تھا۔ ان کا سوا کو کیا ہے۔ بلکہ وہ انہی
 شخص ہیں، تو مل گئے ختم اور اس میں باطلہ نہیں تو دامن رسالت پر اس بات
 مبارک کی خلاف ورزی کو اور ان خود لگ جائے گا، پھر دیکھ لیں کہ جو یہ
 ارشاد لگا رہا ہے۔

ولا تترکوا الی الذاریں فقلعوا فقلعوا انصارہ۔

ظالموں کی دولت میں سے مدد نہ کی آگ نہیں اپنی بیٹھ میں نے
 لگے۔

خلاف اور ان کی حدود میں خلیفہ تانک خود قول پیدا کر دے گا اتفاقاً، تا
 جسے گا، کہ سرور نام علی باطلہ جہاد میں اور خود ہی دیکھ لیں انہی میں سے بعض اور مخالف
 کی چپاں میں پیدا کر دے گا۔

۱۵۲) ان کو سب سے بڑی بات کہتے ہیں کہ انہی میں سے بعض انہی میں سے ہیں
 بڑے دیا گیا ہے کہ انہی میں سے بعض انہی میں سے ہیں۔
 م۔ م۔ م۔

انہی میں سے بعض انہی میں سے ہیں کہ انہی میں سے بعض انہی میں سے ہیں
 انہی میں سے بعض انہی میں سے ہیں، اور اس کو خود انہی میں سے بعض انہی میں سے ہیں

پاس موجود ہیں، امام الانبیاء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بھی متعلقین
کے کم کا انکشاف دے دے گی، یہی حقائق ہر پاس سے موجود ہیں، یہی حقائق
فعلی کو چاہئے کہ یہ خبر غلطی میں نہ کرے۔ اگر وہ عمل بخود کرنے کے
بجائے نواز و قیامت و شامت کے ساتھ غور و فکر کرے۔

اب، اللہ تعالیٰ نے آپ کو جادو کا حکم دیا، جو وہ جادو یا سیف و سحر اور سانی
سے، لیکن اگر حقیقت کا علم ہی نہ ہو تو ان کے خلاف کسی قسم کا جادو کرنا
سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حق پر لانا زمانہ پڑنے سے منع فرمایا۔
ولا تقصل علی احد منهم مات ایذاً او لا تقم علی قبرہ۔ (الذاریہ)
اور یہ شخص اور منافق میں تمیز ہو جائے، اگر جان ہی نہ ہو سکے تو اور
نار ہزارہ پڑنے سے کسی طرح رک سکتے تھے۔ لہذا نفس خود پر
آپ کو کون کا رسوم بنانے والی نظر آ۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتے ہیں۔

وما کان اللہ لیدثر المؤمنین علی ما اقام علیہ حق
یموز الخبیث من الطوبی۔

اللہ تعالیٰ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ قسین اس غلو و مبالغہ میں آئے
یہاں تک کہ وہ عجیب و غریب اور غیر کو پاک سے علاوہ ذکر سے
اور غیب و غیبیت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جس کی اللہ تعالیٰ پر ایک کو نہیں دے
یا سکتی۔ و لیکن اللہ تعالیٰ بہت ہی حق و عدل سے لاشاء۔
لیکن اللہ تعالیٰ اس اللہ تعالیٰ پر ایمان لکھیے اور حق اللہ تعالیٰ کے
یہ اپنے دل کو کم کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہے۔

ولو لشاء لا یریککم للعرقکم یسیرا ہم ولتعرفہم فی حق القول

لکریہ پاس تو آپ کو تھی وگھڑی پر پہنچیں کو ہوسے پہن
لوگے۔ اور فرود راخرو آپ کو اندر گھلوا اور سب دیکھتے
سجھو گئے۔

اور اٹھو نکل کے دیکھنے اور دم خم میں دھا کہنے پر آپ نے جو کہہ دیا
بستہ چڑی تھا اور دھکا کر مجھ سے نکل دیا۔ نام سے کہہ فرماتے۔
اخرج يا فلان لانك منافق۔

اسے نکال گل میری مجھ سے کیونکہ تو منافق ہے۔

۱۰) جہد مشرقی الی میدان احد سے صحیح سوسا قبیلوں کے ساتھ واپس چکا تھا۔ تو
مسلمانوں میں سے بعض نے کہا ان کے عہد کا زمانہ گویں۔ اور بعض نے
کہہ کیا فی الحال مشرکین سے کشمکشیں۔ تو اٹھ کر نکلنے فرمایا۔
ما لکھو فی اعدائکم فتنیں۔

غصیں کیا کوئی ہے کہنا قبیلہ کے دشمنی دو گونہ ہو گئے ہو۔
اور اسے میں لکھتے۔

۱۱) جن لوگوں نے مسجد فرار بنائی تو اور آپ کو اس میں داخلہ پر جسکی دعوت
مذہبی کی تھی کائنات اس سے اور مل اور نکل رہا گیا تھا۔

ان الذین اتخذوا عسکراؤا کفرًا و تعزیرا یہی المؤمنین
و اعدائهم حارب اللہ و رسولہ المؤمنین منافقین الی الان لہم علی اللہ و رسولہ
سے غم نہیں تھے۔ اور ایت ذکوہ میں سے (مکرمہ) نے استعمال کیا اس کا۔

مطلب اس واقعہ پر قرآن کی روشنی میں یہ ہے کہ بڑا سب خود نہیں جانتے سب تک
بہت جگہ لکھی ہو گئی ہے غلط فہم میں غم ناں استغوث ہوسکتے ہیں لا تعلہم میں
بہت غم اس کی ہوگی۔ اور سب داغ ہو گیا کہ وہ معلوم دلتا ہے۔ تو پھر نصیحتیں اور ان
کے دیرینہ دھندلے خون خمار کو لکھ دوسرا نکالیں اور نہارت دستانہ میں فرق ہونا
جانیے تھا۔ یا نصیر! اور وہ یہاں تیری سہولت ہی۔ م ۱۱/۱۶۱ کے لیے کسی کو نصیحتیں

بہا نفاق سمجھنے کے لیے میدان ہونا چاہیئے یا نہیں؟

فائل: اشعر نقالی

لا یقیناً!! المؤمنون انما یؤمنوا اولیاء من مدین المؤمنین۔

مؤمنین یقیناً ان کے پاس کے غفار و حق اور سچے دوست کو نہیں

کو نہیں دیکھنا چاہیئے۔

انہی میں خزانہ ہر قسم کی اچھی اور برائی موجود ہے یا نہیں؟

یہاں مفصلی حضرت شیخ الاسلام آگاہی حضرت غصائے گدا کے ساتھ حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے جو خصوصی مذاہد اور فضائل تھے اور ان پر جو خصوصی کرم تھا وہ

ہیں ان کے انہی کا جہنم ثبوت قرآن کریم ہے۔ سیدنا آپ کا خصوصی قرآنی کمال

کا رنگ بن لازم آئے گا۔ جو قطعاً غلط ہے اور ناکافی۔

۱۴) ڈکھو صاحب نے حضرت غریب کا قول مجھ میں کیا ہے کہ آج حقیقی کی

حالت مدنی سے بدتر ہے اور بدتر ڈکھو صاحب کی خاطر ہو گیا ہے، انہی

کے من اور تانگی و دشمنی معلوم کر بیٹھیں، لیکن خدائی تھے اور کون

فصلی ان کا حال حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروقی کے ساتھ کیا تھا۔

کیا تاریخ کے اس زمانہ میں ہیں گدہ و بیچارہ ان کے صفات و مدارک کو نام

سہا اور ان کی حیثیت سے ہے۔ آخر کسی حق خدا کو۔ اور کس کے

صفات و مدارک کو ان حضرات کے خلاف اور شیوہ کو معلوم کرنے کے لیے

سہارا اور کھولنا بناؤ؟ ایمان کے حق سے اور ان کے حق سے کہ جو جواب

دیجئے اور ان حضرات پرستیوں کا انہی اور کمال ایمان ثابت کر دیجئے۔

۱۵) ڈکھو صاحب نے یہ سوال میں اٹھایا ہے کہ رسولی خدا صلی اللہ علیہ وسلم

خدا تعالیٰ کو حق نہ کہنے کے شوق و ولایت کیا گئی تھی آپ نے فرمایا: ہاں

یہ کہیں کہ مدعی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر جب آئے طالب کو حق کر رہے

ہیں۔ اور شیخ و ولایت کا کام رک نہ جانتے۔ اس سے کیا ثابت ہوا کہ

خدمتِ احمدیہ کی روش و مشق میں محسوس نہیں ہوا۔ آخر بات کہنے کا موقع مل گیا کوئی نہ چاہیے کیا چاہیے دوسرے نے انہیں کے متعلق دریافت کی کہ تمہارا ایمان کیا گت ہے اور اشرقتان کا جواب یہ دے دو کہ تو جاکر آج کے کوہِ عمری کا تمام کام کیا ہے۔ وہاں تو اشرقتان کی بات ہے۔ اس شخص نے انہیں نے کہا تھا۔

لکن رجعتنا الى الصلابة ليعرجوا الا عز منها الاذل .
 ہم واپس واپس پہنچتے ہیں تو ان میں نہ چاہتا ہوں۔ اور عزت دوسرے ہیں۔
 ان صاحبِ کمال کو لکھا کہ اگر آپ کے جواب سے تعلق ہے تو اس کے جواب میں اشرقتان نے فرمایا۔

لله (۱۵) ورسوله والذين آمنوا ولكن المنافقين لا يعدون .
 عزتِ اللہ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے اور جو منافقین کے لیے ہیں منافقین کی عزت کو نہیں پہنچتے۔ یہ کون تو نہیں ہیں۔ میں کائنات کو اشرقتان نے اپنے اور اپنے رسول کی عزت میں داخل فرمایا۔ اور ان کو ایک قرار دیا ہے اور ان کی شانِ اقدس اور وقارِ اعلیٰ سے منافقین کو بے نیاز و زانوایں قرار دیا۔ میں صاحبِ کمال جو بے شکوت و قضا میں اللہ و رسول کا کی شان کے ساتھ قرار دیا اور جو میں دیکھتا ہوں حق ایمان چلتا ہوا رہنا اللہ کے ساتھ اللہ کے ساتھ ملکر رہنے سے وہی خود اس کے لئے۔ وہی دیکھو صاحبِ اشرقتان کا ترجمہ کن قدر پہنچے۔
 اس وقت منافقین نے ان کا تمام ہاتھ پرانا اور نئی آج کے دن اس وقت ان کو زلزلے کئے تھے۔ اور ان میں اس کی شانِ اقدس میں تو ہیں وہ غیر مانگنی ہو رہا ہے سے ہائے نہیں دیتے۔

مزید تفصیل سے ثابت ہو گیا کہ یہی ہوا اور خود قرآن کتب کا مطالعہ کریں۔

تفسیرِ قرآن، جوشانی ص ۳۹، فتحِ امین جلد ۱ ص ۳۹۵۔

منہج السارقین ج ۱ ص ۳۹۵ اور فی جوشانی ص ۳۹۶، ۳۹۷۔

حدود کہیں کہ سورہہ ام علیہ عشر مرد کلم کو گنیں کہ دو گن کرے اور آپ نے خاص خاص کے قول پر یہ سب صحابیین عرض کیا کہ اگر وہ ترک کر دیا جب کہ منافق کے اس قول کے وقت آپ پر مسیح پڑے تھے۔ لیکن حضرت مسیح پر ہمارے دوسرے صحابیین انصار کی سنت سادہ پر آپ صرف خود کثرت میں تھے اور انہوں نے خود ہمارے جاری جاری کیا تو ان پر یہ ہوا۔

۱۰۔ دیکھو ماسب نے کہا سرورِ عالم علی عشر مرد پر یہ سنت تھیں کے ساتھ فرمایا۔ سنت و عبادات فرماتے تھے۔ اور ان کو زیادہ مال و مثالی سے نوازتے تھے۔ اور قریب تر تھاتے تھے۔ دیکھو ماسب ہی بخوانی کہ دیکھو ماسب ہی تو ان پر فتویٰ کا حکم دے۔ اور نماز جانا دے۔ ہمیں سوگ سے اور آپ ان کے ساتھ سلوک کریں کہ ماسب ہی ہوا کہ آپ نے دعا قریب علیہ دعا قریب علیہ فرمایا۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

آئیے اس معاملہ میں عرض خود کر میں کیا ایسا تھیں پر دعویٰ اول سے ہی صحیح اور تشدد کا حکم تھا۔ اور نماز جانا دے۔ مگر ترک کرنے کا یا بعد میں نازل ہوا جب یثرب آیا ایسا ثابت ہے کہ پہلے عبادات کا حکم تھا۔ بعد بعد میں وہ منع کیا گیا۔ تو اب اس سے اسکا کیا گیا کہ آخر ہے۔ بعد عشرین ان کا جنازہ ہی اس آیت کریمہ کے قریب کا سبب بنا دیا تو ان علی بعد علم علیہ لہذا غلط خطہ اور گزیر کر کے ان کو مشن اباب نہیں کہ

زیب نہیں دیتی یہ بارگاہی اور علی باز جہان کا پیشرو کرتی ہے۔

۱۱۔ مولانا شوب کا ذکر صدقات کے فقرہ جو ہے۔ لیکن ہر کام قوال کو گول کرنا ہے جو صدقات دینے والے ہیں۔ خدا میں اموال ہم صدقہ ظہور ہم و ترک ہم جدا و علی علیہم ای صدقات سکون لہو ان کے احوال سے صدقات وصول کرنا۔ اعداد ان کے ظاہر و باطن کو ان صدقات کے ذریعے پاک کرنے چھوٹے اور ان کے لیے دعا۔

پکچے کی گرفتاری و مالان کے لیے سامی شکیں ہے۔
 بعد ازاں ان میں سے جوڑے سے اسٹاک کی فائبریں اور مال کی پاری ٹکڑی کی تھی
 ہمارا ہی سرور عالم علی شاہ عید گمنے مال خرچ کرنے کو کہا مال خرچ کیا اور جلا کر کھنے
 کو کہ تو چھین دے پھر اپنی ماٹھی کو قریب کرنے کے لیے ٹکڑے سے۔ اس میں کئی شاہانہ باتوں کا
 اور پشام کو یہ بھی کہتے ہوئے فرمایا۔

فکری الرسول والکین اعلوا معہ سیاہروا اباہوا القم
 والقہہروا اولثالث لہو الخیرات والیث ہم القہرون وسوۃ قہروا
 لیکن رسولی شہر علی شہر عید کما وداہن کے ساتھ دہانہ سے دہانوں
 سے اپنے احوال کے ساتھ دہانوں کے ساتھ قہروا دیکھا۔ انہیں کہتے
 ہیں نیارہی اور وہی کا سیلاب ہیں۔

یہی مال قہروا کو اور پشام کو یہاں کو یہاں کرتے ہوئے فرمایا۔
 جیہی کو الخیرات فی مالہ یقیناً۔ وہاں احد عندہ میں
 نفعہ خیر فی الایتقاء وجہ رہہ ارا علی ولسوت برہی۔
 منتریب وفتنہ کی دیکھ کر آگ سے اس کو دور کیا جائے گا۔
 جو بہت پریر گاہ ہے ہمارا مال اس سے دیر تا بہت دیر زکر ہا ملے ہو
 اور کئی کہتے ہیں کہ اس خستہ اور مسکین تھی میرا اس کی۔
 لوگ سے ہر دیا جائے لیکن اس اتفاق اور قدر کا مقصد صرف
 ربہ علیک واما اس کی ہے۔

اور وہ خود اس سے سختی ہو گا۔ میں کہتے تھے فرمایا۔
 ولا یأکل اولو الفضل منکم والسعة ان یتوا اولی
 القری والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ ولہ عفو
 ولہ عفو الا تقبوا ان یفقروا اللہ لکم واللہ عفو
 (سورۃ نور) (حیدر)

اور قسم زلفانی آہستہ جو غیبت واسطہ اور گہا غیبت واسطہ ہی کہ
وہی قیامت والوں اور صالحین کو اور لشکرِ مہدی عجلت کرنے
والوں کو اور پانچتہ کہ صاف کریں اور دہ گند کریں کیا تم دوست
نہیں دیکھتے اور تھانی کی عظمت اور شرف کی اور تھانی کے لئے واسطہ
مہربان ہے۔

تفسیر: اس سے پہلے اس کے متعلق ذکر ہو چکا اس سے مراد ابو بکر متقی ہیں اور
بعض نے کہا حضرت ابو اور عدنان اور جو کہنے کا دل اور نسب یہ ہے کہ اس
کو عام کہہ جاتے مہربان اس صورت میں ہی حضرت ابو بکر اس میں داخل ہوتا۔
یقین ہے۔

اور دوسری نکتہ کے متعلق تفسیر مانی جو بزرگ مہربان ہیں کہ اس سے
مراد مہربان شامی کا صحت ہے جنہوں نے قسم زلفانی غیبت کہہ کر صریحہ والوں پر
فوج نہیں کریں گے اس صورت میں ہی حضرت ابو بکر متقی ہیں اور جو کہنے کا دل
ہو گیا کہ لو کہ ایک حدیث کی کہ اس میں انہیں کی نسبت بزرگ حضرت مہربان کے ساتھ
اور مہربان نے علی علیہ السلام پر اس آیت مہربان کے حضرت ابو بکر مہربان
اور حضرت علی کے حق میں بتایا کہ اس کی تفسیر کی ہے جب کہ جو مہربان علی
وہ کہہ ہے۔ اور ہی مہربان مہربان کے حق میں مہربان مہربان مہربان مہربان
ہے۔ اور ہمارا کام ان میں ہے جو مہربان کی مہربان ہیں اور کہہ کر مہربان
آگئے۔

(۵) قال اللہ تعالیٰ :

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَانْسَابِهِمْ يَتَذَكَّرُونَ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَلَا يَحْزَنُونَ
الَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَانْسَابِهِمْ يَتَذَكَّرُونَ (سورۃ نحل)
اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے گھرانے اور اپنی نسبت کی یاد میں کہہ کر مہربان کے

اسی طرح ایک ایسی ہم ضروری بن کر رہی ہیں جس کی شکایتوں سے ہم کو راحت
 کا یہ جذبہ بہت بڑھ چکا ہے۔ اگر مانتے ہوئے جنوں نے میری امداد
 اپنے لیے تو کیا کر سکتی ہے۔

[illegible]

سورہ عالم میں شدید مسلم اہلسنت حکم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ ہیں اور
سیدہ فاطمہ زہرا اور حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد اور حضرت جعفر اور ان کی اولاد اور علی رضی اللہ عنہ
کو کسی کوئی کثافت بلکہ برکت اور شرفی اذکار کہ سنا ہے کہ اس اہلسنت و عبادات اور
میرا ان اہلسنت و شرف سے ہی کو کوئی تہذیبی شان ثابت نہیں ہو سکتا۔ آپ کی میرا ہی
تو منافقین پر بھی جو کوئی حق جس طرح ملے پر ہر غرض اپنے غرض ایمان سے نہیں
کہ سنا ہے کہ میرا ہی میرا ہی میں فرق ہے اس طرح یہ ملے میں فرق ہے۔ مگر
ہر شخص اس کو سوئی نہیں کر سکتا۔ صرف وہ ہی کر سکتا ہے۔ جس کی تہذیبی صورتوں
کی شکل پر یعنی وہ خدا کا اکلوتا سزاوار چڑھا ہوا ہو۔ وہ کتاب اللہ کے ان واضح احکام
کے ان کوئی ہی دلیل دلا کر چھو سکتی ہے۔ فیما ہی حدیث بعد از حضور ﷺ ان کی کرام
ہر ایک پر حقیقت پوری طرح میں ہو گئی ہوگی کہ مساجد میں وہ خدا را معلوم اور یہ
خدا را بوجہ انہوں کس جہیم شان کے بلکہ میں اور ان کے انہوں کے جانکار اور
یاد حق میں وہ کہ پوری قرآن میں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہ اس صورت میں خاص ہے۔

کے ساتھ احمد علی کھانہ کے طرفی وجوہات اور انتخاب بیان فرمائے موجود کیا
 ڈاکو کرتے جائیں تو بہت جلد دفتر تیار ہو جائے گا۔ پھر کتب دہلی منت میں منقول ہو
 اور دفتر منوی، ادارت خریدہ جائیں گی۔ اس طرح حیران خوار میں سے ایک مشین
 پہنچ کر یہ تو ختم کتاب تیار ہو جائے۔ اور اس کے مقابلہ ڈاکو صاحب نے اسلوب نگہ
 کی شان احمدی کو گناہنے کے لیے جو آقا علی قیام مقامات شہادت پیش کئے
 ہیں وہ بھی آپ حاضر کر چکے اور ان کے جوابات بھی اب فراغت اہل انصاف کے
 ہوتی ہے۔ خود ہی بیٹو گرو ڈاکو صاحب کے تو گرو ڈاکو صاحب نے ان کے
 من مری خود ہم اوراد کس دم سے کچھ قدم بھی نکلتے۔ ۲۰ ہوا تو ملی پرورد۔ لیکن
 اس حق دہلی کے ہاجرہ و تھیں ان آدمیوں میں دور بند ہنگوہ ہے۔
 سے شرم تم کو گر نہیں آتی۔

رسالہ مذہب شیعہ: از حضرت شیخ الاسلام احمدی سرور

محبوب سید! اہلین جہد ہی کرد و محبہ اصول و اسلام کے تمام امور مایہ جہد و
 انصاف کے لحاظ سے متاثر ہیں۔ آپ کو اہل اصول و ادبیت علماء اس کثرت کے ساتھ
 حامد ہیں کہ میں کو کھانہ ہے تو ایک بہت بڑا۔ ستر کتاب جیلوہ ہنگوہ تشریح حضرات
 کی ستر ترین تصانیف ہیں مگر خود سے ملنے کی چاہیں تو ملے گا۔ حق پر جانتے۔ بعد خود
 چند دیانات اہل بصیرت کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اور بزرگ دعا کرنے کی۔
 درخواست کرتا ہوں۔

رسالہ مذہب شیعہ منظر فیروز

تحفہ حسینیہ: از الامانات محمد شرف سیار کی

حضرت شیخ الاسلام احمدی سرور کی اس حق کو دیکھتے ہی حار و محرم صاحبیت
 پیش میں آگئے۔ اہم تم چند مصنف کا آتش فشاں ہیں گئی۔ لیکن حوالہ کار دانی میں دور

یہ بھول گئے مگر واقعی کامیابیوں میں کوئی کڑمیت ہے جو غیبت صحابہ کو اپنی دولت کر دے
 ہے۔ یا سارا قرآن مجید کی ایسا ہی جیسے وہ عقیدہ پر مشتمل ہے۔ کیونکہ اگر غیبت صحابہ کی
 کے خلاف دعویٰ کر دیا جائے تو اس میں اس قدر کم کو اس لئے اس کو اس پر ایمان رکھنے
 کے متعلق ہے۔ تو یہ دعویٰ ہی ایک کتاب ہے جو ایمانی مسلمانوں کے لئے بعض
 کے درمیان غلط فہمی پیدا کرتی ہے۔ اور ہر روز کے لئے اس کی آیات
 کو درست اور برائی کا اور دیکھو ہیں اور دوسرے فرقے کے ساتھ بعض جہل و
 انحراف کا دعویٰ پر موقوف ہے جو غرض یہ کہ سب کو دوسری کتب پر فرقہ کی جملہ
 جملہ ہیں۔ قابل غیبت کی کتابوں میں ان کی تفسیر کا بیان ہے خواہ ان کا تعلق اسلام و
 رسول سے ہی کیوں نہ ہو اور قابل تفسیر کی کتابوں میں غیبت کی احادیث و اقوال
 سے خبر نہ لے سکتے۔ آتش کی طرف سے اس سبب کیوں نہ ہو کہ بعد از ان سے فرقہ فرائض
 کو اسے فریب کی ان کتابوں کے تمام آیات کے صحیح ہونے کا دعویٰ ہے
 بلکہ فرقہ کو تقسیم ہے کہ کتب میں صحت کو حکم اور قوت و حجت کے لئے اس سے
 تفاوت ہے۔ اور مدار کے اندر بھی بعض غیبت و احادیث کو محدود ہے اس طرح
 آئندہ مسلمانانہ جو غیبت و فرقہ فرائض کیوں نہ ہو کہ اس صورت میں مذکور صاحب
 کو یہ کام ہو کر آیا ہے۔

قرآن مجید کی آیات سے اختلاف کرتے اور ہر ایک کی تفسیر میں ان غیبت کی کتب
 سے روایات پیش کرتے اور ان کی کتب کی جہل و روایات جو کام مجید کے مطابق
 رہتی ہیں۔ کیونکہ سب قرآن مجید پر ایمان کا دعویٰ کیا جائے تو ہر اسلامی تحقیقات کا اس
 پر ترجیح نہیں دی جا سکتی بلکہ ان غیبت کتب کی صحت کی کوئی معرفت اور معرفت
 کام ہوگا۔ غیبت و اختلاف ہوگا۔ لیکن ان میں سے بعضی غیبت و اختلاف
 نے ابتدائی کلمات میں آیات کی طرف اشارہ فرمایا اور آئندہ غیبت میں ان
 کی غیبت سے فرمایا۔ اور مذکور صاحب نے اس کا جواب دینے کی کوشش کی۔
 نہیں دہائی۔

یہ کیا ہوا سکتا اور نہ ہی کسی نے ڈاکو کو سب سے پہلے کو نظر انداز کرنے کی
 ہدایت کی ہے۔ تو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ عوام و مروت سے ہندو
 اور ان میں آکر کسے کی کیا نفوذ کیا ہے۔ لیکن غائبانہ ساتھ اضافہ کیا ہے کہ اسے
 مذہب کے ساتھ اور دین کے ساتھ جس کے عبادت خود بڑا کسے کے یہ نظم
 کے حقوق کا خود کیا ہے۔ کیونکہ بہت بھاری فرقہ کی طرح اس کے دور و گرجا کے
 ہم مذہب ملک کے ذریعہ واجب الکار ہے۔ جو انشا، انظر اور نیت قیامت تک اور
 نہیں ہو سکتا۔

مورنگریہ : صحت طریقت شیخ الاسلام اسے مشیر مذہب کی کتابوں سے ثابت
 کی کہ اس نے خود ایک وسیع قرآن اعلیٰ قرآن نہیں ہے۔ اور ان کی کتابیں پرانی ہوتی
 تو اس وقت خود ڈاکو کو سب سے پہلے دھوکا دینا اور بھڑکانا اور بدعنوانی کیا۔

دلی قرآن : یہاں چند کراہ کے بیٹھے تھے کہ یہاں میں کیا موجود ہے۔ اور
 حکماء اور پیر پور کے صاحبزادے ہمارے ملک کی زمینوں سے بڑھوں تک اسے
 پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ ہمارے خاصے اسم اس سے حکام قریب کا استقبال
 کرتے ہیں۔ انہی قرآن کو شیعہ عقیدہ والی کامیاب اور پیر پور شیعہ کے مسموم کسے
 کامیابوں کیجئے ہیں۔ تحریک حاکمہ سفر فرما۔

لیکن شیخ الاسلام کے عقیدہ اور بات اور مستند کتب بالخصوص بی ایچ او
 جی ایچ او اور پیر پور کے کراہ کی عبادت میں پڑھائی کیلئے شہادت بھی ساتھ ہی پیش
 فرمائی تو اس وقت اس قرآن پر کامیاب رہی وہاں کو نہ اور پیر پور شیعہ حریف
 کیلئے جہاں ہوا ہو گیا۔ ہمارے عرف و روایات خواتین کی اور ماوریت بھی انڈ
 سیٹھ پر لکھا گیا تھا۔ حالانکہ مذہب سیدار میں قرآن ہے۔ اور پیر پور شیعہ
 شیعہ ہی ہے۔ تو جو اس کے خلاف ہوگی وہ ہر حال پروردگار کی کو قرآن کا قائل
 رہے گا کہ صحت مذہب اور ہمارے شیعہ مسموم ہیں اور پیر پور شیعہ کی ہر ہر ہر
 دین کی صحت کا رکت جی بخشید ہی ہوتا ہے۔ دیکھنے والے میں عذر ہوتا ہے۔

اگر یہ تمام اس کو مانوج اور میں گھورت نہیں کرتے ہیں، میں میں صورت تمام اور انھوں
 لکھا، اور انھوں نے خود تمہیں تھیں، اور یہاں پرست کرنا اور ان میں مستحقہ عالمی طاقت
 اور طاقت ثابت ہوتی ہیں، اور عبادت خود شکستہ، انکار عزم اور جو ہم انوار اور
 کا اور انھیں کی شہادت کے خلاف ہیں یا ان کی تہذیب میں نہیں رکھنا اور جو اسے بے
 ہے، اس کے علم کے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، حضرت شیخ کا اسم قدس سرہ
 اور جو اسے جو اسے اقل کہ میں اور اس کے معاصرین میں طلبہ سابق و ہنری تمام اور ان کے
 کہ عبادت اور ان کے شہادت کی روایت میں یہاں کہنے میں میں خدا عبادت اور فکر
 تمام میں اور جو حکومہ اسے خدا اس کے حبیب روحانی و مہمان کا قیام اور پھر اس
 ہا حکومہ میں اور اس کے اور اس کے اور اس کے اور اس کے اور اس کے اور اس کے اور
 جہنم میں کہ میں کو اسے اور اس کے اور اس کے اور اس کے اور اس کے اور اس کے اور



باب چہارم

رسالہ تفسیر اللہامیہ۔۔۔ علامہ محمد حسین ڈھکڑ صاحب

اہل بیت خیرت اور اصحاب کمال کے باہمی تعلقات کا بیان
جناب سر صاحب نے کیا کوئی کتاب لکھ چکا ہے اور کون کون سے نام پر پوتا
ہے کہ اس پر اس کی نگارش سے ان کا اصل مدعا ہی ہے۔ کہ ان اہل بیت اور
اصحاب کمال کے باہمی تعلقات اور ملازم کا خیر و شکر ہو تا اور ان لوگوں کا صف
اہل بیت ہونا ثابت کیا جائے۔ اور اس مقصد کے لیے انھوں نے اپنے دور
کے مروجہ جہات مغرب ۱۰۰ کتب پر سے سرسخت مباحث اپنے ہاتھ انحال کی طرح
وجہ و قریب لکھ کر منظرہ یعنی کتب اور اہل کوئی سے بہا کیے ہیں۔
مناصب معلوم ہوتا ہے کہ علماء مسلمین کے ہاں سے ان کا شرف و برتری کے حقیقی
تقریبات ان کی کتب منبر سے پیش کریں۔ اور اس کی تائید و توثیق محمد علی صفت
سے پیش کر دیں۔ دیکھا اس مسطورہ ان کی طرف سے کیا گئے کے پاس ہے۔
اس کوئی سوالی حوالہ کہ یہ ہر طرف اس کو کافی جانتے ہیں۔ جو... حکم ہر طرف
سے اپنے رسالہ "ایمان کا صحیح" میں حوالہ رقم لایا۔ (جو کہ ان کو صاحب)
کے رسالہ کے مسطورہ سے مطروہ شک پر سے خیر و صلاح اور برتری ہے۔
اور اس میں اپنے مسلک کی چند کتابوں سے متعدد روایات نقل کرنے کے
بعد خاتم ہو کر پڑھ کر کیا ہے)

اسی چند خیرات اور کمالیہ کے بر خلاف اگر کوئی خبر دے کہیں سے

میں نے یہ بھی دیکھا کہ سرخ چوٹی پر تو اس کو کٹاؤ، مگر جب وہ سرفروں سے اترتا تھا تب اس کا ہاتھ لگا کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کی طرف مت جھکنا۔

از محمد شرف بیگلری

حضور مکرّم صاحب الفضل مولانا صاحبِ دستِ کمال کے ساتھ ان کے عہدِ مواسم اور فرائضِ عبادت میں دیکھ کر ایسے عجیبے اور عظیمِ مہربان کے نون کا مسوا ایسے عزیز کو پیارے اور تکرّیفاً لیکن ان کی جگہ اور کیفیّت کے لئے ان کی دعا میں بھی میں نے عجیبے اور آتشِ حب کا اظہار میں فراموش نہ کر سکتا تھا لیکن کے ہے۔

میرزا یحییٰ پاشا

سید محمد رفیع

وہاں سے ملے گی۔ خدیوہ لا آفتاب میں چلتا ہے تو غیب میں۔

۱۱۔ انکو سب فرماتے ہیں کہ حقیقی عکریات انسانی رست کے تمام کرنے کے لیے ہمیشہ غریب کلاں پہننے والے رہا کرتے ہیں۔

[illegible]

(۳) علامہ اعلیٰ نے اپنی کتب شہرہ کے چند جلدوں میں کئی کئی جگہ انگریزوں کو مذکور کیا۔

اور اس کے امیر حبیب کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی منتقلی میں کتاب سے بھرا ہوا ہے۔ اسے پیش کر سکتے ہیں۔ اس کی طرف سے اس کی طرف خوب کے ہیں۔ تو حضرت شیخ (۲۲۲) قمری سرور کو ان کی گواہی دیتے کہ وہ کتب خانہ دار معزز کے حوالے کتاب و منت سے اس کتاب کے

بہرِ شکر لکھیں۔

کہیں متواتر ساقط الاعتبار اور کہیں اخبار امارت و حجت و دلیل

(۳) ڈھکواسب اعدائے کے روحانی دشمنان فرماتے ہیں کہ اس عہدِ خودِ قرار اور
رجح امارت کے برخلاف جو عہدِ اندسٹگی وہ شانہ، مروجہ اعداء و
اعتبارت ساقط ہو گئی، مگر جو خاصہ برائی یا اور، قرینہ انفرادی کے
باب میں کیوں نہ ہو یا۔ کہ جب خودِ اندسٹگی قرینہ امارت اور کتبِ مستندہ
مستندہ میں انھوں نے امارتِ خودِ اندسٹگی کی نقل کردہ میں کے مستحق،
ضمت کا گنہگار کیا، کیا جا سکتا ہو، اندسٹگی کے قریب میں راسخ،
ہونے بلکہ خودِ مقتدا ہونے میں شک کو شبہ کیا جا سکتا ہو، جسی بدایات
جبہ خودِ اندسٹگی کے قریب، قریب بدایات کی طرح، خودِ اندسٹگی کے قریب
سوچنا، جسی حاکم کا ذکر کیا جاتا ہے، خودِ اندسٹگی کے قریب، خودِ اندسٹگی
ہاں جو ان کے قریب اور جسی اندسٹگی، جسی چاہتا ہو، خودِ اندسٹگی امارت کے
خودِ اندسٹگی سے سوچو یا، اور جسی چاہتا ہو، خودِ اندسٹگی امارت کے
کامیابی کے ساتھ خودِ اندسٹگی اور قریب، خودِ اندسٹگی امارت کے
یا خودِ اندسٹگی امارت کے خودِ اندسٹگی امارت کے خودِ اندسٹگی امارت کے

بدایات کو خودِ اندسٹگی جو چاہتا ہے کہ خودِ اندسٹگی
خودِ اندسٹگی کا بدین قریبہ صحت بدایات کا معیار

انہی سب سے پہلے، خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی نے اختلاف کی صورت
میں سب سے خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی کے
بدایات کو خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی کے

ان خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی کے
خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی کے خودِ اندسٹگی کے

سبب ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ امتحان دیتا ہے۔ (صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۱۸۷)
 میں جتنے غلو سے عبارت تھے اور اس کے احکام کو اپنے اوپر
 لازم سمجھتا تھا، اپنے اصول کی اس کے فکر سے بہادر رکھتا اور
 اللہ تعالیٰ کی رہی سے چلنے لگتا اور پختہ رہنے کی وصیت
 کرتا ہوں اور لوگوں سے سبب ہے جو اس سبب سے بدلتے ہیں
 مضبوط رہا تھا ہے جو تیرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے۔
 بشریکر تم اس کے ساتھ شک کرو۔

یہاں پر اللہ تعالیٰ کی رہی سے مراد قرآن مجید ہے۔ کیا تم اللہ تعالیٰ
 واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔

غیر الناس فی سائر الاقطار الا وسط القرموط والزموا المساو
 ولا علم ذاتہ علیہ اللہ علی النہایة والایاتہ والفرقۃ فی الشرا
 من الناس بشروطان کما فی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا۔ میرے اندر دو گروہ ہوں گے
 ایک میرے بھائیوں کے والد صاحب اور دوسرے میرے خداوند خدائی
 نصیب رکھنے والے کرتے والا ملحق اور میرے بھائی اور میرے خداوند
 بحسب سے بڑا مالک ہے۔ وہ معرفت ایسا گروہ ہے جو
 افرا اور نرہ اور نادر نصیب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اور بھائی
 اور سواہ اعظم کا اس تمام کو کہ اللہ تعالیٰ کا بھائی ہے۔
 اور اپنے آپ کو قرآنی اور جہنگی سے بھاؤ۔ یہو کر ماست۔
 سنگ ہونے والا انسان شیطان کے قیود میں پڑتا ہے جس
 طرح بڑے سنگ جھٹنے والی بکری میرے کافر ہوتا ہے

غلا تکونوا النصاب الفتن والاعلام الہدی والزموا ما علی علیہ
 جبل الہیة والہیة علیہ والایات اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ جہاں اللہ

دشمنوں کے لیے نشان اور نہایت کے لیے (۴۰) جو بگڑا اس امر کو
 کہ یہ بگڑا تو میں ہاں سے کہیں کی نشان اور نہایت ہے اور میں پریشان
 امامت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔
 (نوٹ: یہ تفسیر پہلے ہو چکی ہے کہ اگر ہر دور میں سادہ علم اور فہم امامت کی صورت
 میں رہی ہوتی تو امامت کا موجود رہے ہی نہ ہو سکتا ہوتا۔
 حضرت امام حسن کو فرمایا۔

وَارِدُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ مَا يَصْلُحُكَ مِنَ الْخَطُوبِ وَ
 يَشْتَبِهُ طَيْفٌ مِنَ الْأُمُورِ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُومُ أَحِبُّ
 ارشادِہم "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هُمْ وَالْحَيُّونَ
 الرِّسُولُ وَالَّذِي الْأَمْرُ مِنْكُمْ فَأَمْرُ النَّازِلِ فِي شَيْءٍ مُنْزِلَةٍ
 إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ"

فَالَّذِي إِلَى اللَّهِ الْحُكْمُ بِحُكْمِ كِتَابِهِ وَالَّذِي إِلَى الرَّسُولِ الْأَخْبَرُ
 بِشَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ فَتَحْتَ الْفَرْقَةِ (یچہ الباقی جلد ثانی ص ۳۳۳)
 مجاہد اور قریم جس پر ہدایت اور شہادت ہو جائیں تو ان کو اللہ تعالیٰ
 اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک ہی شہادت ہے
 اس کو فرمایا۔ لہذا کہ درجاتی اور بیانی اس کو خوب تھی۔ اسے
 یہاں سے اللہ تعالیٰ کی امامت کرو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کی امامت کرو۔ پس اگر تمہارے ہاتھ میں اس پر ایمان نہ ہو
 ہو جائے۔ لہذا اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کی طرف سے ایک ہی شہادت ہے کہ اس سے اس کے
 کتاب کے آیات نکلتے اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا اور
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آتا ہے اسے اسے اسے
 شہادت ہوگا کہ اس کے ہاتھ میں اس پر ایمان نہ ہو

کیف تخلصونی فیہما“ (لہذا المشرقی)

”انی لافلت فیکم التفتین، ما الی تمسکم یہما فی تفصلوا کتاب
اللہ وعترتی اعلیٰ حق ولست یتفرقا حق یدوا علی
المومن“ (تفسیر صافی، ص ۱۸)

جے شک میں خدائے تعالیٰ سے قیامت میں پیرایہ چھوڑا ہوں، کہ جب تک میں
کامیاب رہوں گے اور اللہ کے ساتھ رہا کرتا رہوں گے تو میرے بعد
بزرگوار نہیں ہوں گے۔ اسی چیز میں سے ایک کتاب شریف ہے۔
عبدوی سے عظیم ہے اور وہ شریفانہ کی رہی ہے جہاں میں سے
وہی کہ ملت ملن ہوئی ہے اور وہی میری حجت و دلی پست ہے
اور وہی جہاں میں ہوں گے۔ سنا کہ پرہیزگار کوثر پرورد ہوں گے
اس طرح خیال نہ کرنا کہ تم اس کے حق میں میری نیابت کا حق کس طرح
کا کر سکتے ہو۔

دعا، یہ وہ دعا ہے، جو فرشتوں کے نزدیک حق ہے اور مسلمانانیت
اور عروہ و نصرت میں سے مانج ہے کہ قرآن اور دینی دستہ جمع اور
حق میں ہے۔ اور ان کی را ایک ہی ہوگی، اور حق ہی ایک ہی ہوگی۔
اسلام میں کو صاحب شرح علی شریف علیہ السلام کے پاس کوثر پر نہیں گئے
اس سے بھی مانج ہوتا ہے۔ کہ ان کے عقول و دانش و استادی اور حق و حق
ہوں گے جو ان کی عظیم کے موافق اور مطابق ہوں گے۔ اور نہ ان میں ہوا ہو
جائیں گے اور اقران پرورد ہوں گے۔ اور ان کے کور و حیرت عقل سے
اعظم کیا گیا ہے۔ تو مانج ہو کہ اس میں ایک کتاب شریف ہوگی اور عقول انہیں
کے تابع و مقرران کو ان کے عقول کے تابع کو دیا جائے گا اس کو چھوڑ دیا
جائے۔ بلکہ اور اس کا اعظم اور اصل پرنا ختم ہو گیا ہے۔ اور وہی
موردت میں ان کا اجتماع و اتفاق کا اعظم ہو جائے گا۔ لہذا ایسے عقول و دانش

جو ایک طرف خوب ہیں لیکن صاحبِ قرآن کہیں۔ ان کے تعلق میں جو عباد
میں گنہگار ہونے کا جتن کتنا بڑھے گا۔ اور ان کو سبائی سازش قرار دیا۔
اور ان کو لگا۔

معیار حق کے مطابق کونسی مہیا ہے

ہمیں پورا عین ہو گیا۔ اور قرآن مجید کے ہر ایک کلمہ و شواہد اور آیات و نصوص پر اس طرح کی تفسیر و تفسیم کی کہ میرے جان و نہیں رہے گا کہ جو در شادی اور حضرت شیخ الاسلام احمد رضا رحمہ اللہ کے بیان کے لئے ہیں یا امام احمد رضا رحمہ اللہ کے تفسیر و مباحثہ پر ہیں اور دوسرے مباحثہ و مخرجات پر ہیں جو کہ تفسیر و مباحثہ پر ہیں اور ان کے بیان کے لئے ہیں۔

تو اتر کون مقبرے

اور کونسا صاحبِ ابدان کے دوزخانی اور سیانیِ خوب نے مجھ پر کرام کی جلالت اور شمعِ پر حق سلطنت کو حقِ حق قرار دیا ہے۔ اور صاحبِ قبول۔ لیکن امیرِ انور شیعین۔ حضرت شیخِ برحق علی بن ابی طالبؑ نے ہمارے اور سوا ہوا عظم کے خاتمہ اور نظریات کی۔ موافقت پر زور دیا ہے۔ اور اس کے سوا کو حق قرار دیا ہے۔ اور صاحبِ حقیت بھی یہاں کہہ دی کہ بعض لوگوں نے میرے حق میں یہ فتوایں کرائی ہیں۔ (وہ بھی کثیر اور بدافہم) اور بعض نے تخریبات کا کام لیا ہے۔ (وہ بھی غدارانہ اور دوسرے) لہذا ان دونوں سے ہٹ کر جو مسئلہ اور اہلِ مذہب تخریبات سے محفوظ اور معصوم ہمارے ہے اس کے فضلی تقدیر پر جو تو آپ کے اس دانشمندی روشن ہیں وہ شیعہ کی انفرادی بدعات کا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور دھواں بج کی انفرادی بدعات کا کیونکہ قرآنی اہل

سند الیٰ یس کے خواہش میں روایات کا غرض انکی یہ ہو کہ وہ اب کے ساتھ حدیث کا
 اٹھا کر کہتے ہوئے انکی انتہیں نشان کی روایات میں جس میں دور واران نے حضرت امیر
 کی حدیث میں آخر میں چھتیس روایات لکھیں۔ یہ ہمیں پاپے پر صرف نظر اس کے تحت
 دوسرے صاحب کو اگر فرقیہ دینے میں مدد سے آواز کیا۔ ظاہر اگر مری میں تو یہ خواہش
 روایات کی کاغذ انہی بہت کے ہاں ہی مسلم ہو۔ ذکر صرف کشیک کہاں خواہش ہو۔

شیر صاحبان اور تحریف روایات

شیر صاحبان نے سب سے بدترین ہی اثر کا لادنی تھا نہ یہی لکھا کہ اگر صاحب
 کی نشان میں قصور تھیں کہ ہاں۔ ظاہر دور واران کی کہ ان روایات کے الفاظ میں
 تبدیلی کی اور کسی میں حق و غلطی میں ہی کی کوشش کی ہو کہ غلطی میں صاحبان کے ساتھ
 الیٰ یس کے بہت قریب سے روایت کرتے ہیں اور یہ اس جنت کو بیان کے ساتھ دور
 سوا کی کہ ان جنت کو یاد رکھو اس حق کے متعلق ہے۔ چند ایک مثالیں اس کی عرض کرتا
 ہوں تاکہ حقیقت جان واضح ہو جائے۔

۱۱۔ حضرت علیؓ کی کبریٰ اور عز کے ساتھ بہت دوری تھی نہ یہی سے الیٰ یس کو کہنے
 روایات کی اس تیار روایت کو گاہ میں سے اس میں کہنے لکے ہو یا کہ
 انہی دور واران کے تالیف کے یہ ہیں اس میں حق نے یہ کہتا ہے اس میں ہوا ہے
 دور واران ہو۔

تولہ تعالیٰ ۱ اذہا فی القار اذ یقول لصاحبه لا تعزونی (تواریخ)

حدیثی ای عن بعض رجالہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
 قال لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القار قال للفلان

لا فی القار فی سفینۃ جعفر فی اصحابہ یقوم فی البحر وانظر الی
 الفضل عنہم فی النہضتہم فقال فلان وتراہم یقولون اللہ انزلہم
 فقال ۱۰ اللہ عز وجل علیہم فترآہم فقال فی نفسه الا ان

بعد قتل أبي ساسان اختلف له رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يأتها عساق.

زیر الجہرہ پائیدار ہے۔ یعنی شوق و طاقت کا ملکہ

وہی ہے جو ہمیں سب سے پہلے بتاتا ہے کہ ہم نے کیا کیا ہے۔

اس مشہور عالم دین نے کتاب نے عہدِ ہرج و مرج کو دیکھا کہ میں

جو کہ انھوں نے اپنے اہل بیت کے لئے لکھا ہے اور اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچا ہے۔

کامیاب ہو کر اس کے ساتھ رہے اور اس کے لئے تمام چیزیں کر دیں۔

آپ ان کو دیکھتے ہو کہ آپ نے فرمایا ہیں، تو انھوں نے کہا وہ

الجہنم کے لئے اپنے بھائی کو انکسری پرست کرنے پر آمادہ ہوئے

تھے ماسپرچرٹس اور ایلڈر کی دیگر گولیاں۔ ان گولیاں ہی علی گڑھ کی کہانی

میں نے اس کی تعریف کی کہ تم نے اس وقت تک یہ نہیں کیا تھا

— ۴۰۰ —

تجربہ الہی کی رویت میں روئے ہو کر اللہ کی عین کی طرح ہوا کرتا ہے۔

Lehrstuhl für Geschichte

— *Wahid bin Zuhayr*

اب ہر ایک میں اپنی طرف سے ابھرنے والی کائنات معلوم کر کے لکھ رہا تھا۔

اگر آپ یہ کتاب سے بہتر اور زیادہ سیکھنا چاہتے ہیں۔

۱۵۔ اس کے حصول بعد ہی انگریزوں نے افسانوی و علمی و تاریخی کتب کا ایک کراپ لے کر لایا۔

فردا صبح قرآن پڑھا۔ میں اس وقت تک سو رہا تھا کہ نور علی نے

وہ کہہ سکتی کہ صورت میں خود ہی کلام علی طرح عید کلم کی غیبت و رسالت کا

مقالے سے عید الاضحیٰ کیونکر ادا کرنے کی بات کی جا رہی ہے؟

تو کہو کہ ایسا ہے خدا کا نام ہے پروردگار کی حمد ہے

چونکہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔ اور یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔

جائیکو مصطفیٰ کریم جانتے بہر حال، روایت کا اس طرح سننا تاں کیا ہو کہ

حکمت پر کر کے اس کی حکمت و رسالت کو بھی گنہگار کیا ہے۔

فہو یلاد لکائن فخلق قوم الزبور وادعی بعد خلقت الملائکۃ الخ لیس فیہ
 یہودی و مسیحی و عیسائی کہ ہے کہ حضرت عیسیٰ نے قریشاً اس پہنچ کا نام سے کر
 اور اس کی پیروی کرتے تھا اور یہ کہ یہ عیسائی یا یہ یونانی یا یہ رومی یا یہ ہندی یا یہ
 پختہ ہوئے انہیں نے نہیں کا تھا کہ دیا، تاکہ کسی کو شری نہ رہی سکے کہ یہ انسانی کسی
 کے یہاں کئے گئے تھے، لیکن یہی ہر انسان کی صورت ہے کہ اس کی کئی کئی صورتیں ہوتی ہیں کہ وہ کسی اور
 ۱۳۱) قرین عقل بعد خلق دیر میں اس کے نزدیک جو نہت کے ساتھ ساتھ بہن جہا رسالت
 کے عہد میں گزار کر گئے تھے کہ یہ قرین عقل کو اس طرح بدکار جس کی
 قرینیت حضرت عیسیٰ کی تھی اس کی تفسیر ہم نام آجائے۔ اور یہ اس شخص
 ہمیں اس عہد تک نہیں جرم اور حق پرست اور باطن کو شری کی مذہبی اور گشتیاں چلی تھیں۔
 کہ اپنے میں پیدا تھے اور اس ذلیل حرکت پہاچا انظار پر مجباز سکے۔
 ۱۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا طویل عرصہ آپ نے میری مدافعت کے خط کے جواب
 میں تحریر فرمایا تھا اس سے نصیحت و تنبیہ پر رسالت کہ نہ وہ اسے جلتے
 سہائی و نصیحت کے کہ نہ جلتے چلتے۔ خداوند چلتے ہو کر ہیں۔ تاکہ وہ ان کا پیروی
 مانع ہو جائے اس کے نزدیک جو نہت کا اس وجہ تمام ہو جائے۔

لای الظاہ فی الاسلام کما ازہمت وانقصہم اللہ ورسولہ المخلیۃ
 الصدیق والمخلیۃ المخلیۃ الذائق وھو علی ہذا فی الاسلام عظیم
 وان العصاب جہا الجرح فی الاسلام شدید وھو جہا اللہ وھو جہا الحسن
 ما علما وادعی فیما سمعت باحد ھو انصر اللہ فی طاعة رسولہ وکاملہ وھو
 لوصول اللہ فی طاعة ربہ ولا یصد علی الاذن والظواء وھو علی الیاس . و
 مواعظی للکرم وھو معنی اللہ علیہ وھو سلو من ھو لاد و النقر الذین
 سمیت . کذا لک و فی المہاجرین خیر کثیر تعرفہ جزامہ وھو جہا حسن
 احبا الھو .
 (شرح ابن قیمیہ)

اس بعد سے کچھ بڑا کچھ حریف ہے، ڈاکٹر کا باپ کا ہے، اور پھر شیخ الاسلام کی
جہاد میں وہ خاک ہو گئے، یہاں یہ جتنا ہے، مگر یہ کام تو مہارت، ہر حکمت، معنی اور
مروت، خاصاً شیخ کا سب سے بڑا ہے، اور نعمت اللہ کی طرح طرح اور دین اور
سچے علم، شیخ ابوبکر کے حریف شیخ کا بڑا ہے، اور یہی وہ ہے، اور یہی وہ ہے
اگر حضرت درویش کی زبان ان کا سب سے بڑا ہے، اور شیخ ابوبکر سے انھوں نے سب
سے زیادہ، شیخ ابوبکر پر ان کا سب سے بڑا ہے، اور شیخ ابوبکر سے انھوں نے سب
اور ان کے سب سے بڑا ہے، اس لیے یہ مہارت اور معرفت کرنی ضرورت ہے
یہ فرض تھی۔

اب اس کے علاوہ اس طبقہ کے سب میں اس طرح اللہ میرے کامیاب ہو گا
یہ کچھ کچھ ہوا، مگر یہ شہادت ابن تیمیہ کو بھی کہتے ہیں۔

وهذا غلط ظہیر من السید مع وجود کتبہ فی
کثیر من التواریع (شرح ابن تیمیہ جلد ۴ ص ۱۱۱)

یہ یہ بھی کہ ان کے سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے
کے علاوہ سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے
نہیں ہو سکتی تھی، اور ان کے سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے
جس کے علاوہ سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے

۱۲) قرین معنی، اس طرح کی خاصیت قرین معنی میں ہی وہ کہل کر دیکھا ہے
کو بعد کی سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے
الکلام اور صدق اللہ تعالیٰ کی طرف سے شہادت کے علاوہ ایک حوالہ
وہ یہ ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے، اور ان کے سب سے بڑا ہے
کو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے فیض و رحمت کے علاوہ میں انھیں بھی لکھا
کے عشق میں وہ لکھا،

عبداللہ بن علی بن ابی طالب علیہ السلام

میں ختم ہو گیا۔ اعوذ باللہ من ذلک۔ - پھر آپ کو امام شیعہ
کی جاسکتا ہے اس کے ہی ملاقا کا لقب دیا جاسکتا ہے۔

خرقین کی وجہ سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا منظر

مولانا کا تشریح اور توضیح پیش کی گئی تھی کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
کی پریشانی بھی یہ خاطر تھی کہ میں

یہاں کثرت میں ٹھک رہا تھا کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو قریب

ہذا الناس۔ اولعوا بالکتاب علیہما السلام اللہ افترض

علیہم لا یرید منہم غیر ذلک احد ثلث اقسام باللہ ویشکلا یخرج

من عندی حق بتاولہ علی طریق تالیف ۲ اور یہاں لکھی جاتی ہے

یعنی لوگوں میں پریشانی پڑتی تھی اور اس کے خاتمہ کے حاشیہ پر لکھی جاتی تھی

سفر کا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ مسرت کی اور وہ فعل کا

سے ملانے نہیں دیکھتا تھے اس میں سے ایک کو مدبریت بیان کرتا ہوں تو وہ میرے

پاس سے نکل نہیں پاتا اگر اس کو میری مراد کے برعکس وہ مسرت میں پھول کر رہتا ہے

امام صادق رضی اللہ عنہ کے امام جعفر صادق کے بعد اس تالیف کے پہلے دو تالیف اور

اس کے تالیف کے آخر اور پریشانی میں تھا کہ ایک کوفی صحبت باقی نہیں رہ جاتی

اور وہ جسے ایک مدبریت اور اس کی تالیف نامہ دھور خود دیکھ کر ہے وہ دیر میں تو

بجائے مدبریت کے، تالیف میں اور بھی مدبریت کی تالیف نامہ کے حوالہ قرار دیت

بڑی جرات اس شیعہ امام میں شب و روز صوفی تھے اور ان کے امام کی ان پریشانی

اور بڑا توں اور کفریب کے باوجود ان میں کے امام پر یہ صوفی مدبریت اس لحاظ سے

کو جاسکتی ہے کہ

بعض احمائی شکوک اور متعجبانوں پر ان کے امام کے قصور و مدبریت

لیکھ گئے ہیں یہی وہ خطوطِ اویں اور قدسِ اعلیٰ اور نور سے نور منور، یہاں انکشتی کا یہی
معاذکر میں تو خداوند پر جو جانے گا کہ یہ کون ہوگا تھے اور ان کا اصل مقصد کیا تھا
یہیں یہود و نصاریٰ تھے اور اس کا کوئی فکر یہی نہ مست تھا اور دیکھنے کے بعد پتے تھے
نورہ باللہ من شرا الشیاطین من الجنة والناس۔

الافرن حبیب فریق اس باطن کا ہوا ہو کہ کوئی گنہ اور لطیفیت میرا کلام
کی ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ تو اس کے تو فر کا جو ملے ہو گا تو ہی واضح ہے۔
ہم تو یہی خدمتِ خداوندِ اعلیٰ کا کام کرتے ہیں۔ کہ اپنے لوگوں کے اہل حق نہیں
کوئی کوئی نہ کہ اسراپ ہمارے اور خداوند کے حق میں ملے ہو جائے۔ اس سے اگر
کوئی تو فر میں تحت ہو سکتا ہے اور ابنِ عدالت اور مہارِ حقانیت ہو سکتا
تو یہاں صحت الی اس کا اہل روایات کا ہے اگر کتبِ شیعہ میں ہی وہ روایت دستیاب
ہو جائے اس کا نام الی اس کا اہل نہیں ہیں الی تو اس کو مہارِ حق کہا جائے گا۔
اور یہ حضرت علیؑ کا شہد گرا ہی ہے جو کہ نظرِ خواہ ہو گا اور قرآن مجید اور
مواخت الی میں یہ روایات ہو گا کیونکہ الی اس میں خود توحید کامل و مکمل نہیں
ہو گا کہ ان فریب ہے یا میں تدبیر کیا۔ جسے کہ شیعہ مہارِ حق کا فریب ہے۔

مہارِ حق کتابِ اشد اور سنت رسولؐ اس کے موافق ہو

اب اس پر فرق تاثر و ایضاً شریعت میں کو مہارِ حق مہارِ حق کتابِ اشد
ہے۔ اور یہی سنتِ اعلیٰ ہے۔ جو اس کے موافق ہو۔

(۱) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان علیؑ کل حق حقیقۃ و
علیؑ کل ثواب نوراً فساوا حق کتاب اللہ فخذوا وما خالف
کتاب اللہ فهو زحرف۔

(۲) عن ایوب بن الحر قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام

کلی شیئ مریدہ الفی الکتاب والمسننہ وکل حدیث لا یوافق کتیب اللہ فهو رحرہ .
 (۳) عن ابی یوسف بن راشد عن ابی عبد اللہ السلام قال سألتم نوافل من الحدیث
 المقرآن فهو رحرہ (۴) عن هشام بن العکم و غیرہ عن ابی عبد اللہ علیہ
 السلام قال . خطیب القلی علی اللہ علیہ وسلم منی فقال ایہا الناس ما
 جاءکم منی نوافل کتیب اللہ فأتواہ و ما جاءکم من خالف کتیب اللہ فلم تأخذہ .
 (۵) عن ابن ابی عمیر عن یوسف الصواب قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ
 السلام منی خالف کتیب اللہ و سنۃ محمد علی اللہ علیہ وسلم فقد کفر .

امول کافی باب الاخذ بالسنة وشواہد کتیب جلد اول ص ۱۶۶
 روایات کے معنی و ضمیمہ کا یہ ہے کہ ہر اختلاف و نزاع کا فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق
 کرنا ضروری ہے . اور جو دونوں کائنات کے کافر ہے . اور جب میں میں .
 مخالفت آجائے تو ان کا میں اور مورد توبہ اور امام کا حکم میں ہی ہے کہ قرآن و سنت
 کے ساتھ شک کرے اور اس سنت اور حدیث کے ساتھ جو اس کے موافق ہو .
 اور دوسری روایات کو ملحوظ رکھ کر .

جب تک کہ یہ بیان کر دیا گیا اور وہ حدیث و سنۃ ہے . بلکہ خود رسولی خدا .
 میں نظر علیہم کافر میں ہی ہے . تو انکو صاحب سنت اور میں کسی پر اہمیت اور
 بیس جہانی اور دنیائی نے چھوڑ دیا گیا ہے . میں یہ کہی تھو اقرات کے مطابق
 ہو تو درست ہے . عید مافوقی الاشیاء با کھن خط ہے . نہ تو قاطبی اقلہ اور
 میں ارشاد ہے اللہ کے سرور کائنات و ماس میں ہے جو میں ان کا سرور میں اور میں
 یہ جنگ پر میں ہے . اور اپنے قرآن کتیب میں یہاں کہہ دیا اور کہوئی کے میں خلاف
 ہے . تاہم میں اصل میں اسام خزانہ میں میں یہ ہے .

لکھنؤ

حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب دہلی کے طبع کا رشا کے مطابق

[illegible]

وورنچی یا لیبی اور انصاف و عدالت کے مختلف ترازو پر جانے

جب حضرت ابو ثور بن الحارث بن ابراہیم خضراوی حضرت علی بن ابی طالبؑ کے حوالے سے اور
 قلعہ مرو کی کے ہمارے حوالے میں کر دیا یا اپنے تشریف خضراوی حوالے میں کر دیا اور
 یہ بیان کیا کہ خضراوی حضرت علیؑ کے اس خزانہ و عبادات خضراوی تفریح و تفریح کی چیزیں اور
 مرد و عبادات میں ہر شے کہ ہے ہیں ان کی قیمت کیا ہے بلکہ جو سوچا کہ ان میں سے
 کو کچھ دیکھیں اور جب ان کی بات کی تو ان میں سے ایک نے کہا کہ ان کے مخصوص راجہ و مکتبہ کی چیز
 کی عبادات اور ہمارے گوش از قیمت خوف خضراوی و راجہ و عبادات خضراوی و راجہ و عبادات
 آخر حوالے سے خضراوی حوالے سے اور مروی کے لئے حضرت علیؑ کی بات کیا۔

علیہ و حکومتی اور مولوی امیر الدین کارخانہ اسلاف

کے انجیل

فی الجہاز میں ہم کتاب کی روایات کے متعلق کچھ شیعوں نے ایسی ہے جو ان لوگوں
 ہے یا ان کا اندازہ نہیں کیا۔ بلکہ عام طور پر ان شیعوں کے خوف پرانے کے باوجود روایات
 کا حکمت کو تسلیم کر لیتے ہیں، وہ یہ کہ کوشش کی ہے شیعوں کو اس شیعوں کے دور میں
 وقت انہوں نے حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے اس دور میں یہ کہانی
 میں میں بتوریا بعض حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے دور میں ہے اور بتوریا بعض
 حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کے دور میں ہے اور بتوریا بعض
 سوالیہ ہیں کہ اگر ان روایات کو آپ کا ہے تو شیعوں کا عین خلاف ہے لہذا ہم

آپ کے گھر لے گا اور دعا پڑھائے گا کہ ہے۔ یہی اس عزت کو ظاہر کرتا ہے جو آپ کے
بروہ میں اس عبادت کی نسبت عزت اور شرف و حرکت کی طرف دوست نہیں ہو سکتی۔
یہ کہ وہ آپ میں اس عبادت کی نسبت آپ کی طرف دوست تسلیم کر کے پہنچا رہا ہے۔
یہ کہ آپ نے عبادت میں اس کا پہنچا ہوا اور موافق رکھنے کے لیے اس کی خاطر و صلاح
رکھنے کے لیے غور و فکر میں مدد فرمائی۔ کہ ذاتی فتنوں اور عقیدہ کے لحاظ پر۔ اور
دوسرا یہ کہ اگر آپ کو کتب و رسائل و رسائل کے ذکر کے لیے مخلص ہو عزت کی
دوست فتنوں میں حتیٰ کہ عزت کی خاطر شرف و حرکت کی طرف مخلص ہوئی کہ تہہ ہے۔

[illegible]

پیر میں میرا حال طریقا۔
لا این طریقہ عذرا الاما بعد توبہا۔ ایو بکرو عین شافی حکت و تفسیر حکت
یعنی اس راست میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ جنی اللہ منہ اور

ترتیب کتاب کو غور سے لکھ کر مراد مراد لکھا ہے۔ لہذا کو بھی اس ترتیب سے ذکر کر کے ساتھ ہی حوالہ دے کر کتاب لکھی گئی اور حقیقت میں اس کا مقصد یہ باب فقروں اور اصحاب عقل پر محدود تھا۔ مگر بعض حضرات نے اس امر کو غور سے نہ دیکھا اور اس کتاب کی غلط فہمیاں پھیل گئیں۔ اس پر غور کرنا چاہیے کہ جس لکھنے والے نے اس کتاب کو لکھا ہے اور اس کے بارے میں جو باتیں پڑھیں ہیں وہ سب سچ ہیں۔ لہذا اس کتاب کو غور سے پڑھ کر اس کی حقیقت کو جان لیں۔



مذہب شیعہ اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ فضائل صحابہ اور شیخ ابیہامہ

پہلی روایت اور احادیث میں ملنے والی روایتیں جو حضرت عباسؓ کے بارے میں تھیں
جنہ میں علیؓ کے بارے میں تھیں۔

لقد رأيت أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فإدري
أحدًا منكم يشبههم لقد كانوا يصيرون شيئًا آخرًا قد كانوا
صهبا وقياصاير أو حنون ومن جباهم وخذوهم ويطفون
على مثل البحر من ذكرهم عا دهم كأي من أعتهم هم كأي العزى من
طول صهروهم إذا ذكر الله عقلت أعتهم حتى تيل جودهم
وصلوا الكفاييد الشخير بهما نرى العاصف صوفى من العتال
وإجماع الثواب. (شیخ ابیہامہ ص ۹۷ مطبوعہ تہران)

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا تھا میں نے کہا کہ ان
ان کے شہاب نہیں دیکھتا دیکھتا کہ ہماری اور ان کے درمیان
کوئی حال میں ہوتا ہے کہ ان کے ہاتھ پر شمشیر درخشاں ہو کر
تھے شب کو ان کا نام چاندنی اور دن کے درمیان (نور)
ہماری دیکھتا ہے جتنا ہماری نسبت کو دیکھتا ہے
کوئی کی طرح بزرگ دیکھتا ہے۔ نزدیک ہے ہماری دیکھتا ہے
انہوں کے درمیان درمیان ہیں انہوں کے گھٹنوں کی طرح
ہو گئے تھے۔ انہوں کا نام جب ان کے ساتھ دیا جاتا تھا
کہ انہیں بزرگ ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے گریبان بزرگ ہوتے

اللہ تعالیٰ کے خطاب کے خوف سے اور اس کے ٹوہنہ کی پیروی
میں مل کر آگاہ ہوتے تھے۔ یہی علت تھی کہ میں دولت کا انتخاب۔

تشریح: ۱

اقول میں ارشاد مرقومہ کے مناسب قرآن میں من حضرات کے سناتے ہیں
مروجہ بیان طرہ سے لگئے۔

بسم اللہ رسول اللہ والذین معہ اشهد ان علی بن ابی طالب اور محمد
بینہم قرام رکعہ اسجد ان یستغفروا غفر لہم اللہ وغفر لہم
سبحانہ فی وجوہہ میں اترنا سجود۔ (الایہ)

میں قرآنی طور پر علم بشرت لکھا کہ رسول میں محمد میں کے ساتھ ہیں
وہ کلمہ پر جس میں میں یہ ذکر کرتا ہوں، دیکھو لگے وہاں کہتے ہو وہ
کہتے وہاں دیکھو، ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا کے طبع نگار ہیں
ان کے ساتھ ان کے رسول میں ہیں ان کے ساتھ ہے۔

اور ہاں ہرگز کہ عبادات میں حضرات کے یہاں لکھے گئے ہیں وہ سب میرے
موقع پر بھی کرم علی اور محمد علی کے ساتھ تھے۔ لہذا حضرت امیر کا خطاب میں تمام صحابہ کرام
کو شامل نہیں تو ان حضرات کو تو قرآن شامل ہونا چاہیے کہ ان کے اہل اور ان کے مومنین یا یہی
ان کے اہل و عیال یا بہت سے۔ اور ان کے ان حضرات تقدیم آئے اور کہتے کہ سنا ہے۔
کہ حضرت علیؑ کو نہ تو شرفی طور میں میں ان میں شامل نہیں تھے۔ لہذا انہیں کے
اتحاد و اتفاق سے، ان میں صحابہ کرام اور انہیں علیؑ کا شرفی طور میں کہ انہیں حضرت
یہاں سے ہر مذہب کی طرح ماننا چاہیے۔

تشریح الہامیہ۔ علامہ محمد حسین ڈاکو

علامہ موصوف کا علیؑ کی طرح اعتراف عجز

نوٹ۔ علامہ موصوف نے بھی ایسا ہی کلمہ جو روایات میں سے موت میں ہدایت
کا مطلب دیا ہے۔ اور یہ بیان ان الفاظ کے ساتھ۔ نبی الیہ وسلم انما اس

ہر جانب سے جلی غلامی اور غلامی کے جس قسم کے حساب کے ہوتے ہیں۔
 ہے شل ممکن ہو تو وہ غلاموں اور غلاموں کی روح و ثناء میں وادہ ہے جو
 ان تمام حساب اور یا غلاموں کے حساب کے ساتھ غلاموں کی کوئی
 تعلق نہیں۔
 تعلق نہیں۔ جو غلاموں کی یا غلاموں

لیکن وہاں غلاموں کی پر حقیقت حق نہیں کہ کسی کو غلاموں کا حق ہے
 یہ غلام ہے اس پر وہیں پر کسی کو غلام کی بات ہے کوئی حق نہیں کہ کسی
 ہر کسی نے غلاموں کا غلاموں کی بات ہے کہ کسی غلاموں کے حق میں
 ان کا غلاموں کی بات ہے۔

۱۴) غلاموں کا حق ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 اور غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 ہے۔ یہ تو غلاموں کا حق ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 اس غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 ہر کسی کا حق ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ

۱۵) ہر کسی کا حق ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 کے غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 ہے ہر کسی کا حق ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ

۱۶) ہر کسی کا حق ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 کے غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 ہے ہر کسی کا حق ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ
 غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ غلاموں کی بات ہے کہ

ہوئے فرستے ہی ۔

و اعلیٰوا علیہ و اللہ بنی المتعین ذہیب و اعلیٰ الدنیا و اعلیٰ
الآخرۃ مشارکوا اهل الدنیا فی دنیاہم ولم یشاركہم اهل
الدنیا فی الاخرۃ ہم سکنتوا الدنیا فاضل ما سکنت و اظہر
ما افضل ما اخلت لظہوا من الدنیا ما احتل بہ المتقون
واخذوا منها ما اخذوا الہیابرة المستکبرون ثم اتفقوا علیہا
بالتزام البیغ و الظہر التواجیح اصابوا الدنیا زہد الدنیا فی
دنیاہم و یعتقدوا انہم جیران اللہ عندا فی آخرتہم لا قرو لہم
و حواء ولا یفقدونہم اصیب من الدنیا و جمع خطبہ عثہ

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے بندو! چھلج رہی ہیں کہ حق اور پروردگار کو
وہی ہے۔ جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں حاصل کر کے گزر چکے ہیں۔ وہ
استیسیاں ہیں دنیا کے ساتھ جن کو دنیا میں شریک ہو کر رہیں۔ لیکن وہی
دنیا ان کی آخرت میں ان کے ساتھ شریک نہ ہو سکے۔ وہ غصہ پر دنیا
دنیا میں اس طرح سکونت پذیر ہو کر رہیں کہ سکونت اختیار کرنے
لاحق تھا۔ اور دنیا کی ہر اس نعمت سے وہ استیسیاں نے غصہ کیا
جس سے بڑے بڑے شکر ہیں وہی دنیا کے غصہ پرانہ اور غریبانہ
و دولت۔ جاہ و شہرت میں محدود ہیں بڑے بڑے جاہری و خفیہ
م حاصل کی ہے۔ اس قدر انہوں نے حاصل کی ہے۔ پھر یہ استیسیاں
نہ اپنی آخرت سے کما ورت آخرت میں نفع دینے والی جہالت کو ساتھ
لے کر دنیا سے بے رغبت ہو گئیں۔ یہ لوگ دنیا سے بے رغبتی کی
قدرت کو نہ دنیا میں حاصل کر چکے تھے۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے بے
واسے ہیں۔ لہذا آخرت میں یہ وہ لوگ تھے جن کی کوئی دنیا منظور
نہیں ہوئی تھی۔ بعد ان کی آخرت کا غصہ دنیا ہی دولت کی وجہ سے

کم درجہ ۲۔ تحفہ حنیفہ، محمد شفیع دہلوی

اقول اس غلبہ کے اندر غفلت و غلو کو شکست کر چکی ہوئی دھماں اور جھلنے
 پھٹنے کی اصناف سوائے غفلت و غلو کے اور یہی کے کائناتیں اور جہنم کے
 کسی پر جہنم میں کیا جاسکتا ہے جنہوں نے قیصر و کسری کی سطحوں کو اپنے قبضہ خوف
 میرا اور ان کے تار و تخت اپنے ہاتھ رکھے وہ بہت اور ان کے احوال و خزان
 اپنے پیادوں اور لشکر و سپاہ اور اسباب و سوا علی و علیہ و سلم میں تقسیم کئے۔
 اور میرا ان فقر و غریبوں کو تو فیاض کیا صورت میں مدینہ و کربلا و کربلا و کربلا
 مرضی کے مطابق ان کو رہائش اور تقسیم کرنے کا اختیار دیا اس خداداد عفت و شکرت
 اور صرف غفلت و غلو کے ہوتے غفلت و غلو کے لئے فرمایا۔

هو الذی جعلکم خلافت الارض و رفع بعضکم فوق بعض
 و درجات لیسئلوکم علیہا آتاکو۔ (الانبیاء)

اور وہ خدا ہی تو ہے جس نے کم کو زیادہ کی صورت بنایا۔ اور تم میں سے
 جس کو جس پر ورجہ میں فوقیت ہو گی تاکہ وہ تمہیں کم گوئی میں اس
 میں تمہاری ناکاہت کرے

قرآن مجید اور اس آیت کریمہ کے تاثیر میں سوائے غفلت و غلو کے کسی خلاف خدا کی
 اس کے سختی میں نہ گدو جو چکے گدو کا قائم مقام ہو اور زمین میں غفلت کو نہ بچے
 کہ اپنی اسلام جو یہود و نصاریٰ اور ہر کسی کی سطحوں کے خارج اور ان کے غفلت اور
 تسلط کے قائم مقام ہے۔ تاثیر جز ۲ ص ۳۰۳ اور اس کا اس میں چھوڑا اور
 کہ اپنی کے ساتھ ہر جہت میں غفلت کے ذریعہ سے کام لے اور داغ ہوگی۔ غفلت و غلو
 میں غفلت کا اتنا غفلت و غلو داغ ہے کہ ہر جہت میں اسلام کے غفلت کے ساتھ
 ساتھ غفلت و غلو کے غفلت و غلو میں غفلت و غلو داغ ہوگی۔ غفلت و غلو کے ساتھ

نوٹ۔ دیکھو اس سب سے اس غلبہ کو کہ بالکل جہنم میں اور ایک غفلت و غلو اس کے
 شوق کرنے کی صورت میں ہوئی۔

مذہب شیعہ۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز
تیسری روایت ۱۶۱، میرزا حسن علی کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے نادانوں سے
میراثتے ہیں۔

فان اهل السبق بسبقهم وذهب المهاجرون الاولون
بقضائهم۔ (شیخ الاسلام خطبہ عشا)
اسلام اور اہل حق کے ساتھ، بہت سے ہاتھ داسنے اپنی بہت
کے ساتھ فخر کرا رہے تھے۔ اور مہاجرین اور یمنی اپنی غلبت اور
برتری کے ساتھ گدگد رہے۔

وہ اس اشارہ سے کہ تاخیر کے عجز و تعلق کے اور اشارہ تعلق کے آخری مقام۔
میں ان لوگوں سے۔ اور انہیں کہا کہ انہیں اہل حق مہاجرین اور انصار کے متعلقہ و فخر خاں
علی روایت و نقل کے بعد اہل حق (انصار)

صدق الله عز وجل: والذين اتبعوا من المهاجرين والانصار والذين اتبعوا هم بلقاء
رضي الله عنهم ورضوا عنه واعيد لهم حيث توبوا
تحتها الانصار خالدين۔ فیهما الخلفاء الغوز العظیم۔

تتمہ روایات بیج البلاغہ

حوت میرزا حسن علی قدس سرہ العزیز کا شمار ان لوگوں میں کیا جاتا ہے کہ اس نے سب مہاجر
کے خلاف سب حدود و فرائض اس حجت کے نام پر حق ٹھراتے ہیں۔ کہ۔
مہاجرین و انصار میں سے اسلام کی طرف بہت سے ہاتھ داسنے مہاجرین و انصار
فخر کرا رہے ہیں۔ اور کامیاب کاموں اور حق انصاف مہاجرین و انصار کو سب پر برتری

زیرِ گھنٹی میں وہ لوگ ہیں کہ اسلام کی دعوت دی گئی تو خود انہوں نے
 اس کو قبول کیا اور قرآن کی عید کو فریاد سمجھا۔ اسی طرح جن لوگوں نے
 ہم پر ایمان و تہلیل کی دعوت نہ کی اور اللہ پر انکار کیا گیا تو اس امت سے
 اس کی طرف تھکے پیچھے شہرِ بدر و بنی نہل (جن لوگوں کی طرف وہ قرآن میں
 اور انہوں نے گواہی سے ان کی باتوں کو کچھ نہیں اور زمین کے
 اطراف و مکانات کو حضورِ حقؑ کو کے قبضہ میں پڑنے لگے اور دشمنوں
 کے سامنے صاف ہوا ہے۔ جن لوگوں کی طرف ہوا ہو گئے اور
 بعض نے جہالت پائی۔ نہ ان کو زکوٰۃ لوگوں کی طرف سے بشارت
 دی جاتی ہے۔ اور نہ نصرت ہو جائے۔ ان لوگوں کی طرف سے آخرت کی
 ہمتی ہے۔ خوفِ خدا سے دور ہو کر ان کو خواب کر دیتے۔ اسے
 ہیں۔ اور روزِ قیامت کے دن ان کے پیٹ پر پڑے گئے
 ہوئے ہیں۔ بارگاہِ خداوندی میں وہ ہوا و استیجا کی وجہ سے ہرگز
 غفلت ہیں۔ شب و روز ان کی ہر سے زبردست، ہر روزی و ہرگز غفلت
 حضورِ نوگاہی میں ہرگز ہی رہتے۔ وہ عظیم شان و عظمت کے ہیں۔
 ہم اس دنیا سے کہ ان کے جانے والے ہیں، ہم پر لازم ہے
 کہ ہم ان کے دربار کے پیاسے ہیں اور ان کے حوائج پر
 ہرگز نہیں۔

ہر گنگ شریعتِ خدا سے پیدا ہونے والے سے نہ رہے کہوں
 ہے۔ اور یہ جانتا ہے۔ کہ خدا سے ہر چیز کی مخلوق کا خلق کیا گیا
 پاک کر کے کھلی دے۔ اور تمہیں پامامت اور ایمان کے بدلے
 ان کی دعا و شکر دے۔ لہذا اس کے جذبات، امور و کشش اور
 اس کے حضورِ ملاحت اپنے آپ کو دور دور کو۔ اور جو کسی
 نصیحت کرے اس کی نصیحت کو قبول کر۔ اور اس سے پہلے ہندو

— ۱۲۸ —

اس کلمات وحدت نفسانی سے عطا شدہ شعری انداز بیان جبرین و انفرادی عنوان کا
 خصوصی مدح سزاؤں کا ہر جہ سے ایک اختراعات کن اور زمین کے اطراف و اکانات کو
 اپنے قبضہ میں لینا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بدھ پر نفاذ، مجاہدہ، ریشہ ختم
 کے انداز و عظمت کی بے باکیا، خود حضرت میر کی دانش و وجد کا دور و عظمت تو ان کی
 اقلیت و نرا کا اظہار ہو گیا، خداوند تو یہاں پر ملو کو نہیں مکتا، اور پتے اور طرین
 پر حتمات و توحید اور اس طرح سے ان کا انفرادی گوشت کس کوئے گلوں کس
 و شمع پر ناست شعری نہیں اور عبارت اور شب و بیداری کے جو اثرات و روئنا است
 آپ نے بیان فرمائے ہیں، مگر ان کی داس کی تائید اس طرح ضروری ہے ۔

تَرَاهُمْ كَمَا هُمْ أَتَيْنَهُمْ قَضَلًا مِنْ اللَّهِ وَرَقْلًا
مِمَّا هُمْ فِيهِ رَاغِبُونَ.

[illegible][illegible]

في مواضعهم والمتنزهين في مواضعهم ليس قد علموا جميعاً
صحة هذه الدعا الدنيوية والعاملة المنفصلة ولا علقهم إلا في

نَشَاطَةً لَا تَنْتَفِي بِذِهِمُ الشُّفَعَاءُ اسْتَعْفَاءً أَوْ اقْدَرِمَ
وَذَهَابًا عَنْ ذِكْرِ هُوَرِ قَانَا اللَّهُ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
(شیخ ابیلاخرہ مصری جلد اول صفحہ ۳۳)

کہاں میں تمنا سے بہترین خود صلاح اور مردانہ حرارت و صاحبِ جود کو
کہاں میں حکما سب اور فدا کی تعلیم میں اتھوڑا اور اقیانوسِ کام
پہنچے جانتے اور فدا سب اور سبک میں نثر و اور درجے کام
پہنچے جانتے ہم ہاں نہیں لگے گی اور بھی ہی گنبدِ نیست کو جس کی گئے تھے اگر
ہوئی اور سب خود تو گوں میں ہی کی خود و عزت اس سے میں
کم ہے۔ کہاں کی عزت کی جانتے یا تباہی پر اور کام لیا جانتے۔
أَنَا اللَّهُ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔

وہ قیام نہ کر سکتے ہیں۔ اور مردانہ حرارت و صاحبِ جود کو سخا اور کر ائے۔
تھوڑا اور توں گوں ہیں انما پر ہے میں کی بیعت اور فدا و کردار سے عزت میں
کو میں اصول کا پتہ نہیں تھا اس آپ کے شکر کی ہی اس کی اجازت نہیں دیتے تھے
کہ ان کی سنت صلاح اور بیعت و بیعت بدل کیا جانتے ان کے خود دہاں عزت کا
کے مصداق اور اتھوڑا علیہ کے موصوفت کوں ہو سکتے ہیں تمام خود اس وقت و اختلاف
کو تسلیم ہے کہ عزت اس پر توں مرد اپنے خود لافٹ لیا ہی بیعت و بیعت پر غور و
سب سے

۶۔ قد مضت اصول نحن فروع عجا و انشاء القروع بعد
ذهاب اصولها۔ (شیخ ابیلاخرہ مصری جلد اول صفحہ ۳۳)

حقیق ہمارے اصل گزشتہ ہیں کے یہ فروع ہیں اور اصول کے
پہنچے جانتے کے بعد فروع کے یہ لافٹ کی صورت کیا ہو سکتی ہے
انصاف کی حدت کو روپ چہ ہوئے فرمایا۔

هو الله رب العالمين كما يرى بالقلوب مع قنات و هو

اور زنا شب کے لیے اختیار۔

اس بیان میں انسان میں صفت اور قسم کا ذکر آپ نے واضح کر دیا کہ راستہ کا استقامت اور راستہ اور اباب میں دشمن کے اختیار میں ہے۔ اور پہل عبارت کی نسبت وہ مایوس و خوار رہی تو واضح ہو گیا۔ کہ حضرت میری ہنگام ولایت میں اس کام تر اور حکام اسلام میں کیا ہے۔ اور ان کے جنسوں کی اہمیت کیا ہے اور یہ کہ ان کا حکومت اور حکومت و ان کے استحقاق کی ہے۔ جس کے حق میں اس کا خود مدبر ہو۔ اس کے بعد ہی ان کے اخلاص اور تقویٰ و توبہ اور سب غنی اور قیست میں کام کی گنجائش ہو سکتی ہے۔

۱۱۰ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اہل غاری کے خلاف جنگ میں بقیہ انیس غریبین کے متعلق مشورہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا۔

هو دين الله الدين الطهر وحيثما الذي اعدوا واعدوا حق
بلغوا ما بلغوا طالع حقيق الطلع ونفس على موعده من الله والله منجز
وعدوه وانصرجه. (ترجمہ البلاغہ مصری جلد اول صفحہ ۳۲۳)

اور وہ اللہ تعالیٰ کا اور ہے۔ ہے جسے اس نے طلب فرمایا۔ اور اس کا شکر میں کو اس نے عزیز اسلام اور قوم کا اس کے لیے تیار فرمایا۔ اور اس کی مدد و معاونت فرمائی۔ یہاں تک کہ وہ جتنا بھلا پہنچا اور جو بھلا ہو اٹھا ہو اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نفع و نصرت کا وعدہ دیتے ہو گئے۔
ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا ہے۔ اور اپنے لشکر کی نصرت فرماتے والا ہے۔

اس ارشاد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لشکر کا اللہ تعالیٰ کا لشکر قرار دینا اور اللہ تعالیٰ کو اس لشکر کے لیے مقرر و مقرر ہونا مانج ہے۔ اور یہ بات۔
اللہ میں اللہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ایسی وہ اللہ میں کو ملے جو اللہ جب لشکر کا مدد ہو تو ان کے لیے یہ کہ ایسی وہ اللہ میں اللہ میں اللہ میں کے وہ تاج۔

فرمان اور مطیع و فرمانبردار رہیں۔ الحمد للہ متکالی عشرۃ کاملۃ۔

نیز ہمارے اس مجلس سے خلقِ بد میں بڑے گئے ہائیں گے۔

تیسرے، ان مولوی و شعاہ کے بد میں ناموں میں اس اندامِ ہستیوں کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نقل و نقل کرتے ہیں، لیکن اہلِ عزت و عیادت سے کہو کہ غیر بد میں کی سب سے ہم کتاب ہے۔ اور سب سے اچھے اور آئینہ ان ہی کے ہیں اور حکوم سب سے حضرت شیخ الاسلام کے من کردہ روایات کے تحت بد میں پر کیا ہے، لیکن یہ بد میں کے خلق کو سکوت اختیار کیا۔ اگر لیونہی جب تصور ہو تو رسالہ اس وقت اس وقت تک نہیں ہوں، خواہ نام کے کہہ کر اس کے خلق یا اس کی روایات کے خلق کشت کی ہے، خصوصاً ہم خدا کی شان کے تصور میں کتب نہیں سے، جن کے کہہ روایات کے فضیلتی روایات۔ اگرچہ بد میں اس کی من کردہ روایات کے خلق میں سب کو موت و ہی رہت نظر آئے گی۔ جو اہلِ ایمان اور ہم انداز میں جواب دیتے ہوئے کسی سے کہ تم لوگوں کے خوف جو میں روایت ہوگی وہ سالہ میں اختیار ہوگی اور اس خدا بد کی حیثیت ہم سے خارج کر چکے ہیں۔

مذہبِ شیعہ — حضرت شیخ الاسلام آقہک سترہ العزیز

شینین کی فضیلت اور تقیہ کا رد

بعض حدیث: اللہ یلاؤ للزلی، خلقہ قوم الاورد و داوی العبد
اقام السنۃ و خلف الفتنۃ و ذہب نقی الشوب کلیل العیوب
اصحابِ ظہور ہا و سبق شرہا اذ یبالی اللہ سبحانہ طاعتہ

وَأَنفَعُ النَّاسِ بِحَقِّهِ رَجُلٌ وَتَرَكَهُمْ فِي طَرِيقِ مَنْشِئَةِ لَا يَهْدِي فِيهِمُ الضَّالُّ وَلَا يَسْتَوِقُّ فِيهِ الْبَهْتِيُّ.

1. *Chlorophyll a*

[illegible]

حضرت امام ابو ذر غفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس فتویٰ کے شرع میں صاحبِ حجۃ کو ایسی
تذکرہ الی اللہ علیہ اور شائع اور سوانح کی اجازت نہیں دے سکتے تھے۔ یہی کہنا ہے کہ
مولوہ حضرت امام ابو ذر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسی شے نہیں کہہ سکتے ہیں۔ واللہ اعلم
بہر حال کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ بڑا سادہ اور سچے، بیخود دنیا، فاضل، شریعہ پرست اور عقل
پرست شخص تھے۔ یہ خصوصیت ہے کہ صاحبِ حجۃ ابو ذر رضی اللہ عنہ اس فتویٰ کے شرع کے آفرین
نہیں تھے۔ ان کے بعد ایسی تذکرہ نویسین ضرور ملتی ہیں جن کے ہاں اس تذکرہ کی

موجودہ ایف سی کے مولیٰ کی گہرائی ۱۰۰ فٹ ہے جبکہ اس کی پانی کی سطحوں کا ارتعاش و گہرائی میں
کمیابی ہے۔ ان کے انٹرنیٹ کیلئے کے حصول کے لئے اب اسے حدود و جہاں شائع، جامع ملی نظام
عم اسحق و اعلیٰ تعمیر کردہ جہاں شائع و گہرائی کے لئے اسے سو سو فٹ گہرائی و حدود
گہرائی ترقی ضروری تھا۔ تو غربت و محرومی کے حالات اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے
ساختے۔ نوید علی خان کے لئے اور خاندانہ نبوت کے تعمیر کردہ کاسے اور باقیہ و باقی
موجودہ تعمیرات کے لئے جاتے ہیں۔ تعمیر کردہ باقیہ اور حدود ملی و باقیہ و باقیہ و باقیہ

توضیحیں

نوٹ: اعلیٰ مذکورہ اس عبارت اور پہلی دو عبارت کے متعلق ذکر فرمایا ہے۔
 ٹکس سکوت اور خاموشی سے کام لیا ہے۔ اس کا پورا پورا معانی مان رہا ہے۔
 کہیں ایک صفت ہیں ان کے متعلق آپ کو فکر نہیں آئے گا۔ جس سے ان کا
 اشتراک نظر کا ہوا ہوگا۔ اور حق کا علم میاں اور مستحق از بیان موصوفی
 بھی ایسا ہی اس عبارت کے متعلق ضرر و نقصانی ضرر اور غلو میں تو جبکہ کافی ہیں۔

اولیٰ: جب غیبت حق و حق اظہار میں کلمہ بیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہو۔
 تو اس کو چاہئے کہ اس وقت حال سے لوگوں کو کچھ خبر نہ لگے کہ
 کس طرح خود اس کا کوشش کی جاتی ہے۔ جس سے عافیت کا ہر ہے۔
 کہ اس کو حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے نظریہ کو عام کیا
 اسلام تک پہنچانے میں غلط فہمی نہ ہو۔ بلکہ قرین پیچھے گناہ سے۔
 حق کو بیان نہ کرنا خود حق پر گناہ ہے اور غلطی سے نہ کی ضرورت میری سے
 گزر نہیں کرتے بلکہ انہی حضرت امیر کرم اللہ وجہہ نے حضرت امیر کرم
 حضرت امیر کا نام ذکر فرمایا۔ اگر وہ ضرورت نہ ہوگی۔ اور اس میں غلطی کا بیم
 غلطی نہ کر دیا گیا تاکہ حقیقت حال معلوم ہو سکے۔

دوم: اس عبارت میں ترجمان اور صداقت شہادت کا اعتبار حضرت علی رضی اللہ عنہ
 پر اور حضرت امیر کرم اللہ وجہہ بر علی حضرت امیر کا حق کی طرح سوائے ان کے
 ان کی غلطی شہادت کو ہاں کرنا اس سے عافیت کا ہر ہے۔ اور ان کی سنت
 کے متعلق کی صداقت حضرت موصوفی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس سے بالکل
 خارج ہے۔ اور یہ خود ہی کہا جاسکتا ہے۔ کہ ان کی بات میری کہ میں صرف اور
 صرف ان سنت ہی کا ذکر نہ تھا

سوم: اس عبارت نے نتیجہ اور واقعہ کے سبب ہونے خاطر قولی اور دعاوی۔

کے مسوئی ہاں کو تادم کے دیکھو اور اس ضرورت میں گورج دیں۔
 ایک کر دیکھو اسے اور یہی ہے، ملاحظہ اور دیکھو اور حق شناسی
 کا حق قائم شدہ اور حق داغ کر دیں یہاں سے مذہب کے روح سے۔

منہج البلاغہ کی عبارت اور اہل تشیع کا اضطراب

معاذ اللہ! ہم جہاں سے مذہب یعنی کلمہ ختم ہوتا دیکھتے تو اس کے عقائد کے
 لیے غصہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کو یہاں نقد و تشریح اس سے پہلے ہی کا جواب دیا
 نہ گیا ہو تو ہم پر مایوس۔

اعلم ان الشيعة قد اوردوا ههنا سوراة الا فتاوا ان
 هذا الامام هو الحق ذكره عليه السلام في حق احد
 الرجلين تنافي ما اجمعت عليه من تعلقتهم وبلذ هذا المذهب
 المخلوكة فاما ان لا يكون هذا الامام من ائمة عليه السلام
 او ان لا يكون اجبا على الخلق.

ثم اتوا بما من وجهين احدهما ان لا تسلم التنافي
 الحد كونه فانه حيا ان لا يكون ذلك منه عليه السلام
 . بل وجه استعلاء من يعتقد صحة خلافة الخلفاء
 واستعلاء بقلوبهم بطل هذا الكلام. الثاني ان لا يكون
 هذا احد ذلك الاحد هما في معرض توضيح عقائد
 يوقوع الفتنة في علاقته واضطراب الامم عليه السلام
 يبيت مال المسلمين . يروى رواية حق كان ذلك سببا لفتنة
 المسلمين من الامم واليه وتكلموا به عليه علي ذلك يقره
 فقلت الفتنة وذهب ثقی الثوب قلیل العیب اصاب

غیر ہوا و صیفی شہر ہوا : شرح ابو شیمہ : جغرافی جلد چہارم ص ۱۸۱
اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ شہر نے اس مقام پر ایک سوانہ
فائدہ کیا ہے اور پھر اپنی طرف سے اس کے دو جواب دیئے ہیں
سوال و جواب کا خطہ یہی ۔

سوال : ایک کلمہ درج ذیل اور ضلعی جزیرہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ
نے حضرت امیر کو رضی اللہ عنہ سے حضرت عرو رضی اللہ عنہ کے حق میں ذکر کئے
ہیں ۔ اس نثر پر دو تہود کے لکھتے ہیں ۔ جس پر دلی تہذیب کا اعلان ہے ۔
یعنی اپنی تہذیب کا حق کو خدا کا حق سمجھنا اور اس پر حسب غفلت کا التزام ۔
ما ذکرنا یا قوی کام حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے کاغذ پر لکھا ہوا ہے ۔ اور
پھر چار بار بار لکھا اور اس میں پھرنا پائیتے ۔

جواب : اس کا اگلی مدورج قریب کی گئی ہے ۔ اور اس سے کیا جائے
شیر کا کام نہ کہ اور کسی کوئی منافات نہیں ہے کیونکہ یہ ممکن ہے آپ
کا یہ کام صرف ہی ہو گئی کی اصلاح اور دوسری اصلاح اور ہوائی اور سخت
ماس کر سنے کے لئے ہے جو کچھ شہر کی حالت کو درست اور برحق
کھتے ہیں اور اس کے کام کے لئے یہ صفت ہی کے طور پر اپنی طرف
نظر کرنا مقصود ہو ۔ یہی کہ اس کام کا بنیادی مقصد شہر ہی میں
رضی اللہ عنہ کو سر پر کش کرنا ہو کہ قواد سے دفع غفلت میں تھے غفلت
پڑی ہو گئے اور اس غفلت میں انقلاب اور بے سکونی اور تہمت
ابن اسلام کے ریت لکھ کر اپنے اور اپنی جہاں پر لکھ کر کے یہ
مضمون شہر لکھا ۔ جس کی وجہ سے شہر سے لوگ اٹھ کر عین غفلت
آگئے ۔ اور ان کو تنقید دیا ۔ اور اس قوم پر اور مقصد پر تہمتیں مل گئیں
تے ہوئی ہے ۔ جس میں اس انداز کو غفلت سے بھٹنے سے جاننے
وہ اس کا عین مقصد ہے ۔ اسے عیب قرار دیا جس نے اس کو غفلت

کے عزیز ہیں تو اب علی و اصناف کو پایا خدا اس کے شریک ہیں و خدا سے بہت سے ہمارے والدہ کو پر دیا ۔

تیسرا وہ اہل فطرت کے بہت محبوب کا نام ہے جس کو کفر کے جانح نقطے سے تعبیر کیا گیا اور حضرت علیؑ کا اسلام آدھس سو طرز سے اس پر بیت ٹوڑا تھا قریشیوں نے دیکھا کہ اس کی نفرت کو رواج کر دیا اور اس جو یہ کہ انکار کفر کے مذہب کے خلاف محبت کیا یہ کہ ان کو کفر کا اس پر ملامت ہے کہ ان کی سے جو ایک کا مذہب جو سب کا مذہب ہے اور بتا ہے کہ ان کو حکم واجب ہے اس کو جنت سے خدا سے بتا کر کہنے کا کوشش کر رہا ہے ۔

چوتھا عزیز کا نام میری ۶۶ ص ۲۰

لیکن نام حسینؑ کے مذہب معلوم کرنے کے لیے کسی روایت کی ۔ عزت سے نہیں صرف کر رہی تھا تم مقدس روایات خود قبیلہ بنی ہاشم کی ایک فکر دیکھنا پڑی ہے ۔ اور جب اس نام معلوم کا مذہب ثابت ہو گیا تو سب کا مذہب معلوم ہو گیا ۔

انہیں جوں جوں میں گونڈا ہے یا کی

اشک کے ٹپوں کو آن نہیں رو رہا ہی

خود غری عزت میرا تو حسینؑ کا اور شکار اور مل میں سوسر اس جو اب کی کو کھڑا کرتا ہے گاہ سے فرمایا ۔

(۱) ولعصری ما علی من قتال من خالفت الحق و مخالف

القی من اوجہ من ولا یجانی (ریح الاملاۃ جلد اول صفحہ ۵۳)

پچھ اپنے حیات عزیز سے کہ قسم جو شخص مجھ کی مخالفت کرے اور

اگر یہ دشمنان کے خود بیٹھنے والی ہو پھر میری کے خلاف مجھ

قتال اور جنگ و بھال میں کسی نہ کسی روز جو طاقت یا کمزوری

اور نہ دیکھ کوئی صورت ممکن نہیں ہے ۔

ہاں ہے کہ وہ سب سب تکالیف گریز نہیں ہو سکتا۔ تو کیا فی حقیقت اور
تو میراث کے حوالہ پہلے اسلام میں اس کی اسلامی بنیادیں دیکھنے کی بجائے خود اثر
دیکھ لیا سمجھتے ہو سکتے ہیں۔ لہذا یہ جو سب سب کے اس وراثہ کے لیے بنیاد
ہے۔

۱۲) حضرت عہدِ نبویؐ میں عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کو خلافت سنبھالتے وقت
حالات کی نزاکت اور غم و غروب اور پیڑھوں کی فضا میں صحت سے کام
لیتا اور کئی طور پر وہ ہماری اور ماضی کی حالت کا اندازہ کرنے کا مشورہ دیتے
ہوئے تھا۔

والہ شہر ادا عزالہ دھر انا کہ بعد من سوا الجنت لا یبقی
علی ہذا بعدل فی امرک ولا بد اندھور فتمزجہ بین لیل نقال
لان کنت مقتدر الفضلین فضلاً (شعر) ابی یوسف عراقی جند جہاد ص ۳۴
میر سادہ کو ایک بیٹے کے لیے شام کا مال اور دال بنادو۔ پھر
پیشہ کے لیے موزوں کر دیجو کہو کہ وہ قیام کی جست کرنے کے بعد
بجس محل واقعات کے گناہ سے پرستے نہیں کر سکیں گے اور ان کا
عہد و کم کو اپنا نہیں لگے۔ لہذا اس خود کے قسمت موزوں کر دیتا۔ تو آپ
نے فرمایا میں اگر یہ کہنے والوں کو بنا درست و بازو نہیں بنا سکتا بعد
و خدا اگر لوگوں کا خدا بن جائے گا تو ہوں۔

اور دوسری حدیث میں ہے کہ ابی عباس نے مشورہ دیا کہ تم کو میرا گود
بنا دو اور میرا گود کا مال بنادو اور میرا گود میری پرہیزگاروں کو قرار دے
اور میری گود سے کھانا حاصل کرو تا کہ اللہ کے عہدوں میں اپنے
آپ کو داخل نہ کرو۔ تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا، میرا مشورہ ہی انصاف
پر یا میری بات کو یہ نہ کہ میں کسی کا دنیا کے لیے اپنے دین کو تباہ کر دوں۔ و ان ابی
عباس بن قیس بن علی واری و ابی عیسیٰ بن عیسیٰ بن طہرانی آپ کو مشورہ کا حق ہے

اس کے اثر سے خود کو گمراہ کر کے تباہی کے شعلوں کے برسات میں گر پڑی اور اسے
 نجات دینا محال ہو گیا۔
 بکھڑا میرزا ویر کے اس حکم کو ٹھکراتے ہوئے فرمایا۔

و اما طلبك الى الشام فاني لم اكن ارا عطيتك اليوم ما صنعتك
 بالأمس.. و اما قولك ان العرب قد اكلت العرب الاطشاك
 النفس بقوت الا ومن اكله الحق فاني الجنة ومن اكله
 الباطل فاني النار۔

دریچہ البلاط مع امین عید تم جلد رابع صفحہ ۴۰
 پر پیش امین عید کے بعد اس کے افسانہ کی ترقی آج دو جزو کے حصے
 کے ساتھ پیش ہیں۔ ہرگز ہی نہ قیاس و گمان کی حق۔ یہ جزو اس قدر
 وسعت کی جست و خیز کو قائل کرنے کی ضرورت کو بیان کرتے
 ہوئے کہ ہندو، یورپ، عرب، گنگا، گنگا کے گرجا، تفریق ہی
 محاکات جتنے ناموں کے بغیر ہی نہیں ہو سکتے ہیں۔ گویا اس کو حق
 پہنچا کر اس کے توجہ و تامل کی طرف جانتے دانت ہے۔ اس سے پہلے ہی اس کو
 بتاتے تھے۔ مگر اس کا غرض ہے۔ درحقیقت پرکٹ کرے دانتے کی
 مہارت تو قابلِ ہدایت ہے۔ لیکن طرنت بعد از ساری کتابیں
 ہدایت ہے۔

ایک شمس نے اسی ہدایت کی ترقی میں کہ اگر وہ دنیاوی مسرت اور اس کے ہر مسرت
 کی لذت پر ہی مہر اور اس کے کام کو آگاہی ہی تھا۔ لیکن آپ دینی کے چھوٹے سے ہمارے
 میں جو آگاہی اور ہدایت سے کام لیتے دانتے میں تھے۔ مثلاً اس دانتے کو مستور کر دیا
 اور ختم کیا۔ مسرت و مسرت سے لڑنے کے لیے تیار ہو گئے۔

قد کان الراي الدنيوي الفاتح في حفظ الملك لكنه لم يكن
 ليقسم أهل في شيء من امر الدين و اسرار الـ قل۔ شرح ابن ميمون ص ۴۰

[illegible]

لا يترك الناس شيئا من الأمور التي هم مستعملون فيها
ولا يفتنون فيها ما هو أغرب من ذلك .

جب تک سرحدیں کے کھنڈ کو اپنے دین کے لئے بھگ
کرتے ہیں تو شکیلوں کو اس پر اس سے زیادہ دشمنی کرنا اور انہیں کھل
دیتا ہے۔

مجلس شورای اسلامی

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

من اصلي ما بينه وبين الله صلى الله عليه وسلم ما بينه وبين الناس
ومن اصلي امر آخره صلى الله عليه وسلم امر وثاق

میں نے اپنے اور شہزادہ کے درمیان تین گوردست کر لی۔ تو
 شہزادہ نے اس کے بعد گوروں کے درمیان تین گوردست فرمایا ہے
 اور میں نے پانچ گوردست کی صلاح کر لی تو شہزادہ اس کی ہنسی گواہی
 کے لیے روت کر نکلتے۔

اور یہ حضوری میں وہ سب ہی سچے ہیں تو جو کچھ لوگوں کو نصیحت و تعلیم دے اور
 حقوق کے پاس نظر نہ آئے اس کو متفق و موافق کہنے کا حکم جس سے وہ خود
 یہ اس کا غیث کہے کر نکلتے ہیں۔

میں منکب ہونے کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اس کے قریب ولی کو قیام نہیں ملتا ہے
جو کہ ضرور ہوگا کہ ان کے باہر ملے اور بدلتے بدلتے کامیاب رہ کر
چلیں گے۔

ان کے قیام کے لیے آپ کو یہ مطالبات ہیں: حضورؐ کا حضرت عثمانؓ کے پاس رہنا۔
اس کی ترغیب کا حق یہ کہ آپ نے عرب و عجم اور غریب و غنی میں شکر کا حق ادا
کیا۔ تمام کاغذ اور اس کے جو پرچہ، سفر و حضر کے حالات، غرض ہر چیز، جس
سے واضح ہوتا ہے کہ عثمانؓ حکومت کے امور میں مشورۂ الٰہی کو اختیار کرنے والا اور امت
اور ان کے سرکار کے کام اپنے دلائل میں تھا۔ تو ان کی حکومت کے امور میں اس تمکین پرست
اور بدعتیہ عالم کی توقع آپ سے کیونکی جاسکتی ہے۔

دوسرا یہ سب کو جس کے تقاضا کو قبول کرنا تھا اور یہ ان کی ہے۔ دورۂ ہجرت
اس کے متعلق ہیں کہ حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ نے جو بدعتیں اس کے کام لیں۔
اور بدعتیں اس کے لیے تھیں۔ یہ بدعتیں ان کی سازش تھی جو رسول اللہ ﷺ
کو ہمارا اسلام کے خلاف تھی۔ سازش کا اجماع کیا ہوا تھا اور حضرت علیؓ
نے بدعت کو تسلیم کیا تھا کہ اس کے اپنے پیروں نے اس کے خلاف کیا تھا کہ خود نبی ﷺ
اور جو امیر کے کوئی امتداد سازش کے لیے تھا سازش نہ ہو جائے۔ جیسے کہ
جو سازش میں نہیں ہو کر میری زبان کی جاسکتی ہے اور اس کے سازش اور
گوری ہائی اس کے سازش اور سازش کے اس شخص کے اس شخص کے اس کافی
سازش وقت کے لیے میں کیا ہے۔

حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کا حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کے شیخیہ میں شریک کرنا اور
اس کے ساتھ ساتھ ہونا۔

فَقَالَ لَهُ لَسْتُ بِكَ اَبَا اَنْتُمْ تَذَرُوْنَ اَبَا اَنْتُمْ تَذَرُوْنَ اَبَا اَنْتُمْ تَذَرُوْنَ
بِأَنَّهُ تَطْلِعُ عَتِيقًا وَابْنُ الْخَطَّابِ طَاعَتُكَ رِوَايَ
الْجَمْعِ وَاسْتَبَدَّ وَابْنُ الْخَطَّابِ طَاعَتُكَ رِوَايَ

و اقرب اليك صبرا (الحق) فلم اقص عنك سألني ديني
وعيسى وقرأ بقرآنك في كذا كنت اليها ٣

(تاسخ التواريخ جلد دوم، کتاب دوم صفحہ ۴۱۱)
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمادے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
سے کہ میں آپس میں رسول اللہ کے نام کا واسطہ سے کہ کتابوں کا خزانہ
انکشاف کروانہ نہ کر سکیں، میں آپ کے اس وعدہ کا پورا کرچکا ہوں
جب کہ آپ صریحاً حضرت عمرؓ کو اس کا امین و خلیفہ و حضرت عمرؓ کا مددگار
رضی اللہ عنہ، کہ اس طرح واقعات کرتے تھے، مجھے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت کرتے تھے، اور میں ان دونوں حضرات
میں سے کسی سے بھی کمتر نہیں ہوں، جب کہ میں تمام اس قدرم اور
خوفیہ دین میں برابر فرمیں ہوں، اور دلائل کے لحاظ سے میں برابر
قریب ہوں، تاہم میں اس سے شرم میں کہ میں اور حسب و کرامت
میں تقدیم سے ساقی میں وہی حق وارتقا خداوند تعالیٰ و صلوات علیہ
کہ اور اس کا خطابہ کر دے، مجھے کہ ان دونوں کے لئے کیا کرتے
تھے۔

تفسیر: اس خطبہ کا مضمون ذکر ہے، صحیح و غلط، صحیحہ و ضعیفہ کے مسائل میں ہے۔ اور
مترتب و منظم اس کے لئے دلائل و اسرار کو بیان کیا ہے گا۔ یہاں خود حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ ہے، بلکہ واضح ہو جائے کہ میں طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مددگاروں کی بات کہی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
نے مجھ کو حسب و کرامت میں اس سے خیر و صفاقت و صلوات کا پورا زور
مدد کیا، اور شیخین کے اس خطاب کے سوا کہ اس کے حلقہ سوا کہ اس کا کیا
جائے میں زیادہ مستحق کمال نہ رہا۔

اور دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شیخین کی امانت اور صلوات میں۔

مشہور فیہ بعد ہ والی ناقامہ واستقلال حق ضروب الدین
بجرا نہ علی عفت و عجز لا یافہ۔

شرح ابن شہر آشوب

ہیں طبع میں مرویہ امی شہر آشوب کے مدخل شریف کے بعد اپنی دلت سے
سپہری سے ایک شخص کو منصب خلافت کے لیے چن لیا تھا اس نے حق کے ساتھ
تحدیت اور نہایت درجہ پگھلائی اور ضیائی کا نظیر کیا اور اپنی استطاعت اور استعداد
کو پورے طرح ہر دے کا دے آیا۔ باوجودیکہ اس میں ضعف اور انفرادی و بھائی موجود
تھی ورنہ اس کو شہر آشوب کے بعد ایک اور شخص ملتا یا اس سے وہی اعمال درج
کو درست کیا اور خود کو دوست اور دانا و راست پر قائم رہا۔ حتیٰ کہ وہی نے
اس وقت کی طرح کھنکھسائی کہ جو بیٹے بھوکے لکائی لینے کے بعد پانچ سو زخم
پر دیکھ کر موتا ہے۔ باوجود تشدد کے اور ضیائی سے بڑھ کے جو اس میں تھا۔
یعنی ذاتی طور پر بد قولی میں شہر آشوب کے قتل کے بعد نہ کہ بھائی ضعف یا قوت
برداشت کی گئی ورنہ موجود تھے۔ لیکن قدس سرہ قدس فی اللہ کی کوششیں تھیں اور
توفیق الہی کے ثمال میں انہوں نے اسلام کو از سر نو مستحکم بنایا اور دعوہ
و تحقیق اور حق پر استقامت کا بھرپور مظاہر کیا اور صرف خود حق پرست بہت کم ہے
بلکہ مرویہ کہ میں اس پر حجت کے ساتھ گواہی کیا کہ ان کی شرح حدیثی بعد میں آئے
۳۔ جب حضرات شیعہ میں ہو کر مدخر حق و شہر آشوب کی حق پرستی اور صداقت و
اور استقامت میں دارج ہو گئی۔ تو کلمات بہت سے حضرت علی المرتضیٰ
رضی اللہ عنہ کے خطبات میں داخل کرتے ہیں جو آپ نے اپنی خلافت
کے دوران فصاحت و بلاغت پر دے دیے۔

۴۔ اہل السنن الیٰی انما لسانی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
نے ذمہ خلافت سنبھالنے کے بعد پہلے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں اس قوم
کی تشریف آوری کی فوجی الامرو لا قلم یا انوال الناس خیرا پس ہر وقت

کے حالات و ملک بہتے جنوں نے لوگوں کی مچھان اور بھڑکی میں لکھی گھر لکھائیں
بکھر چکی۔

وہ بھرہا کہ خوفِ خدا کی حالت میں آپ نے غلبہ کیا اور لوگوں سے متعلقہ طور پر
تعلیق کیا ہے۔ اس میں اسناد و راہین کے حق میں آپ نے یہ بیان کیا کہ استعمال
فرمائیے۔

[illegible]

۱۸۱۔ میری مرضی سے ذرا تاخیر کے ساتھ میرے ساتھ آپ کے عزیز کو بلا کر لے آئے۔
اپنے غلطہ ساتھیوں کے ساتھ میں آپ کو ان کا ملوث کرنے لگی۔

تمہا استخفاف الناس ایا بکرمقام برائ جہدہ تم استخفاف
ایو بکرمقام برائ جہدہ تمہا استخفاف الناس عثمان
لننال منکم وتلدکم منه حق لہا کان من امرہ ما کان لایستوی
لہا یعرفی الامامۃ فی ذلک شرح ابی ایوب المرید القسری اشیش جہاد فی اللہ ص ۱۰۹
پروا گئی ہے کہ اگر کہیں نہ کیا تو انہوں نے یہ خواہش کیا ہے۔
یہ جو حد تک گستاخانہ چھڑی پروا ہو کہ نہ کر لیں نہ کیا تو انہوں
نے یہی اس فرض کو ادا کرنے میں اپنی پوری قوت صرف کر دی ہے جو وہی
لوگوں نے طلب کر لیا ہے اس نے انہیں بھگتہ پٹائی اور تم نے
ہر پر تشدد کیا جس کا ہر وہ جو ہر تم پر سے پاس آگے نہ کر سیرت

وَدَعَاوْنَحْيَىٰ إِلَى الرَّسُولِ وَاسْتَقْبَلُوهُ بِأَعْيُنِنَا ذَٰلِكَ نَبِّئُكَ بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ

Reviewed

بہارِ محمدیہ کا نیا عجیب و غریب نکتہ اشرفیائے عالم نے غرضی اشرفیہ کو مسلم کو جوہرِ قرآن پر پاپ کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بھرا دیا۔

اور چمکے سے خفا نہ کریں، رکنا اور غرائق و استکواف کے بعد
حیث اور آفاق، رنگا اور مراء، کمال سے آپ کو انجلیط دیا۔

جب کہ آپ نے اترتے ہوئے راستہ کو اچانک پھرتے ہوئے دیکھا کہ

کہ وہ کہہ سکتا تھا کہ اس کا ہر ایک ہوشیار دوست اس کی مدد کرے گا۔

والی ہو گئے بغیر اسے ملنا کہ ہم آئی رسولی تھے اور اس کے اور ک

اسی طرح سے ہمیں اس کا صحیح اور شافی علم و بصارت چاہیے اور اس پر
میں دعا ہے کہ آپ کو گھر پر اور ہر جگہ پر ہی اس کی روشنی ملے اور وہ ہر جگہ
پکائی گئی ہو۔ اسی وقت کے قیام پر اسے صحت کا سہارا بن جائے اور اس کا آپ
پر رشتہ خیر ہو۔ آمین کہیے۔ اور وہ اس سے اس بار میں بھی دور نہ ہو جائے
کہ شہنشاہ عالمیہ اور راجہ پرشاد کی دعا ہو۔

۱۴۱۰ حضرت شیخین رحمہ اللہ اور صاحبزادہ کی انصافیت : قبل ازین زمانہ اکثر عرب
مدایات کے ضمن میں اس کا ذکر حصہ فرمایا یا بظاہر۔ اب حضرت صاحبزادہ
کوہ خضر علیہ السلام اور حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے احکامات شیخین کے مشفق
انصاف و عدالت صاحبزادہ کے مشفق و موم اور مومینوں کے مشفق و مومینوں کے مشفق

انھوں نے اس طرح بات کی کہ انھیں سچ کہہ رہے تھے کہ جب اس طرح کے لوگ ہر صاحب فہم الہیہ
سے مل کر گئے، تو انھیں شب میں سو رہا تھا کہ کس سے میری بات ہے؟ انھوں نے

[illegible]

دینے اور اسلام میں داخل کرنے والوں کے مطابق ممالک متحدہ میں
 میں تیسرے نظریے کے مطابق جن میں اور اتحاد تھا اور اس کے
 دوسرے قبیلوں کی اکثریت کو کم کے لیے سب سے زیادہ مخصوص اور
 محدود خصوصیت دینی تھی۔ اور یہ لوگوں کے غیر فدا و حق یعنی زندگیانی
 کی قسمیں دونوں کا سربراہ اسلام میں ایتر جھگڑا ہے۔ اور ان کا دعوت
 دیا جانا اسلام کے لیے اتنا ہی کافی تھا جس سے اور وہ منحل ہوتے
 وہ زخم، اتحاد تھا ان دونوں پر دم ڈراتے اور ان کو اپنے اپنے
 اعمال کا بدلہ نہیں دیا فرماتے۔

لیکن تو نے اسے اس کا ذکر کیا ہے کہ اگر تمام لوگوں کو جانے
 تو جس سے چند لوگ شک رہے گا۔ جیسے اس کا نسخہ نہیں
 پہلے گا۔ اور اگر تمام اور لوگوں کو تو جسے اس کا نسخہ نہیں پہلے
 گا۔ اتحاد ہے اپنے اور میرے اختلاف کے بعد ان دو مخلوق کا
 اور ان حضرات کے مخالف اور آپ کا اور انسانی کا ذکر کرنا اور
 نہیں ہے۔ انہی بات کو انہیں مدینے سے کیا نسبت جو مدینے
 تو وہ شخصیت ہی کہہ سکتے ہیں ہمارے حق کی تصدیق کی۔ اور
 ہمارے احما کے باطن کو باطن ظہر کیا اور قسمیں فاروق سے کیا
 نسبت ہے۔ نامی تو انہی ذات و ملا ہیں کہ انہوں نے ہمارے
 دو بیان اور ہمارے اور ان کے درمیان فرق اور جو یہ کیا۔ اور
 ایسا اسلام اور ان کو فرمیں یا قیاس کیا اور حق کو باطن سے جو کیا
 پر تو سننے کو اگر کیا کہ شک ان کے بعد میرے درجہ میں تھے۔
 اگر شک میں تھے تو اپنے سب سے فدا کر کے دے
 ہیں۔ جو حضور اور ہشتہ حق اور کسی بھی لگاؤ کا بننا اس کے لیے
 وغیرہ نہیں ہے۔ اور جیسے اپنی زندگیانی کی قسم میں ایتر اس پر

صرف بھراؤ کے لڑایا ہائے قریح پہنے کا سینا ہوتا ہے لہذا الخلیفۃ
الصمدی اور الفصیح صمدی بحقیقت کاملاً علیک داتا۔
منور ہے بعد اسی طرح علیقۃ الخلیفۃ انواروق اور فائزوق من
فرق بیٹنا اور یہی اعدائے ہیں جو مدنی کا صدق ایک ہونا منور
ہے۔ لہذا اعدائے مدنی کو غور و فکر کے مطالعہ کی کوشش کرنا اور شیخ
پرستی۔

اب آپ نے احکامات کی ایک طرح دیکھا اس میں عظیم ہے۔ اور ان کا وہاں
اسلام کے لیے اتالیقی تھے ان سے اور ان کی جوئی اسلام کے لیے
نوعان ہوتے ملازم ہے۔ اور پھر اس عقیدہ و فکری کو طعنے اور قسم کے
ساتھ آپ نے ٹھکر میں لڑایا۔ لہذا ان کی شان اور ان کے عہد و مقام کا ٹھکر
حضرت علی علیہ السلام کے حروف کے حروف ہے بلکہ حکومت
کا مدنی ہے کہ سب ان کا قرب ایک ہے۔ لہذا صدق و صادق اتالیق
اور ان کے حروف و مقام کو عظیم بات اور ان کی جوائی تھی اتالیقی انھیں خود
وینا سب ان کا فکری فہم اور اس کی کتب گویا سب کی کتب ہوتی۔
اسی سے تو نام گویا قرآن و شرف سے لڑایا۔ جو ان کو مدنی نہ کہے۔
اتالیقی سے نہ دینا میں ہاں کہ ہے۔ اور نہ انھیں میں گویا انھیں
ساتھ صدق کا ٹھکر نہیں بلکہ انھیں کے عقیدہ کا ٹھکر ہے اور ان کو حروف
کے حروف ہے

۱۲۔ اب کے اس خط میں صاحب کی فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے اور ان
کے خیر الخیر کا اور ان کے لیے چھوٹے خیر کی دعا بھی موجود ہے۔ اگر
خود انھیں ہر قدر چھوٹے ہوتے تو ان کے لیے اعمال خیر اور انھیں
کا نام نہ کرنا درست اور نہ ان میں کسی خیر کا پایا ہوا درست۔ اور
وہاں کے لیے وہاں کے خیر کا ٹھکر گویا ہوا ہائی رہتا تھا۔ جس سے

[illegible]

اور قرینہ ہجرت کو امیر مہاجر کے درجے اور مقام سے بالا قرار دیا
 ہونے کا ہے کہ مہاجرین اور عین زادوں کے قرآن مجید اور کمال سے ماضی
 اور اشرف کمال سے ماضی اور آفریقہ میں ہندو ریاست پر قائم ہیں۔
 کمال کمال کمالی۔ واسطی بقول الاولیاء من المہاجرین ولا نصار
 والذین اتبعوہم یا حسبا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ الا یہ
 اور جب تمام مہاجرین کا اشارہ کے وہ نام و طبع اور متکفرا و مشرک سے
 تو ان فضائل کا ان کے حق میں انکے قائم مزید پر ثابت ہونا یقین ہے اور
 اسی کو کہ طرف اشارہ کرتے ہوئے شرح سرمدی میں ابن ابی العزیز
 نے کہا۔

هذا الكلام ينقض ما يقول من يظن في السلف كان اصغر
 المؤمنین علیہ السلام انکر علی معاویة تعرضہ بالمفاضلة
 بین اعلام المہاجرین و لم یؤید کرمعاویة الا بالمفاضلة بینہ
 علیہ السلام و بین ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فتشادة امیر
 المؤمنین علیہ السلام یا جماع من المہاجرین الاولین و من
 ذوی الدار حیات و الطبقات النقی الشبہ الخال بینہما و
 بینہ فی اخیالہ من افضلہ ان قدر معاویة
 یصفرا ینیدخل نفسہ فی مثل ذلک شہادة قاطعة
 علی علو شانہما و عظم منزلتہما۔

شرح سرمدی جلد ۱ ص ۸۱

یہ کام ہی حق کے قول کا ایک تاج ہے جو اس وقت پر نہیں درخش
 سکتا ہے کیونکہ امیر المؤمنین کو اشارہ دہشتہ امیر مہاجر
 انکار کیا ہے تو ان کے اعلام مہاجرین اور ان کے مؤید
 کے وہ بیان یا اجماعیت کے بیان کرتے ہوئے انہوں نے

یہی کیفیت کا ذکر شیخین اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے درمیان
 ہو گیا تھا لہذا اس پر انہوں نے اس زمانہ میں یہ شہادت دی
 کہ وہ دونوں حضرات معاہدین اور عین سے ہیں اور مفرد و رباعی
 اور خالی مراتب دونوں میں سے ہیں ان کے ہذا اس امر میں اختلاف
 القیاس پیدا ہو چکا ہے کہ ان میں سے کون سا زور افضل ہے
 اور مفرد کا مقام اس سے بہت کم ہے کہ وہ اس قسم کے
 شہادت میں مخالفت کے حضرت امیر کا یہ اور شاطحن دونوں
 حضرات کے جو تربیت اور خلقت شان کی عظیم شہادت ہے۔

اور شیخین میں اس سے استفادہ کیا گیا ہے لانکار والاستقرار علیہ
 انہو علی علی حضرتانہ و مقامہ فی ہذا الزمرہ یکمل میں ۲۷۰ جو نیزہ کئی
 معاہدین اور عین کے درجات میں ترقیب اور ان کے اہلیت کی وجہ سے۔
 جیسے عظیم امور میں دخل و تالیف و تالیف کے مقام اور تربیت جیسے ہے۔ اور
 ظاہری انکار ہے انہیں انک تصدیق و لا شریک فی ورجا تم و موافقہم و
 سابقہم فی الاسلام کو کہ تو قرآن کے ساتھ درجات و مراتب میں شریک
 اور مشترک اور ان کے اسلام کی طرف جنت لیا ہے میں اور اس
 عبادت سے یہ بھی بالکل واضح ہے کہ جن حضرات کے مراتب کی ترقیب
 اور درجہ بندی کے یہ امیر معاویہ جیسے شخص کو ان اور مؤذنی نہیں سمجھا گیا
 ان کے درجات و مراتب کے عظیم ہوں گے۔

جیسا کہ ان عبادت کو ملاحظہ کرنے کے بعد جو امور معاہدین و عین
 کی خصوصیت شان پر دلالت کرتی ہیں۔ اور علی الخصوص کشتی بنیہ رضی اللہ عنہما کی
 شان پر وہ اس میں درگزر و تالیف کے عبادت میں نہ تھوڑے ہیں کہ اس
 نبی الہی کے باوجود اور عظمت شریف و فضیلت کے نزدیک مسلم تھا۔ اب ہم
 قریب شہر مؤذنی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے دربار کی عبادت کا ملاحظہ

شروع کرتے ہیں۔

مذہب شیعوہ کا باروا حضرت شیخ الاسلام آقا علی سرائی

اگرچہ اجماعی طور پر یہاں ہمیں ابوحنیفہ اور انصارِ حق، شیعہ مسلم کا دعویٰ تھا اور
منجبت کے بعد میں اہل تشیع کی تقریباً ہر کتاب میں ان مسوینہ پر یہ کہہ
تھیں کہ وہ موقوفات پر مجبور ہیں لیکن خصوصیت کے ساتھ غلطی نہ رہے کہ
رضوانہ علیہم اجمعین کے کتاب اور دولت شان کے شیعہ اہل تشیع کی مسلم اور غیر
کتابوں کی حلاوت و فضیلت کے لئے جو وہ خود موقوفہ فرمائیں۔
کتاب کشف حق فی کتابہ انہ صفحہ میں یہاں پہنچے اور یہی جواب اہل تشیع کی
سند اور معتبر ترین کتاب ہے اور مصنف ذکر کر رہے ہیں۔ میں نے غولی الخلیج
کا خود پر یہ نام لکھا ہے کہ ہیں۔

ومن الخوارج الاشياء والجهل انهم يقولون ان قوله عليه
السلام في مرضه مروا اياكم بعقل بالناس نفس غفل في تولية الامر
تقليد اصرا لامة وهو على تقدير صحة الامر ل من ذلك ومن سمعوا
حديثا في امر على عليه السلام يقولون عن وجهه وصرفوه عن
مرئولته وانما وافي تاويله بابعد احتمالات متكبرين عن الظهور
عن صريحه اطلعوا في ما واهيه وتفقروا ان كان من اعيان
رجالهم ونزوى الامانة في غير ذلك عندهم، هذا مع صفات
معاوية بن ابي سفيان وعمر بن الخطاب والمغيرة بن شعبة
وعمران بن الخطاب الخاري وغيرهم من ائمتهم من رجال المد بوث
عندهم وروايتهم في كتبهم عندهم لا برة في الحقيقة يقطع بها واهل
عليه في احكام الشرع وقواعد الدين۔

تشریح بہار الامامیہ از محمد حسین صاحب ڈھکو

یہ صاحب بیادہی نہایت در سالک کے قریب آتین مقامات میں ازلیہ کائنات اور
کے صفت میں جناب شیخ الہی میں یہاں بھی الہی کا شیخ ثابت کرنے کے
بے بہت وجہ غائر یہاں کیے ہیں۔ کیونکہ یہاں کا شیخ نتائج اثبات نہیں۔
بہ کو کہ۔

آپ کا یہ دل بہت بہت رہا بہت رہا ہے۔

تھو حقیقتہً اس میں کہ نہ دینے کے بعد تو یہی کہ تھا یہی ثبات دور انداز
تہ قبل تو نہیں کہ یہ بھی کہ خوشی کی ہوتی ہے۔ جس طرح ابھی انی اللہ کو اور کو
دنیو کو ابی صفت کے کما حقہ میں ڈال دیا گیا۔ اور میرا کہ یہ ہے سوچو کہ
کا ہوا بہرہ امی صفت کو قزور دے دیا گیا اس بے حیرت شیخ الاسلام نے یہاں
اس حرکت شدہ صورت سوسا کرتے ہوئے اس کا اندوہ ان کے نہ ہاں قہر
موجود ہے اس پر خوش کہہ کیا ہوگا اس پہلے سام خوار اختیار کرنے کا مکان اسی
ذرا ہے۔

تشریح بہار الامامیہ از علامہ محمد حسین صاحب ڈھکو

کشت اللہ کی روایات کو انامی اختیار کرنے کی سن جاننا اور حقیقت
میں کا اندازہ کو صاحب فرماتے ہیں وہ یہ موقوف ابی صاحب کا طریقہ ثابت
یہ کہ وہ اپنے موضوع میں انامی اور حقانہ منہ کے حالات اور ان کے
فنائن و عاقب بیان کرنے میں فراوانہ تمایلی صفت ہوگا کہ کتب جنہو کا اور ابی
ہاں تہ پیش کرتے ہیں اور ان کے کتب سے ملتا ہوا اور یہ استقامت کہتے ہیں
یہ حقائق کے جوہر سے خود غور و فکر سے ان کی کتب کے طور میں ہر کتاب کی کتاب

فرمان ہے: "ہمیں کی مہارت اکثر مجرڈ حکوماسب کی ذرا ہی کھٹا خوش ہے۔
 میں نے فریادہ قرانی منت کی کتابوں سے واقفائی و مشاہدہ نقل کرنے
 پر اکتفا کیا ہے۔ تاکہ زیادہ قاریوں پر ہر ماہر سب لوگوں کی کتابوں کے مطابق۔
 ہو۔ کیونکہ جب خود قائل کسی دلیل کی ضرورت ہو تو کسی نصیحت کے ثابت کرنے
 کے واسطے پر ہلنے کی توفیق دے دینا اور نصیحت نہایت نوری اور طویل و دراز ہے
 اور نصیحت کی منت کی کتابوں میں موجود اس سے زیادہ کتابوں کے حوالے سے
 مدد کیلئے ہے۔" ۱۶

اس کتاب کے حوالہ بات میں میری کتاب "تہذیب و تمدن اسلامی" ہے کہ
 اس کتاب میں کتاب الی منت سے باحوالہ جملہ دعایات خود ہیں۔ ان کا کوئی
 مدد میں مدد کرنے کے بلا پر کیا ہے۔ اگرچہ اس کا سبب کتاب "تہذیب و تمدن اسلامی"
 مدد ہے۔ ان کا کوئی مدد دعایات الی منت کی ہے۔ دہلی میں کی ہو۔
 - ۷۳۴۲

تھوڑے تھوڑے اہل الحکامات محمد شرف سیالوی

محمد شرف سیالوی نے کتب الی منت میں دعایات اور دعویٰ علیہ السلام
 کو پیش کیا ہے۔ ان کے کتب الی منت کی کتابوں میں فریادہ قرانی و دعایات الی
 منت کی کتابوں سے یہ لکھے ہیں۔ ان کے کتب الی منت کی کتابوں میں فریادہ قرانی و
 دعایات الی منت کی کتابوں سے یہ لکھے ہیں۔ ان کے کتب الی منت کی کتابوں میں فریادہ قرانی و
 دعایات الی منت کی کتابوں سے یہ لکھے ہیں۔ ان کے کتب الی منت کی کتابوں میں فریادہ قرانی و

۱۱۱ فریادہ قرانی کی کتابوں میں کتب الی منت کے مطابق ہونے کی سہولت
 ہے۔ جیسے کہ کتب الی منت کے فریادہ قرانی کی کتابوں میں کتب الی منت کے مطابق ہونے کی سہولت
 ہے۔ جیسے کہ کتب الی منت کے فریادہ قرانی کی کتابوں میں کتب الی منت کے مطابق ہونے کی سہولت

۱۱۲ اعتدال فی القلوب انقل من کتب الی منت و دعایات الی منت کی کتابوں میں فریادہ قرانی و
 دعایات الی منت کی کتابوں سے یہ لکھے ہیں۔ ان کے کتب الی منت کی کتابوں میں فریادہ قرانی و
 دعایات الی منت کی کتابوں سے یہ لکھے ہیں۔ ان کے کتب الی منت کی کتابوں میں فریادہ قرانی و
 دعایات الی منت کی کتابوں سے یہ لکھے ہیں۔ ان کے کتب الی منت کی کتابوں میں فریادہ قرانی و

ما صاحب کے نزدیک، اصرار اور اہلی صاحب کے نزدیک بالخصوص قابل قبول اور موافق مانے نہیں تھے۔ مگر کتاب کے تعلیم کرنے کا مقصد ہی ختم ہو گیا۔ چلیں سوالات اہل سنت کے لیے قابل قبول ہیں۔ اور ان کے کتب سے متفقہ اہل تشیع کے لیے قابل قبول نہیں۔ مگر کتاب و مجموعہ کے لیے قابل قبول اور موافق مانے کا جتنا طغریں۔ اور نہ ہی حق اہل سنت کے لیے کہہ کر نہیں ہی بہت کے فضائل و مناقب معلوم کرنے کے لیے جن کی تعداد کچھ ایسی تھی کہ اس پر ضرور صاحب کا کلام ہی دیکھنے کی کیا ضرورت ہو سکتی تھی۔ بالخصوص ڈاکٹر صاحب کے قول کے مطابق یہ کتاب ہے کہ سب سے شرف اور وزیر صاحب کے لیے تشریح کا اضافہ ہوا۔ طبری اور کسی فرقے کے لیے ہیں قابل قبول اور موافق اعتقاد رہی تھی۔

۱۲۰ اربعہ صاحب کی عبارت صاف صاف بتا رہی ہے کہ کتاب اہل سنت سے مطابقت رکھنے کا مقصد اور اس مقصد تھا۔ مگر کتاب اہل تشیع پر دو بدعات مروجہ نہیں تھیں۔ اگر سہا یا یہی کرے، مگر صاحب کے عام و مشہور قائلوں کے فضائل و مناقب کی بالکل اور اہمیت ثابت ہو جائے۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے جملہ اہل صاحب کی اہل ہدایت "کائنات" حق قائم الخصال و انشود "افق کائنات اقوی" سے غافل ہو کر ان کے مطابق کتاب اہل سنت سے مل گئی۔ اور یہی دیکھا کہ یہ کتاب اہل تشیع کے لیے مل گئی۔ مگر سب اہل سنت و تسبیح کو تاج تو انہوں نے اپنے تسلیم کرتے ہی خود وہ مذہب کی طرف سے دیکھ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جس سے صاحب سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔ وہ چاہے مذہب کے خلاف ہیں۔ تو اہل صاحب کو کسی کویت سے نہ کھینچاں کہنا چاہتے تھے۔ مذہب اہل سنت کی یا مذہب و اخلاقیات ان کے ذکر کرتے ہوئے صاحب کے سامنے رکھ دینا ضروری تھا۔

۱۰۰۔ اہلِ مہاسب کہتے ہیں "نقلت من کتب اصحابنا سالم بن عبد اللہ الجعفی و قد اکتویہ" میں نے اپنی ذاتی کتابوں سے موت وہ شخصیت اور حقیقت نقل کی ہے جس کو خود نے نقل نہیں کیا تھا اس سے میں مراد صاحب ہے کہ شیخ کتب سے موت و روایات نقل گئی ہیں، جن کے ساتھ اپنی تطبیع محفوظ ہیں اور میں نے محفوظ نہیں ہیں وہ کتب جو وہ سے نقل کی ہیں۔ بلکہ کتاب سب کے نزدیک معتدلی تھا اور سب کی راستہ خود نظریہ کے مطابق تھے مگر اہلِ مہاسب کہتے ہیں تو ان کو صاحب نے جو شرط لرایا۔ اور اگر یہ کہہ دی تو اہلِ مہاسب کا استدلال یہ ہو رہا ہے اور یہ ہے کہ میری کتاب۔

لکھ کر ہے۔ ان کو صاحب نے اپنی مہاسب کی عربی عبارت میں خود رنگ اور اس کا ترجمہ بھی خود کیا، لیکن خدا ہمارے پروردگار کی نظر پر کر گیا۔ بعد یہ کہ میں اور میری اولاد نے اس کی کئی کئی کتب سے روایات کے لیے جو ذرا دلور نہیں ہیں۔ نہیں کرتے کہ ان کا کتب سے کر دیا، جو وہی میں نے لکھی ساتھ ساتھ اس سے اٹھاتا۔ چاہتے تھے کہ وہ مدہ پر وہی تمام کتب کے دو طریقے بہت تھے، پرانی اور جدید۔ پرانی میں واقعی جو شخص جگہ سے نکلتا اور وہ کتب و اہلِ مہاسب کی جاتی ہے جو کتب پر ثبت مدہ جاتی ہے اور شیخ تصبیح خود جعلی انداز میں۔ اپنے نظریہ کے مختلف کے لیے وہ مقابل کو اس کے ساتھ پیش کر کے خاص مشن کر دیا جاتا ہے۔ اس کی کو لاوش کر کے اپنے نظریہ اور عقیدہ کے شکل ۱۲ اہتمام کیا جاتا ہے۔ جب اہلِ مہاسب تھے چاروں اعلیٰ تصدیق کی تو پرانی انداز میں۔ یا بعد از ان میں اور ان سے حاصل کیا گیا موت اپنی تفریق اور تمام شیخ ہمارے ہی کی ہوئی کہ اسے اس کو یہ خبر کہ سفر اور مذہب کے لیے تیار کی گوری سے وہ سب کے مال کوئی نہیں تھا کیا اور یہ بات میری دیکھ کر ہوا کہ تھے ہیں۔

بعض شخص زحمت کر لیں یہ ہاں بھی ہے

تعمیر و اصلاح ماسب کے سبب کی غوریت ظاہر ہونے کے بعد اور حقیقت علی
کے دور پر کے اہلے کے طرح دشمن ہونے کے بعد اسے فیوض ماسمان اپنے دام
دشمن کی کتاب سے حضرت شیخ الاسلام کدرا نی وہ سب اساتذہ خلد راوی ہوں
فیوض کی کا تعلق حیرتی اور موجب اتفاق و اتحاد ہیں۔ بلکہ اپنی حکومت غم دہیز
تو آئنا کا ہم پر جانے۔

مذہب شیعہ: از حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ

کشف الغمہ فی فضائل صحابہ کرام علیہم السلام رضوان

اس موقر پر ای کتاب کے چند خواستہ جزیات نام و ایضاً نام و ایضاً نام و ایضاً نام
اور ان کے معانی سے نام و ایضاً نام و ایضاً نام و ایضاً نام و ایضاً نام
تو بیچ کے معانی میں لکھا ہوں کہ یہی تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر
کو رو نہیں فرمادیں گے۔ شریعت و شریعت و شریعت و شریعت و شریعت
گئے۔ بلکہ نہیں گئے۔ وہی گراہان و انہی گئے۔ مذہب و مذہب و مذہب و مذہب و مذہب

قدّم عليه نفر من أهل العراق فقالوا أيا بني بكر وسعد عثمان بن عفان الله
عنهم فسادا فلو من كلامهم قال لهم ألا تغيبوني أفعلم المهاجرون الأولون الذين
أخرجوا من ديارهم وبنو النضر يفتنون بفضلنا من الله ورسولنا ويصرون الله
ورسوله وأولئك هم الصادقون وقالوا لا تزال تاتم الذين هم شيوخنا الدار و
الزمان من قدامهم يبيرون من هاهنا إليهم ولا يجدون في صدورهم حاجة
من أئمتنا ولا يؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة وقالوا لا قال أما
أنتم فقد كبرأتم أن تكونوا من أحد هذه من الفرقتين وإذا شهداكم لمستم
من الذين قال الله فيهم والذين هم أعداء من بعدهم يفتنونكم ويشتتكم

اخرجوا ولا تخرجوا من الدارين سمعونا با لايمان ولا تجعل
 في قلوبنا غلا للذين آمنوا ا اخرجوا عنكم فعدل
 الله بكم ۔

(کشف الغم ص ۱۹۹ مطبوعہ ایمان)

اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے کہ جس شخص میں حقیروں کا ایک گروہ مافوق
 آسمانی حضرت ابو بکر صوفیؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شانِ احمدی میں ہو جس
 مشورہ گویا حبیبِ چمپ ہوئے تو ہم اعلانِ شام سے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا
 تم یہ بتا سکتے ہو کہ تم وہ مہاجرین اور عجمی ہو جو اپنے گھروں اور اولاد سے اس حالت
 میں نکلتے گئے تھے کہ وہ ماضیِ قبل کا حضورؐ اور اس کی رضا جانتے ہوتے تھے اور
 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی ماضیِ قبل کی مدد و اعانت کرتے تھے اور وہ ہی
 پہلے تھے۔ تو وہی کہنے لگے کہ یہ وہ نہیں ہیں ۔

امام علیؓ نامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چمپ، دو لگ چمپ لگے جنہوں نے اپنے
 گھر اور اولاد کو ان مہاجرین کے ساتھ سے ہٹے دیا ہوا تھا اسی حالت میں
 کہ وہ اپنی طرفِ حرکت کشتہ داروں کو دل سے ہٹاتے تھے اور جو کچھ الٹا
 مہاجرین کو دیا گیا تھا اس کے متعلق اپنے دلوں میں کسی قسم کا حسد یا بغض و کینہ نہیں
 پاتے اور اگرچہ وہ خود ہاتھ نہ دے مگر میری مہاجرین کو اپنے اور قریبی مہاجرین
 سے تو ان جوان کہنے لگے کہ یہ وہ ہی نہیں ہیں ۔

امام علیؓ تمام سپردِ مہاجرین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے افراد سے ان
 مددگار مشورہ میں سے کوئی ایک مہاجرین یا انصار سے ہونے کی برکت کا ہرگز
 بیک ہو اور یہ اس امر کی شہادت دینا ہو کہ تم ان مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے
 ہمارے ہی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور وہ صحابہ لوگ جو مہاجرین اور عجمی اور انصار
 مہاجرین کے بعد آئے تھے وہ کہیں گے کہ اسے ہمارے بعد لگا رہیں ہیں اور ہمارے
 جو بھائیوں کو بخشنے جو ہم سے پہلے کے ساتھ سبقت لے جا چکے اور ایمان والوں کے

عشقِ چاشتِ دل میں کون کون سا گوشہ، جتنی باتیں کہیں، سمجھایا جاوے۔
 یہ کہ کلامِ طالعِ انجمنِ اہلِ باطن، عشقِ غزل کے ذریعہ کر میرے یہی
 سے نکل جائے کہ قیصرِ پاک کہے
 اچھوٹا تم آج
 دعا فرمیں عشقِ مخلص

منشیہ الامامیہ۔ از محمد حسین و حکوم صاحب

مؤمنان کشتہ امیر کے ساتھ اور دشمن یہ ہے کہ وہ انسانی سیرت کے
ساتھ ملکہ الفت اور فضائل و مناقب کتب الہیہ سے نقل کرتے ہیں۔ اور
اگر اس مخلوق جہالت میں ملوثی کلمات کے ہر وقت دوسرے کے خلاف بھی ناجائز
قہور پہن کر مبالغہ و زبردستی سے جہالت میں کسی قسم کا کوئی تیز و جھل نہیں
کرتے اور میرا اس کا جواب نہیں دیتے تا کہ منافقوں کا کتاب نہیں جانتے رہتا،
یہ جہالت جس پر صفت و سائل نے اپنے حق و سائل کی دنیا و مقام کی ہے۔ یہ
تسلیم کمال اور یہی غلو شائستگی ہے۔ جہالت کی کتاب نور و بصارت میں موجود ہے
اس لیے اس کو ہمارے خلاف جہالت پر گز نہیں دینی کیا جاسکتا۔ اور ایسا
کرتا مصلیٰ منافقوں کے ہر طرف سے ہے۔ ۱۰/۱۰/۱۰

مکتبہ تحفہ دارالعلوم دہلی، قادیان، پاکستان

سے کسی طرح کی بھی شکل نہیں کہہ سکتے تھے۔ اور انہیں بد شکام کر اپنے دیوتا سے
 اظہارِ محبت تھے۔ تو یہ ہم
 اس کا کافی شہر تو ان کا کہہ دانی میں کالعدم ہو گئی۔ اور تحقیق و تفتیش بھی نہ رہی۔ تو اس طرح
 اور ان سپاہیوں کے ساتھ کہہ رہا۔ مرنے والی کوڑھو صاحب اور اس کے ساتھی
 زلیخہ دھرم پوتے رہیں۔ اور غلامی میں دلکشش کے باوجود کوئی راستہ غلامی
 نہ کر سکتے۔

۱۲) کوڑھو صاحب، دیانت و راستہ کے دھرمی ساتھی ہیں۔ انہیں شک و اور
 ان انہوں نے ان سے

قیل و پست، بھلا، است و عشق

جب دھرمی صاحب اس کتاب کو شروع کرنا لگے تو اسے کامیاب نہ کہتے ہیں۔
 کوڑھو صاحب کی دانت کے مطابق دانتے کا تھا نہیں اس روایت کی معنی سمجھتے
 اور اس کے شعور اور واقفیت پر ایمان لانے پر تیار نہ تھے اور غلامی سے
 خواہ آپ بھلا نہ سمجھ لیں۔

۱۳) آپ نے کہا کوئی جہاں سے ملک کے غلام آجائے تو وہ میں دھرمی
 کہتے ہیں۔ اور جہاں سے غلام آزاد سے گریز کرتے ہوئے ہوں تو اسکا
 سے آگے نہیں جاتے ہیں۔ گریز تو اول سے آخر تک جاری رہا ہے ہی
 ملک شہر پر برقی آسمانی ہیں کہ گری ہے۔ اور سامان میں ہی جسم کر کے رکھ
 رہا ہے۔ مرنے ایک جہاں کو رہا ہے۔ جس پر آپ کے غلام نے جہت
 کا ایسا ہے۔

۱۴) پھر اہم حال تمام نے قرآن مجید سے استفادہ کیا اور اسکا ایک سہ ماہی کا
 شان اظہار اور اس کی خاطر سب کے قرآن کرنے اور غلاموں کی نصرت
 اور غلامی میں داخل کرنے کے لیے گریں اور سامان اور شام کو چھوڑ
 رہا اور کہہ کے دیانت کیا۔ کیا تمہیں تو گویا میں سے ہو۔ پھر انسانی۔

[illegible]

کیا ہوا شدائد کا کتاب اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر

لکھ کر ہے ۔ (۱۰۷)

اور کتاب بنی داود اور بنی اسرائیل اور بنی مضر اور بنی عدنان اور بنی

طیہ اور بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی سبئ اور بنی یمن اور بنی

عرب اور بنی رومیہ اور بنی مدینہ اور بنی بکر اور بنی عدنان اور بنی

کلب اور بنی خزاعہ اور بنی تميم اور بنی ثعلبہ اور بنی اسد اور بنی

زید اور بنی عدنان اور بنی سبئ اور بنی یمن اور بنی

عرب اور بنی رومیہ اور بنی مدینہ اور بنی بکر اور بنی عدنان اور بنی

کلب اور بنی خزاعہ اور بنی تميم اور بنی ثعلبہ اور بنی اسد اور بنی

زید اور بنی عدنان اور بنی سبئ اور بنی یمن اور بنی

عرب اور بنی رومیہ اور بنی مدینہ اور بنی بکر اور بنی عدنان اور بنی

کلب اور بنی خزاعہ اور بنی تميم اور بنی ثعلبہ اور بنی اسد اور بنی

زید اور بنی عدنان اور بنی سبئ اور بنی یمن اور بنی

عرب اور بنی رومیہ اور بنی مدینہ اور بنی بکر اور بنی عدنان اور بنی

کلب اور بنی خزاعہ اور بنی تميم اور بنی ثعلبہ اور بنی اسد اور بنی

زید اور بنی عدنان اور بنی سبئ اور بنی یمن اور بنی

عرب اور بنی رومیہ اور بنی مدینہ اور بنی بکر اور بنی عدنان اور بنی

کلب اور بنی خزاعہ اور بنی تميم اور بنی ثعلبہ اور بنی اسد اور بنی

زید اور بنی عدنان اور بنی سبئ اور بنی یمن اور بنی

عرب اور بنی رومیہ اور بنی مدینہ اور بنی بکر اور بنی عدنان اور بنی

کلب اور بنی خزاعہ اور بنی تميم اور بنی ثعلبہ اور بنی اسد اور بنی

زید اور بنی عدنان اور بنی سبئ اور بنی یمن اور بنی

عرب اور بنی رومیہ اور بنی مدینہ اور بنی بکر اور بنی عدنان اور بنی

کلب اور بنی خزاعہ اور بنی تميم اور بنی ثعلبہ اور بنی اسد اور بنی

زید اور بنی عدنان اور بنی سبئ اور بنی یمن اور بنی

گیا۔ اسی کا مقصد تھا امام نوویا قریم السلام اس وقت زیور
 فوت ہوئی تھی۔ اس کی باری سے ملک ہو گئے۔ جس پر
 حضرت زید کے لڑکا اگر آج ہوگا۔ ماضی ہی بچے ہی ہیں۔ میں کہیں
 آج کے ہی سے ہی لوگوں نے پھڑپھڑا دی ہے۔ اس وقت
 سے اس کا معرکہ ماضی کہتے ہیں۔ ماضی اور ماضی کا معنی ہے
 سو فیصد کہہ سکتے ہیں۔ فیض باد و ماضی کا معنی ہے تنویر ہوا۔
 ماضی اس کا معنی ہے جس میں سے پہلے ۱۴۱۱ اور بعد ۱۴۱۲
 ہو گا۔ اس سے مزید یہ کہ ماضی کی حالت سے جو گئے ہیں۔
 میں کہہ سکتا ہوں۔ ماضی جو ماضی شریعت میں آیا ہے۔ اس
 سے ماضی کی فرت ہے کہ ماضی ہی گئے اور ماضی سے۔

ما ماضی فیض باد و ماضی کے ماضی سے حضرت زید کا حکم
 کہہ دیا۔ اور کہہ دیا کہ ماضی آپ نے ان کو صاحب کرام کے شان
 میں ماضی کے سے منع فرمایا تھا۔ جب ہی لوگوں نے اس کا
 کلام صادر کر دیا اور ماضی کو کہہ حضرت زید کا کہہ حضرت ماضی
 و ماضی ماضی کے حق میں جملہ ماضی نہیں کرتے تو ان لوگوں
 نے ان کو چھوڑ دیا اور ماضی گئے اس کے بعد ماضی اس شخص
 کے حق میں ماضی ہوئے گا۔ اس ماضی میں ماضی ہے اور
 ماضی کے حق میں ماضی کا ماضی ہے۔

بماثر ارباب حضرت امام مال تقام ماضی فیض باد و ماضی ماضی کے صاحب کرام
 کے حق میں ماضی کے ماضی کو ماضی سے ماضی اور ماضی کا ماضی ہے۔
 ماضی ماضی ماضی کے ماضی سے ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی
 ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی
 ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی ماضی

کی اس مستتر تری کتاب نے پوری دنیا اور مکمل تقفیس کے ساتھ بیان کر دیا جو کسی
بھروسہ کا کام چاہیے۔

راہِ راستہ میں حدیث کی طرہٴ اہل تشیع کی مستتر کتاب بھی ابھری ہے
اشارہ کیا کہ وہ صاحبِ نسخہ تصانیف نے اس کا ذکر کیا کہ کوئی حدیث ہے تو
وہ ہی حدیث ہے جس حدیث کے متعلق کافی کتاب مرقہ میں ۱۱۱ میں
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ بیش کی قسم میں لوگوں نے تو انہیں
نام لفظ نہیں دیا بلکہ تمام ائمہ شیعہ نے اسے لفظی کتابت کافی کی بیرونی حالت
پر لکھا ہے۔ کافی قیوں کی مستتر تری کتاب ہے جس کے متعلق کافی حدیث ہے
خود کچھ لکھی ۶

قَالَ، قُلْتُ، اَجَعَلْتَ قَدَاكُ قَانَا قَدْ جَعَلْتَ قَانِيْنَ اَنْكَسِرَتْ
لَهُ ظُهُورُهُمْ وَنَاصِيَّتُهُمْ اَلَمْ تَسْمَعْ اَوْ اسْتَقْبَلْتَ لَهُ اَلْوَلَاةَ بَدَاوَا
فِي حَدِيثِ رَوَاهُ تَهْمُ فَقَدْ اَرَاهُ قَالَ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اَلْمَوَافَقَةُ اِقَالُ قُلْتُ فَهَوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا اَعْلَمُ سَمِعْتُ
بِهِ اَللَّهُ سَمِعْتُ ۳

یہ ابن ابی حمزہ نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خاص خاص
شیعہ ہے، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خصوصیت میں عرض کیا
کہ میں آپ پر قریب ہوں، میں ایک ایسا عقب ہوں گیا ہے جس
عقب کی وجہ سے ہماری رڑھیں ٹوٹ چکی ہیں اور میں
عقب کی وجہ سے ہمارے دل مودہ ہو چکے ہیں اور میں کہہ دوں
ملکوں نے ہیں ان کی تائید اور جائز قرار دیا ہے۔ وہ عقب ایک
حدیث میں ہے جس حدیث کو ان کے فقہاء نے روایت کیا ہے
ابو حمزہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے
محقق حدیث، ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، جی ہاں، امام صاحب

نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں لوگوں سے تمہارا نام راضی نہیں رکھا اور تمہاری
سے تمہارا نام راضی رکھا ہے۔

تتمہ بحث ۱

تحفہ قرینہ : حضرت مولوی ذریعہ اللہ علیہ الرحمہ فرمایا کہ شیخین سے برکت کا انکار
نہیں کیا جتنی حد تک باتیں اور تجاویز کی چھانڈیں، ان میں جن کن اوروں کو آخر سولہ پر
لکھا جائے اور جس جان آفرین کے سپرد کر دینا چاہو شیخہ عرب کی جن کیلئے کہ وہ بڑے
مرد اور فاضل ہے۔ اس لیے شیخہ عربیہ نے اس میں پہنچا دیا اور میرزا محمد علی کی جبری
کوشش کی ہے۔ لیکن۔

سہ بار دہرہ دوسرے چکر سے

حق چہا نے سے چپ نہیں رکھا تاہم نور اللہ غفرلہ نے اس حقیقت کو
بہت اہل علم کے ہاتھ لیکر رکھا ہے۔ لفظ ہر نام کو شیخہ عربیہ عربیہ
غفرلہ صاحب نے کیا تحقیق ہے کہ حضرت مولوی ذریعہ اللہ نے اپنے لیے ہمت
کا دھن چھوڑ لیا تھا۔ اور انہیں یقین تھا کہ اس نذر کے نام لکھا کر فرمیں۔ لیکن کاتب
اس خود سے یہ تھا کہ اختلاف الیہ زبان سے الیہ بیت پر کہنے لگے کہ تم کو تم کا اور
یا جانے اور آپ پر طرح لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر کو شاہ تھے۔ لیکن اپنے
نذرانے کے دشمن کو دیکھ کر کہنے اور ان کو غلوب کرنے کی کوشش کر سکیں اور اس وقت
میں جو شخص بھی خواہیے کہ خود راہ جو سے لگسٹا یا ہوا تھا۔ خواہ اس خواہ غفرلہ
ان کے ساتھ ہوا وقت کرتا گیا۔ اور وہ غفرلہ دھو گار ہو گیا اور الیہ شیخین میں سے ہوا۔
کے ساتھ ہوتے ہیں اس سب سے ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ جو پچھلے دیکر ہو گیا۔
لیکن نام لکھ کر ان سے ان کو خود کا جانتے شیخین الیہ صرف ان کا کافی
فیصلہ ہے۔ خلا وہاں اس میں نام لکھا کہ جانتے کے بغیر ان کے بھائی کا
ساتھ نہیں دے سکتے تھے اس لیے جنگ کے کھن جو پر پہنچے تھے۔

جدا ہو گئے۔

اور چونکہ اس سبب سے حق میں سب کی اصلاح نہیں ہو سکتی تھی، لہذا انہوں نے کہا کہ اگر
کچھ چیزیں چھوڑ کر دے دیں تو سب کو ہائے بخت ہے۔ انہوں نے جنگ کرنے پر کمر بستہ ہوئی۔ لیکن
سب نے انہیں کیلئے انکار کر دیا۔ ان کے ساتھ کیا تو دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ زید
کے ساتھ رہا۔ اور دوسرے کے حقیقی حاکم کی طرف سے حضرت سب پر پھیل چکا تھا۔ وہ ان
کے قتل کی کوششیں کر رہے تھے۔ انہوں نے انکار نہ ہوئے۔ اور انہیں کے ساتھ ان کی حالت کو
ان کے اقتدار پر اعتراض نہ تھا۔ اور سب نے دیکھ کر ان کو غوراً مقبوضہ کے قسم سے
بکھڑے کرنے کی کوشش کی۔ اور انہوں نے ان کے لئے ایک اور قسم سے انتقام لینے
کے جذبہ سے مرشد ہو کر یہ قسم کا انتقام لینا کو کر دیا۔

و پھر کہ انہوں نے ان کے لئے صرفت یہاں فریاد نہ کیا اور قسین
خالق کو زبردستی پر ملے اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
تو زبردستی پر تمام اہل ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
محبت سے ان کے لئے سب کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
محبت سے ان کے لئے سب کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
گزارا۔

فریاد اور قسین کو فریاد سے جس کو زید بن زید نے ان کے لئے ان کے لئے
کے حقیقی زیادہ سہولت سے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
سے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہوئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

رکتے ہوئے ان کا سوا پر پنا گئے سے اٹھ کر دیا اور جھوٹا۔
 دلجوئی کو قتل کیا اور ان کی لاشیں ہر ایک کے درختوں پر لٹکتی تھیں۔
 یہودیوں نے ان کی لاشیں ہر ایک کے درختوں پر لٹکتی تھیں۔
 ان کو مسخروں نے لٹکتا دیکھا اور ان کو لٹکتوں کے حوالے کر دیا اور ان کو
 امانت سے دست کش ہو گئے۔

فرار۔ قیدیوں کو قتل کے لیے گویا یہ پہلو تو تھا کہ انہوں نے اپنے ساتھ اپنی ہفت کو
 بھی جھوٹ تھوکی سداوت میں لے کر لی تھی۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور
 میں تمام قرآبی ہفت کیلئے لٹکتے تھے اور ان کو دیکھ کر قیدیوں کے دل بے چین
 تھے اور وہ بھی لٹکتے تھے۔ لہذا اس پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہفت کی کیا ضرورت
 تھی۔ صرف اور صرف یہ کہ ان کی رسولی علیہ السلام کی محبت کی آڑ میں ان کو
 پانچویں درجہ کی آغوش دیا جائے اور ہفت اور ہفتوں کا بڑا ٹھکانا بن جائے۔ وہاں
 دیکھ کر ضرورت نہ تھی کہ ان کے ساتھ ان کی کوئی بھی دیگر ضرورت اس پر نظر
 رکھ کر ضرورت تھی کہ ہم اس کے ساتھ ہی ہفتوں کو لے کر آتے دے سکتے ہیں
 اگر ان کے ساتھ قرآبی ہفت کو لٹکتوں کے مشورہ میں انہوں کا شبہ ہو گیا۔
 تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشفق کیے تھے۔ یہاں کو بھی ضرورت کے ملک
 میں جب کہ ان کی طرف سے خطبات اور شعور میں حکومتیں چلیں گے۔
 انہوں نے اپنا ہفت لٹکتا رہا۔ یہ سب لٹکتے تھے۔ یہ سب لٹکتے تھے۔ یہ سب لٹکتے تھے۔
 کو بھی وہاں لٹکتا رہا۔ یہ سب لٹکتے تھے۔ یہ سب لٹکتے تھے۔ یہ سب لٹکتے تھے۔
 انہوں نے ان کو قتل کے لیے قتل کیا۔ یہ سب لٹکتے تھے۔ یہ سب لٹکتے تھے۔
 فرات سے پہلے ان کو قتل کیا گیا۔ انہوں نے یہ عالم تھا کہ ان کے ان کی ان کی
 کے ان کی ہفت آپ کے ساتھ رہے۔ انہوں نے ان کے ساتھ رہے۔ انہوں نے ان کے ساتھ رہے۔
 آپ کے ان انہوں نے ان کے ساتھ رہے۔ انہوں نے ان کے ساتھ رہے۔ انہوں نے ان کے ساتھ رہے۔
 شام کے صدر حلق کے قتل کی کوئی حد نہ ہو۔ انہوں نے ان کے ساتھ رہے۔ انہوں نے ان کے ساتھ رہے۔

تشریح بہار الامیہ

ناسخ التواریخ کے متعلق تبصرہ اور گھوغلاسی کی تاکم کوشش

یہ کتاب تاریخ کی سب سے دور میں طبع ہوا تاریخی کتابوں میں ہر قسم کا رتبہ دیا میں موجود ہوتا ہے۔ اس کتاب میں بھی اس قسم کا سواد ہے بلکہ سب سے زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ تاریخ خوارزمی تھا، یہ کوئی تحریر اور مدونہ نہ تھا بلکہ کتاب نہیں اور اس میں تمام اسلامی فرقوں کی ساری باتیں درج ہیں۔ خلعت نے اس کتاب سے حوالہ دیا ہے۔ نقل کرنے میں وہ بھی دھماکا دیا اور لکھی ہے۔ ہر کثیف اندر و خیر و عیب کی سب سے بہتر دہا

تجزیہ

۱۱۱۔ جب زبیری لکھی تو یہ چھ کتابوں میں تقسیم ہوا اس قسم کے رتبہ دیا میں ہوتا ہے۔ ہر نگویہ ابن ہشمت کے خوف کے لحاظ سے لکھا گیا تھا۔ اس وقت کے خوارزمی تاریخ نگاروں میں زبیری اور بنی زبیری ہر قسم کے رتبہ دیا میں ہوتا ہے۔ نقل کرنے میں وہ بھی دھماکا دیا اور لکھی ہے۔ ہر کثیف اندر و خیر و عیب کی سب سے بہتر دہا

شیں ہے اس کا اصولی دستہ دیا بلکہ زیادہ تر اسی کے حوالوں سے لکھا جا
چلا اور پھر طبع کے چار سے خلاف جس خودی کا اصول دلی کے وہ ہیں
حقائق زاد خواہ شیعہ اثنی عشری یا سنی یا شیعہ یا سنی ہر ما کا نظام ہوا اور اپنی
پارٹی کے تراشے اور کلام میں انہیں اعتقاد و اعتبار اور موجود۔

۱۲۰ اور عوام سب دانتے ہیں کہ تاریخ اثنی عشری میں اس قسم کا زیادہ ہوا ہے
کیونکہ تاریخ اثنی عشری ہے کیا خوب کیا کیا تاریخ کا سنی میں جو ایک تاریخ
کہ شروع کی نسبت اس میں زیادہ طریقوں اور کتب و ایام میں قرآن -
تورات و انجیل کے پہلے تاریخ اور مذہب و عقائد و عورت و غرضیت کے
پہلے تاریخ وہاں توہم و نادانیاں تاریخ میں ہر گاہ قرآن کے ساتھ ساتھ نہانے کے
اصول و طریقہ و طریقہ نہ ہو سکے دانتے حکام کو شروع شروع کیا اور حکام -
کی حیثیت و تاریخ کی اور مذہب و عقائد کے تعلق مابین کا تحقیق کرنے اور
اور صورت و حالات کا نسخہ کر دیا لیکن شیعہ و سنی کا تاریخ وہ ہے سنی
شروع کی نسبت زیادہ مزایاں درلب وراہیں اور وہ عوامات موجود
ہوں کیونکہ نہ ہر ایک کی نگاہ اثنی عشری ہے

۱۲۱ تاریخ کے نزول سے ہیں آثار کتاب میں اس پر کیا اور عوام کیا ہے کہ ہیں -
شیعہ کوئی دونوں تاریخ سے شیعہ عہد و روایات و شیعہ گاہی و دونوں -
فرق کے پہلے کتاب تابی قبول ہو سکے کہ سب اپنے ہیں اس کو قبول -
نہیں کہ بہت تو ابی نسبت کیسے کریں گے تو گویا اس طرح سے ہیں ہیں
نہیں اور عوامی سب دانتے اور پتا وقت اور قوم کا اصول ہر ایک کی عوام
اس کی اپنی گہ سے اس کتاب کا مقصد نہایت عوامی کا ہم اندر قبول کریں چلے
کا اصول اور عوام

تاریخ التواریخ میں متفق علیہ روایات ہیں

[illegible][illegible][illegible]

۱۵۶
 این هستند که عداوت کے بغیر قتلہ کرنا مقصود ہو بہت ننگر یا موثر نہ ہوں
 ان میں سے کئی ایک کتاب کا خلاصہ عداوت منقطع ہے اور میں نے ان کو اپنا اور غیر
 عداوت کے موضوع پر ہم جنس بنا دیا تاکہ اپنا اور ہے کہ ان کا انوار اور رنگ
 پہنچا کر محمد بن عبد الوہاب اور محمد بن عبد الوہاب سے یہاں سے گزرتے ہیں
 وہاں ابی ہشت کے کہ کہیں سے ہیں اس مسئلہ پر تاج سے تفسیر قرآن
 اور دینی میں کتابیں ابی ہشت سے استفادہ نہیں کیا گیا تھا عثمانی مقصود اور

کے ساتھ بچکان کے چند کے خلق انگارک و شجاعت پیدا ہونے پر
 شیعوں کے خلق سنیوں کو دیکھ کر جب آپ نے قرأت گزیر کر انہوں
 نے آپ کو سنیوں کی طرح ہی سمجھ کر انگارک و شجاعت پیدا ہونے پر
 خود نہایت کھنڈ و بیگانہ اندیشی اپنی سرائی سے گئے تھے گوارا نہ
 دیا تھا اس لئے آپ کی حالت نکلی۔

[illegible]

حضرت چنان بکھڑے ہوئے کہ اس نے کہا: یہاں حقیقت تو یہ ہے کہ خود غیور
 تھے جن کی اس جواب کا رد مل گیا، لیکن قرآن مجید میں کہا کہ اگر کسی نے
 پرانے حقیقت پر تکیہ کرے تو اسے خدا تعالیٰ کا پیڑھا ہی جانے دے گا۔ اس لیے
 فریق کے چھٹے صفحہ پر ان الفاظ کو ہی ہذا تھا کہ اس میں صورت پر یہ آقا کا ہاتھ
 تھامیں اور صورت کے حق پر ثابت ہو جائے کہ اس میں ہرگز اور صورت کی آنکھوں

حوت نہ تھی بلکہ وہ ایک طرف سے ابلور برسات کی بجائے قمری کلا سے تریاں کا
 راتھ چھڑوا اور اس امر صوف نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا اس وقت سے اس بنا مت
 کو راضی کہتے ہیں جن میں شہرستانے والے اور عجب اس عجب کے شوق اور بھیج
 نے ہاں جہز صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شکایت کی اور اس کی وجہ سے پہلے
 والے شخصیت کو لڑا گیا تو آپ نے فرمایا تھا ان لوگوں نے تمہارا نام راضی نہیں
 کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام راضی رکھا ہے ۔

انکو صاحب فرماتے ہیں اس ابو جبریل سے اہمیت کا ایک تقریب ہے جسے
 غور انداز کیا گیا ہے وہ ہیں جواب کی خودی نہ تھی اور وہ یہ ہے کہ یہ فرعون
 کے بعد اگر سخت ہوئی لاہور کو کہہ دیتے تھے آئے تو غلام علم نے اس کا نام
 راضی رکھا جن فرعون اور اس کے انصار کو ان کو لڑا کرتے والے اور پھر یہ
 لقب دانی نہ گیا یعنی جو رہی اپنے لوگ سے لوگوں کو چھڑو رہی اس کو راضی کہا
 بنا ہے اچھے سے ۱۰۸ ۔

الحجاب بفضل اللہ الوحاب

۱۱۔ حضرت علیہ السلام اندر سے سونے تروت نامی الخوارزمی کو لکھا ابو جبر
 میں میں حدیث کی طرح ہشامہ کیا گیا تھا اس حدیث کی تشریح فرمادی ۔
 آپ کہتے ہیں تفصیل وہ حدیث بیان کرتا تھا ۔ اور نہ بکایا آپ کی ذرا دلا
 حق کو صرف یہ بتلانا تھا کہ ابو جبر نے اس لقب کی وجہ سے حدیث میں
 شکوت کیا ہاں جہز صادق رضی اللہ عنہ کے آگے دونا دیا میں سے وافر
 ہو کر جو فیروز میں رہی راضی میں حدیث ابو جبر جی غاس ان میں فرمود تھا اس کو
 اس لقب کی وجہ سے کہنے نام کے ساتھ اس کو دیکھا فرودت کہا حق
 بہ تھمہ نہ تھا تو وہ اس تھمہ کے دیکھ سے بکا پیدا ہو گیا
 ساری حدیث کو دیکھ کر نا تھمہ سے فارغ تھا لہذا آپ کہیں دیکھتے

۱۴) رہا یہ سوال کہ وہ شرک الٰہی میں تو بے انحراف کاتبِ خلقت پر داشت
کتا ہے کیونکہ (۱) ان کو جو کچھ ہے وہ ان کو بے انحراف کہا گیا تھا اور وہ اس تک
باتی تھا اور (۲) ان کا صاحبِ راجع انوارِ حق کے مؤلف اور راجعِ اربعہ کے مؤلف
کی ذمہ داری ہے نہ کہ حضرت شیخ کا اس کا کہہ کر یا انہوں نے کہہ ہے اور انہوں
اس نقطہ مدئی کے استعمال میں وہ ان مذہب خود تابد و میں یہاں محمد رفیع
بائز شامہ میں اس وقت ہمارے دارِ فاعلہ شہادت حضرت شیخ کے بعد
نقد و تفسیر اس شخص کے حق میں استعمال ہوئے لگاتار جو اس مذہبِ فطیعی
میں خواہر چاندیت کا نام ہے اور صاحب کے حق میں فطیعی کو بائز شامہ
کہتے آپ تھیں کہ ان ہیں۔

۱۳۔ جو کہ ہے ہی انجیل کا مطالعہ کرتے ہو تو ہم بھی نوا مسیت میں گزریں
 نقیب مریضوں کا تھا اور جب وہ بڑھو تو میرا اثر ہی سہا اور اس کے مطلق
 احترام میں داخل ہونے اور اس کے محبت ساز شہیں شروع کیں کبھی سماہ کرام
 پر میں توجہ دیتے کہ امیر الہ دیکھیں اہل بیت کرام کے بعد وہی کرام کو میدان
 چھوڑ دینا اور بیت اور میرے سامنے نہ آکر ساتھ چھوڑ دینے تو سابقہ نام
 سے ہی دیکھتے رہتے تھے لگے لگے کئی خانوات اور خاندان باقی نہ رہی تھیں
 اب بھی مانتو کو جو وہی پر ہر استعمال کیا گیا اور آپ کے نزدیک جب
 سارا درویش ہوتا یا ان کی خدمت کیا نہیں کرتا تو یہاں مانتو جو میرے کا لقب تھا
 اور ان کو اس سے کہہ کر لوگوں کی کوئی سزا غفلت ثابت ہو گئی ہے
 ۱۴۔ دیکھو صاحب نے سامان فرمودہ کا کتاب ہو کر جو کچھ میرا اسم
 کے علاوہ ہی میں اپنا لکھی کہنے کا سبب بتو یا ہے مگر یہ خط عرض
 ہے اس کتاب فتح ہو کر رو کر کافی میں قطعاً اس طرح نہیں ہے عبارت
 واضح ہو۔ آج علمت دیا اب احمد بن محمد بن دجلان بن اسرائیل
 رطوبہ و ترغون و قوصہ لہ استہان لہم ضلالتہم و فلاحہم امیر علی

کہا کہ میں اس کتاب کو قلمبند کرنے کے لئے تیار ہوں اور اس کی تائید کروں گا۔
چند روز بعد میری کتاب نے عبادت خانے میں تیار کرنے والوں اور اس کی تائید کرنے والوں کے
مقابلہ میں کھڑی ہوئی۔ اس کے بعد اس کتاب کو قلمبند کرنے والوں کے مقابلے میں
نفاذ اس کے خلاف رائے رکھنے والوں کی خبر پائی۔ یہ تھا کہ اس کتاب کو قلمبند کرنے
میں عروج و غروب ہو گیا۔ اس وقت کوئی غم نہ تھا۔ یہ جو عروج و غروب تھا تو یہ
غریب و غریب ہو گیا۔ اس کے بعد۔

کہ مذہب کا کتاب ہے مگر شیخ الاسلام خدای سرور نے کہا کہ مذہب بخیر
 کا ہے اور ان کے نزدیک خیر چنانچہ ہے تو اس کو صرف اس مناسبت
 سے کہ شیخ علی گندام جو زمانہ شیخ ابوالحسن کی خدمت میں رہنے کے نام سے انھیں
 قیوم نے کہا کہ ایک لقب ہے یہ لایا ہے میں نے چاہا کہ اگر خدا کرے تو وہی
 خوب کو روئے نہ دیا ہے اور حکام وقت نے اس کی وجہ سے بدلہ نہیں دیا
 بلکہ بھگتا ہے اس حدیث کا وجہ سے جو ان کے عقائد سے روایت کی
 ہے نہ امام صاحب نے لایا کہ ان صاحب ماخذ و لا اقوال ابو یوسف سے کہ بالکل
 وہی لقب مذہب ہے لہذا یہ لقب نہیں بدلتا تھا وہی ہے۔

نوٹ : ڈاکٹر صاحب کو اگر دوست صاحب کے سر جو کام ہو تا تو وہ حضرت شیخ الاسلام
 کے اس جملہ کا سنہ آسانی کہ ملتے کہ کتاب اگرچہ خیر کے نزدیک خیر
 ہیں مگر دوست کی صورت ہے کہ ان کی مذہبی کتاب ہے نہ ان کے دین
 میں نہیں یہ سب غرض کے ساتھ چاہا اگرچہ امام صاحب اس جو کام
 سے خود غم سوچے بلکہ نیر گشت کے سوچے ہیں۔

جب امام صاحب دیکھا کہ ان کے سامنے اس شیخ شخص نے حدیث کی آڑ
 میں اس لقب سے لقب لوگوں کے تکل و جملہ کا فکر کیا وہ آپ نے اس حدیث
 پر اس کے ذہن کو جاننے کے متعلق کہہ گئے ہے پھر ہی اس لقب کی خفاوی کر دی
 تو غم ہو گا کہ آپ اس کو ملتے اور ملتے تھے کہ ان کو اس طرحی زبان میں حدیث تقریری
 کہا جاتا ہے اور جو کہ کتاب کالی سے حدیث تقریری کے طور پر ثابت ہوا وہی
 کوڑا لعلی دلال روایت سے شریح کے طور پر ثابت ہو گیا لہذا مدلولی کا واقفیت
 کے بعد صرف لفظ کا غرضت ہی نہ رہی اور اس کا دلش کرنا صحیح ہو گیا لیکن اناس
 نے اسے کہہ کر کتاب الیٰ فی شیخ کی ہے ان کے ہیں خیر ہے کہ اس ہے کہ جو صحیح
 اس میں اور کیا گیا ہے مگر غرضت لفظی دلال روایت میں بھی ہو گیا گیا ہے۔

(۱۲) — اور ایمان و امنی القضاۃ اور اشرار تو حقیر صاحب کی کتابی بات

تکلیف از پہنچ کر حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت دے جانے کا جہ کے بعد
 دانش آہنگ خیر لوگوں کو یہ یگانہ بگو خود حضرت زید نے دیا جو ان سے ۔
 سب خوشام آواز ہو کر اس کا مقابلہ کرے تھے اور آقا فرید اللہ کا شمار میں پہنچا
 لگے اور علی بن ابی طالب کو شہادت ہم پہنچائی اور ان کے غیر اور کامیابی
 کا سامان فراہم کیا ۔ اس میں حضور پروردگار کی توہین کا کافی دالہ و شہادت میں جو
 تو یہ جو ہے اور میں پروردگار صاحب نے فکر کا رنگ ہے وہ اس پر حضور
 میں شہادت ہے وہ خود حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت پر گواہی لگے گا ۔ ہمارے
 حضرت دعا بہر صدفی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہم دلائل کو حکم میں یہاں کہیں تھے ۔
 حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت پر یہ دو شہر کے ہیں ۔

صلی اللہ علیہ وسلم زید اعلیٰ جدام حلقۃ . ولعشرہ وعلیٰ علی بن ابی طالب
 وقسم علیہ علیہ اسفا حلقۃ . وعلی بن ابی طالب علی بن ابی طالب
 ہم نے شہادت دی کہ سولی پر لٹکا رہنے کے تباہی اور ہم نے نہیں دیکھا
 اگر کسی مرد کو تباہی رسول پر لگایا ہوا اور ہم نے کم استقامت ملی و انوشی رضی اللہ عنہ
 کو شہادت دے اور انوشی رضی اللہ عنہ کے برابر قرار دیا اور انوشی رضی اللہ عنہ سے بہتر
 اور بہتر و توبہ ۔ تو آپ نے کہا اہل ایمان اہل حنیفہ کا کتابہ فی سبط علیہ السلام
 سے شہادت لے لی تھی ہے نہ ایک کاذب شہادت میں پروردگار کو سلف دے
 پہنچا آپ کی دعا کا عقد تھا ۔ نے شہادت دی ہے نہ شہادت ایک غیر ہذا
 کو کہنے کے راستہ میں پہنچا لیا اور آپ نے خبر میں کہ لڑا ۔ اللہ قد
 لای انوشی واعدائہ انوشی حضرت زید رضی اللہ عنہ کا مدد اور شہادت میں اور
 اور جن پر ہونا ہے سلم ہے اور ان کو چھوڑ جانے والوں کا راستہ ہونا
 میں سلم تو میرے اس شہادت ہونا میں سلم ہی ہونا چاہیے اور یہ خود انوشی صاحب
 کو شہادت ہے کہ شہادۃ حقین کے نزدیک ان کے حجاج اور ہوں گے ۔
 شہادت ہے کہ انوشی سلم اور انوشی اہل ایمان ہیں ۔

(۳) ————— درینا نسخ التواریخ بعد از این که درین کتاب است و در غیر

چنانکہ راستہ قائم رہا کہ عجب بہ اور عالی و مغز و دھڑکتی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کے فرمان کے مطابق باگ ہوئے جسے علی بن ابی طالب کے انصاف
تبدیل آیا آخری فرقہ کہ ہے جس کے کفر یا سبب ملک فی حقیقت عجب مغرور
یہاں عجب بہ عجب بہ الی غیور الحق و بعضی مغرور ہیں عجب بہ
القبض الی غیور الحق و غیر الناس فی حالۃ القسط الا وسط
فالزعم والزموا السواد الاعظم فان ید الله علی الجماعۃ ۹

Leah Hadley

جنگ چوری کے ایک محبت ہی انرا اور جو ہے کام جیتے والا گندہ سیر کو سیری
محبت وادھن کا جیتے باطن کو گولی کے دست پر ڈال دے جس کی لاش وادھن
بخن وادھن کے گندہ گروہ سیری محبت کی محبت ہی شام میں کی
لش وادھن کے گندہ گروہ سیری محبت کی محبت ہی شام میں کی
محبت وادھن کے گندہ گروہ سیری محبت کی محبت ہی شام میں کی
محبت وادھن کے گندہ گروہ سیری محبت کی محبت ہی شام میں کی
محبت وادھن کے گندہ گروہ سیری محبت کی محبت ہی شام میں کی
محبت وادھن کے گندہ گروہ سیری محبت کی محبت ہی شام میں کی

ہندو اہل تہذیب اور مذہب سے بے جا فساد گوارا نہ کیا جائے گا۔ کہ ان کے اہل حکومت
اہل مذہب و دنیا و آخرت سے کسی پرانیہ نہ رکھتے اور نہ کٹر اہل مذہب و دنیا
کی سبزی و طاقت کو پہنچ کر رکھتے ہیں اور نہ کتاب و لفظ کے ترک کو ان اہل
پرہیزگار کر رکھتے ہیں۔ اس سے یہ اصول و ہدایت کی حفاظت کا دعویٰ
نہیں کیا اور نہ ہی یہ کہہ سکتے ہیں کہ

(۲۴) ————— اس پر نیچے دی گئی عبارت سے چھوڑ کر ان تمام اہل مذاہب کی رو

سے ابھر کر مریضی اور عورتانہ رویہ رہنما عشرہ جز کو سبب بنائیم کہ اسے دانت اُڑا کر دانا دینا پڑا ہوئے چائے کی محالہ کو خوش مزاجی سبب کوا احترام سے کہہ دے۔

کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ تعداد میں بھی زیادہ ہوں گے اور اس سبب خاص کے ساتھ ممتاز بھی ہوں گے اور حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بھی بوقت ہی اس وقت میں اس سبب کی روشنی دیا ہے کہ وہ بہت سے اس قسم کے عقائد کا بچہ ہو گیا تھا لیکن حضرت امیر اوسمیں کی عظمت اور ماسکیت میں اس کو کھینچنے کا موقع نہ مل سکا لیکن بعد ازاں دور میں اس ملک سے ایک ہو گئے کہ میرا حق کارزار میں ملکا (۱۴۸۸) کے ملت میں تھا یہی ہے صاحب غرور کا وہ بیٹا اور میرا گوشت و ہڈی کے طرح مطالبہ پروردگار ہونے پر غور ہو گئے اس (۱۴۸۸) سے خود کو نصیر اور وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے عرصہ میں بے نظیر ہو گیا آپ کا زمانہ بخاری آخر الزمان ہاں درست اور بریں ہو گیا ہے کہ خداوند کا فیصلہ و درہم امنیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں پرچہ حق لیکن فرمایا کہ خیر اور میرا ہے لوگ ظالم ہوں گے میری گناہوں کے سنگین اتاریں گے اور ان کا خیر کو گئے اور ان کے دوزخوں کے مقامی اپنے دوزخوں کو اپنے نذرانہ میں اور تشیع کے عقائد خصوصاً کا قیاد لگ رہے صرف میرے کے دوزخ اور میری گناہوں کے اقول لیکن پانچ حق یہ کہ جس کا تصور نہیں تھا۔

(۱۰) ————— نیز جو حکمران صاحب ذات ہیں کہ ان روایت میں قاتلہ مشرکین کہا گیا ہے اور یہ بات حقائق کے سراسر خلاف ہے کشمیر شریک میں مذکور وہ خداوند کو ذات و مناسبت اور انسانی و مہارت میں واسطیہ کشا تھے ہیں ویسا اگرچہ صاحب کو دور موت و ولایت الہی حیات کے جسم ہیں۔
بہرے خلق ان حق میں اقرار نہیں کرتے کا شوق ہے تو
تو مشق بلا کر خود کو عالم میری گردن پر
گرا اس دور سے ہیں وہ روایت خلاف ہدایت ہے۔

کے تامل و اندویش و غور و فکر کے نتیجے میں شرک کا انکشاف بھی نظر نہیں آ سکتا
وہ حضرات غارتوں پر مشتمل تھے۔ شہداء و مجاہدین اللہ کی راہ میں قربانیوں پر ہمارے نہیں ہوتے
تھیں۔ اکثر قتل کی جہالت میں کسی دوسرے کو شرک قرار دیتے تھے یا اعلان
میں یا خود ان سبب سے خود بہرہ میں اس کے باوجود شرک ہو گئے
تو آپ اس مقدمہ پر فرشتے اٹھائے کہ اگر کتاب کر کے لکھ دیتے تو وہ لوگوں کو
کے حال ہو کر کہے شرک نہیں ہو سکتے۔ کیوں نہیں کیا ہے؟ جواب ہے :
آپ کے رفیقوں میں کئی حضرت علی کو خدا سمجھتے تھے وہ اسے جی سکتی نبوت کا
عقار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سمجھتے تھے۔ اور محمدی نبوت کو میں میں میں
کی عقل پروردگار دیتے تھے۔ اور کئی بظاہر حضرت علی کو سمجھتے تھے۔ چنانچہ ان کے
لا متنبہ ہو گئے تھے۔ آپ ان عقائد سے تیز کر کے لکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ
اور ان کے اصحاب کو تسلیم میں کو سنا جان والی کا غور و فکر ہو گیا۔

ذہب کشیدہ از حضرت شیخ الاسلام آقائی سرحدی

حضرت زید رضی اللہ عنہ کا شیخین رضی اللہ عنہما کے متعلق عقیدہ آپ نے
کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ گواہی اسوہ بن ثابت کے ساتھ
ہو چکی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درگاہ پر سب سے پہلے
چلے تو آپ جھوٹے۔

مسلمانوں کے کئی گروہ تھے جو امام سائب نے بھی کو شمار نہیں کیا۔ وہ کہتے
ہیں : ہم کو امام علی رضی اللہ عنہ ہی سے ملے ہوئے فرمایا اور ان کے ساتھ وہی
سوگ فرمایا اور ان کے ساتھ ان کا درمیان ہے۔ "وہاذا علیہ علیہم" ان کا عقیدہ تھا
ذہب کیا تھا۔ ان تابعیوں کے حق میں آپ کو یہ فرمایا۔ اکثر قتل نہیں ہو گئے کہ یہ
کسی عقل کے ساتھ ہے اب ہم اس پر کہتے ہیں کہ وہ جہاں نبوت و اولاد لایا۔
علی رضی اللہ عنہ تاریخ اربعہ میں لکھتے ہیں کہ جب ان کے ایمان نہ ہو گئے اور ان کے

غریب اور غنیوں کی تعظیم کریں گے اور ان کے مابین سے عورتوں پر زینہ لٹا دیں۔
 درختوں کو کاٹنا اور شواہد کر سں۔

اور میں دیکھ کر سانس نہ چھوڑ سکتی تھی۔ یہاں قرآن مجید کے جتنے اوراد ہیں
حزرت ناموں کے گنگوڑی خانہ پر حسیبت کا شعار رکھنے کا احترام۔
شعلہ ماہ بنائیں گے۔ یہاں کے صاحبزادے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے پاس
اور شاگردوں کو بھی مشعل روئے بنائیں گے۔ ہر ایک کو اپنی کسب و کار سے حاصل کردہ سچے
پیسے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے لئے وقف کر دے گا۔ آپ کا نظریہ ہیں اس کی کتاب
مکتبہ انیس کے میں ۴۴ پر یہ خط قرآن ہے۔

وہی عروۃ عن عبد اللہ کمال شہادت تھا جعفر حدیثی علی
علیہ السلام عن حلیۃ السیون فقال لا بأس بہ کثیر علی الجویگر
مصدقی وحق اللہ عنہ سرفہ، قلت فتقول الصدیق و قال
فوشب والیہ واستقبل القبلة فقال نعم الصدیق نعم الصدیق
نعم الصدیق قرآن یقول لہ الصدیق فلا صدق لہ تو فی الدنیا ولا فی الاخرۃ
واما حال مقام المرآۃ منہ سے ایک شہید صاحب نے ستر
مدیا فت کیا کر یا حضرت نور و نور زید لکھا آ جا کر سے یا نبی
واما صاحب نے فرمایا اس میں کوئی مشائخ نہیں جب کہ ابھری ہوئی
وہ شہید سے اپنی نور کو زید لکھا ہوا تھا، شہید صاحب نے
عرض کیا کہ آپ بھی ان کو صدیق کہتے ہیں اس پر امام علی رضی اللہ عنہ
پر سے اور غیر غریب کی طرف رخ انور کے فرمایا کہ یا امام
صدیق ہیں۔ ہاں وہ صدیق ہیں۔ ہاں وہ صدیق ہیں۔ جہاں کو صدیق
نہیں کہتا، انھوں اس کے کسی قول کو نہ دنیا میں سمجھا کر سے نہ
آخرت میں۔

اب ذرا غلط سے دل سے سوچیں کہ ہم ملک مقام کے دشمنوں کی سرکس

کاویاں چہ صدیوں ان کے درشاہ گوشتیں خٹا، اپنی راستہ واپس تڑپ
تو نام اعلیٰ مقام کی ایک دفتر فراتے پر آشوب صدقہ کا فوگ لگتے ہیں دیوان
حقیقت تو ان کے انتظار میں ہیں کیا پتہ دفتر فراتے کے باوجود کیا ایسا ہاتھ
چراغیں !

کیونکہ جناب عالم دین علامہ اکنکریکی اقتداء اور اہل حق کے چمکے غلام اور چمکے
عزت و گوش گاہ ہیں۔ سب سہیل و مرکز جو شخص صدیقی اکبر اور مرکز صدیقی رضی اللہ عنہ کو
صدیقی نہیں کہتا اس کے عشق نام علی رضا اکبر و جید مکارہ و شرف تالیف اس کے سر قری
کو دینا و اخلافت میں سہارا دگر ہے۔ خلافت چاہیں سکن، نہاد، بگڑتی یا ہیں چھوٹی ملت
ہاں ہر سکتی ہے جس سے کوئی شخص اور مرکز صدیقی رضی اللہ عنہ کو صدیقی نہ کہنے والا۔
تالیف میں ہر شکر تمام دہڑ مسعودین و رضویں و شرف تالیف عظیم، اہل حق کے قزو و یک
ہر مرکز صدیقی ہیں۔

یہاں تک کہ وہاں کے لوگ اس کی طرف سے ہرگز کوئی فائدہ نہ دیکھ سکتے تھے۔

سب سے بڑا کام ہے کہ گنبد چانی اور نجات ماضیہ کا امداد
ہو کہ نشان دروغ سے روٹے ہوئے ہو کہ ماضیہ ہے۔

دوسرا نقل کو کفر بتا دے۔ اگر کذب و باطل اٹھ جائز رکھتے تو کس حجت کے سامنے نہ کھانپنے شیعہ کے سامنے ہو سکتے تھے؟ عاشق بن حماد کو اسی طریق کے انداز کے اقامت تو بر کس عقیدہ کرتے کیونکہ ایک جہیز و دوسرے کے سامنے لیکن کائنات ہے عادات ہو کئی ہے شاید شیعہ مذہب میں قسم اٹھا کر پیش آوری بات میں ہر جگہ جھوٹ لانا عادت ہو۔

محمد حسین

ابوالحسن محمد شرف السیاحی الخوارزمی

الجہول احوال فوق الحدیثی والاصواب۔

(۱۲) — ڈھکڑ صاحب کی نگہیں ملک پہنچتے رہیں گے کہ یہ سننے کی سعادت
 بعد ازاں ملک پہنچے انھوں نے کتاب سے جو نسخہ اس کا اولیٰ و آخریٰ مان کر دیا
 گیا ہے اس کو چار سو ساٹھ شیئیں لکھیں اور سو تیرہ زبانی ہے ورنہ
 فرماؤ گنگر صاحب کے دربار پر انھوں نے اپنی صاحب نے اس سعادت کو حق کرنے
 میں جو تکبیر پر پیش نظر رکھیں وہ بھی تو خود اس سعادت کو وصول کر کے اس
 نسخہ کی اسنت کو سعادت کرنا چاہتا اور اس کے ان روایات پر عمل کرنے
 کی باتیں کرتا تھا یہی کہ جو کہ مصلحت نظر اور نہ غور سے تو دنیا و آخرت میں
 جھوٹ اور کذب فرما رہا ہو گے یا اہل تشیع کو کئی شیئیں کا بطلان تو مستحق
 ازبطلان ہے لہذا لازمی طور پر اس کتاب سے انکار شیعہ صاحبان کو ضرور فرما
 سے بزرگ کرنا چاہئے تھے اور حقیقت یہ کہ اگر کچھ شیئیں اس کے ان روایات میں
 اور ان کی صحت و قوت کے عقیدہ کو عداوت قرار دینا چاہتے تھے لہذا اس
 کے مطابق اعتقاد و عمل شیعہ صاحبان کو لازم یا مجبور پر صاحب کی توجیر
 بلکہ مجبور و ناگزیر کر دینا روایات کتاب میں جو شیئیں تھیں۔
 کی تخریج اور فراست کا موجب یہاں تک کہ وہ اپنی اسنت کے خوف نہ
 جست یہاں تک کہ انہیں لازم یا مجبور پر صاحب سے کہہ کر اس قسم کی روایت
 ہمارے نزدیک مقبول ہیں اور چار سو ساٹھ سے عقیدہ کے مطابق ورنہ
 اس میں اتنے شیعہ صاحبان کی ذلت و روائی کا سامان نہ ہائے گاہ و
 کوئی عقیدہ پورا نہیں ہو سکے گا ڈھکڑ صاحب کو قراقرظ ہے کہ
 شیخ الاسلام کو تصنیف کا ذمہ عیسیٰ یا عیسیٰ گمارہی صاحب کے

ڈھنگ پر تو خزانہ ڈگر و اندر آیا ہے آؤ۔

جواب۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے مولوی عبدالحق کاکین نامی ہی نہیں لیا اور اس کے شیعہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ڈھنگ صاحب پکس میں یہ لکھا ہو گئے ہیں ایسی کتاب اگر صاحب کتاب تمام ہے اور دعویٰ حقیقت نام میں لکھا ہے کہ سفا کو گئے تو رہا نہ آ سکیں تمام ہو رہا ہے گاجب آپ نے مولانا نام ہی نہیں لیا تو اس جواب کا جواب صحیح موقع ہوا دینی ہو مکنے والے صاحب علم پر بھی حق نہیں ہو سکتا بلکہ حقہ ہاں نہیں ہو تو سنی ہی کہہ جاتے ہیں مولوی پر اگر کوئی ہو کہ سفا ہے ؟

دعا۔ ڈھنگ صاحب کو بہت غصہ آیا اور بیچ کتاب کھاتے پھرتے اور مانت پیت پھرتے ان بات کی بارش کر دی کہ اگر آپ کہتے ہیں صاحب اپنی بہت ہے تو معاصرت میں ان سے مولوی روایات کہیں ڈگر نہ گئے گئے و غیرہ وغیرہ۔

۱۱۔ صاحب ستر میں مجدد دہشہ کی روایات اور ان کی ضعف خانی کے روایات موجود ہیں اور دوسری کتابوں میں بھی اور یہ روایات جنوں نے آپ کو بہت پریشان کر رکھا ہے اور کوئی جواب ان کا نہیں ہے۔ یہ ساری بھی تو آپ کے اعتراض کے مطابق اپنی اسفند سے ہی نکلی ہیں پھر اس تمام کا کیا مطلب ؟

۱۲۔ مولانا ابی حقیقت حال یہ ہے کہ امام ربیعہ و روایات میں مولانا و مدقرب مندا اور تقیل روایات کو بھی اجماع حاصل ہے اور امام محمد اقرضی و شافعی و حنفی حضرت جابر عبدالحق رحمہ اللہ سے روایت نقل کریں اور دوسرے حقیقت کو بھی ان سے براہ راست سمجھنے کا موقع میرا ہوا ہو تو وہ براہ راست حضرت جابر ہی سے نقل کر لوں گی کہ حضرت کہیں گے کہ حضرت امام محمد اقرضی حضرت امام محمد صادق رضی اللہ عنہما

- کی طرف اشارہ فرما رہا ہے ان کو روایات بتانے کا بعد میں خیال آیا اس لیے ۔
 سوائے ایچ تاہجین یا تیج تاہجین کی طرف نسبت کرنے کے کوئی نام نہ ملے۔
 (۳) —————
 علامہ ذریعہ نقالی احمد امروہی لکھتے ہیں کہ اگر صحیح تہجین چار چار روایوں
 کے واسطے کے یا موجودہ روایت الی بوقت کی رہتی ہے تو اسے ماحول
 سے جو روایت بنی کریم علی الشہ عیدم کہہ سکتی ہو وہ الی بوقت کی کہوں
 قصور میں کہہ سکتے کہ کیا موجودہ عالم میں اکثر علی کو کم الی بوقت سے تعلق ہے
 اور یا تیج حق الہی سرخروست نہیں ہیں۔ مروت دہام جہز صادق اور ۱۱۴
 محمد باقر الی بوقت الی ۔
 (۴) —————
 علامہ ذریعہ نقالی لکھتے ہیں کہ اقوال جو تعلق و عمل کی مناسبت سے
 نقلی ہیں اور میں دوسرے حضرات سے الی نسبت نے اقوال نقل کئے
 ہیں انہی کے اقوال شیخ حسین نے الی نسبت سے لے کر لکھ دیے ہیں نقل کئے
 ہیں لکھا یہ جہز تو یہ ہے ۔
 (۵) —————
 علامہ ذریعہ نقالی لکھتے ہیں کہ اقوال کے ذاتی اقوال کو درج
 نہیں لکھتے بلکہ جو کچھ اقوال کے ماحول سے درج ہوں وہی اقوال کو درج کیا اور
 اکابر تابعین کے اقوال و اعمال سے لکھا اس کو درج لکھتے ہیں اور اس میں
 حضرت الی بوقت الی داخل ہیں یا جہز وہ میں تابعین ہیں یا تیج تاہجین اور ۱۱۴
 محمد باقر دہام جہز صادق یعنی اکثر مہم کے ہم نامی اتفاق ہر نقلی ان
 سے نقل کرنے کے کہہ سکتے اور وہ اسے حضرت سے میں نقل کریں گے ۔
 علامہ ذریعہ نقالی لکھتے ہیں کہ اقوال میں اقوال کی نقل ہو سکتی ہے اختیار کہ نہیں ہو سکتی
 میری حضرت نے ایک ماحول کو واسطے لکھا کہ اس پر پوری نسبت و
 کو عمل مروت کرنے کے کتب ثابت فرمائیں اور ایچ و محمد بن احمد و تصنیف و
 جہز کا نام سراجا مہم کیا جب کہ نقالی بوقت الی سے اس کی کوئی تعلیف
 نہیں حق ایک تفسیر دہام حسن تفسیر دہام اکثر مہم کی نقل ہو سکتی ہے مگر صاحب

شیمیائی برائیات کی صحت کی ضمانت کیا ہے

(۸) ————— ڈھکوسل صاحب فرماتے ہیں اگرچہ یہ صاحب اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ وہ کسی ایک شخص پر تو ہمارے یہاں کوئی اور شخص جو دعوت دہانی و ولایت پر ایمان لائے اور اس صاحب سے ملے ہی اس شخص کو کوئی نام اور نشان دے گا اور بھیجے گا ڈھکوسل صاحب آپ کے فریب سے کہی ہوئی ہے تو اس شخص پر دعویات اور قریب فرمایاں پر دعویات کرتے ہیں وہ سب کہ حسب آپ کے احکامات کے مطابق لفظ ہیں۔ اور ان کا اپنا اختیار تو یہ ہے کہ اگر ہم شیعہ علماء کو ان کے خلاف ہیں دعویات اور سب کی ہیں ان کی سمجھت اس کے واسطے تو یہ کہ ان کا اپنا قول ہے۔ لکھو جو دعویات اور دعویات کرتے ہیں اور یہ ان کے ساتھ ہیں۔

۱۹۱ —————

پھر تم نے خود حرکت کیا کہ تم قرآن کو شیخ محمد علی کا سیدہ راہد
یہ جو تمہارا سرور ہے اسے معلوم کرنے کا یہ نہیں بگتہ ہیں کہ تمہاری سیدہ امیر میں ان کو خدا
تبارک و تعالیٰ است اور وہ خدا کا رسول ہے۔ مگر تم اور قوم کے حلیات اور خصوصیات
جسٹاپ میرے ذہن میں علی شاہ و صاحب کی نورانیات اور چکات کو گھسرتے۔
ہمارے جو ہمیں کہ قرآن میں ایک نیا کتبہ ہے۔ مگر کہ جس اور اس کے
خاصہ امور و حالات ہمارے ہر ایک دانشور و مدبران کے متفقہ اور متفقہ اور مدبر
و شہادت نہیں کے متعلق کیا گیا ہے۔ ہر چیز پر ان کے اور ان کے آپ کی اصلاحات
کی حالت کو مدبرت چھٹ ہائی ہے۔ انہیں انہیں ان کو یہ ہر ایک اصلاحات
کے چرچہ کرنے اور خود روایت کا کیا اختیار ہے۔

عمولات اُصول کے گھٹا خاں پر ایسا ان کیس کہ ہے ؟

(۱۰) ————— جو رقم تھو یہی اس طرح کی ہے کہ انصاف کے علوم اور فنون کا علم

ہوتے پر انکار اور ناز حضرت مسیح مہدیؑ کی طرف سے مکتبہ کا کڑا جواب تھا۔ یہاں پر
دشمن پرانے اور اس رعایت کو بھی اپنی صاحب نے کتاب کو منہ مکن قبول نہ تھے
کے لیے اور سب کی رائے کے مطابق رجوع فرماتے تھے۔ یہ ذکر کیا ہے لہذا
اس کا قبول نہ تھا۔ اس کے مطابق صرف جو کہ جس کی طرف سے عقیدت اور محبت تھی
کامل میں نہ کہ اہل تشیع کے لیے اس میں خودی ہے کیونکہ امام جعفر صادقؑ کی طرف
تھے ان کی یاد و ہمت پر ان کی نظر فرمائی ہے۔

نور اللامع فی الترمذی کے شیعوں کی طرف سے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور
حضرت زبیرؓ اور دیگر ائمہ کے نسب پر جس کی تشیع اور نہ پائی ورنہ ان کی انکار
کے باوجود حضرت ابوبکرؓ کی طرف سے پراس قسم کے من و دختر سے گریز کا وجہ
پائی کہ جسے ہم نے کہا۔ واما اعداء الطعن علیہ بالسوء کما سبأ فی السب
مثالہ قلعلہ لانی لا اؤلفہ من سبہ و لا اؤلف لانی ام فروہ ام الصادق جنت
انعامین محمدی بنکر (انور نوائیہ جہولہ ص ۶۰) کتاب پر ایسے من و ذکر نہ
کرنے اور یہ سب کہ اگر امام جعفرؑ اور شیخوں آپ کی نقل سے لیا گیا ہو کہ صرف امام جعفرؑ
کا واقعہ ماجدہ ام فروہ نام میں محمد بن ابوبکرؓ کی طرف سے لیا گیا ہے اور صرف ان کی نقل
سے آفران نام تک بھلائی کا اولا دینا۔

سورہ عالم علیؑ کی شان میں بے حیائی

ایک طرف ذکر کا ادب آسانیا و مگاس تقدیر و تدبیر کی نسبت کے باوجود
یہاں جسے من و تشیع سے گریز کیا لیکن دوسری طرف سید انبیاء علیؑ کی شان میں
کے حق میں اس قدر بے ادبی و بھائی کی کہ ان کے سر حضرت امراء ان کے پوچھ
نوا و بھائی نور کے نسب پر جس کی یا میں انفسد کی جہوں کو خود امام شمسؑ اور انفسد
کا کچھ بھائی نام امام اموی جو حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کی واقعہ ماجدہ میں ان کو میں

موردہ ہیں (۱) افسوس! اور سورہ یوسف میں افسوس علیٰ ظلم کے معنی سے دنا اور حضرت عثمان پر اور
 آنکے بارہ اصحاب کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نسب کے لحاظ سے بھی تو قطعاً کی ۔
 دیگر کوئی آپ حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے نسب پر مگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ
 کے علاوہ بھی جو سب کا اہل انساب کے نزدیک وہاں وہاں سے اس کو ثابت کیا گیا ہے مگر
 فیجیہ نسب میں تو رسولی مظلوم میں افسوس علیٰ ظلم کے ادب و اخراج کی ضرورت ہے ۔
 اور وہاں کی نسبت مگر حضرت زبیرؓ کا ادب کے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ۔
 پھر یہی کہ اور نہ مگر یہی زاد ہیں کہ ۔ نعوذ باللہ من ذلک کیا کسی شخص سے اس
 قسم کے بیانی اور یہ ہلکا سا دینا ممکن ہے ؟ افسوس! اور کیا حق سید
 اور محمدؐ کے نزدیک اس قسم کے افراد قریبوں کو کوئی گناہ لگا سکتا ہے ؟ قطعاً
 نہیں ۔

افراط و تفریط کا، اہم نمونہ

ایک طرف خیر و مہمانی نے ان حضرات کے نسب پر برہم خویشی، فحشاء
 تنبیہ کے ان کے بیان اس کا گونا گونا گویا استہزاء بنائے کہ میں قوم کی لیکن دعویٰ
 غرور میں بابت میں خود مدعا ترا کہ کامل ہے کہ نہ کہ اور دشمنی صورت کو قرہ
 کے بعد انبیاء و صحابہؓ کے کسی تسلیم کر لیا ہے ۔ اس وقت افسوس اور غم کا یہاں غلط
 فرما رہی :

روى ابنه علي بن ابي اسير شبل امرأة بغيه ولاخت حقتة
 بمسألة كان باب دارها ب (أفتوحاً رآلى) اختات ابى الله و
 اخلفت ما بها ولاست فيها (أخلفت) وأقبلت على العباد (ألى)
 فذكر وجه فوالله منها خمسة أولاد كل واحد صاروا أئمة رآلى
 اسرا شبل ۔ (راؤل نصائح جلد اول ص ۲۳۶)

نوعی امور یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ان کا دعویٰ تھا کہ ہم اپنے

بھلی پر غور نہ کر کے ملکی حق اعدا اس کا اور ان کے عیروالت میں خود غیبت
 پرست کے لیے کھود رہی تھا۔ ایک فقیہ کی نظر اس پر پڑی تو یہ احتجاج
 اس کے حضور پہنچا گا اس نے اپنے شرکیہ حقیقت کو ان تو اسے
 حق دین کے پڑے ہیں خود سنت کہنے پڑے مگر جب تک یہ مقاصد
 کا وقت آیا تو خوف خدا و انگیز ہو گیا اور وہ ہلک ٹھک اس حالت
 کو دیکھ کر اس نے بنا کردہ نیک کے دل پر بھی خوف خدا طاری ہوا کہ
 یہ شخص بھی دھوکا نہ مارے گا تو اس کو ایملی ہو گیا اور میں تو اس
 دھوکے میں گر کر رہ گیا ہوں تو اس نے تو یہ کہ اور پر اسے
 پکڑے پٹے اور عبادت خداوند تعالیٰ میں مصروف ہو گئی۔ پھر اس
 شخص سے شادی کا خیال آیا اس کے پاس اپنی آنے کا مقصد
 بتو اعدا پتا نہ کر سکا تو وہ عشق کھا کر گرا اور ہو گیا۔ پتا نہ
 اس نے اس کے نفس بھائی سے شادی کر لیں جس سے پہنچا پچھ
 پیدا ہوئے اور وہ بھی اس میں غصب جوہر نہ ہوئے۔
 کیا ہے کوئی صاحب عشق اور ملک ہم جو یہ جوہر سے کہیں اس میں کہ نہ ہو
 کی تو یہ بھی قبول ہو سکتی اور پھر ان کے انبیاء و علما بھی پیدا ہو سکتے تھے۔ مگر
 مصعب کے مورد عیروالت کے بعد ان کی عقل و شہادت ہلک و صحت پر شک کہنے۔
 دالوں کی توجہ قبول ہو سکتی حق اعدا نہ اس سے لایا کال پیدا ہو سکتے تھے اور
 وہ بھائی اسام تو پھر میں کیوں نہ کہیں کہ اس مذہب و نفس و توحید کے بانی فقط۔
 یہ وہ ہیں بھائی ہر اہل حق کے اہل حق کے لیے اور یہ ہیں کار و بار میں دولت و وسعت
 اٹھانے کے بعد ان فرائض و عبادت پر تڑپا تھے اور اس رنگ میں ہیں انسانیت اسام
 اور انہیں شریعت و ملت سے ہٹے جانے کی آہنگ کو کشل میں مصروف ہو گئے

خارجی و غیر مسلم دشمنان کی شان و شوکت اور سعادت میں تاثر آنکر ملائین عالم پر صحت سے ہے۔ میں انتظار میں ہوں کہ محبت و ملوث کے دم بھرے واسطے اس فراوانی پر کونسا بیان لانے کے لیے تیار ہوئے ہیں، ایک نابینا و نابالغ و اعراض میں اس سعادت پر سن ہیں۔ بلاشبہوں کے عشق و محبت نے ان کی کتاب تھیں نشان میں لکھ دیا ہے کہ سعادت و شگفتہ کلام سے ہے گواہی کے دعویٰ ایک ایک ہیں۔ اس لیے اس پر اقبالہ بغیر کتابت میں جو ملاحظہ ملاحظہ رہتے و ملاحظہ ام محمد اقرضا سعادت کرتے ہیں اور صرف نام محمد اقرضا سعادت نے ملاحظہ ام فریقہ عالم عربین سے سعادت کرتے ہیں اور صرف فریقہ عالم عربین سے سعادت کرتے ہیں۔ یہاں فرماتے ہیں اللہ یا غیر ملاحظہ عالمی اقبالہ اشعور سے گھر تاجانہ کتا ببول لکھ کر صرف حضرت علی نقی سے ملاحظہ کیا نام اللہ یا شیخ الاسلام اور مقتدا کے دشمنان کے ہے یہ اور صرف وہی ان کو یہاں سے فرما رہے ہیں اللہ اس پر کہ قیام

فرمانِ محمدیؐ کے لئے جو وہ (مہاجر و انصار) سے ایک وقت رعایت
دیکھ سکتے تھے، لیکن ان کے بعد ہم میں وہ نہ ہو سکتا۔ اہلِ کفر میں جو وہ ہے
ابنِ علیؑ علیہ السلام، قال فی خطبہ غزوہ بدر و قریظہ بعد ان یہی
ابو بکر و عمر و فی بعض الاطوار انہ علیہ السلام خطب بذالک بعد ما
انقضی الیہ ان رجلاً قتل اول ابی بکر و عمر الشقیۃ ذہبی کہ و تعذیر بقولہ
بعد ابن شہود و اعلمہ بذالک۔

یہی حضرت سید عالمؑ اور افضل روضہ شہدائے اسلامؑ اپنے اہل بیتؑ میں ہوا اگر نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علیؑ تمام امت سے افضل ابوہریرہؓ اور عمرؓ اور ابن عباسؓ اور دیگر صحابہؓ میں واقعہ تفسیر کے ساتھ وہاں چھاپا ہے کہ حضرت شہید نواز احمد کوریہؒ حضرت علیؑ کی خدمت میں اعلانِ علیہ السلام کی ایک شخص نے دعا لکھی تھی ہے : حضرت ابوہریرہؓ (صديق) اور حضرت عمرؓ و رضی اللہ عنہما کو نشان میں سب بگاڑے ۔ جس پر

امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو دیا اور اس کے سب بچے پر شہادت ۔
 طب فرمائی اور میں باقاعدہ حکم دے دیا اور شہادت گزرنے کے بعد اپنے دست
 میوہ کے ساتھ اس کو داخل ہنم فرمایا اور چکو مشورت گردانا اور شانی ڈھیر بٹانی
 جسدہم ص ۴۲۷

مختصر سہلا مایہ از علمہ حسین دسکو صاحب

۱۱۱) یہ کتاب ثانی کے متعلق جو یہ کہ سب میں مشاہیر اور مسند
 امامت ہے دسکو صاحب پر تاجی عبد الباقی کا سرکہ کتابت ہے ۔
 ہ المتعلق کا مکتبہ خاوند ثانی دکانی جواب ہے جناب میوہ تاجی اور
 اپنے کام میں اختیار کرنے کے لیے مثال انداز نقل کی اصطلاح مقرر کی ہے
 تاجی کا کام آسان سے نقل کرتے ہیں اور اپنے کام کا آغاز نقل سے
 کرتے ہیں۔ تمام مشاہیر اہل اسنت و جمہور اور ہدایت خلق اور
 شیخ الاسلامی کے دعوے و مسائل پر سب لوگوں کی بالقصور یہ مادت شریعہ
 ہے کہ جہاں تاجی ہدایا اسکا کام مدراج ہوتی ہے نقل کر دیتے ہیں۔
 اور صحیرہ دستہ و دہشتے ہیں کہ شیخ مقررین کتاب میں اصحاب کو
 کی مدح لکھ کر ہے ۔
 مسند ہدایت سرکہ بیان ہے اسے کیا کیجے (مجلس دینی)
 و ہدایت ہیں کہ اہل اسنت جناب امام ابو محمد علی دہشتہ
 سے نقل کرتے ہیں لکن اس سے اپنے آباؤ اجداد کے مسند سے مدح
 کی ہے کہ اسد اشرف اناسی نے اشرف تعالیٰ سے ہیں اعمال صالحہ کی مانند
 اعمال صالحہ سب کیجے اور اس قسم کی صلاح و تجویز جو عطا و اشرفیہ کو عطا
 فرمائی خود اسد صالح کے سوال پر کہ وہ کہتا ہیں تو آپ نے ابو محمد مدینی
 رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مشقیت اور مدح و ثناء و

اخذ کیا کہ میری سزا دھندلے سے وہ صورت تھے تو یہ بات بجا بجا
 روزگار سے چکر و بات وہ میرے عزیزوں نے کہا جو پیش اس کے خوف
 اور شادمانی سے بہت ہی زمین اپنی مطلوبی انداز کے علم و رسم کا کلمہ کھا گئے
 کہنے لگے ہیں۔

(۱۲) پتا پڑا کہ ماویہ کی کامیابی ہے کہ جناب نے بارگاہ امیر زوی
 میں شکر شکریت کرتے ہوئے کہا یا اشر میں قریہ بارگاہ میں قریش کی
 شکریت کی کہوں۔

(۱۳) آپ نے فرمایا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ہوا
 ہے میں ہر روز کھڑے رہا ہوں۔

(۱۴) زبیر بن العوف بن العوف نے کہا اشر جمہ سے موی ہے کہ آپ نے
 فرمایا انگلیوں کے اہر کی کہ بہت کئی دفعہ میں مدینہ کے لڑائی قیام میں شرف
 کا حق ہے اس سے زیادہ بکے غارت کا حق ماس تھا لیکن لڑو جو دینا ہے
 پتا اشر یہ دعا اپنے امیکا اٹھ گیا۔

اس بیان سے تاخیر پر یہ بات سند رو شرف کی طرح یہاں ہو گئی ہوگی کہ
 یہ دعا یہ طریق اہل سنت موی ہیں اور وہ بھی تاخیر اور دعا یہ دعا یہ دعا یہ دعا
 موضوع و کجول ہے۔ (روایت کتب سالامی میں وہ دعا وہ دعا وہ دعا وہ دعا)

الجواب وهو الملهم للصدق والصواب تحفہ

جواب اول و ۴ ما کھو رہا ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے شرف
 کردہ ملکہ میں کا تعلق ہی بدلیا فرما رہا ہیں شرف و جیو سے تھا اشر جیو بات
 تو سر سے دیکھ ہی نہیں اور اپنی سزا کی تو زانیہاں زیادہ ترانہ بیوں کتھوں
 کے عملیات کے جیو بات پر صرف کی ہی تاخیر و تقاضی کثرت الفاظ اور
 شافی و جھینس افشانی میں کالاب لہاب و سپکر یہ اہل سنت کی روایات۔

ہیں اور اس میں دوسرا کیا گیا ہے جس سے ہری کا لگنا ہے ورنہ وہ جو وہاں لکھتے ان کے
 عزائم سے بچا کر دیا گیا کہ وہ وہی عداوت نہ کر دیں گا ورنہ ان کے نزدیک
 مسلم ہوں گے اور ان کی عداوت کا کتاب اس سے بچوں گا بلکہ کتاب نہ ہو
 قابل قبول ہو سکے اور جب ہمارا فرق حالت میں ایک حقیقت کو تسلیم کرتا ہو تو اس
 کی حقیقت پر عدالتی اندر مستحکم ہو جائے گی اور صاحب نام کی ان قوانین سے میں
 تصریح کی ہے کہ میں فریضہ کی استثنیٰ میں عداوت نہ کر دیں گا اور جو عداوت ہمارے
 مسلک کے خلاف ہو گی میں ان کی خلاف ورزی ہو کر دیں گا اور شیخین نقد تصریح میں اس
 پر واضح کر دیا گا

لیکن یہ حکم صاحب نے اہل میں یا دھوکہ دینے کے لیے وہاں میں بار بار
 یہی سٹ لگاتی ہے کہ عداوت کی کتاب سے مل گیا ہیں اور وہاں، ان کی نشان دہی
 کر دی گئی ہے ورنہ وہ فریضہ لیکن یہ دوسرا کہ آخر ان عداوت کے ذکر کرنے کا
 مقصد کیا تھا اور خود حقیقت میں ہے میں اس کا کوئی وجہ بیان کر سکتا ہوں یا نہیں؟ اور
 جب خوف و مصنف شیخ ہے تو ان کی عداوت کا کتابوں سے عداوت خود
 کرنے کا جواز کیا ہے؟ اور ان سے خوف کو اس مقصد کا چاہتا ہے؟
 وہی خود و غلبہ اور دوا و فریاد و یہاں میں ہے کہ یہاں پر اہل عداوت
 کی عداوت کو دیکھنے کے لیے تھا کیا گیا ہے اور یہ صاحب نے جہاں
 تا من یقینا و بعد ازاں اس کتاب میں ان کی جہالت و عداوت کی گئی خود وہاں سے حوالہ
 بدلتا دیتا کہ یہ ہے جہاں اور اس طرح گویا اپنی عداوت کو شرم کے خوف
 و شرم کر دیا ہے جہاں تمام وجوہ قرار دیا جاسکتا ہے اور نہ تحقیق و برہان لیکن
 حقیقت میں اس سے شکست ہے اور وہ حکم صاحب نے صرف جہاں پھرتے
 کے لیے پیدا کر دیا اور یہی لگتی ہے کام لیتا ہے۔ تا من یقینا و بعد ازاں
 عداوت نہ کر دیں گے۔ اس حقیقت سے نہیں کہ ان کی اہل عداوت اس کے
 قابل ہیں بلکہ اس حقیقت سے کہ فرق و فرق میں حقیقت کے منت گزروں میں

مثال ہیں، انہوں نے اس صورت میں وضع شدہ انداز میں بہت کلام کے فضائل کے ساتھ ساتھ ان میں سے بعض اور مشتقاؤں کا نام کے فضائل و کمالات بھی بیان کئے ہیں۔ لہذا ان کو فکر و انداز کے کوئی نکتہ قائم کرنے اور عقیدہ پڑانے کی بجائے ہلکے سائے و رنگ کے غیب الہی کے کاتھین خوردی ہے۔ لہذا یہ روایات صرف اور صرف اہل اسنت کی طرف سے صرف کی ہیں تو صاحب فضائل کی طرف سے شیخ روایات اور ان کے جواب دینا اتھمانی تھا اور یہ وہ حرکت ہو کر وہ چاہئے گا خود و ملحوظ صاحب نے شافی سے علم اور تحقیق کی نقل کردہ یہ روایات و ان کی ہر توانا اسنت کی روایات کا صاحب شیخ روایات سے دینا بھی اصولی و لغوی کے ساتھ خلاف ہے۔ کیونکہ یہاں ان خصوصیات اور واقعات و احوال کے خلاف صرف وہ مراد جات پیش کئے جاتے ہیں جو صرف اس قسم میں ہیں اور شیخ روایات و اہل اسنت کے خلاف بطور اتمام اور حوالہ پیش ہو سکتی ہیں۔ اور نہ تحقیق اور یہاں ان قیاس کے لئے ہر اس سے صاف ظاہر ہے کہ خود علم اور تحقیق کو ان روایات کا شیخ کتب میں موجود ہونا تسلیم ہے اور ان کے معنی و مضمون پر مشتمل روایات کا شیخ کتب میں مذکور ہونا۔

دوسرے درجے میں ان حضرات کی روایت کے متعلق مزید الفاظ یا اس کا معنی و مضمون شیخ کتب کے حوالے سے بھی بیان کریں گے اور ظاہر ہے کہ اعتبار معانی و مضمون کا ہر اس سے نہ کہ صرف الفاظ و صورت کا، اگر ان کا یہ ہیں، ایک ہی حوالہ میں جبراً ان کو انہوں کے ناقدین کے درمیان ہونے والی گفتگو کو مختصر و پوری میں بیان کیا گیا ہے۔ یہاں ان الفاظ و صورت کے تفاوت کے باوجود معنی و مضمون کا اعتبار ہونا ہے۔ لہذا واضح ہو گیا کہ اصولی و لغوی کے تحت درمیان اور علم صرف الفاظ و لفظ ہے۔ اسباب میں کہ سنا جاتا ہے صرف اور صرف اس معنی و مضمون کے اثبات کا سبب ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے و ملحوظ صاحب کو یہ دیکھنا چاہئے تھا کہ ان کوئی روایت ہادی کتب میں موجود نہیں، ہر اس معنی و مضمون پر روایت کے یہاں تو ملحوظ صاحب

یہ روایت مذہب شیعہ کی جہالت نقل کر کے اس کا جواب دیتے ہیں۔ تو کوئی شخص مذہب شیعہ کے خلاف دعوت و تبلیغ کرے تو کوئی گناہی ہو گا اگر یہ کتاب تہذیب صاحب کی تھی تو اس کی کوئی کاپی نہیں ہے اس کا اصل ایک مبرا ہوا سکا ہے اور اگر کوئی شخص یہ جواب دیتا ہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہو گا کہ وہ صرف جہالت پھڑکتے ہوئے کو قائل کر رہا ہے اور حقیقی جواب سے عاجز اور ناتواں ہے اور ڈھکوسلے کا تجربہ بھی حاصل ہے کہ یہاں کی حضرات اور مفتوحہ پنجاب کے حضرات کی عبارت سے واضح کیا گیا کہ جواب نے سرے سے اس کا جواب ہی نہیں دیا اور یہی تاثر دیکھ کر گزرتے گزرتے اس کی حوصلہ جلتا کا ذکر کیا نہیں تھا۔

روایات خیریت و فضیلت کی صحت و اقربان

امام ڈھکوسلے نے شافعی اور بعض شافعی کاہنوں کی طرح مطالبہ کیے بغیر روایات و روایات شیعہ کو دیا کہ یہ روایات اپنی اسنت کی ہیں اگر ان کو کوئی کتبوں کے مطالبہ کی توفیق ہوئی تو انہیں یہ تسلیم کیے بغیر چاہے خود تہذیب مذہب شیعہ سے روایت بھی ان کی صحت اور درستگی تسلیم کرنی ضروری ہے اور ان کے لئے روایت

۱۱۔ — صاحب شافعی ہم اہل مذہب شیعہ کے کہا ۔

روای عن ابن ابی جعفر قال سمعت علیاً رضی اللہ عنہ

یقول انما سمعت عن رسول اللہ ثلاثاً الا ان العز من السماء وحق طعن

الطعن صاحب لقی من ابن القول قال رسول اللہ ولم یقل وانا

حدیثکم عن نفسی قالی بحارب مکارئنا و اللہ تعالیٰ

علی سنان و فیکم ان القویہ عند عذرا ان خیر عندنا الا انما بعدہا

ابو بکر و عمر و عثمان و سعید و الشکری و شافعی و کذا الخ فی الشافعی

عن ابن ابی بکر و عمر و عثمان و سعید و الشکری و شافعی و کذا الخ فی الشافعی

کو فرماتے ہوئے ستاویں میں تیس دسویں اور سیسویں اور چوبیسویں
سے سترہویں تک کئی آدمیوں نے اس کتاب سے گزری ہوئی تو وہ اپنے
اساتذہ و رفقاء محبوب سے کہیں آپ کی نظرانی ہوئی یا نہ
کے متعلق کوئی کتاب نہ پڑھ کر یا اور جیب میں نہیں اپنے طور
پر کوئی بات کوئی تو سب و نکال میں مصروف ہوئے اور نہ دیکھ کر دیکھ
اور متعلقہ طور پر سے کام نہ لیا ہوا ہوں بے شک دیکھ کر کہانی تھے۔
تو اسے بھی مٹی اور جوہر علم کی زبان پر یہ قول جاری فرمایا ہے شک
بگ و جھگڑا ہے اور اس میں علماء اور مریدوں کو ہرگز سے اخلاص سے
منسوب شک اس است سے افضل اور جبری اگر مصلیٰ و مصلح
جوہر علم کے بعد انہیں اور مریدوں اور مریدوں کو ہرگز سے اخلاص سے
کا ۱۲ میں گنوا دیں۔

اس روایت کو صاحب شافی اور جنس مدلولی نے ذکر کیا اور اپنے
استاد کے ساتھ اور اس کی محبت کو بھی تسلیم کیا بلکہ اس کو بطور حجت اور دلیل
پر پیش کیا ہے اور نیز ثابت اور حجت مستند کہ موصوف اور مریدوں کی عزت و روایت سے
محبت اور دین و دین کو سننے لگ کر مقتصد نہیں ہو سکتا جس سے عارف و مرید
کو یہ روایت خدا شہید بالکل صحیح ہے اور موثق ہے

شہیدوں کی فریب کاری

لیکن شہید صاحبان اس سے روایت کرتا چاہتے ہیں کہ آپ نے اخلاق
پر جوہر لکھا لیکن آپ ان کے معانی و معانی کے قافی اور مقتصد نہیں تھے بلکہ آپ
مہجور و مرید اور مریدوں کے حق کو استغناء کیا اور اپنے عقیدوں کو مطلق
نے کہیے۔ کیونکہ ان کی عظیم اکثریت مریدوں کی حالت بلکہ انصاف کی
معاذ حق تو کہیں وہ بدین ہو کر ساتھ ہو کر دین خدا ان کو چاہتا ہوتا ہے لیکن

کے لیے ایسا تھا کہ زبان پر آتے تھے۔ بعد ازاں میں غلام سنا کہ ان کے لیے کڑ
فرما دیتے تھے۔ اس لیے کہ ساری امت سے افضل قرار دے دیتے تھے۔

وہذا الكلام يدل على انه على سبيل التكريض والى به معلوم
ان جمهور اصحابه وجماهيرنا ممن يعتقد امامة من تقدم عليه
وفضاهم من خلفه على جميع الامة (شأنی حضرت) (تقریریں حضرت)
یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ نے
بطور تفریق کے کلمہ نہایت پر جاری فرمائے ذکر قبلی میں ملو ہوئے
کہ حیثیت میں امامہ حیثیت میں ایک کو سمجھتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ
کا حکم اکثریت میں ہوگا لیکن آپ نے غلام کی خدمت سے اس
کے متعلق اس حدیث میں اس کے لوگ میں تھے ہمارے نہیں ساری
امت پر تعلیم دیتے تھے۔

وقیل ان معاوية بن ابي سفيان قال قال لي الشام فديون عنه عليه السلام
بأنه قد رأى من الشقاق من عليه وانه شرك في دم عثمان بن عفان
الناس عنه ويصرفه ووجوه أكثر اصحابه من العشرة ولا ينكر
ان يكون قال قلت لعلنا نذكر فيمن قال في من ٣٠ من رواه عن من ١٤
اور تحقیق یہ کہ اگر ساری امت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ
ہوں تو کو یہ جواب تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ سے ملو گے کہ
یہ خبر دیتے تھے کہ یہ حضرت میں غلام سے بہت کا اہتمام کرتے ہیں۔
اور حضرت عثمان کے خلیفہ میں شریک ہیں تاکہ ان کے آپ سے
تفرق نہ ہو کہ ان کے آپ کے خلیفہ کی اکثریت کو آپ کی
امداد ضرورت سے ہوا کہیں تھا اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آپ
نے اس کے کلمہ نہایت پر جاری فرمائے ہوں تاکہ اس آگ کو
بجھا سکیں۔

الاسم بحقیقت مددِ شمع کی طرح جہاں پہنچے گا اس قسم کی ہدایات کا
 نثار بھی کیا ہوا تھا کیونکہ سیرِ عاشق کی گونگیاں بکریاؤں کے گرجے تھیں۔ اس لیے
 غلط و درست کے تامل نہیں بلکہ اس سے بڑا تامل ہی تھا اور آپ پر ہر گزشتہ
 اور افراد کو بے اثر کرنے کے لیے اس قدر اس قدر کی لگ کر بھانسنے کے لیے اس طرح
 کے ارشاد فرماتے تھے اس لیے اہل کمال بھی کیا ہوا تھا تو جب ڈاکٹر صاحب کے
 اس وقت تسلیم کر رہے تھے کہ اپنے کلام میں وہ شاندار عظمت و رفعت خود کے
 لیے حضرت امیر المومنین دیا کرتے تھے تو یہ شور و غل اور طعنے لگا کر ان کی کائنات کو کھنکھاتا ہے

اہلِ سنت اور اہل تشیع میں فرق

اس مضمون کی ہدایات اصول ہدایت اور ہدایت دونوں کا نام ہے۔ لیکن
 اور درست ثابت ہو گئیں اگر فرق صرف یہ رہ گیا کہ اہل سنت کے نزدیک جو
 بکرا آپ زبان سے فرماتے تھے وہی آپ کا حیدر و تقرب ہی تھا اور آپ کا دل اور
 زبان اس دعا میں باہم مستحق اور متفق تھے لیکن شیعہ حضرات کا عقیدہ یہ ہے کہ صرف
 دلیا اور شکر ہیں کہ آپ صرف بنائے گئے ہیں اور امیر معاویہ کے اقتداء مانوس
 گمراہ اور شکریوں کے چور بنانے کے دار اور طوفانِ فتنہ کا مرکز ہے جس
 زبانِ زمان اس طرح کے غلط دیا کرتے تھے اور وہی سے ان کے مستند و معروف
 نہیں تھے گویا امیر معاویہ ہیچ کہتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جھوٹ ہو سکتے
 تھے امیاد اللہ

تاریخ کمالیہ حقیقت کے طور پر بولے کہ بدر ڈاکٹر صاحب کے ثنائیت پر ان
 کلام کے چھ سما کوئی اعلیٰ عقل اور فہم جو زندہ جاوید ہے۔

حضرت شیخ الاسلام اقدس امروہیؒ کا تبصرہ

ثنائی پر اپنے غلط تاثر میں حضرت شیخ الاسلام اقدس سروے فرمایا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاں سے کسی اور عہدہ نہیں لیا ہے کہ
 مکمل اور ان کو عام امتیاز کی صفات سے نوازا گیا ہو اور ان کو اپنا کام
 اور قیادت کی ذمہ داری کا ایک ثابت کر دیا ہو اور ان کے آپ کا سطح تکمیل
 اور معرفت پر شاہکار حکومت پرستہ جتنے ہی وہ ہے خود میری رحمت اور شکر کی حمد و ثناء
 کیلئے نہ ہوں۔

میں نے جو تمام دوست ہیں ان کے دشمنوں کا سامنا کیا ہے
 منجانب سے حضرت و اگر کسی کے حق میں شکوک فرما دیں وہ کفار و بدعتی ہیں اور
 یہودیوں سے بدعتی ہے اور مشرک و کافر ہے مگر غیر وہ ہیں جن کے میں نے ہر حال
 میں اور خاص فیصلہ سے آپ کے طرف اس کی جگہ پانے کے لئے اور
 دشمنان شیعہ سے اس کو نکال دینے کے لئے یہ کلمات مذمت اور اقرار حقیر و حقیر
 امتیاز کے ہیں اور اگر کسی کی تعریف فرما دیں تو کہتے ہیں یہ ہیں کا عقیدہ کہیں
 صرف لوگوں کو سناتے اور اپنے ساتھ مثال رکھتے اور جھوٹا ماننے کے لئے
 یہ جہاز ہے تو میں کھت کھت کہہ دیتا ہوں تو اس صورت میں کیا ان کو ان کی مذمت کیا
 اور دشمنان کوئی اختیار ہو سکتا ہے اور ان کی کوئی بات قابل قبول ہو سکتی ہے ؟
 کیا اہل ایمان میں خود و مقتدا ان امام اور صحابہ سے رشدد و جاہلیت کا کیا حال ہوا
 کرتا ہے یہاں وہ ان انراشیال اور پشیمان فرما دیں نہیں دیکھا کہ ان میں سے کسی نے
 اپنے ہونے کی ننگ سے نکلا دیا اور اپنے ظلم سے کفر کے گڑبڑ پروردہ انتہا
 توحش کر رہے ہیں یہی دنیا ہمیں کن کن کوئی دیکھ کے شامہ و مہلق رہی گئے
 اور ان کے دہانہ منہ اور ذرا اخلاق سے برا و غرور ہونے کی دلیل باطل
 انہی مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے۔

حضرت زکریاؑ ہیں کہ ہمارا حال

وہاں ہاؤں ہاؤں ہاؤں ہاؤں ہاؤں

اللہ ایم تو اس کی بیعت اور علی انصوح حضرت امیر المومنین علیؑ رضی اللہ عنہ

[illegible]

قوتِ شمس کے سردیوں اور گرمیوں کا ہم سچے سچے ایمان کو دہرائی
 کے ساتھ ہی یاد کرتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی میں کا وہ دگرگستہ
 ہی اور میں اس حرکت پر غلاموں کا ان مددگار عزت سے
 رسولِ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کا حقِ محبت پر ہی منت کو کششِ ہمد
 و دعا داری کے ساتھ دعا کیا اور اللہ تعالیٰ کے سر میں جہود و جود کا حق
 اور کیا اور سر و پیچ لڑتے تھے اور محدود و غیرِ بات قائم کرتے تھے۔
 رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دانتے کی طرح گھسک دانتے کو محبت
 میں دیتے تھے اور دگرگستہ کی محبت اور پیچیدگیِ طبیعت کو ان کی مانند
 محبت رکھتے تھے۔ سبب اس پر کہ وہ عقلی کے جو ان میں اللہ تعالیٰ
 کے سر کے متعلق و اللہ فرماتے تھے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کا وہاں ہوا تو آپ ان مددگار سے راضی تھے اور ان کا اسلام بھی دین
 تھے تو انہوں نے آپ اور میں اور میرے دگرگستہ میں ذہنی کلام
 صلی اللہ علیہ وسلم کا دانتے اور نظریہ سے لگاؤ کر کے اور نہ ہی آپ
 کے امر سے آپ کی حیات میں اور نہ آپ کے وہاں کے بعد اور اس
 حالت پر چھا وہاں ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان مددگار پر راضی فرمائے۔

پھر اس ذلیتِ اندکی کی قسم میں نے مادہ کو بھلا کر اور میرے سے کھٹا گیا
 اور نفسِ انسان کو تھیں لڑایا۔ ان مددگار سے محبت میں رکھتا مگر طبع کاں بعد
 ان سے جن میں نہ رکھتا مگر نفسِ ہدایت اور دین سے مدد پر جسے اللہ - ان کی
 محبت اللہ تعالیٰ کے قریب کا اندر ہے اور ان کا بخش دین سے مخلص اور
 خروج کا موجب ہے۔

اسی دعا بیت نے ہرزوئی شیعہ کے مخالف سے عقول ہے ان حضرات کی
 خلقتِ شان کی دعا ہے کہ حق ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حیدر و شکوہ کو اپنی قوت
 کی طرح خارج کر دے اور یہ حیثیت میں ان کی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی

اور وہ ہر سال ہی سے بائبل پڑھتی تھیں۔ یہ صرف مہذبہ نظریہ مسیحا کی سادہ فہم اور اس کے ذہن اور فکر و فہم کا اثر ہے اور اس کے پیچھے پائٹریں اور وہ خطوط و دائرہ اس قسم کے اثر و احاطہ سے بائبل پر ہر جنس و نوع اور مذہبی یا سکس اور دامن کے نشانیوں سے خالی ہیں۔

اور قتالی و فتنی لشاکی سے لڑ کر وہ اس سلاطین کا تائید و تصدیق حضرت
علیؑ اور فتنی و غی و شوم کے اس بادشاہ سے بجا ہوئی ہے کہ آپؑ نے شیعیین کے
کے حق میں فرمایا۔ (عصری) اس حکا نے اس فی الاسلام لعظم و ابن عباسؑ یہ
عبرہ فی الاسلام شدید (شرح ابن میثم طبرستان ص ۳۱۱)۔

(شرح ابن قیم ج ۱ ص ۱۳۷) کے اپنے خالق حیات و زیست کا قسم۔
ابن عربی حضرات کا ترجمہ و تفسیر اسلام میں بہت فہیم ہے اور ان کا اور مل اسلام
کے لیے شعور اور نگاہ و فہم پر روشنی ڈالنا نہ ہے، اور یہ معلوم ہے کہ اس
تقریب کی دیگر اہل اسلام میں سب سے داخل ہو کر رہی اور ہر امر، شعور کی کہتے ہوئے
فرمایا۔ وہ ان افضالہ عربی الاسلام کا از عت و انصاف و اللہ و رسولہ
الخلافۃ العبدیہ و الخلیفۃ العادل و (شرح ابن قیم ج ۱ ص ۱۳۷)

[illegible]

تحریرِ حسینہ

اذا بیتِ نبوت کے درخشش اور سفیان کی طرف سے صرف اہل سنت کا
مدایت ہے ؟

حورِ انوارِ ماسب نے یہاں بھی ساری شاعری صرف اہل سنت پر صرف کر
دی ہے کہ یہ مدایت بھی تافخ و مبالغہ ہے سخن میں عقل کی اور ماسب شاعری نے
تو اس کا جواب دیا ہے نقاد یا اہلِ تفسیر کی مدایت کس طرح ہو گئی اور اسے
ان کے خلاف پیش کرنے کا کیا مطلب ہے اور اپنی عبارت کو بے بیانی اور
بے شرمی کا مرتع بنا دیا ہے اور کیوں نہ ہو۔

اذا ایتش الانسان طحال لسانہ کسوف و غطوب یحصل علی الکلب

بیب انسان ہیروں پر بات ہے تو زبان و ماز کی پر آواز ہے جیسے

یہ عاجز آگے تو کہنے پر حرا آمد ہوا کی ہے ۔

کوئی اس جیسے اس سے پہلے کہ تافخ و مبالغہ پر مدایت متنا

ہی نظر کر دے وہ شیوہ کتب میں موجود نہیں ہو سکتا اور نہ وہ بھی مدایت

ہو سکتی ہے جب حقیقت یہ ہے کہ مدایت مقصد و شکل کتب میں سوچ

ہے اور نچ اہلِ تاریخ کتب میں تو ہمیں اس شور و غرور و ماز کا مطلب

کیا وہ ظہورِ نوری اور حیرتِ شرح میں ظہورِ اولیٰ ص ۶۰

عاجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خالطہ العباس و یوسفی

ہی حریف اور دبا اعدائہ باذلالۃ ارجوا ان اس شقرا و صواب الفتن یسفری

الغیا کا و عرجوا صی طریق الذافرة و قد عوا تیرہ ان الذافرة ۲

بیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں ہوا اور حضرت عباس نے ہر جواب

اور سفیان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت خلافت کے لیے ہاتھ جوڑا ہے

گوکہ قرآن نے فرمایا اے لوگو! حق کی سوچوں کو بجا رکھو کہ کشتیوں کے ساتھ

پہاڑا اور پھر کہ وہاں رہنا فرشتہ کا راستہ چھوڑ دیا نہ یہی وہ تھا کہ فرشتہ ان کے تلخ سرور سے اذیت نہ کھائے۔ اور اس غلطی کی شہادت میں ابن شہیم اور ابن ابی الحدید نے یہاں تفسیریت یہ لکھی کہ جب اس ساری رست میں موجود ہیں جو شانی میں مقبول ہے۔ لہذا اس روایت کو صرف یہ کہ کمال و بڑا کرتا ہی عہد الجہاں سے نقل کیا ہے اور تلخ میں مرقوم ہے بالکل بجز اور ہے اس کی ضرورت تھی۔

(۱۲) ————— ایک گرامہ روایت کہ ادریسیت امیر ماکہ پر حضرت ابو سنیان کا خیال تھا اور وہ دشمن مسلمان تھا اور وہ دلائل میں دلائل کی گردانا چاہتا تھا اس کو ابو کتب سے دشمن تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ سخت مرہ و قوا اسلام کی پیش کی کہ وہاں چاہتا تھا۔ تو آپ نے دشمن اسلام کی ہمت بڑی سادہ دلی کو نام کر کے اس کو تباہی سے بچایا یہی حاکمیت و حفاظت کے سراسر غفلت ہے کیونکہ اس مشورہ میں حضرت عباس میں شامل تھا اور حضرت زید بن ابیہر و دیگر ہاجرین کی ایک جماعت۔ ابن رجب نے کہا ابن ابی الحدید نے ذکر کیا ہے۔ لہذا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اس کے اشتغال صلی علیہ السلام و مسئلہ و وقتہ و جو یہاں ابو بکر خوارزمی و ابو سفیان و جماعت من الہاجرین، علی و عباس رضی اللہ عنہما اویہ الہجرة

تقلوہ ایوم یقتلوا ستیوان التکبیر اور جہاد میں ۱۱ء میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے قتل اور دین میں مصروف ہو گئے اور ابو بکر و مسیح رضی اللہ عنہما کی ہمت، قادت کی گئی تو حضرت زید اور ابو سنیان اور ہاجرین کی ایک جماعت نے حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے غفلت میں کام کیا صراحت مشورہ کے لیے اور ایسا کام کیا جو ابو بکر کی غفلت اور ہمت کے غفلت کا ٹکڑے چھٹے اور انہیں چاہیے کا موجب تھا اور خود حج البیت سے صراحت کتابت کہ حضرت عباس نے مجھ سے قول کیا لیکن

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب کو منافرت کا طعہ پر پھٹنے سے منع کیا اور جنات کی گشتیوں کے طوع میں انھوں نے اس کو بھائی بنے اور مورد کرنے کا شعور دیا اور اپنی نوافت کو قتل و قوت پر کھینچ کر ڈالنے اور دوسروں کا زہن میں بکھینچنے کے شعور پر قیود دیا جس سے عاف و عیوہ مانجے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ کی نوافت کے خلاف۔ کوئی بھی اقدام کرنے کے شعور کو ناقابل قبول و ناقابل عمل قرار دیتے تھے و بعض اسی لیے کہ علویہ دینے والا اور علیاں ہے اور اس کا اصلی مقصد میری محبت نہیں بلکہ اسلام کو قائم کرنا ہے (وعلیہ السلام) کیونکہ شعور دینے میں تو شے سے شے کا براہی پرست اور مبادی شامل تھے۔

(۳) ————— خود دینی و دینوں کا شعور و شعور اسلام تھا جس کو اہل سفیان کی سازش کا اہم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکایا سب کے تمام اہل عرب بکلیہ سے ارتداد و فتناس و آشوب و ہمیں فتناس کے علاوہ جس مرتد پر لگے تو آپ نے خود یا شہداء کو انھوں کی اور سرخیز کیا اسلام کا اور اہل اسلام کا لڑکچہ کیے کو فتنابست نہ دینی ہی ہے۔

(۴) ————— نیز جب کہ اکثر یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ غلبہ اکثریت اور لوگوں کی حق پرستی میں کائنات کو برحق جانتے تھے بلکہ ان کو انھیں است تسلیم کرتے تھے لہذا آپ ان کو دینی کے لیے اور ان کو بھڑا جاتے رکھنے کے لیے شمشیر کی درج و زندہ اور قریب و دوریت فرما دیتے تھے اور اصل اسلام اور شیعہ و بیج جاری نہیں ہوتا تھے۔ قریب ہی جہ کہتے ہیں کہ صوری خلافت کے لیے اور فاضلین کے ساتھ جو ان اقدام اور کاروائی کے لیے اگر اس وقت یہ سیاست اور حکمت علی اپنی یا سکون تو اس وقت اس سے مانجے کیا تھا آپ ان کا اندازہ ماضی کر کے اس نوافت کا صیاد کر حکم کر دیتے اور پھر ان کے ساتھ

اور صاحبِ دین سے بے خبر تو نہیں ہو سکتے کہ گمراہیت و ضلالت تو کیا بات
 جہاد میں قصص و احوال بیان کرنے پر کتنا گہرا اثر ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پتہ
 حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لایا اور اہل بیت و اہل بیت کی مخالفت کو
 قرآن مافی القوریا اور بعد ازاں ہر ضیاع کی حالت اور مولیٰ بیان کیا کہ تو اسلام لانے
 سے جن امور اسلام لانے کے بعد بھی اسلام کو نقصان پہنچانے کے واسطے رہا ہے تو
 جن امور کو نقصان پہنچانے کے واسطے سے پہلے ہی اسلام کو نقصان پہنچانے سے پہلے ہی
 کے خوف اسلام لانے کا اگر نقصان پہنچانے کے خوف سے دور اگر خود ہر گز کی حالت
 ہی اسلام کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوئی تو اس کے خوف کا اسلام کو اسلام لانے
 کے لیے ہوئی کہ اس کو نقصان پہنچانے کے لیے جس سے باطل اقتساب و ترونگ کی طرح
 مانج ہو گیا کہ ہر گز پہلے ہی کے خوف سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا اسلام کے
 خوف سے تمام اسلام کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو گا اہل حضرت شیخ الاسلام نے
 اس جو مرتضوی کے سرور و عقیدہ کو بیان فرمایا تھا کہ بے مغرور اور عروہ حضرت
 اس کو کہنے سے تا عمر پہنچا اور اپنی ذلت و جہالت کو ان کی پٹھ
 غرض حضرت علی رضی اللہ عنہ کے در شکست مانج ہو گیا کہ خوف اسلام لانے کا
 اور اسلام کا استغناء اور یہ ہے اور اس کی مخالفت اسلام کی مخالفت ہے اور یہ ہے
 رضی اللہ عنہ جس کی در خود مخالفت کر سکتے ہیں
 اور یہ کہ اس کی مخالفت کی اجازت دے سکتے ہیں خود کوئی بھی ہو۔

والحمد للہ علی ذلک .

اب در میان حبیبیت و توحید بنو امیہ کو جس حکومت کا تختہ اور گہرائی فرماتے
 دے خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہوں اس کو تا عبادہ و ذلالت کیسے کہا جا
 سکتا ہے اور خود بائیں حضرت امیر اس کی مخالفت و ممانعت کر کے کیا خود ہی
 ہی ہم میں شریک اور حصہ دار نہیں بن گئے ؟
 علامہ ذہبی کا دماغی فکر ! اٹھو صاحبِ حضرت شیخ الاسلام کی تعلق لکھتے لکھتے

ایک بکرا ٹکڑا بنا ہوش میں نہ رہا کہ تھیں نشان کسی کی قیامت ہے چنانچہ فرماتے ہیں یہ روایت کتاب فکرہ کے اسی حضرت نقل کی گئی ہے جس سے سابقہ روایتی روایتیں نقل کی گئی ہیں، سید عالم ابوی نے کتاب نشان کی ص ۲۰، ۲۱، ۲۲ پر اس کا کئی جواب دیا سو اب عرض کیا ہے دراصل کٹر سلفیہ ص ۸۱ میں ملتا ہے کہ ہمارے اور یہ صفحات تھیں نشان کی ہیں ذکر نشان کے سبب کہ نشان ص ۸۱ پر ختم ہوتا ہے ہے اور اس کے بعد تھیں نشان کے دو جزی ہیں جس سے پہلو ص ۲۰۷ پر ختم ہوتا ہے اور یہ مبدلت تھیں کے دو مرتبہ ہیں کہ ہے اور وہ ابوی جزیوں میں ہیں جزیوں کی کیفیت ہے ذکر سید قطب ص ۱۸۷ کی حقا میرت ہے کہ جب اس طرح کے جزیوں کو اپنے قریب کی کتاب کے صفت کا ہی علم میں ہے تو اس کی نشان اجتماع کا علم کیا ہو گا دو مولوں کی خطوں ٹکڑے کا ہی ہر وقت خیال رہتا ہے کہ اسے خارج ہو کر قیوب کے ہنگ سے باہر ہے خبر میرا۔

لَوْ نَفْطَرُ النَّاسَ إِلَى عَذَابٍ

مَا عَابَ النَّاسُ بِالنَّاسِ

مگر اپنی حالت کا علم ہو جائے تو اگر آپریں امت کو شقاوت کیوں کر بتایا جائے

دقیقی میں کی سبب ہیں اپنے ہر

سبب دیکھتے ہیں کے سبب وہ ہر

پڑتا کرتی ہر نیوں پر ہر نظر

قرآن میں کوئی ہر نہ رہا

شیخ الاسلام ابو جزی طوسی کا جواب و ذکر صاحب نے تھیں نشان کی ص ۲۰، ۲۱، ۲۲ پر ذکر ہے جواب کا جواب کا سوال ہے ان کا تذکرہ اور اس میں موجودہ وجہ علم اور شعت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جو تھیں صاحب نے کہا، تھیں غیر متقی ص ۱۸۷، لیکن قیوب دلالت علی اکثرین تھیں امور المؤمنین (۱)، سفیان (۲)، (۳)، ولا تھیں قیوب علی مامعة ابی بکر

ولا تقضیہ ۶۰ بخلاف من ساریت اور خبر ہے کہ اگر صحیح ہو
 بھی تھا اس سے اس سے زیادہ بکری صوم میں ہو سکتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
 کے نزدیک ابو سفیان اس واسطے کے اہل میں ختم تھا اور اس میں مذکور ہے کہ اس
 پر کوئی دلت چند حد تک افضیت پر کیونکہ آپ نے خلافت سے صرف اس
 سے گریز کیا کہیں یہ امتداد لازم نہ آئے میں کہ کافی تھیں وہو، لیکن اس سے
 نہ کہنے کا کہنے کے لیے عذر پیدا نہیں ہو جاتا کہ اگر حق علی اس کا حضور نہ ہوتا تو
 آپ اس کے خلاف حق کلن سے گریز کیوں کرتے اور ابو سفیان کی بیعت سیف
 سے گریز کیوں کرتے کیونکہ ہم یہاں کہہ چکے ہیں کہ حضرت کا اتفاق خاص تھا اور اس
 کے تحت خلافت سے عذر دینا واجب و لازم تھا اور اگر قرآن شانہ اختلاف
 کو اس کی دلیل بتایا جائے کہ حق اکثر حق ہے تو ہر عالم بخیر کو بھی مستحق خلافت
 مانتا پڑے گا۔ اس طرح حضرت سے رضی اللہ عنہ کو میر سعادہ کی خلافت کا انکار
 کوئی شہدہ و دلیل نہیں تو آپ اس کو قبول نہ کرتے بلکہ دیکھنا اور مصالحت پر برقرار
 رہے اور طریق مصالحت کو فرمایا کہ دین اور مائے امن کے شقاق ہی جو
 بکریوں نے کیا ہے یہ ہے فصل اس جواب یا صاحب کا برہنہ یا صاحب نے نو
 ماہ سے نو طرحی ذکر کیا ہے جس میں اسے کہہ میں ۴۳۰ ہے اور بکری میں ۴۲۱ ہے

طوسی صاحب کے جواب کے درجہ اختلاف

افقوں، اس جواب میں چند امور قابل توجہ ہیں۔ اول یہ کہ طوسی صاحب نے وہ
 خارج اور شہر نہیں پایا بلکہ روایت و حدیث کے حوالے ہیں اس کا اہل بیان
 کیا ہے جس سے عارف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہی نہایت کی
 نہیں ورنہ وہ بیان دشواری صاحب کی طرح آسان سرے اٹھا دیتے اور شہرہ و شہر کا ختم
 ہونے والا مسئلہ شروع نہ کرتے

وام طوسی صاحب نے ہی مروت اس روایت کے انکار کو سامنے رکھا کہ

گورنمنٹ کی کسی کام نہ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس غرض کی خدمت میں دوسرے غرضات
 حضرت کی شرکت کے اس معنی و مقصد میں ثابت ہے جو اس مخالفت اور مخالفت
 ہے آپ کا انہیں مخالف قرار دیا گیا ہے۔ لہذا جو آپ کو صرف ان مخالف ملک سمجھ کر
 اور گورنمنٹ کی حکمرانی اختیار کی ہے وہ ہے ۔

سوم، یہ جو کہ اس سے قیام کیا گیا ہے ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی افضیت
 ثابت ہوتی ہے اس طرح نہ تو اس سے قیام کیا گیا ہے جو اس باب میں جو وہ دوسری
 روایات سے صرف نظر کر کے یہ قول کیا گیا ہے جن میں تصریح موجود ہے
 کہ اس میں تفریق موجود ہے اور یہاں وہ اس مخالفت میں ہے کہ یہ اس
 کا اپنی ذمہ داری ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہ ہو۔ یہ ثابت ہے کہ یہ
 دیکھتا ہے کہ یہ اس میں جو یہ اس میں ۱۵ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ ۔

فرمانا کہ میرا اس وقت یہ ہے کہ میں نے پہلے سے قبل کوئی نہ دیکھا ہے کہ یہ وہ
 ہے اور وہ اس کے ذریعہ میں کیجئے گا کہ اس کے خلاف میں ہے میں نے اس
 کا یہ ہے کہ اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے اور وہ اس وقت ہی ان
 کا ہے کہ یہ اس کا اس میں ہے اور اس میں ہے اور یہ ثابت ہو گیا ۔

اب اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان
 پر مبارک کریم کا اجماع و اتفاق قیام کرنا تو ایسا ہے کہ اس میں خود بخود واضح
 ہو گیا کہ یہ اس کا یہ اس میں ہے کہ اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے میں نے اس
 قیام اور اس کو مشاہدہ اس سے کہ وہ اس کے خلاف میں ہے
 لہذا افضیت یہ ثابت ہو گئی اور اس میں وہ اس کے خلاف میں ۔

اب اس روایت میں اس کا یہ اس میں ہے کہ اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے
 کہ اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے کہ اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے
 لہذا یہ ہے کہ اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے کہ اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے
 قیام اور اس میں ہے اور اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے کہ اس میں وہ اس کے خلاف میں ہے

سے تو اس کا ہنگامہ نہ ہونے سے ہی حق عزت علی رضی اللہ عنہ کے فروع کے مطابق اسلام باقی ہے تو راستہ نہ ہونے کی تعمیل اور اس کا مدار ایمان و اسلام ہونے کا وہی قلم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عزت مولا کی کائنات و راستہ کا ثبوت واضح ہو گیا۔

(۱۰) ————— امام جوامیر کو جہاں مولا دینا اور اس سال کو الہی حکومت مولا کا ہے پر قیاس کرنا ہی بنیادی غلطی ہے کیونکہ ماجرہی واقعہ کے اجتماع کو عزت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے اس خلیفہ کا ثبوت قرار دیا ہے اور اس کا اثر ثقلی کا یہ بھی ہے کہ شیخ ابو جہر میں ہے۔ **إضا الشهور فی معالمہاجرہی** والآن بعد ان اجماعوا علی رجل وسموه اماما كان ذلک، ذلک وبقی (الی) قائلوہ علی اتباعہ ظہر سبیل المؤمنین وولاءہ انشاء اللہ۔ خود ہی بعد ان کتاب کا حق معرفت ماجرہی واقعہ کے ہے ہے وہ کسی پر مشتمل ہو گا سے ہم اور خود ہمارے گری تو وہی اثر ثقلی کی رضا ہیں ہے لہذا اگر کوئی اس کی مخالفت کرے اور بددعا سے اس کے ساتھ مؤیدین کی ما سے بچنے کی وجہ سے جنگ کرے اور اثر ثقلی اس کو اور مجھے گے جاہد کر دے پھر اس سے اپنے خود الی الفت سے نفرت و شہد اور نوکیت کے درمیان فرق کیا ہے۔ مسلسل تیس سال تک فطرت و شہد کا دور شہیم کیا ہے اور اس کے بعد تک و عظمت ہو گئی راستہ اور کچھ رحمت بنام با لفظ اس دور فطرت کو نام جوامیر کے دور جرم قیاسی کرنا خود علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ہٹانے کے مترادف ہے۔

(۱۱) ————— حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو کوئی چار مرتبہ مشورہ و قیام مسامتہ تم کر دے تو آپ قسم دے گئے اور دینا تم کو بالکل بجا ہے لیکن شہیم و فتویٰ میں سلاہی کہا تو میری اگر وہ دین اسلام سے برگشتہ تھے اور اور اس کا کوئی فائدہ حاصل و قراہ اور قراہین و آئین کے ناقص اور جاری

کے لئے ہے تو انہیں آپ نے اسلام اور الہی اسلام پر توبہ کی کہ ہے سنا ہے
اس کے جواب دہ ہونے لگے۔ العیاذ باللہ۔

نویں صاحب کے اس جواب کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے الہی شخص کو
خوشت اسلام دے کر حقیقی الہی اسلام میں داخل فرمائی کی ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ
جو اس سرخوردہ میں ہے۔ تو اس قلوبین سے اس سرخوردہ کی نفرت غصہ۔

اس وقت کہ اختلافی مسلم ہے ہاں ایسا امام مسیح پر غصہ لازم نہیں آتی اور
یہ امام اس کے قائل ہیں اس خلافت مبارک الہی، جہاں الہی من و مقدر مہاجرین و انصار
کے اہل شایعہ ہونے کی غلط فہم پر مبنی یا جتنی غصہ کا تسلیم کرنا ہوگا
تھوڑے دن کا جہاں اس قیام دعا عرض ہو جائے۔

اس وقت آپ نے خطا خطا کر کے صاحب کا جواب جواب سے کوئی دہرہ
سچا دل سے لکھا ہے کہ سن انا کہ درختین درختین سے باہر لے گا۔ اے عجب تعلق !

غریب شیعہ !

حضرت علیؑ کے قابل رشک اعمال نامہ

و روی جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ عن اخیل عن
و کفن و غسل علی علیہ السلام فقال علی اللہ علیہ صاع علی الارض احق
بالی ان تلقی اللہ بصیفة کذا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

امام جعفر صادقؑ کا امام احمد سے دعوت فرماتے ہیں کہ جب وہ میرے پاس آئے
میرے شیعہ ہونے اور ان کو کفن پر لے گیا تو حضرت علیؑ کے تعلق انگریزوں کے لئے
فرمایا اس پر اللہ تعالیٰ کی صلی درختیں و درختیں، ہوں تا امام دے تیرے میرے
تو ایک کوئی چیز اس سے زیادہ پسندیدہ تر نہیں کہ میں اللہ سے ملنے دو میرا۔

اسی نامی، اس کوئی پریش کے اعلان نامہ کے لریج ہو جو اس وقت شمارے ملتے
موجود ہے۔

بہاؤی نظر اس کی مریضی تو ان کے اعلان نامہ کے ساتھ شگ فراہم ہے جس
اور وہ یہاں تو ان کو کامیاب اور نام کر رہے ہیں اب سوائے کس کی
میں اور کس کی نہ ہیں، سوائے کس کی کہ ہمارے ہیں، جہاں محبت و حق کو
اس سے زیادہ ہی کوئی قہم، اگر صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ کیا ہی نہیں۔
اہل تشیع کی نہایت متبر اور دیانت پر مشرور ہے اسے اس ملک اثر سادہ نہیں۔

ظاہر ہے حضور کی، ان کی کتب کی کتابت اور لکھا مست بھی تو ان کی محبت، اشراف میں
مشورہ نقل شیعوں کی غیر نقلی اور پر دیانت پر اہل تشیع ایسا ہی دلائل کو کثرت
پڑتا ہے کہ نیا حق حدیث بعد، "فی موقوفہ" بھی یاد رکھو کہ یہ موقوفہ
کتاب شانی کے مشفق ہا ہوسے اپنی کتاب حق الیقین میں، "حاضر و عیرون" میں
لکھا ہے کہ ان کا اثر علامتہ دایہ راست و یقین شیعوں کے بہت بڑے حاد میں ہے
ہے، اور ہا ہوسے مری کے مشفق ہیں تمام جہتوں پر شیعوں کا اعلان کرتے تھے ہی اس
کا اپنی کتاب میں اس کے نقل شیعوں ہوسے کا تصدیق کرتے ہیں۔

مستخرجہ کتب الہیہ۔

۱۱) بہار الحق اور بدوگر کی گونم، "ایہ خاد سار دیانت ہی سہا ہے"

نہر کی گونم ہے، یعنی یہ مریضی میں ۱۸۸۸ء میں اس کو اپنی ہست کے ہندو
کے مشن میں دکر گیا ہے اور یہ ملک میں اس کا کافی دشنامی جواب دیا ہے
اس میں سوائے مشن ہے کہ رنگ دکر ہے، جس میں گونم

۱۲) علی کوئی کہ ہا ہوسے تاسی ہے جس میں دیکھا برنگ اور دکر
یہاں پر ہا ہوسے مریضی ہے، لہذا ایسا جامع الصفات کامل ہست
عوضا ب کے کس دیکھا، علی دیکھا کا رنگے پر رنگ کر سکتے ہیں

کے یہاں چل کر خیر یا مں نہ آتے ہیں اسے خود بخود ان کی قسم میں مان لیں سے
 ہو رہا ان کے یقین پر یہی کہ کر دیا کہ عالم سچکے رسول خدا کی نبوت و رسالت
 پر شک کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ان کے علم و عقل پر یہ خود کہتے ہیں کہ
 پڑھی ہوئی ہیں اس سے زیادہ حکام شریعت کا حق میں یہاں کی زندگی پر
 جس کا اکثر و بیشتر حکم و شرک کی داریوں میں چل کر گزرتے گزرا ان حالات
 میں کوئی دشمن عقل و ایمان ہی پا کر کہہ سکا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 فرما صاب کے اہل ایمان کے ساتھ شک کیا اور کوئی صاحب عقل و ایمان
 تو اس کا تصور میں نہیں کر سکتا تاہم تصور ہی پر رہو؟

حقیقت یہ ہے کہ فرما صاب کے اہل ایمان میں کسی میں آدمی کے
 پہن کوئی قابل شک کا نہ رہیں ہے۔ یہاں تک کہ حضرت امیر محمد المصطفیٰ
 رشک کریں ان کی منہ ۱۹۷۱ء -

تشریحیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قابل رشک اعلان نامہ اس کی معارفی معراج
 درستی اور صحت کا بیان؟

جواب اقول: ڈھکوسا صاب نے سب سے پہلا جواب سب سابق -
 شور و غماور و دھواں کے ساتھ دیا کہ یہاں اہل اہلسنت کی معایت سے غلطی میں مرقوم
 ہے۔ تاہم مہدایان نے اس کو تکرار کیا ہے اور یہود و نصاریٰ نے قرآن کا کافی دشمنی
 جواب دیا ہے وچودریو گویا تاہم مہدایان کوئی آیت بھی ذکر کر دے تو
 ڈھکوسا صاب کا جواب یہ ہو گا کہ آیت ہے اس کو تاہم نے معنی میں ذکر کیا
 ہے اور یہود و نصاریٰ نے قرآن کا جواب دیا ہے آفراس امتداد حرکت کا بھی کوئی
 جہاز ہے تم کو ہمارے کتب میں یہ معایت اور اس کا معنی و مقوم
 ملے گا نہیں ہے پھر تو کوئی بات ہوئی معنی اس میں کہ اس کو انھوں نے دیکھا ہے

فرمان ہوا آپ کا نہیں ہے بلکہ بقول جبرائیل نے اس کی تفسیر یہاں (روائی) یہ ہے کہ آپ کو صاحب شرف و جلال و مالک و نہیں کہیں گے کہ وہ عبادت شیعہ کا نہیں ہے۔
 (۱۶) ابن ابی العزیز بھی مغربی نے شرف نبی علیہ السلام کی عبادت اٹھ کر اپنے قریب پہنچے گذر کر کہ ہے اتفاقاً ذکر کرتے ہوئے لکھا کروں گا۔

وقد جاء في رواية ابن أبي عمير عليه السلام جاء حق وقت عليه
 فقال ما بعد احب الي ان اتقى الله بصحة من عند النبي
 (جلد ۱۲ ص ۱۰۱) اب یہ بھی واضح ہو گیا کہ موت بھی نہیں بلکہ حضور اور تفضیلی۔

مظہر بھی یاد اور ایمان شیعہ بھی اس عبادت کے تاقی ہیں۔
 (۱۷) یہود و نصاریٰ و اہل کتاب اللہ نے کتاب اللہ تاقی کے میں وہ اپنا عبادت پر مشرک کرتے ہوئے کہا۔

ان في حقه من اصحابنا من قال ان اتقى الله بصدقته
 ايضا معه بما يشهدوا به انكده بما اتفقوا عليه من ان يكون من اتقى الله بصدقته
 اصحاب نے کہا ہے کہ عزت علی رضی اللہ عنہ سے (عزت علی رضی اللہ عنہ سے) عبادت شیعہ کے
 ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی آرزو اس لیے کہ ان کو جو کہ اس
 میں ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دیر و جان سے حاصل کریں اور
 میں گو وہ عبادت شیعہ ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور مالک و دوسرے
 حضور عباد کریں اس قول میں اسید مرثیہ نے متقدمین و اصحاب کے تاقی کہ
 اس عبادت کا حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ سے فتویٰ ہوا تسلیم کر لیا
 لہذا عبادت کا درست ہے ہونا اور واقعی عزت علی رضی اللہ عنہ سے فتویٰ
 ہوا مسلم ہو گیا۔

مشیعین تاویل کا ابطال ۱۰ اب یہ ابن ابی عمیر تاقی اور اسید مرثیہ اور
 متقدمین شیعہ کا یہ قول کہ اس سے مراد وہ عبادت ہے جو کہ میں لکھا گیا کہ عزت علی
 کو عبادت نہیں جتنے ہی گھبراہٹ و اطمینان عبادت ہے لیکن اس لیے اس کے

ہر ایک بشرِ انسانی کے حضور آمد و رفت کی گواہی ہو گی کہ جس قسم کے اعمال کی تفریق ملاحظہ فرمائے۔ سب کو آپ کے حال میں اس کے ہر کس کچھ اور سنی تھا تو یہ دھمکے اور فریب ذلیل نہ رہتا تھا انسانوں کا ہوش اور طریقہ ہوا کرتا ہے بشرِ انسانی کے شیریں ہیں بڑا نڈا اور دوا کا اثر کرات سے غلو و حیرا ہوتے ہیں ان انصافوں ۱۰۰ صبیح شہید کرنا کے ذرا جان پیسے اسد بشرِ انسانی کے حضور نظر نہ

۱۴۔ — اگر خواہ مخواہ صورت ظنی میں نظر نہ لے اس اعمال نامہ کے مصلیٰ کی کوشش کرنی تھی ہر بشرِ انسانی کے اس صورتِ ملاحظہ کے ساتھ خاصیت اور جانتی ہیں کہ ستاروں کی صورت کے بعد یہ وہ کارِ خیر اور نیکوئی کے سامنے اس طرح کہتے کہ ضرورت نہیں تھی اور انہیں خط آخر و پہلے کی ہو گی کوشش اور تلاش آمد و رفت تو اگر میں چھوڑ کر میں ہو سکتی تھی اسد نیکوئی کو اس معاملہ اور خط جن سے بھی پڑا یا ہو سکتا تھا کہ ان کے جنگ اعمال بعد اعلیٰ کارناموں کی وجہ سے انہیں مستقبل میں کے ساتھ شک کر رہا ہیں۔

تفسیر امام کے راویوں کا حال ۱۔

اب لڑا، امام ہجر مادی رضی اللہ عنہ سے منتقلی اس مہارت کے راویوں کا ہاں کو بیٹے ہیں کہ وہ کس قسم کے لوگ ہیں بلکہ اس تفسیر کا معنی ہر قریب ہونا مبالغہ ہو جائے۔

منتقلی میں مگر کا حال ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا معنی امام ہجر مادی رضی اللہ عنہ سے پہلے کی گئی تھی کہ میں نے پہلے کیا ہے لڑا اس ذاتِ شریعت کا تعارف۔
 جھکا کر ہوں تاکہ حقیقت حال مبالغہ ہو جائے یہ لغویات انکار امام کا طرفِ حق سے کہنے گئے ہیں اور یہ جاننا کہ وہ اس قسم کی بے سرو پا اور غیر عقلی باتیں کہیں
 ۱۵۔ امامی شخص سے مراد ہے کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 ابو بکرؓ کو کسی سے جو کلام کہہ کر کے شیعہ بنی کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 کہا: تو یوم عروہ اللہم یدخلہ « مرگ اچھا نکلتا ہے چنانچہ شرفائی نے
 اس کے لیے مجلس اور حضرت ذفرائی تو عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں رضی اللہ عنہ سے
 کہا: نقلت ما علی فی الارض من الاقراہ الا انی لقلل ما قال اللہ تعالیٰ: «ما منکم»
 اور بڑھا: ان کنت ما علی الا بید اللہ منی وسید السلوین تغضی انک ان تقسم لانی
 چنانچہ بزرگوار نے کہا میں کو تم ذکر کر گئے اگل گروہ دنیا قدر جو اثر ثنائی نے
 فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی نہیں گھر میں وارد ہونے والا ہے بخیر ہی سے
 گھومتے ہوئے و شکم تم با سے تم کے صاحبزادے رضی اللہ عنہ کے میرے ۔ اور
 میں اسام کے سرور تم کتاب اللہ کے ساتھ فیض کرتے تھے اور تقسیم اسواں
 میں مسادات سے کام لیتے تھے

فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ خطاب کو میری بارگاہ میں مقرر ہوئی آپ
 انکو پیش کر کے اللہ کا، اللہ تعالیٰ یا ہوں عباس کیا تم میرے لیے اسکا کھانا
 دیتے ہو، تو میں نے کوئی کام ظاہر نہ کرتے ہوئے اس خدمت میں فرما
 دیا چکیا ہست مومن اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کتفی برقالہ اشہد ، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
 میرے دونوں گنہگاروں کے درمیان چکی دئی اور کہا گواہی سے ، اور
 ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا: امیر المؤمنین علیؓ فواللہ لقد کان
 اسلامک عزوا و امانتک فتحا و لقد سلأت الارض عدلا۔ تم
 پریشانی کا انکار کر دئی کہ رسد ہو غلک قسم ہے شکتمارا اسلام آتا مریب
 عزت اور عزت امیر المؤمنین امیرت و علی حنف سراسر بیخ فہی اور یقیناً آپ نے
 زمین کو عدل کے ساتھ برباد تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اسے ابن عباس
 کیا تم اس امر کا خدمت دیتے ہو تو آپ نے خدمت دینے کو پسند
 دیا دیکھو کہ اللہ تعالیٰ پر ایک حکم اور فیصلہ دینے کے حراوت تھی اور

اس میں توقف کیا "نقل اللہ علی حلہ الاسلام قلن نعم وانما نعتك فقال نعم"۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ جو اس میں شہادت دیتا ہے وہی اللہ میں بھی اس
شہادت میں تیس سے ماضی ہے۔ ۱۰ (شرح صحیح ابی یوسف ص ۱۱۴) اللہ کا حق جو عزت
و تہجد و شرف و عظمت کے لئے اور باطنی اور ظاہری تقدس پر باری قرار دے۔ بعد ازاں صاحب الای
ہی الحق قدس بصفات وحدانیت میں بیان کیا کہ اس میں شہادت دینا اس کے معنی میں نہیں اور اس
کے ساتھ شہادت کا کیا۔ بارگاہ میں جتنی باتوں اور مذاہب و عقائد و افواج ہو گئی اور
ساری سہائی سداشیں اور سرود و نغموں کی قرینیت اور باطنی چوک کہ گئی کی گئی وہ سب اور
مگر چاہے میں کی یا نہ ہو تو گویا کے لئے اس میں سیاق و سباق میں اس قدر رخصت
اور مذاہب کی جو لازم ہو سکتا تھا، اور خدائے نامہ اہل اسلام میں ان کی عظمت اور رخصت
بڑی کے عقیدہ کی بنیاد پر ان کے شک کی ضرورت تھی۔

شیعی و سنی کی حقیقت :- اب خدا و ملک و صاحب سے کہہ دیں اور
مذہب شیعی و سنی کی حقیقت سے پردہ اٹھا جائے اور اس
کی توحید اور پہلوں کا چمکنا سب سے پہلی وجہ تو یہ بیان کی گئی ہے کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسے جتنی اہل کلمت اور صاحب مذاہب مذاہب کو اس
تعداد اور تعداد کی ضرورت کیا ہو سکتی ہے؟ سب کے شک و کتابت میں
جو باطنی کوئی اور اس پر کتابت میں علی یا علی برتری ہو اور یہاں سب
پر شک ہے خدا و شک کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

الجواب :- اولاً - شک کرنے کے لئے ہوتی ذاتی علم اور میں میں گزری
کی ضرورت نہیں ہے بلکہ دوسرے پہلوں پر ہو سکتے ہیں۔ ثانیاً ضرورت کمزور اور
اشخاص عام و قریب و دین اور اقامت حدت اور لوگوں کو براہ مستقامت
پر چاہے جس طرح کہ آپ نے فرمایا وہاں عدال و انصاف و حق و باطل و حق و باطل
اور کہ جس بعد میں نصیحت ہے اسلام کی نالی اور اس میں جو خود میں براہ راست پر تھے
اور رنگ کی کسی براہ راست پر گزری کیا تھی کہ ان کے راست و سکون مسوس

کیا۔ اور حقیقت کس جہاں سے جہاں شخص پر ہی غفلت نہیں ہے کہ متعلقہ جگہ کا کام نہ اور
 اگر وہ شائبہ غیر متعلقہ جگہ کی نسبت نہ یا وہی نسبت نہ ملا بہت بڑا عالم ہو کر پڑ جائے
 نہ اور اس کے مقابل حقرا عم رکھنے والا ہو کر غلبہ دروزہ اس کی نظر ملے یا غلبہ
 جو حالت میں مہارت میں مصروف نہ غفلت ہے لیکن دوسروں سے واسطہ نہیں ہوگا
 اور اس کے مقابل دوسرا شخص فراخ نفس و عیادت اور سنسن ہوگا یہاں تک کہ اسے لیکن
 دوسروں کو بھی ان امور کی امانی پناہ دے گا کہ اسے قوی نہ کیا ہے کہ اس کا ہر شائبہ
 دوسرے شخص سے زیادہ ہے اور اس کی رشک کرنے کا اس میں اتنا نہیں ہے۔ کہ
 ایک ہی عمل دہلی کر کے کسی اور پر اور دوسرے میں غفلت و ہر قریب کو علم میں
 کمال کے باوجود قادر و قادر خلق اور قوی و قادر صحت دین میں اتنا نہیں ہوتا بلکہ
 ہر شائبہ ہے۔ علی الخصوص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو انہی عقیدہ کے مطابق علم و ماکات
 وہ ایک کوئی حاصل تھا اور اہل سنت میں آپ کو غفلت سے انکار اور غور و عیادت سے
 محاسبہ اور کچھ غفلت بھی کہتے ہیں تو آپ کے علم میں پورا گریہ و غور و عیادت
 تو آپ ہی اختلاف و اشتباہ اور کشت و غور کی زندگی نہ ہو جائے گا اور اشتباہ و غور
 غور و اشتباہ اس طرح برقرار نہیں رہے گا کہ آپ ان کے ساتھ رشک کرنا اور
 زیادہ غور و اشتباہ ہو جائے گا۔

(۴) ایک ہے عالم میں علم و اہل کمال اور غفلت و ہر قریب اور ایک
 سہ اس برتری اور حقیقت کا اشتباہ میں لیکن اگر شبہ عامہ اس کے قول
 کے مطابق علم و اہل میں غفلت ہی نہیں شرعاً سب سے غفلت جاتی ہیں ہوں
 گئے کہیں سے نہ ان کے آپ کو آپ اپنے آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 یا دیگر مجاہد کا سہہ غفلت و ہر قریب میں ہیں آپ کا اشتباہ و غفلت کی
 چانچا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ قصری حاکمیت اور حاکمیت اللہ اور حاکمیت اللہ
 میں تو ہر جہاں میں ہے لیکن عام ہر جہاں۔ جہاں وہ عالم ہو سکے ہیں
 داخل ہوا جس سے وہ ہو سکے ہیں لیکن ان کے شرع میں شیم میں چلے اور

گلوں کے بیچہ داغ میں کب ماہ پاسکتے ہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس طریق پر حضرت علی رضی اللہ عنہ شگ کریں
 گئے تھے کہ اگر وہ شاہ کا بیٹا ہے کہ رسول خدا کی خدمت میں ملائے پر شک کہ نہ پہنچے
 نظر آتے ہیں یہ چون ڈھکوسا سب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لاپتہ قرار دیا تھا کہ اسے
 دیکر ابی بکرؓ میں شورش کو کم کا دور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا جس سے ڈھکوسا سب
 کی طاقت اور طاقت ختم ہوئی اور وہ بھی ہے کہ اگر کو بھی اور کھینچ کے کھل دیا
 کائنات کا ہر کسی ہے کہ وہ جو سب ایسا ہی کے مقابلے پہلے تر کو کھائی اور
 دوری اور انہی خوب حال کو رسول ہی تبدیل ہی بہت زیادہ موسیٰ ہوئی
 ہے جسے دور میں نکلا پیشہ پر ہنس پڑا تھے کہ خدا اس کا اثر فرمایا ہے
 لیکن شک کا دور ہے ہر نفس کا اثر کیا نہیں ہوتا اور کسے کو کہ حضرت علی
 صلی اللہ علیہ وسلم اور انہی کے ساتھ لڑا یہ قرآن ہی بھی مقابلہ اور طاقت
 کا اثبات ہے اور آپ کا اس شک دور میں آپ نے صلح حدیبیہ کے موقع
 پر کا خیمہ صحت اور صوف شہداء کی اکثر کے شان کا تصور تھا لیکن شہادت اور
 بیعت و غلبہ کے اندر میں آپ نے جو سن اور جو دور فرمایا جس کی شان سے
 اس کو شک سے جبریز اور اگر اصل کا دور قرآن کے طاقت بیعت و غلبہ خود نہیں
 رہتا چاہے تھا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نور ماری اور غلبہ طاقت و طاقت
 کے تحت ہر سب ہونا چاہیے تھا اور یہ سب دینا کے اسی مقام پر اس مقام سے دور
 اس طرح کا نظریہ کیا چاہیے تھا ڈھکوسا سب کی قرآن ہی میں انہی کوئی دیکر
 یہ قرآن دیکر انکار اور بدعت ہم نہیں تھے دوروں کے ہادی کہتے ہیں کہ
 تھے ہم بدعت یا انہی لوگوں کے لیے تا ہی شک کب ہو سکتے تھے کہ کو کر دوی
 آیت ہی قرآن کن خود ہی ہے حق ہی وہم غم وہ عز و ما وہ سہل گئے
 اور ان کا دور اور صحابہؓ اور انہی کا دور تھا معلوم ہوا قرآن کے قیام
 کے بعد ہر دہائی میں لا حیدر دیکر کہنے کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

[illegible]

و حکومہا سب سے بڑی حد تک محفوظ کا نام لینی بجز مسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے
 انھوں نے اس نام کو اپنے مذہبوں سے باہر دینوں سے بھی قبول کیا بہت کم
 دینی لوگوں میں یہ عقیدہ کبھی نہیں ہے اور حاکمیت دینی نہیں ہے جب کافر میں
 یہ لوگوں کیلئے کیا نہیں اس عظیم ہستی کی تعظیم کا احترام کرنا چاہئے تو توہین چاہئے
 اتنا مہذب بشری جو اور دینی کی کو خوش گوئی کے لئے ان کافروں سے بڑھ کر
 لیکن خود گوار ہے ہر قرآن پڑھنے والے کو ان کی احترام کو خود گوار
 ہے "لا علم لنا" ہیں انکو ہم نہیں ہے۔ مگر قسمت اختری ہے جو قوم ان
 کا نادم کرتا ہے تو یہاں تک کہ لوگ ان کی تائید و حمایت کے پر اب بھی جہاد
 کو ہم نہیں تھا، نعوذ باللہ من بدلت۔ پتا ہے۔

سے دعا جب دی جاتی ہے طاقت ایسا جاتی ہے۔

۱۲۰) دلوں میں سب فراتے ہیں لگیا حضرت علی رضی اللہ عنہ منہ بجا ہو گیا تنگ
پر دنگ کہیں گے میں کا کڑوہ خوش خوش کرو ترک کی داریوں میں بٹکتے گھر گیا۔
دلوں میں سب دعا دعا پنے کس بھوک سے بھوکا ہے کہ میں

کی مدد نہ کی یہاں کی حالت پر گرتے دودھ مروں سے غصوں پر اکتا ہے۔

اچھ کو پیلا پر تھے ہی خون پر تھے کار عرونی ہے دودھ غصوں علی رضی اللہ عنہ

کے جانی حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے دودھ سرور دم علی رضی اللہ عنہ کام کے پکا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فریخ کس کے عروہ سرور دم آئے تو کیا فیصلہ ہے کہ تم

سے غصوں ہو گئے ان کے برابر دعا و دعا اللہ میں ذلالت

دودھ دیا ان کے کام علی رضی اللہ عنہ کے اعوان حضرت کے بعد جو لوگ کسی وقت

جو مدد غامی میں داخل ہوتے ہیں کے ساتھ ساتھ دودھ دیا ان کے دودھ ہو گئے یا ان پر ہفتہ

باقی ہے جب دعا اللہ قابل مؤاخذہ ہیں اور اس طرح دلوں میں ان کے لیے ہفتہ

اور اس کے دلوں میں علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کسی قسم کا مقابلہ ہے تو اس حقیقت

سہا بنی کس میں مؤاخذہ اور تنبیہ کا حق کس نے دیا ہے اور اس کو تمام میں و کشیش

میں دنگ کرنے کا استغناء نہیں تو حضرت رضی اللہ عنہ نے دعا سے اور مقابلہ

نہایت کا اعتبار دیتے دعا سے تو یہی کو دودھ اور دودھ میں نے اور تو ہر صف پر ہی

تسیم کر لی اور دعا سے یہاں لکھو رسول گرام علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لکھو کا یہ دعا

اس لیے تسیم نہ کر لی کہ دعوت کے لیے علی رضی اللہ عنہ با سلام ہوئے ہیں عزت شہد اللہ

سایا شرف اعتبار کا یہ لکھو اس کا کیا اعتبار ہے انھیں اس اہمال کی وجہ سے کہ ان کو

نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اسلوب دعا بہت لکھ لکھ ہے واللہ اعلم بالصواب

انکسوا موسیٰ علیٰ قتلہ ہارون، فاسخذا تم الرجفۃ من بلایہم ثم یاکفہم اللہ

انبیاء موسیٰ بن - (روحانی الکشفی ج ۲۶) - یہاں آری ہیں

سے ہوتے ہیں اس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قتل کے ساتھ شرم کی تھا اور ان کا

[illegible]

اسی وقت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس جنگ کی فکر اپنی امت پر
عزیز سے کیا لیکن خدا تعالیٰ نے ہمارے دوستوں کے ہاتھوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ
پر اپنی فتح و شکست کے فیصلے میں غم کے شک و شبہ کی فتنہ کیا جو کبھی ہے ؟
اور آپ کا فرض جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ چاریت کا انجام فرمائے اور آپ نے اس
کو اس طریق پر فرمایا ۔

جواب انگشت ۴ : اگر صاحب کے شیطان میں کراہت بخود غیب اور
جنوں یا ان کا انداز میں دلکشی کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین کا سر صاحب کے ہاتھ
سے ہلکا کیا تو وہ کراہت ہے جس آدمی کے ہاتھ میں اعلیٰ نامہ کے ساتھ
دلکشی کا کوفہ پہلو ہو وہ نہیں ہے اس میں آدمی کا ذکر کر کے اور عورتوں کی تعظیم کو بھی
حکم کر کے جس سے ایسا اور یہ دنیا کی آفتاب ہو گیا ہے اس سے شیطان کو بھی شر
آ رہی ہوگا کہ اس کے خلاف تو خود نماز گزرتا حقیقت میں کہ جو نہیں کیا اور
آج عبادۃ اللہ میں اکتفا نہیں کرتا کہ اس میں تندرست استخوان کے ساتھ اپنا احترام
بجھ کر دے۔ مگر میرا یہ چون تھا جو سے جلافت کر گیا ہے کہ کسی کو بھی ساق نہیں کیا اور
وہ خود میں اشراف عالم کہ اور ایسا ہی کے ساتھ اس پر نکتہ بیٹھے ہیں خود
حق یہ ہے۔

مذہب کشیدہ از حضرت شیخ اسحاق قادری مدظلہ العالی

خطبہ حضرت عبداللہ بن عباس در حق

خلقاء مثل شتر رضی اللہ عنہم

قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فی البکر (المصدق) اذ
اشہاد بالبکر کان والله للفقر لیس حیوا للقرآن تعلقا وعن البکر
ناہیا و بدینہ عاروا من اللہ خالقنا وعن النہیات ذمرا
وبالعروہ انصرابا لللیل فاشکوہ الکفار صائنا فی انہا بہ
ورعنا وکفانا و سارہم و عفا ان تغضب اللہ علی من
ینقصہ من طعن علیہ من تاج اللہ ابن حجر مہدی کتاب المذہب (ص ۱۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں
کہ شاہی میں فرمایا، اللہ تعالیٰ ہم سے (پسند) ہو کر اور سوئی ہو کر اللہ تعالیٰ کے
قسمہ و غیروں کے لیے دیکھتے اور ان کی کریم کی کاوش و جوش کو سنے
داسے تھے۔ بڑی باتوں سے متوجہ کرنے داسے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی
حاکم تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے لے داسے تھے۔ اور ان کی اہل
سے جاسے داسے تھے۔ اور ان کی کا حکم دے داسے تھے۔ دلت
کو خدا کی بندگی کرنے داسے تھے۔ اور ان کو روزہ رکھنے داسے تھے۔
تمام صوبہ پر پڑا اللہ تعالیٰ اور توحیدی میں فوقیت حاصل کر چکے تھے۔ دینا
سے بے رنج و صبر کا ان میں صبر و عفو اور ستم پرانہ دشمنوں کی شان
میں تجسس کہتے یا ان پر جس کو کہتے تھے ان کی شان میں تجسس کرنے
داسے پر خدا غضب جو

لکھنا قادری میں ایک تفسیر دلت ہو یا نسخہ تصدیق کتاب المذہب (ص ۱۲۳)

بیچے کر دی، ماحزرت صاحب میں مرقوم ہے اور شہسب سے ان کا تعلق تو یہ ہے
 راجہ تعلق نورساجد و جود کے گراں قدر ہیں یہ اقلی حضرت عبدالعزیز عباس
 کے بھی ہوں تو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ مذہب ظہور میں متعدد جماعت صرف بڑے
 یا امام مسلم اور میں اقلی ہیں کے فرق داخل کے خلاف پر اس کو پرکھ کے بہرہ
 مجاہدیت حاصل نہیں ہوتی۔ (تحریر انیسویں ص ۱۱۵)

تحریر مزید ان کا پورا تشناہ اشراف السیالوی،

الجواب بتوفیق رب الأرباب

جواب الاولیٰ (دعویٰ) جو مذکور صاحب نے حسب ما دستہ پر جواب دیا کہ
 روایت احمدیہ مستند کی ہے لہذا ہمارے خلاف اس کو اہل جہت دشمن نہیں
 کیا جا سکتا لیکن ہم نے اس سے قبل صاحب ماسخ التواریخ کی رافی مذہبت
 کر دیا ہے کہ اس نے شوقِ جہد روایت نقل کرنے کا انکار کر رکھا ہے اور
 اگر کہیں روایت مذہبت آجائے جو حیدر شہر کے خلاف ہو تو وہ اپنے مذہبت
 کا تشویش ہے کہ پورے پورے گوشہ نشین کرنا ہے سوچ ہوتا ہے کہ مذکور صاحب
 نے اپنی مذہب کا گواہ کیا پوری طرح مستحق نہیں کیا اور پھر تحریر سے کام لیتے
 ہوئے غلط بیانی اور جھوٹ کو پروانے لگاتے ہیں۔

دعویٰ ۱) اس روایت کے چھ مستند گواہوں سے جو مستند ہیں یہ دعویٰ
 ہے کہ روایت مسند کی گواہی مذہب سے کی گئی ہے اور وہ حیدر
 اور نام داخل ہیں اس مستند کا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز مرقش دہلوی نے
 اس کا رد کیا اور وہ پاک کرتے ہوئے خزانہ مشرق میں فرمایا۔
 کیوہست دوم اگر شخص از عا دیر و دینے قرنی شہر ہا

۱۳۱) پھر حضرت مہداطریٰ عباسی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خاتم
خاس تھے تو انہیں معلوم نہیں تھا کہ امتدادِ گرامی کی تعلیم تو یہ ہے ۔

آلِ الْاَئِمَّةِ الْمَعْرُوفِ وَالْمَعْلُومِ بِالْاِقْدَارِ وَالْمَعْلُومِ بِالْمَعْلُومِ
مِنَ الْمَذْهَبِ وَالْمَعْلُومِ مِنَ الْمَذْهَبِ كَالْمَعْلُومِ مِنَ الْمَذْهَبِ
كُلُّهُمُ مَعْرُوفٌ وَهُوَ مَعْرُوفٌ مَعْرُوفٌ مَعْرُوفٌ مَعْرُوفٌ
اور روزی سے لکھی گئی ہیں اور سب سے افضل صورت اور صرف
اور خوب فکر کی ہے کہ جو پیشہ سلفی کے رہنے کو حق اور کافرانہ
اصل قرار دیا جائے ۔

(نوحیہ از بیج شرح صدری ص ۲۲۲)

حضرت شریعی زری امامی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام کبر و حضرت مرتضیٰ شہرستانی
کی تاخر و ان کی بازی لگادی تو حضرت عباسی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تاخر و قربانی
ورجائیوں شکل صوم برد۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مہداطریٰ عباسی رضی اللہ عنہ نے
انگریزی کی پہلی ہٹ کے بعد اپنا موقف حضرت امیر سلطہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہی لایا
اور مخالفانہ انداز میں اپنی صداقت و حقانیت ثابت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ۔
پہلی دور مدت بہت ہی کم و شکوہ صاحب کا خیال یہی ہو گا کہ کوئی ایسی چیز کی کتاب لکھوئے
الہاموس کے بعد کچھ کاشت کرے گا اور تجربہ میں ہمد و نقاب بھی لے گا ۔ اور
زمت ہمد و نقاب سے بھی اس سنگ خاس میں جائے گی لہذا ہم قرآن و حدیث کو سب کرنے
میں ہی ممانعت ہے ایسے اہل ہیئت کے چہرے سے نقاب ہٹ کر دکھیں ۔ اور
حدیث و روایت کی اپنے اصناف کی تعلیم و ترویج کا یہی درجہ کاری کا شاہد فراوی ۔

دشکوہ صاحب کی فریب کاری

اسیچہ تصویب ہمد و نقاب کے بعد ۱۳۷۱ھ میں حضرت نے خواجہ نام لکھا ہے
رضی اللہ عنہ عباسی پر حضور ۔ رضی اللہ عنہ ہمد و نقاب کے قصد ہے سنگ کی

معاذ اللہ! وہی دنیا سے قریب سے گئے ہوا اپنے بہادر بی مثال پھول کی نہ
 کوئی اپنے شباب کی کوئی چیز میں نہیں جہاں کے خلق اعلیٰ اور عزت و کرامت کے
 قریب بھی ہرچہ ہاں میں جیسا ہو لیکن لب و لہجہ اپنے لوگ نہ گئے ہیں جو اعلیٰ
 اہل کے چہرے دیکھ کر لہجہ کرتے ہیں۔

آپ کو کائنات میں کوئی غرور اور عزت و درخش نہیں تھا جس سے بالکل
 واضح ہے کہ وہ عزت اور عزت اپنے خیر کی آواز اور اپنا پسند و نالہ و اہل اسلام
 کو جو اپنا اپنے تھے اور آپ نے اس اعلیٰ حق میں کوئی گمراہی نہیں رکھی تھی۔ خاص میں
 خیر کا اندازہ میر شاہ نے قلم اور قلم کی ہلکی کا کوئی غرور تھا۔

(۴) حضرت میر صاحب رحمہ اللہ میں کئی صورت کے خیر و رفعت اور

تھیں یہ وہاں جاتے ہی رہتے تھے اور بے شک میں باہر عزت میں
 کہنے سے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے دور میں جب کہ
 طاقت و روح پر خیر حضرت خلیفہ رضی اللہ عنہ حضرت میر صاحب رحمہ اللہ کی ہاں گئے
 اور عزت بن اہل و کرامت وہاں پر ہو گئی لیکن جب انھوں نے اپنے بہادر
 کے مشعل غرور سے کہہ کر کہیں تھوڑے کہ حضرت علی کی طاقت و شان فرما کر اور
 میر صاحب رحمہ اللہ نے کہا ان کا نسبت کم مرتبت ہوا واضح اور نہ کیا ہے
 کہ میں اپنی اعلیٰ صفات ان کو اپنے قلیح اور اثر کی اپنی شکر کی طاقت خیر
 انداز میں بیان کیا ہے۔ انرض وہاں کوئی چاک کا غرور تھا اور نہ کہ کوئی بہادر کا
 قلم تھا اٹھائی قرینہ اس مدح سرائی اور قصیدہ خوانی کو حضرت ابی دہاس
 کے قصیدہ کے ہر کلمے پر طاقت کرتا خیر و بے حیا قلیح کو جنت
 اقبال پر درخشست مسوے ہو تو اس کا کیا علاج ہے۔ بلکہ اس میں رضی اللہ عنہ
 اپنا وفات کے دوران فرما تھی میر سے دلدار گمان فرماتے تھے۔

لا تکرہوا مبارک معاویۃ فانکم لو فارقتموہ لوانتم الرؤس
 تنہی ومن انکوا اهل کائنات، میر صاحب کی کرامت کا پسند نہ کرو اگر

[illegible]

جواب انکسٹ اور صرف یہی جیسا کہ تھا نظر نہ لے، پتہ نکالنا ہے جس پر اپنا
خون چھڑو تاہم گورنر صاحب نے ان کا اعتبار نہ کیا بلکہ اس کا جواب دیا کہ وہاں میں کنگیا
اس مقام پر جو رعایا نے انکار دیا وہیں انسانی کے حواس سے وہ نکالے تو
کے گئے تھے۔

پہلا سوال: حضرت علیؓ کیوں مباہلہ میں جاسی؟ علیؓ ہمارے ساتھ تھے۔

حضرت خرقہ: تمہارے باپ رسولی غلامی اور غلامی کا حکم کچھ اور تم
آپ کی طرح تھے۔ پھر میری قیادت میں قوم قبیلہ کے لوگوں نے مجھے
حضرت خرقہ سے ملنے دیا۔

حرفوت و شرفوت اور نواخت کا ایک ہی لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ جو شخص نواخت کرے وہ شرفوت ہے۔ شاید تم یہ کہو گے کہ حرفوت اور نواخت تو جس مقامات سے شروع کرنا لیکن خدا کا قسم یہ بات نہیں سچ ہو کر کہے ہو کیا میں سے لیا وہ حساب کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ تم کو نواخت دینا بھی چاہتے تو ایسا کیا تمہارے حق میں وعدہ نہ تھا۔

اس ہی دے کھائے کو خور سے بڑھو اور ہر بڑھو اور بچو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

کے کہ جس سے وہ اختلاف پیدا ہے کہ آپ حضرت صوفی اور حضرت غاصق کی عظمت کو کامیابانہ انداز میں دیکھتے تھے اس کی وجہ سے حضرت عبدالطیف بن عباسؒ رضی اللہ عنہ کی عظمت سے ایسا لگتا تھا جو وہ نہیں ہے۔ اگرچہ کہ بعض اہل تصوف اور جنت الاسلام پرانے کا وہ عید پر پورنیا سے وہاں دیکھ گئے اور وہاں اس قسم کے نکالنا سے ثابت کرنا چاہتے تھے اس سے زیادہ اندر میں گھس گیا ہو سکتا ہے۔ سو ہم پر تاج بنی صاحب کا اور دعوت علی علیہ السلام کو خدو و رنگ توفیق نصیب نہیں ہوئی۔

دوسرا مسئلہ : مذکور سب فرماتے ہیں کہ ہر اکابر اس سے زیادہ متعلق ہے کہ باہر دنیا میں رہے لیکن ان میں سے کئی ہیں جو دنیا سے دور ہیں۔

حضرت عرف : انہوں نے عبدالطیف بن عباسؒ کی نسبت پر بعض باتیں کہنا کہ ان کی تائید میں ہے اس خیال سے ان کا تحقیق نہیں کیا کہ تبتلی۔
حضرت جری : نگاہوں میں کم نہ ہو جائے۔

میرزا علی شاہ : وہ کیا باتیں ہیں؟

حضرت عرف : میں نے سنا ہے کہ تم کہتے ہو ہمارے قاتلان سے خلافت منہ زائد چھین لی گئی ہے۔

حضرت جری : ہم کی نسبت تو میں کہہ نہیں کہ کو گز بات کہیں پر لگی نہیں ہے لیکن منشا تو اس کا خوب کیا ہے جس سے آدمی اس کا مسامحہ ہو سکا کہ وہ ہر لوگ آدمی کی کہ وہ وہی پر مسامحہ ہوئی تو کیا خوب ہے۔

حضرت عرف : انہوں نے جو اس قسم کے دلی سے ہر اس شخص کو کہنے وہاں کی گئے حضرت جری : اس بات نہ کہیے وہاں سے کہ وہ اس کا کام ہی آگیا تھا۔

اس کی وجہ سے اس کا نام جو دینی لیکن سوال ہے

کو حضرت بعد ازاں ہی اس جی اٹھ کر غصہ نہ اس کا کلامی پاسد اور نام کس کو کہتا ہے اور نہ حکم سب کا اور نہ کہ وہ کلامی اس کی وقاحت کرتا ہے کہ کہ ہمارے قلم نے یہ کہا کہ اگر یہ کہ خیریت کے ساتھ اس قدر خوفت کی خیریت میں مل جاتے اور حالات واسطہ قیام میں کے خودی اور انتخاب سے ہی قیام کیجیجی انہوں نے اس خیالی پر کہ اگر کوئی ہی مگر از میں نہت اور خوفت میں ہو گا تو وہ وہ سوئی کو خیر بھی لگے اور کوئی اہمیت ہی نہیں دی لگے لہذا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف جاری دیک اور حضرت ابو بکر صدیق کو خیر بتا دیا لہذا اگر خیریت مسدود ہو گا تو کتنی بہت قیام قریض کی طرف دیکر حضرت اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکر کہنے اور رنج و جزو پیچہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے میں تو دوسرے حضرت کے ساتھ ہیں کہ اگر وہ غلامی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انہوں قتل ہو گیا ہوں کہ انہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریبی شہید ہوئے یا بعد از اسلام سے قتل ہو یا بعد از اسلام اور ان کا خوف ہوا کہ ان کا خوف ابو بکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا ہے رنج اور کہنے کوئی سے ہو سکتے تھے۔

۱۴۰

ان دونوں کلاموں سے صاف ظاہر ہے کہ خوفت و ہمت کا اصول قیام کی مساوات و موافقت پر بالکل متکرم اور شعور میں بطور قیام و حکم سب کے ان کلاموں سے میں ان کا سبب باطن ہو کہ وہ جانتا ہے کہ قیام چاہی تو اس کو خیریت جاسکی قیام کیجیجی انہوں نے اپنی مصیبت کے حسب و سادہ چاہتا حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو حضرت زین العابدین

۱۴۱

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس کلام میں کوئی قیام نہیں بلکہ خدا قسم کے مگر ان کا یہ ہے کہ قیام سے میں ہی تشریح کا دیا پورا نہیں ہو سکتا کہ کوئی قیام ہم ثبوت ختم کو مستعمل نہیں ہو گا کہ اور جب خوفت جو عباس کو ملی ہی گئی۔ تو انہوں نے اس کے خلاف علی رضی اللہ عنہ کو قیام میں سے معلوم ہوتا ہے

کود پانچویں کی جگہ تھے ۔

جب جو کر مروجہ رتی نظر من کے ساتھ سوت کا سارا پانچویں تھا
 رتی نظر من کے ساتھ سوت کا تو جو مبالغہ اور غلط فہمی سے کہنے
 عزت کا ساتھ دیا اور سوت میں توقف بھی لایا اور اگر نہیں ہو تو پانچویں
 تو پھر جو مبالغہ اور غلط فہمی اس سے اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی
 ہیں نیز عزت مبالغہ اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی
 خاص تھے اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 اور پانچویں غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 تو اس سے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 میں ذکر کیا جائے گا۔

نیز کمالیہ کی صفحہ تاریخی روایت اور حکایت میں اور غلط
 کے ساتھ میں اس کا ساتھ دیا اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 نہیں ہو سکتے۔ وہ غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 کسی شخص کا ساتھ دیا اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 ہے کہ جو کر مروجہ رتی نظر من کے ساتھ سوت کا سارا پانچویں تھا

تلاش ساری غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 کا ساتھ دیا اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 کے ساتھ عزت مبالغہ اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 جو کر مروجہ رتی نظر من کے ساتھ سوت کا سارا پانچویں تھا
 اس حقیقت کی چیز یہاں بھی کہ آپ غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 کے ساتھ عزت مبالغہ اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے
 فانی اور غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے غلط فہمی اس کے

کے گناہ بچے جنہوں کی کثافت سے روایت کو خوب کی گاسا اور فخر ادا نہ ہوتا ہے اور
واقف و حقیقت کے لیے گواہوں کو لاف سے بچا۔

[illegible]

سنگاپور کی کرم علی گڑھ میں مسلم اسکولوں کی احاطت علی الترتیب دیکھ کر حیرت ہو رہی ہے۔

بخوشید انگوہری ہر خون
 بہتو چو خوش گشت از سر گوی
 گر گریں داری تو خوف نرم
 بکس است نیست گریزی ختم
 در کس ممل است در رنگات
 کز آید مہ پرانے طواف
 چو بشنید شمس از دای سخن
 نہیں دلا یا سچ بانی امر سے
 کو خوف نرم پہ بولی خدا
 نہا شد بر پر و افش دوا ۔

(کتاب موجود غایت از المود فی التفسیر ج ۱ ص ۱۵۸)
 یہاں اشرار عزرائل اور گناہ گشت و گناہ اور درجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا
 اور ہر نیکی میں اشرار کو کچھ است ہونے کے لئے ان کی شان میں بکواس کری ہے
 شرف اور ہی کی کو غضب ہوا اور اس میں سختی کے عشق آیا کہ میں اشرار قتالی
 نے پرانا اشرار سے بولے اللہ تعالیٰ ایدہم اس کو غضب نے عثمان کا اشرار دیا اور
 میں بہت کو غضبوں کے عشق اشرار نے ان کو فریاد کر لوگ تبار سے اشرار
 اشرار کو کچھ است کہ ہے میں وہ خوف اشرار کے ساقیت کہ ہے میں
 اللہ تعالیٰ سے بجا ہو تھانہ بجا ہو تھانہ ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو میں ان میں
 قتال فرما کر اس اشرار کو کچھ است کہ ہے میں وہ خوف اشرار کے عشق
 اور فریاد کر میں صفائی ہو چکا ہوں اور میں نے ان کے دلوں کی کیفیت معلوم کی
 ہے لہذا میں نے ان میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں
 فی قلوبہم " ہر گرام میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں
 کہ اس کیفیت میں ان کو بھی اشرار دیا، نیز ان کے عشق اپنے طور پر اس اشرار
 الین کا اشرار فرما دیا کہ عثمان کی بہت و تحقیق سے یہ یہ ہے کہ وہ ہمارے
 غیر بہت اشرار کو کچھ است کہ ہے یا اشرار میں اس کی بہت اور اشرار میں اس کی
 اس سے بڑھ کر ہر گرام میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں
 حضرت عثمان کا اس اشرار پر چڑا کر کہ اس کو کچھ است کہ ہے یا اشرار میں اس کی
 میں اشرار میں اس اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اشرار میں اس کی بہت

نامکبر بادور صاحب علی اشرف علیہ السلام میں اللہ کی تبارک کے لیے پیش کر دیتے ،
 یعنی کرم علی اشرف علیہ السلام نے فرمایا اللہ ان کے بعد جو بھی گئے اس کا ضرر و نقصان
 ان کو لاحق نہیں ہوگا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس سے موافقہ اور بائیں میں میں ملے گا۔
 اور ایک حدیث میں ہے کہ تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ مسلمان اور ایک بزرگ
 دیندار نہ لے جائے گا تو اس کا اجر بڑھ جائے گا اور اس کا عذاب کم ہوگا۔ اسے اللہ تعالیٰ
 سے ملے گا جو باوجود کرم میں حقیر (محبوب و مطلوب) ہوں جس کی رضا و رغبت کرم تو چاہتا ہے اور
 اس سے ملے گا جو چاہتا ہے۔ نیز خدا سے شک ہے کہ جو کس کا خوف کرے گا اسے اس سے
 بڑا اور فرزند پرستی سے بڑا ہوگا۔ اس سے وہ ملے گا کہ تبارک کا انتقام حاصل کرنے کی خواہش
 اور ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ملے گا۔ اس سے وہ ملے گا کہ تبارک کا انتقام حاصل کرنے کی خواہش
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کس کا خوف کرے گا اسے اس سے بڑا ہوگا۔ اس سے وہ ملے گا کہ تبارک کا
 شکر و حمد کرنے کی خواہش میں ہے اور اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ تبارک کا شکر و حمد کرنے کا
 اور ان کے لیے ضروری مسلمانان ایمان کے لیے جنت ہے۔ تو
 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس پر سے اللہ کے لیے ضروری مسلمانان ایمان کا
 تفریق ہے۔ ہمارے لیے کہ اللہ تعالیٰ کے صاحب نام جاننے والے کو یہ کہ
 یہی وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 کے لیے یہ بات ہے کہ ان سے موافقہ اور بائیں میں میں ملے گا اور یہ وہ ہے
 ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے ملے گا جو باوجود اور وہ محبوب ہونے کے اور ان کے لیے ہے۔ تو
 اللہ تعالیٰ میں قاری میں قبلہ جنت اور اپنی نعمت و فضلہ کو تبدیل کر دے گا
 میں نے اور کچھ کہہ دیا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ تبارک کا شکر و حمد کرنے کی خواہش
 ہے میں نے اور کچھ کہہ دیا ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ تبارک کا شکر و حمد کرنے کی خواہش
 کو یہی ضروری ہے۔ ہمارے لیے کہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ تبارک کا شکر و حمد کرنے کی خواہش
 ملے گا کہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ تبارک کا شکر و حمد کرنے کی خواہش
 ہونا لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ تبارک کا شکر و حمد کرنے کی خواہش

سے آپس میں انہیں دوسروں کا شکر ادا کرنا تھا جس سے دلائل ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے
 راضی ہوئے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تک اور دشمن مسرت کا لالچ کرتے ہوئے فرمایا
 ”لقد تاب الله على النبي والمهاجر معه الانصار الذابون اليه وروى ساجدة
 السيرة روى انهم تاب عليه وانده يلعو رشوف ربحو؟“

ابن حقیق اللہ تعالیٰ نے تکرار سے فرمائی اپنے نبی حیرا اسلام پہلے وہاں پہنچے انھیں
 جنوں نے غصوں گزریں میں ان کی اجازت کی اور ساتھ دیا تا اس نے میرا پیو تکرار
 اور شکر اللہ فرمائی کہ وہ ان کے لیے بہت ہی مانت اور کثرت فرماتے وہ
 ہے جب میں جنگ کے لیے ہاتھ دالوں کا اور شرف اور اعزاز دیا گیا ہے
 تو جو ان لوگوں پر میں اس جنگ میں نہائی تھے اور اس عظیم شکر کا تیری کے لیے اس قدر
 عظیم کرنا دینے والے ہیں ان کے جو میں اور جراتے ہیں کیا انھوں نے ہو سکتا ہے
 اور ان پر اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم اور برکت و رحمت کا کیا حد نہایت ہو سکتی
 ہے واللہ شہد۔

چاہے دور کے طریقہ کر وقف کرنے اور مسجد نبویؐ میں توسیع پر پشت
 نبی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لچکوں اور تکرار سے تاں کر کے ابھی اور
 صری حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سامرو گئے ہوئے تھے اور بعض ماکہم بھی بعض
 صلحوں کے تحت وہاں موجود تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام حرم کے دیوار
 سے سوزناک ان کا طوط بند کیا اور دیا انت فرمایا کہ اس ایچ میں مسجد اپنی تمام
 اور زیریں انعام ہیں انھوں نے کہا ہم ماضی دیکھ آپ کیا کتا پاتے ہیں تو آپ
 نے فرمایا۔

سو گنہ گار بن گیا تھا جس سے کہ اللہ تعالیٰ خدا نے بہت شہید و یک سوز
 بزرگ صلی اللہ علیہ وسلم ختم و گنہ گار مرد کہ قیامی حادثہ شروع فرمایا مسجد
 و ماضی کی انماں میں دربر توفیق و شوق تو میں چنان کہ دم گشتہ نہیں ہو وقت سے خدا
 گواہی انکے گشت شمارا خدا سو گنہ گار بن گیا کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم

حق پر بیعت کی کائنات سے اس کے غور و جانکہ گو یہ وہاں چڑھا لیکن ان کا ایمان و اسام
بھی مشکوک ہو اور جب اللہ تعالیٰ اور جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باطل پڑا پھر

حضرت امام حسن کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ممانعت کرنا

یہ کہ اور جب اللہ تعالیٰ کے اہل بیعت پر ایمان نہ پڑے گا ان جاننے والی نہیں ہیں
بچے لگا کر جمیت سے ان کے انعام اور دنیا شہادت کی گواہی دی ہے اور اللہ تعالیٰ
سے ان سے ماضی ہوئے کا اعلان فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عزت
افزائی کے طور پر فرمایا کہ اب اگر میری آنکھ سے غریب سے کان ہے اور عثمان میرا
دل ہے اس کا امام بنیں ان کا یہی عثمان اللہ عزت کے اہل جنوں کا لشکر کہتے ہیں
کوڑھوں سے دعا ہے کہ اس سے دور ہو جائے بلکہ اہل اسلام کے اہل حق ہیں کہ ان سے
بھی ان کے خاصہ ہونے کا اعلان فرمایا اور ان کی ہی نصرت و خدمت اور اہل اسلام
پر اس کا تمام کام اتنا ہی کہتے ہوئے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مولائی
کے خوف سے نصرت بھی حضرت زبیر کے لئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس سے نصرت بھی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے
پر پہنچے اور نہ کہ کھاتا۔ ہاں یہ بھی تاریخ امت میں جو دم کتب و دم حضرت
پس قوم ان کی یاد و یاد و بہرہ نشین نہ ہو کہ اس وقت وہ جہاد
آمدہ و دور گزشتہ ان کے لئے سن میں ہی جہاد اسلام کی یہ خود میدان شہیدانہ
خود عثمان پروردگار میں ہی گنت و عزت و جہاد کے سونے و قوم
جہاد کے رنگ و سبز و سفید و ہفتی میں ہی غالب ہیں ہنگام و ہفتی و ہفتی
است و اس وقت میں کہ خود اور خودی میں ہی اسلام اور خودی و خودی

برائی قوم نے آگ لگا دی ہے وہ دھواں کے گنگائی اور اس کے گل خود پر لگایا
اور خدا کے در سے وہ دھواں کو بھی آگ لگا دی حضرت سید علی رضی اللہ عنہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کے پاس موجود تھے حضرت عثمان نے حضرت سید علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس وقت

سے دور رکھیں حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے جو خط لکھا تھا اس کے پہلے پتے اور سر
 حرف لکھا تھا کہ من کے گاتوں پر شعلہ جلا رہیں یہ پتے تو اس وقت کے آپ سے
 تعلق کی گئی ہیں جس پر جان کر تفسیر میں غلط فہمیت پہنچے اور ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرو
 اور غیرہ عقائد کی ان کو تشبیہ کرو میں چاہتا ہوں کہ جو عقیدہ میں نے رکھا ہے وہ تمہید
 ہو کہ اس بعد عام میں اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں یہ بیخون اور آپ کی بارگاہ میں یہ کسان
 کو اللہ کے دل پر حجاب ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اللہ عزوجل نے آپ کو بھیجا تھا وہی ہے

لنکریان مرقسین فی اندر کا قاتلان عشتیان و اللہ سے انتقام
 کا مطالبہ اور آپ کا حجاب

قد قال له قوم من العصابة لوعا قیت قوماً معیناً حجاب
 علی عشتیان فقال علیہم سلام یا اخوتنا انی لست اجهل ما تعملون
 ولكن كيف لي بالقوة والقوم الملبثون اهل احد شوكتهم يملكوننا
 ولا نملكهم وهامهم هو لا قد ثارت عليهم عيدا انكم انتم التفت اليهم
 اهل بكم وهم غلامكم يسمونكم ما تشاءوا واثقل ثرون حوضه انتم
 علی حقن قوطه ونام وان هذا الاصر امر به علية وان الطول في الحكم
 ملوكه من الناس من هذا الاصر وان حركه علی امر وقرقة ثرو
 ما ترون وقرقة ثرو ما لا ترون وقرقة لا ترون هذا اول ما قاله
 فاعبروا وامنوا هذا الناس وكنع القلوب موا القها وتوخذ القلوب
 مسخرة فاعلموا علی وانظر واما اذا يا ايهاكم به امري؟
 (الفتح البلاغة معصري جلد اول صفحہ ۳۲)

(الفتح البلاغة مع ابن سیرم جلد ثلث صفحہ ۳۲)

قربر مہاجروں میں ایمان لانے والوں کی ایک جماعت سے آپ سے عرض کیا کہ
 کہیں آپ حضرت عیسیٰؑ کے گاتوں کے تحت ہم کو کھینچے والوں اور
 ان کو بیدار کرنے والوں کو مٹا دیتے اور حجاب و انتقام کا ثبوت

بنائے تو آپ نے فرمایا اسے میرے بھائیو! میں اگلا سے ہے خبر
 نہیں پہنچو تو تم سے علم میں ہے۔ لیکن انہیں میرے پاس سے ملنے کی قوت
 طاقت نہیں ہے۔ اور ان کے غفلت کا سدھان کرنے کے قابل تو میں اپنی
 پندہ کی قوت پر ہے وہ ہم پر علم چلائے کہ قوت رکھتے ہیں اور ہم
 میں پر غفلتی کی قوت و طاقت نہیں رکھتے اور اس پر ہمیں فکر رکھو
 کہ تم سے علم اور آقا علیؑ بھی ان کے ساتھ ہیں اور اعلیٰ بھی
 انہیں سے جدا و تعلق قائم کیے ہوئے ہیں اور وہ تم سے
 مدد میں موجود ہیں اور تم میں میں اپنی شکست اور شکست سے
 کئے ہیں لیکن کیا تم بھی اپنے اندر کسی امور بزرگی خدمت کسی کی کئے
 ہوئے ہیں کہ اگر ان کے قائم ارادہ ہو سکتے ہو اور میرے شک
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فوت کیا ہلے حال یہ ان کا ہوا ہوا
 کے امور سے اور ان لوگوں کے یہ خرید و فروخت کا منت کی
 صورتیں موجود و متعلق ہیں۔

انہیں سے یاد رکھو کہ انہیں تو اس میں بھی تم کے نظریات کے لوگ موجود ہیں
 ایک جماعت وہ ہے جس کا نظریہ وہ ہے جو تم سے جدا نظر ہے وہ سزا گندہ وہ ہے
 جو اسے نظر نہ رکھتا ہے جو تم سے شکست ہے اور سزا گندہ وہ ہے جو کہ قوت
 اور قوت کا حامل نہیں ہے اس فکر پر کامل ہے جو تم سے راستہ اور نہ ہی سزا گندہ
 فرق کے نظریے سے متعلق ہے لہذا میری فکر سے کام لو یہاں تک کہ لوگ پر ہو
 جو جائیں اور خوب جدا ہیں اپنی سابقہ حالت پر آیا لیکن اس میں بھی کیا حد تک
 پر جائیں اور حقوق آسانی حاصل کئے یا سکین لہذا میری طرف سے غلطی نہ ہو اور
 دیکھو کہ میری طرف سے کیا فیصلہ تم سے سامنے آتا ہے تم

اور ایسے تم بھائیو! کی طرح میں کہتا: واعلم ان هذا القول هو المستند
 منه عليه السلام في تأخير القصص من صلاة عثمان وقوله... الخ

استدلال بهل ما قاسوسه دایم علی انظاره فی نفسه وانی ان علیا الامیرا عربیة
 یزید هو الجلیون علی عثمانی انما یمکن اختلافهما واما مقتضی الشرعیه فاذا اصاب
 عنه من الزعمه استلزام الیه التکرار الی قولیه فاحذر و اعنی وانظر افاذا
 وانیکم به امری یدل علی غرضه و انظروا و انظروا من هذا الامر

[illegible]

حضرت میر تقی عثمانیؒ کے درمیان سے عارف اکابر کو آپ جیسا طرح
حضرت عثمانؒ کی خدمت میں نہ گزرتا تھا کہ ان کے اعلیٰ مقامات کے لیے ہر وقت
آمادہ رہتا تھا۔ ان کی خدمت کے لیے ہر محنت و ملامت اور انتہائی کھلائی
میں کسی قسم کی کوتاہی کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ صرف مولانا و صاحب
وقت کی انتظار میں تھے۔ ملا کر آپ کے نزدیک حضرت میر تقی عثمانیؒ کو پہنچا دیتا
تھا۔ ان کے ہاتھ سے دعا جو ان سے شریعتی و اخلاقی کو پروردگار سے پوسٹے یہ دعاؤں کی تعداد
انہوں نے کمال تک پہنچائی۔ ان کا ہر کیا تھا قرآن کے اعلیٰ و انتہائی اور قصاص کے علم
اکوڑی اور تیس ہونے کا صاحبِ جہل کے اس اندام کو پروردگار نے ان کا علم و تہذیب و احکام
سرزد ہوئے۔ ان اباؤں و مائیں کی حرکت و خواہش نے ان کوئی چیز نہیں تھا۔ اللہ امداد

نابھہ کو آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 کے غصہ میں کہ نام اور صورت جیسا کہ اس نے غصہ میں دھرا دیا۔
 ان میں سے ایک عثمان رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 غصہ میں کہ نام اور صورت جیسا کہ اس نے غصہ میں دھرا دیا۔
 حوالہ دیا کہ اس کی غصہ میں دھرا دیا کہ اس نے غصہ میں دھرا دیا۔

فیض شریفین زبان امام ابو جعفر محمد تقی رضی اللہ عنہ

اسی شخص میں امام علی رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 اجتماع میں کہ اس نے غصہ میں دھرا دیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 مدعا کہ اس نے غصہ میں دھرا دیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا۔

عثمان رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 ابابکر رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 بعد ازاں کہ اس نے غصہ میں دھرا دیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 غصہ میں کہ اس نے غصہ میں دھرا دیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 غصہ میں کہ اس نے غصہ میں دھرا دیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا۔

اب اس شخص میں امام علی رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 ان میں سے ایک عثمان رضی اللہ عنہ کو غصہ ہو گیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا
 صرف لفظ میں دھرا دیا جس نے اپنے غم اور غم کو غصہ میں دھرا دیا۔

پیشی اور کئی شخص میں رخصت اور عروسی منام پر بھی ناگزیر بغیر عقد کے کہہ دیا کہ اس میں
موجود ہوتی ہے، حضرات انبیاء و ائمہ بڑے عظیم ترین افراد میں گروہ کچھ لگے جہاں پر
کر حضرت باسعادت اور حضرت محمدی علیہ السلام میں نزاع تھی کہ عورت اختیار کر لے اور
معاذ اللہ ہم دونوں کو انبیاء عظیم السلام کے مرتبہ کی پہنچ ہی نہیں تھیں، لہذا اس سے
اس قسم کے افعال کا صدور ہمیں ناگزیر نہیں ہو سکتا۔ ہر گز اختلاف و نزاع
کے باوجود حضرت محمدی علیہ السلام کے متعلق قولی اور فعلی مدلل اور طریقہ کار۔
و عذر فرمادی۔

اہل المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق اپنی اور آپ کی

۱۱۔ فخرجوا بغيره من مكة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكما بقى لثمة
عند شريكه فتزوجها ابن ابى العاص فبأسا فأساءوا بها حتى
و ابرزوا حبس رسول الله صلى الله عليه وسلم بها ولا تغيرها ۴
وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و حرمت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے
کا بے پرواہ کیجئے ہوئے ہوں وہاں فوت تھے جیسے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت گنہگار جاتا ہے پس اپنی صدقوں کو تو ان عدلوں و حضرت اطوار اور
حضرت ذبیحہ رضی اللہ عنہا، لے کر اپنے گروہوں میں چلایا یہاں ہے اللہ تعالیٰ عظیم
میں ان طریقہ حکم کا ستورہ و خود کو اپنے اعدائوں کے سامنے ظاہر کر
دیکھا ہے۔ (فتح الباری ج ۱ ص ۲۶۸)

۱۲۔ حضرت عائشہ کے ساتھ اپنی شوگر کی کاؤ کو کر سنے کے بعد فرمایا
لہذا ہر عروستہ انسانی و احسب علی اللہ فی اللہ انہما بغيره ۲۶۸) سب میں
اس کے لیے میرے دل میں نرمی سا بڑھ کر تھی و حرمت اور تقدیر عزت میں
اور بھی سادہ گاہک کا سبب بچھو والا اثر نکلتا ہے۔

۱۶۱) وقد روي ان الناس اجتمعوا في امور المؤمنين يوم الجمعة فلقوا بالخير
 المؤمنين اقسام بيتنا فلهذا قال بكر والخدام المؤمنين في
 سبعة (كتاب علل الشرايع ج ۲) (وكن في قرب الاسناد ط ۱)
 العباس قتي من اصحاب الامام الحسن العسكري۔

تحقیق یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عمرو کے وہ خطاب ہونے کے بعد حضرت علی
 کے ملکی آپ کے خورج میں آگئے جو کہ مرنے کے لئے اسے امیر المؤمنین بن گئے
 عمرو کے اصحاب قسمت ہونے پر یہاں تقسیم فرماؤ تو آپ نے فرمایا تم میں سے
 کوئی ام المؤمنین یا ملکی نہ بنے جس میں سے اور بنے تو ابواہب اس قوت سے
 قریب ستاد میں ذکر کیا ہے اور وہ نام من ملکی کے اصحاب سے ہے۔
 علی مبارک ہو۔ فقال له قاتلون يا علي اقسام القيتي بي فذلوا الي
 قال قلما اذكروا قال ايكم والخدام المؤمنين في سبعة فاستكثوا۔

تو تمھاری موت علی اور قتی دونوں طرف سے ان کی موت و قتل اور
 مرست و گلاست اور ام المؤمنین ہونے کا افسار و اعلان یا وجہ و اس اعلان کے ا
 ام المؤمنین اور حضرت علی رضی اللہ عنہما۔ اب ذرا ام المؤمنین رضو اللہ عنہما کی طرف
 سے صورت حال کا مشاہدہ کیجئے۔ وہی طریقہ مش

قالت: قضی القضاء وجفت الاقلام والله لو كانت لي من رسول
 الله صلى الله عليه وسلم عشرة ديني لذكرت كل واحد مثل عهد الرسول بن الحارث
 بن هشام ففكناهم موت وتمك كان السر علي من غروحي علي حلق وصراني
 الذي سريت غالي لله الحكون والي خيرة جنيت صديقني امير مناسنه فرمايا۔
 انظر تكملي كالتقا وادد برجل اور تھیں اس کو لگو کر غلبہ ہو گئی تھی نہ اگر میرے
 رسول خدا علی امیر مومنین سے جس قرینہ جبر الہی بن عباس ابن ہشام سے
 ہوتے ہوئے میرے لیے بعد ہو گئے ان کا موت یا شہادت کے تم میں جتا ہوئی تو وہ
 تو وہ امیر سے بے برداشت کرنا اس سے سن ہو یا مان تھا جو میرے علی اور تھیں

قَالَ تَعَالَى : فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَآمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَذَرُوا ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَا تَكُونُ أَرْكَانًا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَالْأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
مَنْ تَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَكَ فُرْقَانًا مِمَّنْ هُوَ أَهْلُ حَيْثُ
الْقَرَابِ (سورہ آل عمران)

اِس میں لوگوں نے ہجرت کیا اور گھوڑے سے نکلے گئے اور میری راہ
میں خلوت رہنے لگے اور یہ خدا میں جہاد کیا اور حق کئے گئے
میں خودی کی کٹاؤں اور کھڑی گا اور خودی کی ہمت میں داخل
کھڑی گا میں کے نیچے قربی جہاد میں اللہ تعالیٰ کی قرب سے قرب
کے خودی اور اللہ تعالیٰ کے اِس ہی اچھا قرب ہے ۔

نیز روش اور اللہ تعالیٰ ہے ۔

لَا يَسْتَوِي سَعْيُكُمْ مِنْ اتَّقَى اللَّهَ وَمَنْ كَفَرَ وَلَكُمْ عَظِيمَةٌ
مِنَ الْعَذَابِ انْفَقُوا مِنْ بَعْدِ مَا تَلَّوْا وَلَا تَعْبُدُوا اللَّهَ الْحَصَى
اُم میں سے وہ لوگ جنوں نے فحش کر کے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں
میں خرچ کیا اور جہاد و قتال کیا وہ حج کر کے بعد اسلام لائے
والوں اور جہاد کرنے والوں کے ہیں نہیں بلکہ پہلے راہ خدا میں
خرق کرنے والے اور جہاد کرنے والے ہیں سے درجات کے
لانہ سے عظیم تر ہیں جنوں نے بعد میں راہ خدا میں میں خرچ
کیا اور جہاد و قتال کیا اور ہر ایک فرق کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے
جنت کا وعدہ کیا ہے ۔

اور دنیا میں اگر باہمی بخشش اور کھڑپا یا بھی گیا تو اللہ تعالیٰ دونوں فرق
میں علیحدہ رکھائی گا کہ دونوں کو جنت ہے داخل فرما دے گا کہ اللہ تعالیٰ
و ترہنہ صلی اللہ علیہ وسلم میں غل اخراجی سرخسین علی نے سب کو یہاں دیکھ
اور فیصلہ شہب جہان کے دونوں میں تھا ۔ دیکھا اگر وہ جہان بھائی ہیں کہ ایک

وقت دیا۔

وَعَالِي وَنَقَرِ مِشْرِ وَاللَّهِ لَقَدْ قَاتَلْتُمُوهُمْ فِي غَرَابٍ وَلَا تَأْتِيَهُمْ مَقَرُّوْنَ
وَالِي اَصْحَابِهِمْ بِالْاَمْسِ كَمَا اَنْ اَصْحَابِهِمْ الْيَوْمَ وَاللَّهِ مَا اسْتَقَمَّ مَقَرُّوْهُمْ اِلَّا
اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ نَاعِلِيْهِمْ فَلَا خِلَافَ لَهُمْ فِي حُيُوتِنَا۔

(حق پروردگار نے صریح ضروری ہدایت میں ۱۸۵۰ء کے قرآن سے دور نہیں جو اسے کیا کام
بند میں سلطان کے ساتھ قتال کیا جب کہ وہ کافر تھے اور میں غریبوں سے قتال
کروں گا جب کہ وہ غریب نہ ہوں گے میں یقیناً ہی کہن ان کا سب قتال تھا۔
پچھلے دنوں بند قریش ہم سے تائب نہیں کرتے مگر اس امر کو کہ انھوں نے
نے جس دن پر ترجیح دی لیکن ہم نے ان کو اپنی جماعت اور توبہ میں شہر کیا۔

ان دونوں جنگوں پر مشورہ کافر کے قتال دکر گیا ہیں سے صاف ظاہر کہ
آپ کے ساتھ سب وقتوں کے واسطے کافر ہیں غریب تھیں یعنی اشرار کے
صاحب میں غلبہ ہو گا لشکر کے بعد مشورے ہیں۔ اس لیے اب ان کی العید مشورے میں
لجاس ہتھام پر گیا۔ و هذا السلام یؤید قول اصحابنا ان اصحاب الصلین
والجمل لم یسوا بکذا لولا انما یقینا انہم یلحدون انہم کفان وشرک صلیبہ
ثانی میں ۱۸۵۰ء کا حکم ہمارے اسباب بنداری کے قول کی تائید کرتا ہے کہ اسباب
میں اور میں کافر ہیں۔ بنو فہیمہ کے کہ ان کرتے ہیں کہ وہ کافر ہیں۔
فرمان نبویؐ کہ ہر ایک کو اپنی قوم سے۔ یہاں سوال کہ ان کرم صلیبہ نے
فرمایا۔ اسے قیام میں جو صلیبہ صلیبہ سے ساتھ جنگ میرے ساتھ جنگ
سے اور میرے ساتھ کلا میرے ساتھ کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا
تین کلا میرے سے کلا میرے ہاتا ہے تو یہ اس کے نزدیک میرے کلا میرے کلا
میں کہ نہ میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا
بعض دھو سے یہاں میں میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا
میرے ساتھ جنگ اور میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا میرے کلا

اور سب حالت غلطی پر لگا۔ اسی طرح تم حق پر جھگے اور تمہارے حق میں غلطی پر ہیں
 گے اور تم اوجہ میں ملنا کہ اندر پر بری نظر نہیں آتی کہ میرے ساتھ جنگ کرنے
 والا کافر ہے لہذا تمہارے ساتھ جنگ کرنے والا بھی کافر ہے کیونکہ اچھا اپنے نبی
 کے ساتھ تو محب و کامل نہیں کر سکتا لیکن انہوں میں باہم نزاع و قتال ہو سکتا ہے
 کما قال تعالیٰ "وان طاعتان من المؤمنین فاقتلوا فاحلوا حلوا
 انھو یکھو فدان بقت احداھما علی الاخری فقل لکموا الحق تبلی
 حق قلیقی الی اسراء اللہ" مگر مضمین کے دو گروہ آپس میں جنگ و
 حوالہ دہ موجب قتال بہتر نہیں تو ان دونوں جماعتی فرقہ میں معاہدت کیونکر
 جنگ گروہ دوسرے کے خلاف ہواوت کرنے تو ایمانی فرقہ کے خلاف جنگ کرو
 جنگ گروہ و عاشقہ قتال کے اس کی طرف ہونے اس کی غرض تو یہ ہے کہ ہر دو ایک حوالہ
 غیر مضمین کا سنتے ہیں شاید قبولی خاطر ہر دو حقیقت علی تکلف ہو جائے
 حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ
 کو فرمایا میں نے تمہارے شیوک اہانت کی اس سے تمہاری اہانت کی اور میں نے
 تمہاری اہانت کی اس سے میری اہانت کی اور میری اہانت کی اس سے اظہار
 اقدس و وزیر ایمان کا حق کہتے گا۔

تمہارے شہید باہت ظہیر کی پوری مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں پس جو
 ان کو دوست دے گا وہ ہمارا دوست ہے جو گا اور جو انہیں غصہ نہک کرے گا
 وہ بھی غصہ نہک کرے گا اور جو ان سے دشمن کرے گا وہ ہمارا دشمن ہے۔ جو
 ان سے علی دوست دے گا وہ ہمارا دوست ہے (غیر منقول ص ۲۸۲ و ص ۲۸۳)
 تو جو دوست کیا پر شہید ہے جنگ میں کفر ہے اور جو سبھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
 ساتھ بہت و عداوت میں ہم جو ہیں مگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس طرح تمام اہانت و
 ستا اہانت و اہانت میں جدا فرق کی ضرورت ہے اور خود حضرت ابوبکر اہل و جملہ
 فرقہ واریں کو یہ کہنا ہے جسے کہ جہاد اہانت اور وہ اہانت و دشمنی اس پر شہاد ہیں

بزرگ چشم رہا، بلکہ دلینا اللہ تعالیٰ غیب لکھائے۔

لو فکریہ :۔ سب سے عورت کے عشق حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فکریہ عورتوں سے
 خارج ہو گیا جن کے ساتھ ملاؤں پائیں اور چلیں پھریں تھیں کے ساتھ تائی اور چلیں گے
 نوبت ہی نہیں تائی جن کے عشق سب کو شہداء گاہ گرج اللہ کا عورتوں کے عشقوں
 کا کیا ہو جو کہتے ہیں انھوں نے سب کو آپ سے ان کے نام و ملاؤں ثابت ہیں اور
 ایسے عشق اور تاقابل قریب و انکار ہوں گے کے ساتھ کہ ان کو صاحب نے ان کے
 سب سے سب سے صاحب میں ہی ثابت بھی اور انھوں نے ان کے سب سے سب سے
 کہ شہداء حق کے بعد کس میں درجہ ان کا کیا گناہوں پر ہو سکتا ہے۔

حضرت زبیر بن العوامؓ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کا رجوع :

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آنکار میں حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے
 عشق انھیں جو کہ ان کے سب سے سب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ان پر انھیں
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا یہ وعدہ تھا کہ اسے زبیر آج تم سے ملے گا
 یہ سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
 کیوں نہ ان سے بہت کر رہا تھا کہ ان کے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
 تو آپ نے فرمایا : اے ان کے ساتھ رہا تھا کہ ان کے سب سے سب سے سب سے سب سے
 بلکہ کہہ گئے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
 نے کہا کہ ان کی اصل حدیث اللہ تعالیٰ نے ان سے ملے گئے وہ سب سے سب سے سب سے سب سے
 نے کہ یہ سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
 میں ان پر جو سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
 لکھا پاس آپ کا سر لے کر گیا اور یہ سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے
 فرمایا : واللہ ما کان ابن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال یملو لکن العین من اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا یہی میری ہر ذی ذلّت کا سرور و گنجائش تھا کہ اس میں ایک ایسی شرف تھا کہ اس کی طرف سے
 عزت و وقت اور ضرورت کے کاغذوں سے بڑھ کر جس کے وقت میں ہر روز میرا آدمی ان کو
 قتل اور شہید کرنے پر تیار ہو گیا۔ پھر یہی ہر روز کو فرمایا تھا کہ جس سے جب کسی
 نے تم کو مارا تو مارا اسے جہنم میں لے جاؤ۔ یہ فکر یہ سن و بعد میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے میں نے بہت دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ و آخر میں اللہ ذات
 عظمیٰ پرست کر دیا۔ وہ خدا کو دیکھا ہے۔ جب یہی ہر روز نے تمام اسطابق
 کیا تو آپ نے فرمایا: اے انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 بشریۃ اللہ! میں صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کم کر دیا
 ہوئے تاکہ میں میں نے یہی انہوں کے قاتل کو ہر قسم کی شکست دے دے اور
 وہ غالب و فاسد ہو کر نہ لے لے۔ آخر خدا کے ساتھ قاتل کی عزت میں فی اللہ عز کے
 شکر میں کہ انہوں نے قتل کیا (شرح حدیث ص ۲۲۲ تا ۲۲۴) ہر ذی ذلّت
 اور عزت کے خلق میں انہوں نے اللہ کی عزت کو کم کر دیا تاکہ میں انہوں کی عزت میں
 رعایت کے برعکس محبت میں رہ سکوں کہ جب عزت میں فی اللہ عزت میں عرب میں
 میں کہ جب ہو گئے۔ اور آپ نے حضور میں انہوں کو ہر ایک کو فاسد فرمایا
 تو عزت میں کہ اسطابق کرتے ہوئے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تحت فہم المسلمون فی بطن ہذا اللہ و انی بعد جہادک فی اللہ
 و ذہب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسے جو لوگوں کو ہر پاس سے زیادہ ہی عزیز اور کرم تھے کہ میں انہیں مسلمان
 کے مسلمان کے لیے اللہ میں انہوں کو ہر ایک کے لیے ہونے دیکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ
 کے لیے جہاد کے بعد اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع اور اپنی
 جان اور اپنے ہم کو آپ کے لیے ہر اور دشمنی ہونے کے بعد ہر ایک ہم نے آپ
 کو اس میں دیکھتا تھا کہ انہوں میں ایک آدمی دیکھتا تھا کہ ہر اور عزت ہوا
 اور عزت کیا اسے ہر اور میں انہوں کی عزت میں ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کو

نہیں کہ جانتے گی، بلکہ انہوں میں سے جو ایک ایک دوسرے کو ہدایت میں اپنی طرف
خود راہی کرنے سے بعد اشد حقیقت شکست بردہائے گداختہ شدہ اور آفریں

مذہب شیوہ حضرت شیخ الاسلام اقدس امروہو المرنزی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل و کردار اور خلق و خوی

رضی اللہ عنہم

حضرت سید علی رضی اللہ عنہ کے دربارت اہل دین و دہلیہ اور مسوومین کی ستائش
کے ساتھ ہر کانوں آپ دیکھ چکے آپ ہم آپ کو خیر خواہانہ شدہ و کار فرماؤں محمدی
کے پیروں تا بیخ اختراع جو فرماں ۲۲ ملبورہ (۱۹۰۸)

پس یہ بہت شائبہ باہر کی ہست کردہ ہوا جی میں درخشش ۱۰۰ باہر کی ہست کردہ
یہ خودوں کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دربارت اہل دین و دہلیہ اور مسوومین کی ستائش
کے ساتھ ہست کردہ ہوا دوسری ستائش کے مطابق یہ ۱۰۰ کے بعد

ہاں یہ خودوں کی اگرچہ ہست کے بعد ہست کرتے اس کو ہست ہی کہا جاتا۔
یہ ہے اس تاخیر کے سبب تو اس واقعہ کو تو سو سو سال ہو گئے ہیں اور
دوا دوسری ہست کے کچھ ۱۰۰ تک ہے ہاں تک ہے وہ ایک آدمی سے
دوا تک ہے ہاں تک ہے دوا ۱۰۰ کے بعد ہی ہست کے کہ اسلام
میں نہیں کیا اور انہی سے خود خودوں کے بعد ہست ہی کہا تھا اور ہر حال
انہی کی دانتے حال سبب تھا۔

نمبر کتاب مثالی اسم ہستی جو مثال تریب شیوہ کی تصنیف ہے اور کتاب
تکس و شانی جو شیوہ کے تعلق لوہی کی تصنیف ہے جو کا ہوا گندہ پچان ہی
صاف صاف دوا ہے جو جو ہے جس کا نام ہر زمانہ ہاں ہوا قرصہ و دوا
ہاں ازین ہاں ہر زمانہ ہاں ہر زمانہ ہاں ہر زمانہ ہاں ہر زمانہ ہاں ہر زمانہ ہاں

تو یہ خیال ہے کہ ان کی خوفت کو تاب نہ کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عبید بن جریح نے
 احتمال کو بخشش کی جس پر قرعہ خدا تعالیٰ نے اس کو وہ ڈانٹ چلی گئی تا قیامت میریت
 سب جگہ اندر حضرت عبید بن جریح رضی اللہ عنہ کی خوفت کو مبرا اور برحق تسلیم فرماؤ۔

اس دورِ حق سے توفیق دے اور ہر ایسے کام کو جس میں خواہاں ہے وہی اس قدر توفیق
میاں تھی تو میری طرف سے کہ کتاب دے اور ہر ایسے کام کو جس میں خواہاں ہے وہی اس قدر توفیق
کہ ہر چہ حاصل نہیں کہ اس کی توفیق دے اور ہر ایسے کام کو جس میں خواہاں ہے وہی اس قدر توفیق
کہ کتاب دے اور ہر ایسے کام کو جس میں خواہاں ہے وہی اس قدر توفیق

بھائی تھو کہ تو مٹنی ہی ہے سے گنہگار میں عارف و مراد و دل سے خوار و فرار
 مجھ پر ہوا تو دل میں کڑکڑا شاد گھیسے کی فوجت انار سے لاشہ ام عدالۃ اللہ گدے میں
 رہو تو اگر گھیسے کی حالت میں کچھ میں ہا نا کچھ جرب دشا مندری نور و نور واری
 کا انداز ہے۔ اور اصل ہاں اشیع پرست نہ کہنے اور نہ خوشخبری کے جتنے آتھانہ
 ہو سکتے ہیں ایک وقت دیشا کے کہ محبوب خدا ہی اشعری کو کلم کے صاحب گوار میں
 باہمی متکلف ثابت کہتے وقت مشکل سے ہی تحریر کر جاتے ہیں، اور یہ ایک تحریر
 ہی کا فقر ٹیو نہ پسب کے عدول کا اور اس سے دو عدول فریب خطیوں میں ہے۔

نور محمد الامامیہ
علاء محمد حسین و حکو صاحب

[illegible]

نکدہ باز بہت شہادے ہیں۔ صاحب ناسیج کا خالی تحقیق جیسے انہوں نے
دوسرے عقیدہ اہل حق کی طرح جو کہ وہاں سے پیش کر دیا اس کے بعد وہ مہارت معجز
ہے جس کا گھڑا شرافت نے پیش کیا جس کا آغاز یہی ہے کہ خود چلی خاورِ اسلام
عیناً وراج جہاں گشت پس زد ہوتا شرب ائمہ اور گرویدہ بنی ملک کہتے ہیں اس امر
کہ وہیں ہے کہ وہ گرویدہ کا حکم ہے۔ بعد وہ جس تصور اہل السنۃ و الجماعہ
سے (۱۱۶/۱۱۵)

اس کے بعد جو رد و محکوم صاحب نے ایک ہی قلم کو سزا دیا کہ اس کا نہانی
غیرت اور کج بے بیعت سے کنارہ کش رہنا بعد میں مصلحت کے جبر سے بیعت
کرنا ذکر کیا ہے۔ اور ان کی حکمت کی گائے شریف فقہاء و روح کئے ہیں۔ انہوں نے
اس حکم کے تحت مقررہ قانون سے فرما دیا کہ اور بیعت سے کنارہ کش رہے کہ بعد میں
ایسے واقعات پیش آئے کہ ان میں بھی بیعت کرنا پڑا (۱۱۶/۱۱۵)

تمہد حمینہ از محمد شرف السیالوی مخزنہ

شیعی مجتہد کی فریب کاریاں اور بیعت

مرقضوی کا اثبات

(۱) جو رد و محکوم صاحب کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ان شیعیان صاحب

ناسیج القواعد بیعت مرقضوی کے تا کہ نہیں بعد مروت اہل السنۃ کا
مسک ہے جس کو زندہ دنیا منت شیعیوں کی مروت منسوب کر دیا گیا ہے۔
(۲) یہاں اس کا حقیقت موضوع بیعت کے تحت بیان کریں گے۔

(۳) مشہور کہنہ اہل قلم بڑا فقہ حنفی اس کو مجبوراً اگر وہاں سے نکالنا ہے۔
(۴)

مروت کے تحت اس کا نام مال بیعت قرار دیا۔

اقوال اگر وہ فقہ حنفی کے صحیح کبر فی مقررہ کو قلم انداز دے گا کہ یہ بھی سنی

سچ تو یہ حال ہے کہ شیبہ نے کہا کوئی زحمت، اہل سنت، اہل بائست ہیں۔ دھوکو صاحب کو بہت سی جگہ دھوکہ دینا فریب ہے اور ایسے عقیدے اور قرآن اہل علم کو سن کر گرجا اہل ایمان کی تقویٰ میں داخل ہونے والی بات ہے اور مردمان کو گناہ پر چال

داد دھوکا صاحب کا انداز نگاہ علیہ کو مروج بہت میں اس حقیقت ہے کہ کتب الہیہ جتنے کام نے دھوکہ دینا دھوکے کے سب اور ان کے پیشے پر ہیں کہیں اس مروج پر دھوکا صاحب کے ہم فریب، ہم کھوئی نقش ہے ثابت و سافر نہیں آیا جس میں اس مروج پر کوئی چھک جبراً ہی کیا گیا ہو لہذا۔

سے ہے یہ وہ عقیدہ کہ شیبہ صحابی نہ تھا۔
اب ہم حضرت امیر مومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ابو کو مروجی بلکہ مروجی -
غیر، مروجی رضی اللہ عنہم کے ساتھ بہت کہنے کے حال اور شواہد پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ذہب الہی شیعہ کی کتاب سے جدا رائج ہو جائے۔ اور دھوکا صاحب کا یہ ہے بنیاد و مروجی اور ہم پر ایمان مباد و عقود ہو جائے۔
سب سے پہلے رائج التوسیع کے متعلق مروجی دھوکا صاحب نے کیا ہے کہ وہ عقود شیعہ کے ساتھ مشفق ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بہت نیچے کی اس کی حقیقت، جنی غرض ہے چاند صاحب نے کیا بلکہ اگر بہت تاکہ باز ہر سلسلہ و رتبہ اور گریہ کہ پیشہ پیشہ کے لیے بہت کی جنی ہو گئی اور گریہ رز استقامت و مروجی اور واقعات و حقائق کے مروجی حقیقت ہے اور عزت و میرت کے بھی خلاف۔

دھوکا صاحب کا دعویٰ ہاروئے نقل و عقل خلاف واقع ہے۔

الافتادہ : چنانچہ صاحب رائج التوازی نے ہر مروجی رضی اللہ عنہ کی طرف

اور بیت کی بحث کو جس سے اس میں شک و شبہ نہ رہے وہ صرف قیام کی روایات کے مطابق ہی کیا ہے۔ اور انہوں نے متعلقہ قوانین کا نام لے کر شک و شبہ کو پرانی کیا ہے وہ غلط ہے۔ یہ سب سچی باتیں ہیں جنہیں یہ نظام کیسا ہے

”عقب گری کی حیثیت سے ہر مسلمان کو ہر وقت ہر جگہ ہر وقت ہر حال میں۔“
یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہہ رہی ہیں یہیت جو کہ کہنے کے لیے ”عقب گری“ کا لفظ لیا گیا ہے۔
کہ ہدایت کے مطابق اندر سے ہر پوری شخص کو قائم کیا ہے۔ ”ہر پوری کی حیثیت سے“
یہاں سے خبر کے لیے یہیت۔ ”یہاں سے خبر کے لیے یہیت“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہہ رہی ہیں
”یہاں سے خبر کے لیے یہیت“ اور کہہ گئے ہیں یہاں سے ہدایت کے مطابق اندر سے ہر پوری
مطابق قائم کیا ہے۔ ”یہاں سے خبر کے لیے یہیت“ اور کہہ گئے ہیں یہاں سے ہدایت کے مطابق
رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا یہیت کہنے کے لیے یہاں سے خبر کے لیے یہیت اور ان کے
رضی اللہ عنہ کے ساتھ خبر کے لیے یہیت اور کہہ گئے ہیں یہاں سے ہدایت کے مطابق
انہی کے لیے یہیت اور کہہ گئے ہیں یہاں سے ہدایت کے مطابق اور ان کے
یہاں سے خبر کے لیے یہیت اور کہہ گئے ہیں یہاں سے ہدایت کے مطابق۔

اما عقلا و درایقہ : در عمل تو یہ کہہ گا کہ حق ہو کہ صحت ہی
 اکثر کے ساتھ حقیقت نہیں کہ اور میں میں ایک وقت میں حقیقت میں کہ
 غیر حقیقت کے میں کہنے کا ذکر کیا گیا ہے کیا میں ہر عامیہ سے دریافت کر
 سکتا ہوں کہ جو () میں مستعد ہیں کیا اس استفادہ و عقل میں سے کوئی
 قسم ہے ایک وقت میں حقیقت کہنا کہنا کہ میں ہر عامیہ سے دریافت کر
 سکتا ہوں کہ جو () میں مستعد ہیں کیا اس استفادہ و عقل میں سے کوئی
 قسم ہے ایک وقت میں حقیقت کہنا کہنا کہ میں ہر عامیہ سے دریافت کر
 سکتا ہوں کہ جو () میں مستعد ہیں کیا اس استفادہ و عقل میں سے کوئی

فلان پر حکم نکلے ہو گا اور غلطی کا حق بھی ملے گا۔ میں اس کے برعکس غلطی کیا گیا ہے۔ اور
جہنم کے قیدی بننے کا حکم ثابت کیلئے مجھے شریب نما ہے جو منظر اور ہونے
کے علاوہ ایسے ہی تمام چیزوں کو قتل کئے ہیں اور یہ اس غلطی میں سبب نہیں ہوا
کہنا ہے۔ الغرض اس طرح صاحب کلام غلطی خود بخود و متبرک و جہاں غلطی میں سے
کوئی وجہ ہی نہیں ہو سکتا۔

۴۰۔ دوسری بات اس کی کہ میں کہوں، عبادت شروع ہو چکی ہے یا نہیں، عبادت
کرنے کے متعلق میں نہیں جوسکتا، ایک وقت میں بیعت شرفرائی اور سب سے وقت
میں ملائی فلان کوئی شخص اور تمام میں لازم نہیں ہو سکتا تو اس طرح صاحب کا جواب
میرے لئے زیادہ حرکت ہے۔

بیعت ابی بکر کا ثبوت

ابن ابی نعیم نے بھی بیعت ابی بکر کے متعلق قریباً ذکر کیا ہے بیعت فرماتے کے
حوالہ جات، سب سے پہلے یہ ہے کہ انہیں صحابہ سے حوالہ دیا
جس طرح ہوئی۔

۱۱۹۔ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ يَا أَعْلَى فَقَالَ لَهُ عُلَى قَاتِلْ أَيْدِيَهُ قَاتِلْ أَيْدِيَهُ
الَّذِي قَاتَلَ عُونَكَ فَرَفَعَهُ أَسْفَلَ إِلَى السَّمَاءِ قَاتِلْ أَيْدِيَهُمْ قَاتِلْ أَيْدِيَهُمْ
شَرُّهُمْ يَدَا فَيَا بَعْدَهُ ۛ ۛ ۛ

تو انہیں (حضرت) ابو بکر نے بھی بٹھرائی، اس نے کہا بیعت کرو تو حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں بیعت دوں تو کیا ہو گا تو انہوں نے کہا
کہ آپ کا سر قلم کر دیں گے تو آپ نے اپنا سر انہیں آستان کی دیوار
اٹھایا اور ان کی اسے بٹھرا دیا، پھر پھر اٹھایا اور ان کی سر
سے بیعت کی۔

ہم خود زندہ ہوا شو کو زور دیا کہ حق ہے تو اس کو الہیست کے ہر طرح
 کی ہرگز کی ہو سکتا ہے وہ ان بدعات کے ذریعے ان کی ہرگز اور حق و شری
 کی ذات کو کسی کو سمجھ نہیں دے سکتے کہ وہ کیا ہو سکتے ہیں اور صاحب
 ذات خود ہی ہے۔ ہوں ہی میں اس کے ساتھ جو خبر پرست بہت ہیں کہ موافق
 ہوا یہاں سے کہ انہوں نے ہم کے لئے، وہ دینا چاہتے کہ وہ سبھی کا حق ادا
 میں تکرار کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب انی اعوذ باللہ من غلطہ انکسر ضلعا
 من جنہ انما لقت حنیفا لالقت جونا منی بطنہا من نعوذ باللہ منها
 لہو نکرت! ۱۱۔ ہر دیکھو صاحب ترکے تھے کہ بہت ہوئی ہی نہیں اور صاحب
 ذات خود ہی اس کا قائل ہی نہیں مگر ان کی کہ نے دیکھ لیا کہ صاحب دعوت
 بہت کا قائل ہے بلکہ ایسے جوش سے انداز اور دلیں لڑائی کے ساتھ کہ
 کوئی غیرت مند ان میں نہ تھا۔ میں زندہ رہا گو وہ ہی نہیں کہ سب کے برابر
 ہاں کہ بہت کر کے اور گروہ میں اگر آدم سے بڑھ جائے اور غیر خود ہی کہنے
 اور ذات خود ہی اور وہاں میں یہ فراموش المینۃ ولا الدلیۃ (یٰٰ ابراہیم) کہ
 موت اختیار کیا ہو سکتی ہے لیکن واقعہ اور حقیقت یہ ثابت نہیں کہ ہاں
 انہوں نے دیکھو صاحب کے حق میں ہم بہت سے ہیں اور ہر ایک کی ہر ایک
 رکھتے ہیں۔

۱۲۔ یہ خبر خود خدا کے لئے نہ کہ انہوں نے اس کے شرع کو ہم کے حکم پر اور اندر
 کہنے والے اور حق میں ان کا کتاب کہنے کو سمجھ میں ہی ثابت کر دیا
 کیونکہ آپ کا ارشاد ہے کہ ان کے ساتھ وہی وہی گارہ میں تو بہت کرنا چاہیے
 نے بہت دیکھے کہ ان کے ہر دلی اور شرعی اور ان کے سمجھ تو ہیں کہ ان کے ہاں
 ہر دلی کا وہی ہے

۱۳۔ ہر دلی میں ان کے شرع کو ہم کے لئے نہ کہ انہوں نے اس کے شرع کو ہم کے حکم پر اور اندر
 بہت دیکھے کہ ان کے ہر دلی اور شرعی اور ان کے سمجھ تو ہیں کہ ان کے ہاں
 ہر دلی کا وہی ہے

کما قیمت اللہ رب العزت کی دینی سے گریز و تعلقات و دوستیوں
 تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کل فیضانِ خوارق فی اللہ جیسے عزتِ معطولی اور
 جنتِ ربوبہ و جنتِ خدا کو انکساری سے دیکھیں۔

۱۲۴
ہر ایک کی یہ بات کہ ایک ہی جگہ سے جو شخص کھانا کھا کر
نے لگا کہ ایک دن تو اس سے اس سے ایک دن پہلے کہ وہ اپنے
میں اپنے جگہ سے کھانا کھا کر اپنے جگہ سے کھانا کھا کر
نہیں کھا کر اس میں خود اپنے جگہ سے کھانا کھا کر

هو الذي قال في دارت عليه هذا الرجز و اباؤنا ان يبايعوا الا في الحكر و القطار
و انهم و وسطا في الغار من ا

[illegible]

۴۳۔ شہنشاہی بیگم کو فرمایا کہ - یہ کہانت ہے اگر کسی کو کھانا کھانا
اچھا لگے تو بہت سی۔

[illegible]

اور حضرت علیؑ فرمایا کہ تم لوگو! تمہارا یہاں سے جہاد کا مطلب نہیں ہے کہ تم لوگو! اپنی دولتیں کو لے کر جہاد کرو۔ اور حضرت علیؑ فرمائی کہ جو لوگ جہاد کے معنی سمجھ گئے ان کا انتظار نہیں ہے۔

کیا تھا بلکہ میری فیروز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امتداد سنت سماج کے باوجود اور
 میں کو بخیریت نے کی آخری حد تک اور کوشش اور جدوجہد کے باوجود میں نے
 آپ کا ذہن بڑھانے کی کوشش نہ کر سکتا تھا، اس کے علاوہ میں نے
 میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت کے رنگ میں اس طرح نہیں دیکھا تھا
 انسان اور نمونہ سیاست کے لئے بڑے نمونہ بہت کم دیکھ پا رہے تھے کہ اپنے
 اتھارٹیٹری پختہ رہیں آپ کو ظالم میں نہیں لاتے تھے۔

فَلَمَّا تَوَفَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَيْتُ بَعْضَهُ وَذَكَرْتُ لَهُ
 (ابن) اُمِّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 يَدْرُو اَهْلُ السَّابِقَةِ فَنَاشَدُكُمْ بِحَقِّ يَوْمٍ وَمَوْجِعَةٍ لَعْنَتِي خُصَا
 اِذَا بَنِي الْاَرْبَعَةِ رَهَطُ سَلْبَانٍ وَمَعَارِوَاهُ ذُرُوقُ الْمَقْدَرِ وَلَقَدْ رَوَيْتُ
 فِي ذَلِكِ بِحَقِّهِ اَهْلُ بَيْتِي فَابْرَأُوا عَلَيَّ اِلَّا اَسْكُوتُ وَاسْتِجَابَ بَعْضُهُمْ

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال دیکھا تو میں آپ کے فضل اور
 کلمہ و حق میں مشغول رہا۔ پھر میں نے قسم کھائی کہ ہاں اس وقت تک
 نہیں اور سو گناہیں آپ کے لئے ہیں جو کہ میں نے کبھی نہ کئے تھے
 میں نے حضرت خاتم النبیین رضی اللہ عنہ کا کام نہ کیا اور اپنے دونوں
 ماہر کھیلوں میں کوشش کی اور ان کے بعد اور باقیین اسلام کے گویوں پر
 گیا۔ انہیں اپنے حق کا واسطو دیا اور ان کی حد تک فروغ دیا لیکن میری
 وصیت کو سنا نے ہاں کے کسی نے قبول نہ کیا۔ میں ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ
 کا راجع پاس لے کر آیا اور حضرت خاتم النبیین رضی اللہ عنہ کے لئے اس سے دعا کی
 اپنے خیر الہی میں کوشش کی، یہ واقعہ ہے کہ کوشش کی لیکن میں نے
 صرف شکست اور ہار ہی دیکھا کیا اور میرے مقابلہ کو دیکھ کر انکار
 کیا اور خود بخود ان کی انتہائی ہی دیکھا

نہایت کے لئے اس بعد ہر تو کوشش اور حضرت خیر الہی حضرت و حرمت کو

کوئی دوسرا پرچہ دینے کے لئے بھی کوئی دوسرا نشت تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ نواز و شہ بہادر کے واسطے تو وہ کچھ ضروری ہیست اور خیر اطمینان و خیر عیال کا مطلب میں بھی آپ کو کچھ فکر نہ کرنا پڑے گی۔ خاصا اسی قابل تو ہے اور افسانہ کچھ لکھ لکھ کر ہے کہ آپ کی تالیف کی یہ دو کتابیں اور بہت دیر سے تیار و شمع ہے اور اس میں دشمنی کو لکھنے کے بعد آپ کے اس دشمن کو کچھ لکھنے کا ضرورت بھی نہیں رہ جاتی۔

ہوئے اور سب سے پہلے ان کے دل میں یہ بات گونجنے لگی کہ

کتاب در فضیلت بیروت و نقل فی فضیلتہ (ص ۱۳۹)

۱۰۰) ہادیہ مگر جانوش امیر ہوا آقا۔ حق تعالیٰ نے اسے شہر فرستے ہوئے ہجر کی حالت
کی ایک کتاب کو سونپ دیا اور فرمایا ہے: منسلک روایت مذکورہ شہر میں حضرت
شیخ الاسلام قدس سرہ اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی ہے۔

[illegible]

لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ بیعت بیکار اور بے نیت و بلا وجہ سے ہوئی تھی ہے، انہوں نے بیعت سے انکار کیا کہ بلا وجہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصیحت اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی حق بات کے ساتھ باطل بیعت نہیں کی اور نہ ہی کا یہ دعویٰ ہے اس پر دلیل بھی کہ لازم ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ اس وقت پر نہیں پائے گا اور اگر اس بیعت سے ملو ہے، انہوں نے انکار دیا، یہ تسلیم ہو رہا کہ انہوں نے تاخیر سے واقعہ آپ کی طرف بتائی گئی ہے۔

جب شیروا کو غلیح ملانکو و دشمن اور دشمنان اعلیٰ سے بہت تھکرو و کشم کشم کیا ہے تو یہ جہاد و جہاد صلب کے لیے اس بہت کے حکم کیا کیا تھا تو یہ جہاد ہے اس کا اعلیٰ

کہ سارا قور و فطریہ اور فزیک جاسے شریعت و فہم کا دار و مدار ہے۔ یہ سب بزرگ عالمی
 بیست کا دار و مدار ہے۔ وہ ہوتی تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس پر وارد
 کیوں کہتے اور بقل شریعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے انکار کیوں کرتے۔ یہ سب
 کا انکار اہم ہو گیا اور انکار کا اور پورا ہو گیا تو اس بیست کے خدا رب عدلیت و فزیک ہو گیا
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے کسی کام کی حیثیت نہ رہے۔ خدا کے
 کہتے ہوئے انکار حق بیست کے اور یہاں سے ماوراء ہے۔ والا محمد
 احمد علیہ السلام -



”بیست مضرری کا ثبوت بروایات متواترہ“

مترجمین کے وہ بیست کی روایات ہیں مضرری کہ دار و مدار ہیں جو متواتر مضرری کے
 قبول سے ہیں۔ یہی بیست کا ثبوت ہو گیا ہے۔ لیکن شریعہ و فزیک و فہم کو اور یہ سب
 اور گے ہیں۔ نہ کہ ان کے یا ان کے بیست کہتے دیکھا گیا ہے۔
 اور مضرری کے صاحب نے تجویز میں اس کے ثبوت کا ثبوت کیا ہے۔ بہت مضرری۔

معنی نقل و غیر مکرر لکھوائی گئی۔ دار و مدار کے طریق، الاحوال و معنی
 ان کی تعلیم، متواترہ و الفول علی الفی دونوں کے فہم و مستقری
 الاحوال و معنی، اگر اہم علیہ السلام علی الہد و فہم
 انہ داخل نہیں ہوتی، فعلاً کثیر و غوراً من تفرق کلمۃ
 السلام علیہ السلام ۶

(ان روایات کے انبار کا دار و مدار ہے اسے قوی کے جواب میں)

اور میرے لڑتے لڑاؤں کے اعلاؤں اٹھیں گے، آخر تکلیف پہنچنے کے بعد میں نے کہا کہ میری قبر میں
 نہ لے جائیں اور دفن جنتِ اقصیٰ ہو جائے۔ میں نے اسے یہ ایک غلط فہمی بتائی اور
 جو کہ تم نے دریافت کیا ہے اس سے تمہیں آگاہ کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تم
 اس کو خوب کو خود بھی یاد کرو اور میرے متعلقین پر اس کی قرآن حکم اور قبول نہ
 میرے حق کو مانا جائے کیا ہے اس کو مانا کر دو اور میرے ماموں اور والدہ کو بھی پر
 خطا میں کہ لڑتے جہاد اور اس کے الفاظ اور خوفِ اٹھانے میں ہے جو شریعتِ سرمدی
 کے احکامات سے نکلے ہو چکے ہیں اور اس پر مشروہ بھی ہے بلکہ میں ہرچہ کہ - مبادا اس
 کا ثبوت نہ ہو کہ میں - اور اس میں ہے کہ ماموں کو میری والدہ کے والد جنتِ اقصیٰ
 موصوفتِ قائمہ - اللہ کے ہی موصوفت کہ - خط فرمیں کہ جب حضرت میر تقی میر کو فرزند
 دیکھا اور وہ بچہ تھا یا بالغ تھا ان میں اسبابِ مشغولہ کو حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ
 کے گناہ سے بڑھاتے اور ان کے ذمہ گناہ کی طوالت تریف دی اور اس کی کیا میں اگر
 سزا دی ہے تو جنتِ آپ کوئی جاتی قریہ موصوفتِ قائمہ میں نہ تھا ان تمام پہلوئوں
 اور فراموشی کے باعث میرے سب سب پر بھی گزرتا ہے میرے کہ خوب سے ہی
 کی اس مذہب پر پائی پر میرے جگہ انہوں نے فراموش کیا تھا میں ان کے مذہب پر جنتِ اقصیٰ
 کو مانا ہے کہ میں ان کے گناہ میں اس کی اور حدود سے چند لوگ اس کے
 تمام تدبیر میں آگے اور نہ خطرات اس خطرات کا سہہ پر میرے اہمیت کا مانا کہ اس کے
 اس کے ساتھ کہ وہ میرے عزیز ہیں اس کو ضرورتی دیکھ کر ایک شخص نے میرے ساتھ
 قائمہ جلیلا - اس شخص نے میرے نسبت میں حضرت علیؓ کو خط لکھا کہ میرے
 حق میں رہنا اور جو نہ ہو کہ میرے تمام دشمنوں کے ہم سے اور نہ پاک حرام ملک
 میں اس کے لیے کہ میرے ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کی اور اس کے تمام اہل خانہ کے ساتھ
 رہا میں سے یہ حیثیت کھو کر مدتِ باقی ہے کہ اگر آپ کو ان حضرات کے خوف
 کوئی شگایت تھی تو وہ پر اس قدر شکرتی اور اس کے ساتھ کہ تمہیں دیکھا یا ان کو دیکھو اور
 ان کو مدد ملے والی تھی نہ پیدا ہو گیا تھا ورنہ میرا ان کے ساتھ بیعت کر کے اس کے

معتقدہ مفسور اور عقائد صحابہ کا آفاقہ

حضرت امیر الملوک رضی اللہ عنہ نے غور و فکر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہی تاثر دلایا اور آپ نے اس میں شمولیت اختیار فرمائی اگر مذہب اور عقیدہ میں اختلاف ہوگا اور ان حضرات کے مکتب فکر میں اختلاف ہوگا تو یہی شکوت کا بہانہ اس طرح کیا ہوگا کہ کوئی ایسا شخص نہ تھا جس نے یہ عقائد حضرت کو جس میں ہم کو گمان ہے ان عقائد پر آپ کے عقائد پر حیرت انگیز کیا پیدا اور آپ کو شکل دیا یہ کیا ہے تاہم اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کا مذہب اور عقیدہ صاحب کرم عظیم الرحمن کے نزدیک وہی عقائد ہی کا پتہ تھا جو انہیں پہنچائی گئی تھیں۔ یہ نہیں حرم و حرک گئے اور آپ کا جسد و پیکر اور عقیدہ کس طرح محفوظ کیا ہوگا کہ ہم یہ سیکر کہ تاریخ میں جو یہودی مسلمانوں سے قبل خود اسلام پر تشریف لائے تھے ان میں سے کسی کا مذہب اس مذہب میں دولت اور اعلیٰ کے نشہ میں پھر چند افراد اپنے اسلاف کے عقیدہ کا مذہب سے برگشتہ ہو کر اس مذہم عقیدہ میں پھنسے و لا حول و لا قوة الا باللہ تعالیٰ العظیم و زمانہ سے پہلے خود مصر میں پھر یہی ہوئی تاریخ اسلام اس حقیقت کا سرچشمہ ہے کہ ان کی سلسلہ کی دعوت و قیادت علی رضی اللہ عنہ تھی مگر عظیم ہندوئی پرست نبوی کے اذنوں کے پاس کیا ہوگا کہ اس مذہب و مکتب کے بالی اور نکاح تھے اور اس کو اور راج ٹراٹک پہنچا ہے ۔

عائسے ۔ والحمد للہ علی ذلک ۔



میں طری صاحب نے مروت سے اس کا سہارا لیا اور اس کو یہی نتیجہ کے سوا ہی ممکن اور
ہمارے قرار سے دیا۔ لہذا ثبوت ۱۱

کتاب اختلافی میں انھیں میں وہم سفر فرمایا اور اسی حال کو کہتے ہیں جس میں شریعت
حق بنظر من کے خلاف کی درست اور صاحب اور محمد بن ابی نائز پر ہونے کا وہی نتیجہ
میں بیان کی گئی ہے۔

فان قيل تولى سليمان العيص المداة اثن ظنولا انك انضيا بظنك وادام
يتول ذلك قيل ذلك بعد حصول حمل المتعة فبما انفقوا انفقوا بالبيعة والرضا
بالتقوية وليس المداة يقولون اني اتقية في المداة لان غير متعدي غير
عليه هن المداة انما تضمن بها وقلب لي غلبته انه ان عدل غلبه لولها
نسب الى الغلات واعتقدت فيه العداوة ولو يامن السكره
وهذا حال موجب عليه ان يتولى ما عرض عليه وكذلك
السلام في تولى العصار الكولية ونظير المقداد في دعوى التوكيد انما جائه
كحزني صحت حضرت عمر بن الخطاب من كسب ما ان كسب العداة من ربه فلهذا
كسب ان خوفك من استيذان من ربه من كسب العداة من ربه فلهذا
يولي كما جائه انما بنظر من كسب العداة من ربه فلهذا كسب العداة من ربه
ان من ربه من كسب العداة من ربه فلهذا كسب العداة من ربه فلهذا كسب
سبب اور جائه من كسب العداة من ربه فلهذا كسب العداة من ربه فلهذا كسب
ہونے میں کوئی ساقی پر کسب ہے کیونکہ وہ سے معنی بیات، تاکن اور کسب نہیں
ہے کہ صاحب فاروقی ان پر محمد سے دشمنی کے استہان میں اعدائے کا نائب لکھا
یہ جو اگر ان عدول سے عدول والا کریں اور ان کے قبول کرنے سے انکار
کریں تو ان کو خلاف لکھا جائے گا اور ان کے مخالفین میں عدول کا اعتقاد پیدا ہو
جائے گا اور لیکن علیہ السلام سے کہ وہ دنیا پسند ہے، بدن اور استہان کا عدول
سے ہے لہذا یہاں اور یہی صحت ہے جو ایسے محمد سے قبول کرتے پر ایسا کرتے

کاتھولکوں نے اپنی مذہبی زندگی کو دھوکے سے بچانے کے لیے پانچ باتیں گوارا نہیں کیں:

تسبیح پڑھ کر پچھلے کئے کوٹے اور لوگ شعلہ کمال پر جانے لگے۔

۱۱) ہوجاے کہ پڑھ کر کوئی ایسی صاحب حق کو ملے کہ اسے کہ حضرت علیؑ نے اپنے حقوق دیا ہے، ہرگز نہ چاہو وہ اس بدعت کے متعلق کوئی چیز دے اور خدا کی صورت چھوڑے ہے۔ کیا اس کو قہراً کہا جاتا ہے کہ نائب ہو کر ہے، یہی حکم کو غلط ہے اور اس کو ظالم۔ ہاں وہ غائب دنیا و آخرت سے غائب ہے اگر کسی صاحب حق سے چھوڑے تو غیر کی صاحبی۔ جو ہے تو اور کسی صاحب حق سے چھوڑے تو کسی صاحب حق سے جو ہے ہونے کا حکم کیا بدعت بدعت ہے۔ اہل حق یہاں ہی غفلت

لیکن آجے خصوصاً سرکاری رشتہ کاروں کا جو عمل نمایاں خوب گزیر سہرا گیا ہے،
 جس سے یہی خاکستری عورتوں کا مرد و رشتہ کے عذر میں بدنامی کی حکومت سمجھتے آئے
 اور ان کے خیال و ریت پر چھٹے کے دھڑلے کی حیثیت سمجھ رہے ہیں کہ ان میں سے
 جیسے اور اس جگہ پر لکھنا کہ ان کا شمار وہاں سے کتاب (۱۹۷۷ء)

خوف اور تقيہ کے معاوی کا بطلان خود
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اعلان سے

٨٠ — اِنِّى وَاٰلِهٖٓ لَوٰاٰتِيْكُمْ وَاٰحِدًا وَّهٗوَ بِلَاغِ الْمَرْسَلِ

کالہ اور اہل بیت و آلہ استواری حضرت علیؓ کے گھر میں کیوں کے غلام یا باندہ اور

۱۴۰۰: ۱۲۰۰ کے درمیان کے مغلوں میں توپخانہ قتل کی قسم دے

وہی کہ جس نے اسے اپنے لیے لیا ہے اس نے اسے اپنے لیے لیا ہے

Copyright © 2006 John Wiley & Sons, Ltd.

آپ کے دست مبارک سے جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب سچ ہے اور قرآن و حدیث سے بھی

(۱۳) والله اني لظايعت العرب على قتلى المولى عتدا لو اني امكنست.

الفرق بين قايمة المصارف والبنوك في ليبيا ان قايمة المصارف هي التي تملكها الدولة او البلدية او القطاع العام او القطاع الخاص او اشخاص طبيعيون او اعتباريون

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

موتی اللہ علیہ السلام سے ملنے کے لئے جو لوگ تیار ہیں ان کے لئے یہ ہے۔

انصارِ حقوں علی بن عباس علیہ السلام کو بھی، انوشیروان نے قتل کر دیا۔

پہاڑوں پر رہا بعد عربوں نے اس پر قبضہ کیا یہاں سے عرب انحراف

collected

(۴) فوائده ما بالآی اوجده است فی الصوت بود علی الصوت علی:

جند بکے اس کا قلعہ کوئی پردہ نہیں سچہ کہ میں صورت کی طرف بڑھ رہا ہوں۔

پسوت میری لغت برومند کی سہولت میں ۱۳۷۱ھ بمطابق ۱۹۵۲ء

والله اعلم بما في قلبه

بشدقہ اعداء، بخود اعلیٰ بیعتی مخالفین، خود کے مخالفین سے بھی لیا وہ

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

انہوں نے جس حد تک خود پر قابو نہ رکھا اس کی پیمائی کے ساتھ درس لیا۔
 ۱۷۰ — الخلیفۃ الاولیٰ قسوسا العقل واولیٰ القلبی۔ (شیخ ابو نواس پیچ)
 موت پر ہواشت ہو سکتی ہے مگر رات پر ہواشت عین ہو سکتی اور رات و فتر
 پر ہواشت ہو سکتی ہے مگر فطرت و ذوق پر ہواشت عین ہو سکتی۔ کیا عین
 ارشادات اور حقیقہ نامہ کے بعد کوئی ممکن اور خود برحقوی کے ہاں تھے
 واسطے کے لیے عین تو ہواشت اور فطرت نامہ کی کوئی گنجائش ہو سکتی ہے۔
 اور اس کے ساتھ ہی حقیقت و حقیقت و حقیقت ہے کہ جناب ابو سخیان ایک
 لشکر ہواشت کے ساتھ ہواشت پر آیا اور عین ہواشت ایک لشکر اور فطرت پر تمام حقائق کو یہ لوگوں
 اور ہواشت کے ساتھ پر کر دیتے پرستے ہوئے ہیں (جیسا کہ اسرار گندہ پنا ہے عین
 کتاب الفتاویٰ سے) اور درجہ امتحان طبری کا اسرار میں ملاحظہ کرتے ہیں۔

وہما ابو سفیان، بین حرب و قتال یا الیہ الحسب، نوشت (ملاحظہ فرما
 غیلا اور وہاں یحییٰ السدیقہ وصفہ^۲) اور ابو سخیان میں حرب سے مراد کیا
 اسے ہواشت اگر چاہو تو میں مراد کو ہواشت اور یا ہواشت سے مراد تو فطرت ہے
 یہ ہے یا ہواشت ہواشت ہو گیا سمجھ رکھتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذاتی قوت و طاقت

عزیز قریب کو ہواشت اور ہواشت کی ضرورت یہاں کیا ہے، جب کہ
 فیہ خداوند خود ہواشت نہیں ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت
 کی ہی ضرورت و حقیقت ہے، ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت
 اور یقیناً حسین علیہ السلام ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت
 کے ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت
 کی ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت ہواشت

فرمانے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے یہی فرمایا "اعترفت بالحق قبل ان
 يشهد عليه" تم نے خود ہی اس کا اعتراف کر لیا قبل اس کے کہ تم پر شہادت قائم
 کی جاتی۔

گویا اس روایت میں کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے قائل اور حضرت
 عرین الخطاب لکھا اس کے قائل و اعتراف خود تمام صحابہ و مافریح کو ہیں اس کا قائل اور
 حضرت بنائے کے لیے یہ سب سزاؤں کا اعلان کیا جا رہا ہے اور کوئی اس کا انکار کرنے
 والا نہیں ہے اور میرے رب و رب بنو ہاشم اور بنو عبد مناف کے حضرت عرین الخطاب رضی اللہ عنہ
 و عنہ سے دیگر گروہ پر انعام ہو جاتے ہیں جو اس پر کتاب الخوارج و الخوارج عربی میں
 روی سلطانہ ان علیہ ہفلفہ عنی عمر بن ذکوانی عنہ فاستقبلہ
 (الی) ثم ربح علی بالفتوس علی الارض فاما اهل البیاء فلا یعدون قاتلوا فاما
 وقد اقبل غزو عمر لیسئلہ فصار عمر انظر الله یا ابا الحسن
 لا عدت بعد ہائی شئی وجعل یتظر علیہ (الی) ثم قال رعب
 الشعبان فی قلبہ الی ان موت۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اعترفت بالحق قبل ان
 يشهد عليه" انہوں نے آپ کے شیوخ کا ذکر ہائی کے ساتھ کیا ہے تو آپ
 ہی کو میری شہادت کے ایک ہائی میں لگے ہوں اور ان کے حق میں سزاؤں کی جب
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جواب میں ذکر شئی کی تو آپ نے اپنے ہائی میں
 موجود قریب کو زمین پر پڑھ لیا تو وہ لوٹ کے برابر آئے اور ہائی میں ڈھل گئی
 اور پتا چل گیا کہ عمر بن الخطاب کی طرف تو میری آگاہی کو لگے ہوں تو میرے
 اور میری کیا ہے ابواحسن نہ اسے قزو نہ اسے ڈھل میری اس کے بعد آپ کے
 شیوخ کی گستاخی پہل نہیں کر دی گئی اور سنت و ترویج کی تو آپ نے اس
 کی تصحیح پر اصرار کیا تو سب اسے میرا ہو گیا میں کہانی میں گیا۔ پہلو آپ کو معلوم ہوا
 کہ خود مشرق سے ال عمر بن الخطاب لکھا کہ اس پر چاہا ہے اور وہ اس کو تقسیم کرنے

انوکھلا مسئلہ ۱۔ ایک دفرہ کے ایک ہر ماہ میں شہر خوار کے لئے ہاتھ
 کی بیوت ہوتے ہیں یہ شہر کا گورنر، قاضی، شہر کے کسب و کار، شہر کے
 گئے تھے اور پھر دبا ہو گئے تھے۔ میں نے عرض کیا اگر شہر کے دوسرے بہت فرائض
 تھے تو حضرت امی نے عرض فرمایا شہر کے ساتھ آپ کا یہ دشمنی میں ثابت کر رہا تھا
 کہ میں کیا دوسرے بہت بہتر ہیں ان کو سونے کا حکم دیا ہے۔ میں اس وقت جہاد
 فرض ہو نہیں سکتا اور لوگوں کو ایسا کرنے کے ساتھ جہاد میں دشمنی ہو سکتی ہے
 ایک ذریعہ تو یہاں پر شہر کے لئے جہاد کے لئے ہے۔ ہاں، ہر حال اگر
 شہر جاتا تو پہنچتا تو یہاں کہا ہے ساتھ کہتے ہیں کہ حضرت امی کو یہاں پر
 کہنے ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تا جہاں تک کہ جہاں تک کہ
 حدیث سے واضح ہے سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ شہر خوار کا کرنا ہے
 ہر کوئی نہیں ڈر سکتا اور کہہ دینا کہ وہ دوسرے کو جس طرح پسند کرتا ہے
 موت کو اس سے بڑا دوسرے نہیں کہتا کہ وہ دوسرے شہر کے دوسرے کو کہتا ہے اور
 ہے چاہے شہر اور اس کے باوجود شہر خوار سے فائدہ ہے تو پھر شہر خوار
 کو قوت پروردگار اور جہاد میں کہنے سے کیا حاصل ہے اس سے بڑا دوسرے
 کہ خدا سے بھی کہتا ہے اس تم کو کہہ رہا ہو اور تمہارے خوار کے خلیفہ کی بات
 کہ باقی کی چیز کو کہتا ہے

سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ یہاں کا لانا کہنا ہے کہ وہ شہر خوار کی موت
 یا شہر کا ہر بیوت کہہ دے۔ یہاں اور اس کے ساتھ کہہ دے کہ اس بیوت کے ساتھ
 میں سروسے ہر ماہ بیوت کے لئے ہر ماہ پر شہر خوار نہیں کیا ہاں شہر اور اس کے
 بچنے کے لئے اس میں فحاشی و تشدد و قہور نہیں کیا ہاں شہر اور اس کے
 پرکھ کر تیرے دوسرے بیوت کا تشدد و قہور بھی کر دیا جائے تو حسب ارشاد مرقی
 (نہج البلاغہ ج ۱، صفحہ ۲۷۲) اور (نہج البلاغہ ج ۱، صفحہ ۲۷۲) پر جو آگے ذکر
 ہوگا کہ یہ چیزیں کیا کرتا ہے کہ اس نے صرف افسوس سے کہتا ہے اور اس سے

شہم کہ جب سید صاحب زادہ گذرے تو کیا کہتے۔ شاید امام علی شہید کو یہ سے زیادہ غیر خدا بیست کہنے پر مجبور تھے۔ (توضیح: یہی نکاح میں (عجائب) بیان کر سید کی کہ یہ جیسا کہ انور نبوت کی شہادت اور گستاخان نبوت اور گستاخان رسالت کا جہلائے ظلمہ تم مصلیٰ اللہ) غرض اس پرنا ہمارا کہ ان کی بیست کہنے سے روکا نہیں جا سکا تھا اور سلسلہ پرنا اور شہید کہہ گاں سید شہاب علی دہلوی اور حضور کے ساتھی۔ لہذا ان مایہ نشاں کو شہید کرنے والوں نے ہر تدارک اسلام سے غافل نہیں ہونا تھا۔ لیکن کو کفر و ارتداد سے روکا امام علی شہام شہید کو یہ کا اور میں فرزند تھا اور حضرت سید علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سنت اقتدری پر میں کہتا ہوں بلکہ یہ فریاد تھا اور ہم خدا اور ہم ثواب کی صداقت ایک صحت موجود تھی۔

غریب شہید حضرت شہین علی شہام کی طرح و شہام المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

تاریخ الخلفاء جلد سوم، ص ۵۴ پر خود کا یہ خبر مکتوب ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و عہد کے بڑے بڑے شہین کی خدمت و عہد کے ساتھ خود کا اللہ و اللہ کے خراج گوشتوں میں تاثر تھا لیکن یہ اس کے ذاتی مسائل قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ انہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی عقائد پیدا ہو تو معرفت علیہم کے جو حق پر ہوتا اس کی وجہ سے وہ وہ آپ کا عقیدہ و گروہ کہتے تھے اور آپ کے ہی کا فرقہ اور ستر شہری تھے اور آپ کا عالم تمام مومنین کے ساتھ جنگ کہنے سے گزر گیا اور نہ دہلی میں اور جہانگیر دہلی حضرت امیر و میر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کے ساتھ جنگ کہنے میں تذبذب کا انتہا ہو گیا اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت فاروقی، امیر

بنے اور اس پر مست و مست کے ساتھ ترقی پام فرمایا ہوئے انھوں نے
 فی کرم علی بشر جو کرم کی تفسیر میں انھوں نے ترقی پام کے دین سے جو
 لوگ ترقی ہو گئے تھے ان کے خوف بھاگیا اور یہ اعلان فرمایا کہ
 بشر ترقی پام نے نماز اور زکوٰۃ کو انکشاف یا انکشاف کا عقیدہ
 یہ تھا کہ ان میں سے لوگ کا انکار و دوسرے کا بھی انکار ہے۔ نہیں
 جس ساری ترقی پام کا انکار ہے۔ بشر ترقی پام نے ان کو کئی طرح
 اپنے جو امر و است میں بگڑا اور دوا و دوا جو تو اب کے ساتھ اپنے
 پاس لایا۔ پھر ان کے بعد ترقی پام کا علم و بشر و بشر ہوئے تو
 آپ نے حق و باطل کو الگ الگ کیا۔ لوگوں میں ایسی مساوات قائم
 فرمائی کہ اپنے آقا کو بھی کوئی ترجیح دینی اور ترقی پام کے دین
 میں اپنی طرف سے کس قسم کا دخل دیا۔

آئیے اب یہی سمجھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بانی کی کامت و فواید ہیں
 تو کثرت ان احببہم لہ من السلیس احوالہم بہ و غنائی من اہم
 عندہ علی قدر فضلہ لہ علی الاسلام و کان انفسہم فی الاسلام کما
 رخصت و انفسہم لہ و رسولہ الخلیفۃ المصدق و الخلیفۃ
 القاری و العزیز و العادل الخلیفۃ المصدق و الخلیفۃ المصدق
 بعد الخیر حتی الاسلام شدید ویرحمہ اللہ و اجابوا عنہ ما احبلا
 (ابن ابی شیبہ و الصدوق و الصدوق من بعد فی حقیقۃ و باطل و باطل
 عدد و نواہد و الخلیفۃ القاری و الخلیفۃ القاری من فرق ہوشتا و بیجی
 بعد شتا از شرح ابی ہشام براتی جلد رابع ص ۳۲)

یعنی اسے مساوی تم پرانے کہنے ہو کہ انھوں نے اپنے دینی و باطل
 کے لیے صلوات و عطا و عطا سے منتخب فرمائے ہیں کہ آپ کے
 ساتھ ان کے کثرت و کثرت تو وہ لوگ انھوں نے کے نزدیک اپنے

اور بہت عورتوں کے عریضوں کو نکال دیا اور مناسب کہیں بناؤں گے پکا چلتے ہیں۔
اور کوئی جھٹکے گا حضرت مولانا کو تو راستہ تروں کے نام میں بقرا صرف اور صرف
وہ لوگ جو لے کر جہان کے کام میں تریوں کو جھٹکے ہیں۔

علامہ ڈھکو کی بے بسی

حضرت علامہ رشتہ داروں کے ان کلمات تو یہاں تک پہنچیں، رضی اللہ عنہ کی
اس طرح و نشانہ جو ڈھکو صاحب نے قلم اٹھائی جواب نہیں دیا وہ دیا کئی ڈکار
تک لیا نہیں دیا جس سے وہ ان کا ہر چہ کہ اس نے اٹھائی اور پراپنے لڑا اور بے بس
کا اعتراض کر رہا ہے۔ نہ خدا کے ہی حضور جانتے کہ جیسا کہ ہے اور قرآن جو اس میں
نہ دے گا کہ اسے بھٹکے اس کو کہتے ہیں۔
سے چاروں وہ جو سچے کہہ رہے!



ایک دن قانون کو قتل ہو گیا یہاں آلودہ ٹانگیں کس طرح بدداشت کر گئے تھے لہذا یہ سراسر
مقلد و غم بعد اٹل و فرستہ و شافقہ و اقدس کے خوف سے کامیاب ہو گئے تھے
جس کا شور و خروش شہنشاہ کے خوف کا یہاں اس طرح کے بدلے کا اندازہ کر سکیں۔ اس پر
یاد رکھو کہ مذہب حق کے یہاں کو آفرینا ہو، یہ کیسے ہو سکتا تھا اگر اس طرح میں کوئی
سے کام لیتا تھا اور وہی ایک بات نے کے کامیاب ہو گئے تھے۔

شکریوں کی دلجوئی اور شیخین کی تعریف

ہاں نیز جو کچھ میں خاص ہے اور مملکت میں کے متقاضی تھے وہ یہ کہ آپ اپنے لشکر میں لے کر کوئٹہ فرار ہوئے اور عزت شریفی کے حق میں کشت ہر گھنہ کار کس قسم کی بدلتی ہو لشکر میں کوئٹہ پہنچے ہاتھ عدویں پر ہوا اور انھیں شیش کے کتبہ لکھائی میں عدویں نے نفیس لکھائی میں قید کر کے جہاں یہ عزت تھی ہے۔

۱۰ خیر ہذا الزامہ بعد بیچے ہوئے کہ وعدہ بین امن اسعد میں نئی گرم علی شہ

جہد کے بعد سب سے افضل ہو کر رہا اور میر علی شہ رضا تو اس کی وجہ میں

ہے کہ آپ کے لشکر میں ان عظیم اکثریت کی تھی کہ امامت کے قاضی محمد گلہاں میں

عدویں موجود تھے جہاں کو سہارا نصرت پر افضل تھے تھے اور علی افضل میں۔

ایر معاویہ شہی لشکر غنہ نہ لوگوں کا اور گناہ شہرہ لکھا ہوا تھا کہ ایر معاویہ میں

علی شہی لشکر عزت شریفی کے امامت کے لشکر میں اور ان کو کلام و نامہ لکھتے

اور اس عزت عثمان کے شہید کہنے میں احمد علی شہی اس لیے بھی آپ کو اس میں

پر دیگر کثرت کے ذریعہ اس قدر پر ہے اثرات کا اثر کہ کہنے کے لیے عزت شریفی

کی امامت اور اخصیبت و علم سے اور کثرت کما اسراف کرنا اور اٹھا اور عزت۔

عثمان شہی لشکر غنہ کے قتل سے عدویں کو اس سے بڑا اس کی تائید کرنا چاہتی تھی اور

ان کی امامت میں برحق فتنہ فتنی و جنونی و مظلوم و مظلوم فرار کے حسب اصل

برہمہ، یعنی اعلیٰ حضرت سے اگر ضرورتاً لینا تو اس میں ہر جائز کتاب کا کتابی مسئلہ اور
 عقیدے شامل ہیں۔

و معلوم أن جہوداً صحابہ و جہادہم کا تو اس میں، معتقدین
 امامت میں تقدّم علیہم و فیہم من خاضعہم علیٰ جمیع الزمّۃ و قد قبل ان علویۃ
 ہشت النور الی الشام یغیرون عنہ بأئمہ و تہرأمن المتقدّمین بوائدہ تشرک
 فی دم عثمان لیستقر الناس عنہ و یصرف وجوہ اکثر اصحابہ عن نصرتہ
 فلا ینکرت ان ینکون کمال ذلک اقلدوا لہذا النائزۃ و مرادہ بالقول ما
 تقدّم مما لا ینالہ الحق۔

اجتہاد و تقدّم یعنی امام کے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی اولاد سے
 ۱۰۰۰ افراد کے مطابق سبب شکریوں کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی اولاد کے کما
 سم کے طبقات اور طبقات سے دھمکی دینا چاہتے تھے کہ آپ کا حقیقی مقصد یہ
 تھا، ابراہیم علیہ السلام تو حضرت میرزا محمد علی صاحب دہلی کا بیٹا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
 یہ دیکھ کر احمق کہ طایفہ کو نزدیک یا با قیام و طاعت حضرات کی توفیق و توفیق الیقین
 برت کر دے اور دوسرے دوزخ میں لے کر دے۔ ابراہیم علیہ السلام تو جو سکتا تھا ان کی مخالفت و ادا مستعد
 اعدائے ان کے اعدائے دلائل کے خلاف ایک جبر بھی نہیں بول سکتا تھا، لہذا جو
 کچھ آپ سے ظاہر ہوا اس میں تو ان کے ساتھ ثابت ہو سکتا ہے وہ صرف ابراہیم
 صرف بعد از امامت خود علیہ السلام کے خلیفہ کے مطابق ہی ہو سکتا ہے اور
 جبکہ اس کے برعکس دوسرے اعدائے دلائل کے خلاف مستعد اعدائے ان کے اعدائے دلائل کے خلاف
 کے قبل سے ہے اور علیہ السلام علیہ السلام کے دشمن ہیں۔ لہذا اس کا اعلان کوئی
 اعلان نہیں ہو سکتا، اعلان نہیں ہو سکتا کہ کبریا حکم کتاب شد و خدا تعالیٰ
 کو ان کی سبائی بیکار کر دی کی حکمت اور نہ دست و رقبہ کا اعلان کر رہا ہو۔
 ہمارا اعلان ہے۔

تقریباً ۱۱۰۰

خدا کی حمد کا اہم سبب انصاف اور انصاف کی خاطر اس نے اپنے دشمن میں دوسرا سبب پیدا کر دیا اور ان کو کام شروع ہوا۔ اسی طرح اس نے اپنے دشمن کو اپنے کام کے لئے حوصلہ بخیر باد کہا۔

”فصل اول بحق ثلثه، عمر ال بیت علیہ السلام
کے حقیقی مقتادات“

[illegible]

اس کے بعد خلیفہ اوسید کو کہلا کر اس کی آمد نصیر آباد کی توقع کیا ہے۔ خلیفہ
سے منتقلی غفلت میں کہ یہ بعد انصاری خلیفہ کا اولاد یا اور چند ایک
دوسرے جو اس میں فخر کیا ہے، جو اس سے مراد کچھ فرق نہیں۔ یہی کہ بعد
بطور تفریق کیا گیا، آئی۔ یہ خود خلیفہ کا خاندان کے غفلت لگ کر کئی غبار وادھ کیوں سے
سے فراموش کرنا اور جو اس بعد خلیفہ میں کچھ غبار کیا جائے گا یا اس کا ایسا معنی
میرا رہا جائے گا جو اس کے مطابق ہو۔

محمد حسینی انوار الحسنات محمد شرف علی

ماہرین کلام پر یہ حقیقت تو غفلت نہیں ہو سکتی کہ جیب مردانہ اور عورتانہ کی

اور ان پر اعتبار کرنے سے اجتناب اور احتراز کا حکم دیا جیسے کہ شیخ کاتب رحیل
 اعلیٰ العالی رحیل الکشی میں اس قسم کی مستحق ہدائی کی نشاندہی کی گئی ہے اور
 ہم نے متعدد جگہ پر ان غلط فہمی کے متعلق مفسرین حوالے نقل کیے ہیں اللہ ان
 کو صحیح کمال حق و صداقت کے ساتھ استہزاء اور مذاق سے اور خود آفرین حق کا
 مزہ چٹانے کے مترادف ہے۔

الغرض ان رسایات کہ عدل کے غرض سے میر تقی میر کا شعر مذکور کی مخلوق میں
 اور خلافت و امامت کے ہر حرکت و سرگشتی و دور بولنے کے دعویٰ اور غنا ٹھونڈ
 پر علم اور نیکی اور سچ کے اس بات پر اس پر کیا اور کیا کر کے اس کی طرف
 کے مبالغہ بنی یہ سب امور مجدد احمد بن مبارک بن ابی ذر گیلانی کے ارباب و گروہ و عقائد
 پر ہندوؤں کے ہندو یورپوں اور یوں کی خفیہ سازشوں اور گروہ و عقائد کے
 ذریعہ الہی اسلام میں آہستہ آہستہ اور لہجہ الیہاد منصوبہ کے تحت پھیلنے
 جانے والے غلط فہمی کے بعد سب سے تمام پر اس حقیقت کو مدد و توجہ
 کی طرح واضح کیا گیا ہے اللہ علامہ و محرم صاحب کا خلاصہ عقیدہ اور اصول
 صدیوں سے بعد میں ہر گز نہ۔

اب خدا خیر شفیق اور ظہیر اور سرور و جبروت کے تبار اور بعد میں امت
 کو حال تصویر عرض کیے دیتا ہوں تاکہ اس ارباب کی تفسیر سامنے آجائے اور
 شیخین خود اور صحیح ترین رسایات کا حقیقت ہے بعد ہر جگہ اس میں غلط
 یہاں بعد سب سے حوالوں کی حقیقت حال میں نکل کر سامنے آجائے گی۔

» خطبہ شفقیت کے تواتر لفظی کا انکار خود شیعی علماء کی جانب سے

اس ضمن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طوٹ غروب خطبہ شفقیت میں
 لفظ تواتر و شفقیت کے متعلق مختلف اقوال و اختلافات کے لئے ہیں اس کی حقیقت
 مدعی شیخین علی رضی اللہ عنہ کے معلوم کرنے کے بعد اور واضح ہو جائے گا کہ یہاں

نہایت اعلیٰ مقام پر پہنچنے کے مقصود کو ملحوظ رکھ کر ان کے درمیان کچھ دیر سے رہا
جس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کام میں توفیق اور توفیق اقدس ملی اور صورت پیدا
ہو گئی اور اس قسم کی مہارت کو شلوک کثافات کی ضرورت سے درجہ بہا بنے لگا۔
حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ کے متعلق اس غلط فہمی سے ہے۔

”أما والله لقد قسمها فلان وإنه لعلمان عظمى منها عمل
القطب من الرعي والي (فصيرت ولي العيين قد علي وفي الخلق شها
أرى ترائي لهما حق مضي الأول سبيله فأدلى بها إلى فلان بعده
إلى) فصيرت علي طول السدة وشدة الرحمة حتى إذا مضى
سبيله جعلها في جماعة زعم أني أحد هو فيها الله ولا شعوري“ (۱)

(۱) فتح الباطن ص ۱۷۱ جلد اول ص ۱۷۱ اور اس میں جلد اول ص ۱۷۱

یعنی نہیں غفلت کو الیہ کے نزدیک ہے اور پروردگار خدا کا کہ وہ

یقیناً جانتے تھے کہ میری اور غفلت کی وہ نسبت ہے جو میں اور اس کے عباد
اور شیخ کی جوتی ہے، تو میں نے میری مالا مال میں غفلت کی طرح اور حق
میں ہر ایک کی طرح وہ غفلت کی جوتی تھی اور میں اپنی غفلت کو لکھا ہوا تھا
تھیں یہاں تک کہ غفلت کی الیہ کے استعمال ہوا تو اس نے اپنے بعد غفلت کی جوتی۔

میرے غفلت کے حوالے سے غفلت کو کہہ یا تو، تو میں نے غفلت کی جوتی پر
میرے اور غفلت کی جوتی پر میں نے ان کے ایام غفلت کی طواری کی وجہ سے وہ
وہ میرے ہونا ہو چکے تھے حتیٰ کہ جب وہ میری ملک بنا دیتے تو اس کے
شعور کے استغفار۔

اس کے آگے کافی طویل غلط فہمی کے متعلق اپنی اسفست کا موقف
بے گورہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور شلوک ہی جیسے ہو رہی تھی
یا اس سے پہلے غفلت کے متعلق نے اس کو روک دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی طرف متوجہ کر دیا جب کہ بعض شیعہ اس کے حوالہ پر نہ سنے کے

و خود را بدین دلیل اسراراً بر شما برائی نمی داند، پس این مبدءی قسم نکند، بچنانکه
 به با تشبیه تمام شیعیان را اصولاً از حق حقیقت میں کسی دلیل کا مظاہرہ
 نہیں کر دیا، اسلئے اس مبدء کی تصدیق کرتے ہوئے کہنا، و انما بعد اللہ
 علی انی لا احکم فی هذا الکلام الا بعد اجزائہ بہ او بطلب
 علی ظن انہ من کلامہ او هو مقصودہ: یعنی میں
 اس مبدء کی تصدیق کرتے ہوئے کتاب میں نہیں کریں، اس کا میں صرف وہی حکم کر دیا
 کہ میں اس کے جزا پر فی حق ہوں یا نہیں غالب کر رہا ہوں یا نہیں، یا تشبہ کا
 مقصود یہ ہے، جزا پر یا نہیں غالب ہوں یا نہیں، کوئی حکم اور فیصلہ صادر
 نہیں کر دیا گیا۔

فانقول ان کل واحد من الفرقین المذکورین خارج
 عن العدل اما المذہبون لتواقر هذه الا لفظاً من الشيعة
 فانهم في طرف الاطرار واما المنكرون لوقوعها اصلاً فلهي طرف
 التريط واما ضعف كلام الأولين فلاز المنعبر من الشيعة لم يبعوا
 ذلك ولو كان كل واحد من هذه الا لفظاً متفقوا لبتوا قولاً المختص به
 بعض الشيعة يعني بعض اشيائیں میثم بحرانی جلد اول ص ۱۸۲

قریب کتاب میں کہ بعض فرقہ متعلق سے قاری ہیں لیکن شیعہ اس
 اتفاق کے متواثر ہوئے کہ دعویٰ کیا ہے خود، مدار فرمایا ہی، اس پر خود کا حکم
 اور قبول نہ کرے اس قسم کی شکایت کا انکار کیا ہے خود، غریب مدعی کا ہوا
 ظہیر کی جانب میں ہیں، پسے فرقہ میں شیعہ کے دعویٰ کا ترکہ ہو رہی صحت، یہ سب
 کہ باقی اعتبار و استدلال، علم اشیاع نے اس کے ضمنی تواثر کا دعویٰ نہیں کیا
 اور انکی طرف سے ہر لفظ تواثر خود پر متعلق ہوتا تھا اس کی نقل صرف بعض
 شیعہ کے ساتھ مخصوص نہ ہوتی، بلکہ نام لفظ تواثر کی کہتے آئے ہیں کہ کہتے
 ہیں کہ بعض متعلق کا شیعہ اور کسی فرقہ میں انکار نہیں کر سکتا، ان کے یہ شبہ

جس سے بدعت اس کے ساتھ لیا کر انھوں نے یہ بھی لکھا کہ بدعت اور بدعتیں
 شیعہ بدعت کی بدعت ہیں جنہیں کا کہنا اور بدعتیں لے کر ”انہ ہایع بعد سنتہ
 الشہرہ کرہا“ اگر آپ نے میرا مکے بعد یحییٰ جو کہ میرے مکے اور ان کے مخالفین
 نے کہا کہ یہ بدعت اور بدعتیں شیعہ بدعت کے بعد بدعت کے ہر حال بدعتوں میں سے
 انھوں نے بدعت اور بدعتیں لے کر انھوں نے بدعتوں کو نہ لے کر آپ کی طرف سے
 لکھ کر بدعتیں مسلم ہے۔ ”أما خصوصیات الشکایات ہا لفاظہا
 المعینۃ لغير متواترة وایکان بعضہا اظهر من بعض“ مثلاً ۱۔
 ایک خصوصیت شکایات ہے خصوصاً اتفاق کے ساتھ تواتر کے ساتھ متواتر نہیں
 اگرچہ بعض نسبت حد سے بعض کے نیچے موقوف ہیں۔

شخص ہمارے مذہب کی بدعت کی حقیقت کو لے کر سامنے آئے گی کہ خصوصیت شکایات
 میں متواتر نہیں اور ان کے اتفاق خصوصاً بھی متواتر نہیں ہیں تو ایسے تعلقات کی
 وجہ سے غلط فہمی اور بدعتیں شیعہ بدعت کی بدعت سے متواتر اور لازم ضرورت ہے اور
 ان کے ایمان و ایمان پر غور کرنے کا

کئی شخص کہہ کر کہ جو بات ہے شیعہ بدعت میں میرا سام کو ضرور بدعت
 میرا سام کے متعلق یہ شکایت تو نہیں اور یہ بدعت ہے کہ انھوں نے بدعت کا
 حق اور نہیں کیا اور آپ نے بدعت میں ان کے سوا کسی اور بدعت میں ہمارے
 کے بال بکھر گھسٹیں ہیں شروع کر دیا لیکن کوئی بدعت یہاں نہ ہے اور بدعتیں
 میرا سام کی بدعت کہ ہے بدعت ہمارے میرا سام کے ایمان و ایمان پر۔
 اعتراض کر دے ایمان کی پھر آپ بدعت بدعت اور بدعت کے ساتھ بدعت
 اور بدعت بدعت کے اتفاق استدلال کر دے چھوٹے موجودہ بدعت میں کیا گیا
 ہے تو کیا اس کے بدعت میں میرا سام لا کر یہ تقسیم کر دیا جائے گا کہ بعض
 کو بدعت سے بدعت ہوتا ہے گراں کی تعمیر گراں ہے بدعت میں سے ہیں نہیں
 بدعت میں اس کے بدعت ہیں بدعت اور اتفاق ہمارے بدعت ہے بدعت اور بدعت

یہاں جس کی یہ ساری شہرت تھی کچھ بھائی کا دشمن بن کر سے کا تو دوسرے بھائی کی ترغیبی نہیں ہوئی بلکہ اس موقع پر اہل سے کا۔ دماغ نے اسے صرف اپنے غریب و غصب اور بغض و کینہ کا اظہار مقصود ہوگا اس لیے شیعہ ماسلمان نے جو تک دیا ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقصد سے بالکل غلط ہے اس کا اگر حرج الیہاں کرنا ہو تو اسی مسلمانوں کے دوسرے خطابات جو دیگر کتب میں متحمل ہیں ان کے الفاظ و کچھ لو جو اس کو صاحب اور ان کے صاحب نے ذکر کیے ہیں۔ بلا کر ائمہ ہم میں خاص گروائی کی رہائی اہل کی کیا ہونگا ہے کہ اگر کوئی شخص سرے سے ایسے خطابات کا انکار کر دے اور ان شرائط است کے حلقی عوام اہل اسلام کو ان کا باہمی اتحاد و اتفاق باور کرنا مقصود ہو اور عوام اہل اسلام کو بھی باہمی اشتکاف و اشتکار سے بچا جائے ان میں بھائی پارہ کی خطا۔ یہ ذکر کرتے ہیں یہ ایک اور مستحسن اقدام ہے۔ کاش کہ اس اہم اور نیک مقصد کی خاطر اس خطبہ کا (اور دیگر اس مضمون کے خطابات۔۔۔ کا) انکار کر دیا جاتا اور ایسے خطابات کا انکار کرتے وقت یہ عقیم مقصد پیش نظر ہوگا۔

(شرح ابن قیم ج ۱ ص ۳۵۸)

خطبہ الوسیلہ اور اس کی موضوعیت کے قرائن اور شواہد

خطبہ الوسیلہ جس کو دمشق کی میں نقل کیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

لقد نظمناها دولی الاشبہان ناز عانی لہما لیس لہما بحق ور کیا ہوا

و خلاۃ واعطفہا جہادۃ فلیس ما علیہ ورد الی

میرے سوا وہ بد کنوں نے خلافت کا کرت بکن لیا اور انہوں نے احق میرے ساتھ

جھگڑا کیا اور گمراہی سے خلافت پر سوار ہو گئے اور جہاد سے اسے اپنی حق کو لیا ان دونوں نے

میرے فضل کا کتاب کیا ان میں میں چند امور قابل اور مستحق تہ ہیں۔

لاحیج الجاہل کا خطبہ جس کے تو اتر کا دعویٰ اہل شیعہ ماسلمان نے کیا ہے اس میں اس قدر شواہد

الفاظ و متحمل نہیں کیے گئے جتنے کہ اس خطبہ میں استعمال کیے ہیں لہذا خصوصیات الفاظ کے تو اتر

کا دعویٰ بالکل ختم ہے جیسے کہ عاصی بن علیؓ نے خود اعتراف کیا۔

۴۔ اس وجہ کہ قبولِ صاحبِ کلمہ واجبِ معصومہ باقرؑ نے ہمارے ہی جہ کے سامنے بیان کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس کا غم دنیا کا اپنے دین کا کہ صرف اہلِ اہلِ کلمہ شیعہ کو تھا "اسلمح حیث انھت بلک واسلمت انی فان انھت بلک واسلمت انی بلانک فلیع شیعہ"

(مسند جامع ماہیہ)

لہذا اس خطہ سے اس کے ذرا کلمی کا عقائد "اسلمح" ہو گیا بلکہ یہ دعویٰ کلمہ کے علم میں ہو گیا اور سب سے زائد کے قلیل سے۔

۵۔ یہ خطہ سرورِ عالم محمدؐ کی وفات کے ساتویں دن بعد دیا گیا ہے "عصبت انھاس بالندبہ بعد سبعۃ ایام من ولدت رسول اللہ ﷺ وذلک حين فرغ من جميع القرآن وقلیہ" "ہاں تک اس وقت صرف حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ قلیل تھے کہ انہوں نے حضرت ابی بکرؓ کو کہا کہ دونوں نے خلافت کا کرتب بکھینچ لیا خلافت حق ہے اور خلافت حقیقت جس سے اس کا حق گھڑت ہوتا صاف ظاہر ہے۔

۶۔ خطہ عشق علیؑ ان تینوں حضرات کی خلافت کے بعد ہے مگر اس میں یہ لکھ دیا اور تھوپے گئے اور یہ خطہ ساتویں دن بعد دیا گیا ہے "ہاں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا کہ ان کے لئے لکھا ہے کہ ہیں جسرا سرورِ جہان ہیں اور خلافِ عدل و انصاف۔

۷۔ اگر قبیلہ خمر کے طور پر معلوم ہو گیا کہ انہوں نے جو اخلافت لے لی ہیں کے تو پھر بھی علم میں نہیں رہا۔ قصور لازم آئے گا کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اس میں شریک ہیں اور ان کی عدت خلافت ان دونوں کی مجموعی عدت خلافت کے قریب ہے ہمارے کو نظر انداز کرنے کی اور انہوں کے ساتھ عدل لانے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔

۸۔ اگر ان کی خلافت کا یہ جو دعویٰ قائم کرنے واسطے ہے لہذا حضرت عثمانؓ اور دیگر کے قابل ہیں

۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھوں نے حق کی سرکشی کے برعکس حق کو ظالم سے روکا اور حکماء نے مذہبی استنباط سے یہ مجبور کیا۔ طاعت حق ہے۔

(1) $\mu_1, \mu_2, \dots, \mu_n$ are the eigenvalues of A .

خلافتِ باطل اسے مرکزِ کفر کہیں اور بنائے تو یہ وہاں سے نکلتا ہے۔ ہم جتنا کہ یہ غلطی غریبوں کا شکر
ہم کتابِ عہدِ رافضیہ کی وہ باطل قوی پکار غریبوں پر دلا کر نکلتا ہے غلطیہ کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جانتے ہیستے اور نہ کہ نکلتا ہے خلافتِ باطل جانتے ہیستے۔ لہذا پھر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
کو بھی قابلِ حرم سمجھنا چاہئے تاکہ یہ کہ حضرت صدیق نے اس کو کچھ نہ یا اس کی بات کو انہی طرح بیان
کو کہ میں نے تمہارے لیے عہد نہ کیا ہے اور تمہیں یہاں تا اب اور غلطیہ نہ فرمایا ہے۔ عہد نہ کیا ہے
اور وہی کو مضبوط کر کے اپنے فرائضِ خدمت کی ادائیگی میں مشغول ہو جائے۔ آپ نے کیا کچھ
خلافت کی ضرورت نہیں ہے تو حضرت صدیق نے کیا خلافت کو تمہاری ضرورت ہے۔

۱۰۔ ان حضرات نے حضرت امیر سے خلافت کی اپنی نہیں بلکہ خلیفہ حضرت سعد بن معاذ کو خلیفہ بنا رہے تھے جس کے بعد کسی معاہدہ اور قریشی کو خلافت ملے انہیں ہی نہ تھا لہذا انہوں نے مسن تدبیر سے حضرت سعد بن معاذ کو اس منصب سے بنا دیا اور اس کے بدلہ قبیلہ بھی اس کی طرف داری سے باز آئے اور حضرت ابو بکر صدیق کو خلیفہ بنا دیا جس کی ہر گز سے حضرت علی رضی اللہ عنہ جوتھے پھر یہ خلیفہ بنائے اور نہ تو اس کی امید بھی نہیں کی جا سکتی تھی بلکہ انہوں نے خلافت کی ہے تو انصار سے اگر وہ یہ قدم نہ اٹھائے تو نہ یہ حضرات مقتدر بنی ساعدہ میں جاتے اور نہ ہی غلامی طور پر خلافت کا مسئلہ کھڑا ہوتا تھا لہذا انہیں یہ صورت ان دنوں کو بھی درگزر اور غلو و مبالغہ کے قابل سمجھتے ہوئے سازا دیا جو صرف خلیفہ بڑا لایا جا رہے تھا۔

اور انصاف کی نظر سے دیکھو تو یہ حقیقت سرخروز سے بھی زیادہ روشن اور واضح ہے کہ انصاف کے شعور اور امن میں ابھی چھپان کے چھوٹے پتے ہیں اور انصاف کی تاریکیوں میں ابھی کہ ان کو کم چھپا

دنیا قرآن کریم ہے۔ حق تعالیٰ کو ہر لمحہ سے درجائے دیے کوئی دعا کم حاصل بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی دنیا بھی لاپس کرے اور اسے ثمرات کو بھی چھوڑ کرے۔ اگر حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حلقہ دار بار خلیفہ کا فصل کے اعلان کے ہوتے تھے تو انہوں نے فوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبرداری کا اعلان کیوں نہ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ قطعاً ایسا کوئی اعلان نہیں کیا گیا تھا اور یہ سب بار لوگوں کے چار کردہ اعلان ہیں اور سہائی سادش کے شانہ خسانے کیونکہ جب جو مکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دہائی عدت ہوئی "کلامہ من قرانی" میں کہ خدا اپنے سوا کسی سے دستبرد نہ دے گئے تھے تو خود نبی اکرم ﷺ کی زبان مقدس سے سے ہوئے اور ثابت کہ یہ مکر نظر خدا کر سکتے تھے اور خلافت علی سے اس میں خود کو دہائی کیونکر کر سکتے تھے۔

اگر یہ خلافت جبر واکرہ پر مبنی نہیں تھی بلکہ بہترین اور افضل کے انتخاب سے عرض و جہد میں آئی تو اس وقت اس سادہ سے مثال نہ کی بہر حال انہیں کی عظیم اکثریت نے اس طریقہ تکالیف کی بنیاد رکھی اس لیے ان دونوں حضرات کو اس قدر نیک و منصف کا لنگہ چلا ہائے تو کیوں؟ اگر وہ اسے دار مقابلے میں کھڑے ہوں اور سب لوگ اپنے تمام اہل میں ایک کو اپنی پسند اور دوسرے کو اپنا لڑا لکھ دیتے ہاں تو حضور کس کا بھوکا؟ جب کہ بہترین اور افضل کے فیصلہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رضی اللہ عنہ کی دہائی اور مستحقانوں نے عرض کیے چاہئے ہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے شاہان مٹان ہی یہ نہیں ہے کہ سب کو گمراہی پر اکھا کر کے سلاحدہ ہوشربا میں شتم کی مہارت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طلب میں داخل تھی مگر شریف رضی اللہ عنہ کی شرافت نے اس کو نکال دیا اسلام سے پیشہ کے لیے اور اصل کرنے کی تمنا اور اس پر قبضہ چھادی مگر حقوق اعلیٰ ولا یعلیٰ علیہ کے سماعت حق ظاہر ہو کر وہ جواب بختم سے قطع ہو کر چار و تہیب میں گڑباز کی شکستہ ہی کرتے ہوئے اس مہارت کو اگل دیا۔

لعمری ما کنت إلا رجلاً من المہاجرین اور ذات کما ورجوا و صفت کما حد

ملا کہ یہ سراسر واقعات کے خلاف ہے۔ مگر سنیذنی سادہ میں کوئی دلیل بطور مدیحت کے پیش کی گئی تو وہ صرف اور صرف "گولہ من غولہ من" "اصل مدیحت تھی کہ آخر قریش سے ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ انصار سے اور اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ ضرور بھی صحیح اصطلاح ضرور میں ہا ہوا موجود ہے کہ ضرور وہ قریش کا اقتدار کر یا یعنی بالعموم قریشی ہونے کا اور اصل و شجرہ کو نظر انداز کر یا یعنی انھوں میں اصل و صلہ قریش ہونے کا لہذا یہ بھی سراسر خلاف حقیقت کلام ہے۔

الغرض ہر ایک نے ایک ہی مضمون کو اپنی اپنی غلط فہمیں اور تکی فریبہ و غضب کے مطابق تفسیر دیکر دے دی ہے۔ کس کس مضمون کی کئی روایات اور عبارات و محکومہ صاحب نے اور اس کے پیشوائے عقل کی ہے۔ خود سراسر روایات و متون کے بھی خلاف ہیں اور فرمودات ہادی حقانی کے بھی خلاف ہیں اور عقل ازہری مفصل طور پر بیان کر چکا ہے کہ یہ روایات قابل قبول ہو سکتی ہے جو کلام اللہ کے مطابق ہو اور اصل یہ کہ کاشی صرف اور صرف وہی مذہب سمجھا جائے گا جو قرآن مجید سے ثابت ہو۔

• هذا والحمد لله وحسن الله على عباده محمد وآله وصحبه اجمعين
 نقضہ۔ اگر شیعہ کتب سے منقول تمام عبارات پر مفصل بحث کروں تو بہت طوالت ہو جائے گی اسی بحث سے آپ اپنی عبارات کی خلاف ورزی و تردید کا بھی اندازہ کر سکتے ہیں یعنی وہ

فخر پر چنانچہ جواب میں ان کو کثرت تغییر ما

حقیقت یہ کہ اور قبیح کران و دشمنی صحابہ کی تغییرات نے یکبارہ ردی ہو

کلام اللہ صریح من الہدی

تقریباً الامامیہ علامہ محمد حسین ذھبی کو صاحب

"کتاب سید سے مضمون ہادی کا ہے" کا عنوان قائم کر کے علامہ کو صاحب کے عجیب خاص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پس فرماتے دکھایا ہے۔

ولكنك استبدت علينا بلا امر و تمنا يعني نری لدا سقا لقرابتنا من رسول اللہ
یعنی تم نے اپنی داسے سے بڑا دشمنی ہم پر رسول کی خلافت کے نام پر تسلط
حاصل کر لیا حالانکہ ہم بھی قرابت رسول کے ساتھ باحق ہاں تھے۔

یہ مسلم جلد ثانی ص ۱۹ پر حضرت عمرؓ اور امیر مکی شیخین کی تردید کی اس طرح
کرتے ہیں کہ عمر صاحب جناب علی اور حضرت عباسؓ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر
علیہ السلام آپ دونوں نے اپنے اختلاف میں ان کو بھونچا، گناہگار و گناہ باز اور دنیا کی بھونچا تھا اور
جب میں علیہ السلام ہوا ہوں تو بھی تم دونوں نے مجھے بھونچا گناہگار و گناہ باز اور دنیا کی بھونچا ہوا ہے
حضرت علیؓ نے یہ سن کر انکار نہیں فرمایا۔ جب کہ سکوت و کلیل رخصا ہوا کرتا ہے تو اس طرح کہیا
حضرت امیر کا عقیدہ ان دونوں کے حلق، اشع ہو گیا، اس کے بعد انکو صاحب کے مسعودی اور
ابن ابی الہمدیہ کو اتنی ظاہر کر کے متعدد حوالے مردع الخرابہ، التسمیہ، دی اور شرح تہذیب الی الہمدیہ
سے نقل کئے ہیں اور بعض عبادت تاریخی کتب کے حوالے سے نقل کر دی ہیں۔ اور یہ سلسلہ ص ۶۰
تک ۶۵ تک چلا گیا ہے جس کے آخر میں خلاصہ میں بیان کیا۔

ان اہادات کتب سید سے ۲ بہت ہوا کہ حضرت علیؓ خلافت، طحا، عطا کو تا سہ ماہ ۴۰
خالد دیکھتے تھے اور آپ دہوی خلافت جاہر فرماتے رہے، اس حد تک آپ کو اپنے اختلاف کا
بھین تھا کہ خوف اختلاف، ارتداد نہ ہوتا تو جنگ بھی کرتے اور خلافت عطا دیا کہ آپ ایک درناک
صیبت تصور کرتے تھے جس پر مبر فرمایا۔

تحفہ حسینہ از ابوالحسنات محمد اشرف الہیالوی فخر لہ

مسلم شریف کی روایت نمبر ۱ اور علما، شیعہ کی مخالف آفرینی

خلاصہ انکو صاحب اور ان کے مترجم نے کتب سید سے اپنے لئے انحرافات و عطا کی

اور عبادت کے منصب و فہم کی تائید فرمائی کرتے ہوئے یہ عمل فرائض مسلم شریعت کی دور رس امتیازی بات کی ہیں اور باہم چاہا کی اور ختم کمانی ثابت کرنا چاہی ہے لیکن سب سے پہلے۔

۱۔ اذھکرو صاحب کو اپنے ضابطہ کی روشنی میں یہ دیکھنا چاہیے تھا کہ اگر اصل اسنت کی کتابوں میں سحر و رمالیات کوئی ہی چیز باہم محبت و اخلاص دانی اور ایک دوسرے کی عزت افزائی اور تحقیر و توقیر دانی یا اس کے برعکس یہ طریقہ کوئی ہی دانت طبعی ہے اور کسی قسم کی تحقیق اور مشاہدہ ہے کہ اپنے لیے ایک جیسا عقیدہ کر لیا جائے اور دوسروں کے لیے دوسرا چاہے۔

ہر چہ ہمارے طور چلتے ہی برائے دیگر ہیں ہم چلتے

۲۔ اذھکرو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس روایت میں یہ اعتراض ہے کہ تو قطب صبراً صلوٰۃ اللہ علیہ "جس فہم اور بھائی کو اور عز و شرف کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حوالے کیا ہے ہم اس کے متعلق آپ کے ساتھ سوچ نہیں کرتے جس میں صاف صاف اعتراض ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے ہی یہ منصب عطا کیا ہے اور ہمیں آپ کے ساتھ اس بارے میں حسد اور محاسنہ نہیں ہے بلکہ اس کا دل طور پر عزت ہے اور احترام بھی۔

۳۔ اور اسی میں اعتراض ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "موسىٰ بن جعفر للبعثۃ" پھر ہی طرف سے آپ کے ساتھ گل بوند نما ذکر و بیعت کا وعدہ ہے پھر انگلیں اکر آپ نے بیعت کر لی اور آپ کے اس اقدام پر تمام صحابہ بڑے ہنس و ہنسا نے اور دشمنیں فرمائی اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما دونوں کے بیان کردہ حذر اور اسباب پر اہل زبان کا غیور کیا مگر ان دونوں شخصوں کو ان دونوں شخصوں نے بطور غیور نگاہ کیا۔

۴۔ اذھکرو صاحب نے اشتیاد کے بغیر معافی اور دیکھی سلاطین کے اختلاف کے ساتھ یہ ان کے فریب کاری کی کوشش کی ہے مختلف اصناف و فرقہ اپنی رائے میں متفقہ ہو کر نہ دیکھو غیر دیکھا ہے بلکہ انہیں ایک اتفاق علی التکلف میں یعنی مسجد دسمہ بالاسو ہے کہ تم نے عبادت میں اسیں بطور

مشیر بھی شامل نہیں کیا اس قدر ہم قہار سے نزدیک پھر ایم لورن کا دل اقبابہ اقبابہ تھے جو سراسر ایک بڑے بڑے گھر دہائی رہتے کا ٹکڑے جو حقیقت حال واضح ہونے پر زائل ہو گیا جب کہ حضرت صدیق نے واضح کیا کہ ہم تو سفید عرصہ میں اشتکال کی بنیاد قائم کرنے گئے تھے لیکن حالات نے یہ رخ اختیار کر لیا کہ قوری طور پر غلیل کا اقبابہ کن ضروری ہو گیا وہ نہ مگر کہ اسلام میں ہی مغربی اشتکال کی بنیاد قائم ہو جاتی اور اسلام کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتیں۔

رہا آپ کا فرامی "مکہ دہریٰ ان لعا حقا کفر لہذا من رسول اللہ ﷺ" تو اس میں آپ کی تاویز کی کچھ غایت ہو گئی اور پھر قرابت صرف آپ میں ہی تو نہیں تھی بلکہ تمام ہادہمہ اور جو عہد متک اس میں شامل تھے تو کیا سب کو غلیل بنایا جاتا بلکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس قرابت کے لحاظ سے نہ پادہ حقدار تھے کیونکہ چچا زاد بھائیوں کا وجہ بہر حال بچوں بھرا کام کے ہوا ہی ہوتا ہے کیونکہ اصول و راحت سے بچی ہے کہ اقرب بعد کیلئے عادت ہوتا ہے اس لیے چچا کے ہوتے ہوئے چچا زاد بھائی محرم رہتا ہے اور اس کیلئے کوشش بھر بعض لوگوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ان بات کا اقرار بھی دیا ہے مگر حقا کہ جو رئیس الشاقی اور خلق غزی میں ۳۸۸

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اصل حقدار خلافت ہونے کا دعویٰ

المصالح لا تصانہ امیر المؤمنین بعد النبی و ملا فیصل طالعسان
احد اصحابہ علی امامۃ العباس و حمة اللہ علیہ والاخری علی امامۃ اہل
بکرة فلول و امامۃ العباس و یعقوب علی امامۃ بالفرات و باختر و ویرانہ لا تعلق لہا۔

یعنی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے نبی اکرم ﷺ کے بعد غلیل یا فضل ہونے میں اہل تشیع اور عباسی کے ساتھ اشتکال نہ رکھنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خلافت یا فضل کا قائل ہے وہ اس مسلک پر لوگ وراثت کو دلیل دیتے ہیں اور دانیال وراثت کو جو انہوں نے نقل کی ہیں مگر ان کا اس موضوع اور مسلک سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

افترض اگر ہر امت علیہ خلافت ہے تو پھر یہ مطلق حضرت مہاس رضی اللہ عنہ کا بتا ہے
والعلیہ علیہ، اگر ان کی خلافت بلا فصل ثابت نہیں ہو سکتی تو پھر اس کا ٹھکانا صرف یہی ثابت
ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل قرابت کو احرام میں لے کر اور ان کے صلاح و مشورہ سے خلیفہ کا
تقرر عمل میں آیا جائے تو اور اس کا لحاظ کیوں نہیں کیا گیا جس کے حلق حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے اپنی پڑائیں واضح کر دی اور باجمہ مسلح و مستفی ہو گئی اور سب صحابہ کرام میں غزائی اور مسرت
کی خبر دوڑ گئی۔

لہذا اس روایت سے قطعاً شیعہ صاحبان کی تاریخی افواض نہیں ہوتی اور مانع ہونا کا
مطالعہ کوئی نہیں ہو سکتا۔

مسلم شریف کی روایت نمبر ۲ اور شیعہ حضرات کی فریب کاری

علامہ عسکری صاحب اور اس کے سوانحی صاحب نے مسلم شریف کی ایک روایت سے
بھی استفادہ کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شخصیں رضی اللہ عنہما کو آثم و عہد شکن اور خائن و دہ
کہتے تھے کیونکہ جناب عمرؓ نے ان کا یہ نظریہ بیان کیا اور انہوں نے انکار نہ فرمایا لہذا سکوت و کلم
رضا ہو گیا اور اس طرح سنہوں کا شیعوں کے ساتھ تقابلاً و رد و بدلہ رضی اللہ عنہم میں ہوا مہاشکاف اور
سودھن پر مبنی ثابت ہو گیا۔ فرمودہ دی و اعلیٰ۔

والجواب بالحدیث بطریق اللہ والیہ

۱۔ اس روایت کی رو سے سب سے پہلے جس نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ حضرت مہاس
رضی اللہ عنہ ہیں اور جن کے بتائی گئے ہیں وہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ لفظی حدیث
افحص میں و میں ہذا الکتاب الاثم القادر الخائن۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تعالیٰ نے اس پر بھی سکوت اختیار فرمایا۔ کیا یہاں بھی سکوت
دلیل رضا ہے؟ اور آپ کا اپنے حلق ہی کی عقیدہ، حق اور جبر کو حضرت مہاس رضی اللہ عنہ کو کہ

رہے تھے کیونکہ تھا؟ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وہب آئمہ محمدیوں اور خاندانِ نبویہ میں تھا۔
 اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خود ان دونوں حضرات کی طرف سے اپنے اور حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ کے حلقوں پر قبیل ذکر کیا ہے تو ساتھ ہی حضرت صدیق کے حلقوں پر انعام بھی
 ذکر کئے ہیں۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّ لِّسَلَفِيْ هَٰذَا رَحْمَةً نَّادِيَةً لِلْحَقِّ ۔ کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ابو بکر
 صدیق کے۔ لیکن وہاں راست پر گامزن اور حق کے پیروکار تھے اور اللہ جانتا ہے کہ میں بھی پیغمبر
 صحابہ، انبیاء اور اہل بیت پر قائم اور حق کا پیروکار ہوں اور اس پر بھی دونوں حضرات نے غامضی اختیار
 فرمائی کیا یہاں بھی سکوت دلیلِ رضا ہے یا نہیں؟ ایک دیگر سکوت کو دلیلِ رضا قرار دینا اور
 دوسرے مقامات پر اس کو دلیلِ رضا نہ کہنا کہاں کا تضاد ہے۔ نہ کوئی یہ دانتا رہی ہے۔

۳۔ ایک طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا قبیل بیان کیا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا
 حضرت ابو بکر اور اپنے حلقوں میں داخل المومن اور راست پر گامزن ہونے کے حق میں مٹتی اور
 قلبی علم بیان کیا اور دونوں حضرات خاموش رہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی طرف خطا امر کی نسبت پر
 ضرور نوکناہ ہے تو جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک یہ حقیقت مسلم
 تھی کہ واقعہ منہ اللہ بیان اور صاف کمال کے مالک ہیں اور وہی یہ تسلیم ہو گیا تو ہرگز ہر پہلے
 کلمہ کا جواب بھی اسی میں آگیا لہذا اگرچہ جواب دینے کی کیا ضرورت تھی اس لیے حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ کے حلقوں میں سکوت کا کہنا ہی بذاتِ خود غلط ہے تو اس پر حرامِ حق کی پیروی کی
 میں کیا غماز ہو سکتا ہے۔

۴۔ یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مذکور کے انتظامی امور کی تولیت میں اپنے
 جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لیے تشریف لائے تھے اور حضرت عثمان، حضرت سعد، حضرت زبیر
 اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو اپنے ساتھ لے کر لائے تھے جس شخص کے حلقوں پر عقیدہ ہوا اس
 کو فیصلہ دینے کا کیا مطلب؟

حقیقت حال

5. لہذا اس روایت سے معلوم ہوا کہ ان کے معاذی کی اندرونی بھڑکی آگ کی تسکین نہیں ہو سکتی اور نہ وہ بچھو سکتی ہے۔ عقلی موقوفہ اصطلاحاً "البدھ حقیقت حال ہم واضح" کہہ رہے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جناب میں یہ خطہ استعمل کے گواہیوں کے لیے مثل والد کے لئے مکر آپ کی جلالت شان اور عظمت قدر کی وجہ سے قصداً سب نہیں تھے، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو اپنے آپ کو بھی ساتھ لے دیا اور کہا یہ اس تو بھڑکنا صرف انتظام میں ہے، تو یہ خطہ استعمل کرنے تک کہنے تو ہر حال سے حقیقت بھی یہی عقیدہ رکھتے ہو جنہوں نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کا دعویٰ کرتے ہوئے سرے سے انہیں شک دیا ہی نہیں اور جب ہمارے حقیقی یہ خطہ استعمل نہیں کرتے تو دوسرے اس قدر بے غور و غلط ہو گئے ہوں لیکن ان کی عمر سید کی حد قرب مصطفیٰ اور آپ کے لیے بقیۃ الاولیاء ہونے کے واسطے صرف انہیں کو کلامِ زنجیر یا بکرا اپنے جس وزن کے حق میں انہوں نے یہ خطہ استعمل کیا ہے انہیں بھی ساتھ لے کر دیا، ملاحظہ اس سے معلوم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عزت و عظمت کا تحفظ تھا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ان خطہ الفاظ کا حسن طریقہ پروردگار پر آشکارا نہیں چشمہ بین بصر کو سب ہی دیکھتی ہے اگر نہ کہ یہ دنیا کذاب، خبیثانہ اور گستاخانہ اور کاذب تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا طرز عمل اپنے اور حفاظت میں اس طرح کیوں رہا جو شخصیں رضی اللہ عنہما کا تھا اور حضرت زہراؓ کی اولاد کو یہ حق نہ دیکھ رہی کیا انہیں محبوب سے حریف ہو گئے تھے؟

6. کاظمی صاحب اور علامہ ہادری رحمہما اللہ نے فرمایا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے استعمل کردہ یہ الفاظ ان کے شبانہ شان ہیں اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں قصداً ان کے

تہارے کے لیکن کا کوئی ثواب ہے اور ضابطہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایات یا حضرات صحابہ کے مثلاً ان
 شان نہ ہوں اور ان کی سب سے قویہ اور تاویل بھی نہ ہو سکتے تو وہاں روای کو جھوٹا کہہ دیا آسان
 ہے نہایت امن مستحیوں پر کسی بدگمانی کے جن کی طہارت دامن قرآن مجید اور احادیث صحاح کے
 ساتھ ثابت ہے "وإذا نسدت طرفي فأوريلها سببا للكذب إني ووالها۔" اور اس لیے
 امام بخاری نے اور دیگر محدثین نے ان الفاظ کو کڑ کر نہیں کہا۔ "فقال السوفى سقطا عن
 السأزوى، وقد حمل هذا المعنى بعض الناس على أن لسان هذا اللفظ عن
 نسخة نورجاء عن أمات مثل هذا وأعله حمل الوهم على رواته۔"

(شرح مسلم لہوری ص ۹۰ جلد اول)

یعنی اس حقیقت نے بعض حضرات کو اس امر پر آمادہ کیا کہ انہوں نے اپنے منہ سے
 ان الفاظ کو حذف کر دیا ہے۔ یہ چیز کرتے ہوئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت
 عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس قسم کے کلمات ثابت کریں اور اس کو انہوں نے دعوں کا
 دہم قرار دیا اور یہی قصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے کہاں کی بات پر کسی
 شخص پر مصدق علیہ الصلوٰۃ کے خلاف فیصلہ دینا علم ہے اور کیا حرکت۔

(کنز العمال مع شرح ابن قیم جلد نمبر ۵ ص ۳۵۸)

ليس من العدل القضاء على الثقة بالنظر من كل عدل ثقة معروف بلا مائة
 طبعك عليه بالحيالة عن طر خروج عن العدل وهو ذليلة الجور هرا والحمد لله
 لا عار لى الله وارا اكلى كى حالت من بعض خت الله آدمى كى موهبة سے نکل جاتے ہیں
 لیکن وہ عقیدہ نہیں ہوا کرتا اس لیے اس وقت موبہ سے نکلے ہوئے علماء کو سند ہر دلیل نہیں دیا
 جاسکتا کیونکہ دینی عقیدہ کی بجائے نوبت دست داری تک بھی آ سکتی ہے جیسے بعض اللہ کائن
 جماعت کے حلقوں ہمارے ہاں کر پکا ہوں لیکن دنیا، تعلیم اسلام میں بھی بشری فاضلوں کے قوت

نو بہت یہاں تک پہنچ سکتی ہے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ معاملہ قرآن نے بیان فرمایا اللہ اس قسم کے بیحد اختلاف اور محکومہ اور ان کے سرحد صاحب کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے اور یہ نکلے ان کو غرضب خداوندی توفیق میں غرق ہونے سے نہیں بچا سکتے۔ فیعدا للقوم الظالمین ○

۸۔ انکو صاحب کو اعتراف ہے کہ ہم اپنی صحاح صحیح کی برزائیت کو بھی سبک نہیں گھٹے۔ مگر عزیمت کے لیے اس میں ۱۰۳ احادیث کے انکار نے اسکا درجہ بالحدود جرح و تعدیل کے علم میں اور اس اصطلاحات اور قواعد و ضوابط کے ایجاد اور اختراع میں ملابطل سنت کی عقیدہ ہی کی ہے۔ ملابطل ہو مقدر پہلچ اصناف میں۔ تو اہل سنت کو کیوں اپنے ان قواعد و ضوابط کے مطابق ایسی روایات کے متعلق فیصلہ لائی نہیں دیتے۔ ہمارا مسلک انوں ہے کہ نبی سے صحابہ کی عزت و عظمت بھر جاتی مقدم ہے اور روایت کو صحیح کہنا مکمل ہے نہایت صحابی کو ختم نمونہ کے۔

دیانت و امانت کا عنوان:

علامہ محکمہ صاحب اور اس کے صحابی خاص نے مسعودی صاحب مروج الذهب کو اور ابن ابی الحدید نے ہر بار اپنے معزلی اور فضیل شیبہ ہونے کا اعتراف کیا ہے اور اس کا عقیدہ اصحاب جمل اور اصحاب سلیمان کے متعلق میں واضح ہے وہاں ہے جس کو اس نے گی یعنی اس کے بغیر ہر بار مراعت سے بیان کیا ہے اور مسعودی کا حال حضرت شامیہ مغرب نے تقریباً مغرب میں فضیل بیان کر دیا ہے کہ غرضی غرضی ملابطل فیضی نے انوار نعمانیہ کے حاشیہ میں تصریح کی ہے کہ مؤرخ کثیر مسعودی صاحب مروج الذهب ملابطل میں سے ہے۔ و انفسهم انفسا من الامامیہ علی بن الحسن المسعودی الملوح الفکر صاحب مروج الذهب۔

(انوار نعمانیہ جلد اول ص ۳۶۵)

نکلیں باہر خود ہی ان کو کنی فرض کر کے پھر ان کی مہارت کو اہل سنت کے خلاف

بطور اہم پیش کرنا لگی، معاملہ دل اور اعلیٰ اور بے ثری و بے حیائی ہے جس کی نظیر کسی یہودی اور دیگر غیر مسلم مصنف کے پاس بھی محفوظ ہے سے دلائل تحکک کی گئی ہے۔

۱۵۱ لم نستعج الا صبیح ما شئت

ابن علی اللہ کے یہی شیعوں نے پر ہر حال ہم نے دوسری جگہ احوال بحث کرنی ہے اور ہمیں ہر شرعاً حدیث سے متقول کلمات پر اپنی مفصل تبصرہ کر دیا ہے جس سے بالکل صریح و یقیناً کی طرح واضح کر دیا ہے کہ یہ حضرت کریمہ حضرت ابن عباسؓ والے کلمات تشبیح اور نفس کے مراد ہم میں جان نہیں اہل کلمت لہذا یہاں اس تلویل کا خاکس سے احتراز کرتے ہوئے اسی قدر پر استغنا کرتے ہیں۔

لیز طاسا حکم صاحب اور اس کے سوا لے ان کے علاوہ تاریخ کامل اور طبری وغیرہ کے نام بھی اس ضمن میں گنوائے ہیں لیکن ہا حکم صاحب کو خود اعتراف ہے جیسے کہ انہوں نے تاریخ الاسلام کے حوالہ جات کے جواب میں کہا کہ تاریخی کتب میں ہر قسم کے دلب و دلبس اور ضعیف و تقیمہ دیا جاتا ہے اس لیے ہمیں تو پھر یہاں تاریخی روایات پیش کرنے کی خود کوئی جرات کی ہے اور اپنا دھڑکریہ یہاں فراموش کر دیا ہے جس سے ان کی وجوہی اور فطرتی کیفیت نکال رہے۔

ہذا را استدلال

اصول اسلام کے مطابق اصل دلیل قرآن مجید ہے بلکہ حدیث و سنت جو قرآن مجید کے مطابق نہ لیکن باطری کی مہمانی آنکھوں سے مشاہدہ کر گئے کہ دونوں ضمنی عالم قطعاً قرآن مجید کی ایک ہی حد سے بھی اس ضمن میں استدلال پیش نہیں کر سکتے اور کوئی گنج حدیث جب کہ ہم نے ان حضرات صحابہ کے اعجاز اللہ صداقت اور ایجاز و قربانی اور عروہی فوائد و علاج پر واضح اور صریح صریح روایات متحدہ آیات قرآنی کی ہیں اور پھر ان کے موافق اور مطابق ضمنی کتب سے روایات قرآنی کی ہیں جو آخر کرام بلکہ خود رسول معظم ﷺ کے علاوہ سورہ صافات اور سورہ

صدق کے ساتھ مذہبی حیثیت بھی علماء نے محض بیرونی طور پر سے کام لیا ہے اور غریب کا دل اور
 جزو کی ہے۔ اس لیے علم، حجت اور حسن و انصاف کی راہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور نہ ہی
 اہمیت و وقعت۔

کیا حضرت امیر خلافت کے ہمیشہ خواہشمند رہے

اور خلافت خلفاء کو مصیبت لگنے لگے تو اس کے جواب میں وہیں حوالے کتب شیر
 سے علی الخصوص نجی الجلاء سے بحث خلافت میں ذکر کیجے جائیں گے جن میں حضرت علی رضی اللہ
 عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خلافت میں قطعاً کوئی وقعت اور دلچسپی نہیں اور اگر اسے کسی
 دوسرے کے حوالے کر دیا جائے تو اس سے زیادہ اس کا اعلاست گزاردیں گا اور میرا نہ بد رہتا ہے۔
 امری بچنے کے تہوار سے لیے ملید رہے اور آپ نے خلافت فاروقی کو اللہ تعالیٰ کی صحت و خلافت قرار
 دیا اور آپ کے لشکر کو اللہ تعالیٰ کا لشکر اور اس کی صرف و تقویٰ کا لشکر تعالیٰ کو خدا میں قرار دیا اور کتب
 اعلیٰ السنہ میں حاکم اور انکی روایات شمار سے باہر ہیں لہذا یہاں بھی حکیم صاحب در علم و حسن
 صاحب نے اپنی کئی تاریخ کتب مذہب کا اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ کا لائق ادا کیا ہے کیونکہ جب
 وہ حضرت عثمان کی قیادت کے بعد بھی خلیفہ بنائے جانے والے حضرت علی کی خلافت کو تسلیم کرتے
 اور ان کا سب سے زیادہ متعلق و تہجد ہونے کا ربط اور تقویٰ احسان کر رہے ہیں تو خلفاء و حضرات
 حہم جن کی عظمت و وقعت تمام مہاجرین و انصار کے ہاں مسلم قبیلہ ہاں و بڑی اور انکے مصیبت کا
 کیا ہوا ہو سکتا ہے؟ حالانکہ آپ علی علیہ السلام کے ذریعہ شیر و ستارہ شریک کا رہی۔

ثم اخبرہ الاول من الصفحة الحسبہ محمد اللہ و حسن و فیلہ و علی
 اللہ علی سیدنا و مولانا محمد اللہ و حلقہ اجمعین و علی اللہ و اصحابہ اجمعین
 و التابعین بهم زاد احسان فیہ یوم الدین۔